

PILGRIM'S PROGRESS.

مسیحی مسافر کا احوال

جسکو بابو جان ہری اور بابو یونس سنگھ نے زبان انگریزی سے
اُردو زبان میں ترجمہ کیا اور پنجاب ریلیجس بُک سوسیٹی کی
طرف سے چھاپا گیا

لودیانہ مشن پریس میں پادری ویری صاحب
کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۸۸۱ع

طبع ثانی

جلد ۱۰۰۰

P. R. B. S.

دیباچہ

یہہ کتاب جس کا نام عیسائی مسافر ہی انگریزی زبان میں ایسے لوگوں کے لئے لکھی گئی تھی جو برائے نام عیسائی ہیں نہ اُن کے لئے جو ایسے ملکوں میں پیدا ہوئے جہاں کہ اور مذاہب مروج ہیں اِس لئے اِس کتاب میں مصنّف کا منشا یہہ نہیں تھا کہ اُن دلایل کا ذکر کرے کہ جن سے اور مذہب کے پیرو عیسائیوں کی مقدس کتابوں کی سچائی کے قایل ہو جائیں اور جنسے بپتسمہ کی حاجت اور ضرورت ثابت ہو۔ یہہ اور آور بہت سی ضروری باتیں فرضی سمجھی اور مانی گئی ہیں مصنّف یہہ ثابت کرتا ہی کہ اگرچہ کوئی شخص مسیحی ملک میں اور مسیحی والدین کے گھر میں پیدا ہو اور عیسائی کتابوں کو حق سمجھتا ہو اور عیسائی رسموں کو بھی مانتا ہو تو بھی علاوہ اِن تمام باتوں کے اُسے حقیقی عیسائی ہونے کے لئے کچھہ اور درکار ہی۔ چنانچہ وہ ایک عمدہ مثال سے ظاہر کرتا ہی کہ سارے آدم زاد خواہ نامی عیسائی ہوں خواہ

دوسرے بذاتہ گنہگار ہیں اور کہ خدا کا کلام پڑھنے سے اور روح پاک کے فضل کی تاثیر سے ہم گناہ کے بھاری بوجھہ سے واقف ہو جاتے ہیں اور وہ جو گناہ اور آنیوالے غضب سے واقف ہو جاتا ہی چاہتا ہی کہ اُنسے بچے اور اُسکو نامی عیسائیوں سے جو اُس میں رہتے ہیں رنج پہنچاتا ہی۔ وہ خدا کے فضل اور حقیقی عیسائیوں کی تعلیم سے ثابت قدم رہنے کے قابل ہو جاتا ہی۔ وہ گناہ کے بوجھہ خدا کے غضب اور ہمیشہ کی ہلاکت سے خلاصی پاتا ہی وہ بہت سی تکلیفوں اور خطروں اور آزمایشوں میں سے بچکر نکلجاتا ہی اور تسلی پاتا ہی اور اُسکا دل ہر وقت خوشی سے بھرا رہتا اور آسمانی آرام کا خواہشمند ہوتا ہی اور آخرکار موت کے دریا سے جو خدا قادر مطلق نے بنایا ہی عبور کرتا ہی اور خدا تعالی اور راستبازوں کی روحوں کے مسکن میں پہنچتا ہی جو کہ عیسائی مسافر کے تمام خطروں اور تکلیفوں کا انجام ہی اور ابدی برکت کا شروع ہی ✣

سی۔ ڈبلیو۔ اِف

مسیحی مسافر کا احوال

پہلا باب

مصنف کا خواب دیکھنا۔ مسیحی کا اپنے گناہوں سے قایل ہونا اور آنیوالے عضب سے بھاگنا اور انجیل سے مسیح کی طرف بھاگنے کی ہدایت پانا۔

اِس دنیا کی مسافرت میں ایسا ہوا کہ میں سیر کرتے کرتے ایک جگہ پر اُترا جہاں ایک ماند * تھی اور اُس میں آرام کی جگہ پا کے سو گیا۔ اور سوتے ہوئے ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص چیتھڑا پہنے اور اپنے گھر کی طرف پیٹھ کئے ہوئے کاندھے پر ایک بھاری بوجھ اور ہاتھ میں ایک کتاب لئے ہوئے کھڑا ہے وہ اُس کتاب کو بار بار کھول کے پڑھتا اور زار زار روتا اور تھرتھراتا اور چلّا چلّا کہتا تھا۔ ہائے میں کیا کروں آنیوالے غضب سے کیونکر بچوں *

اسی حالت میں وہ اپنے گھر گیا اور کتنے روز تک کسی سے کچھ نہ کہا اور دل کی گھبراہٹ سے ایسا بیچین رہا کہ مارے فکر کے اپنے تئیں تھام نہ سکا۔ چنانچہ ایک روز وہ اپنے گھرانے سے یوں کہنے لگا ای عزیزو میں اپنے کاندھے کے بوجھ سے

---

* اِس سے وہ جیلخانہ مراد ہی جس میں مصنف قید تھا اور جہاں یہہ کتاب لکھنی شروع کی *

مارے بڑے اندیشے میں ہوں۔ سوا اِسکے میں نے سُنا ہی کہ ہمارا یہہ شہر خدا کے غضب کی آگ سے بھسم کیا جائیگا۔ اور اُس ہیبت ناک ہلاکت میں میں اور تو اے میری جورو اور تم اے میرے بچو بڑی بیچارگی کے ساتھہ تباہ ہونگے سوا اِس کے کہ کوئی راہ بچاؤ کی (جسے ابھی میں نہیں دیکھتا) نہ نکلے کہ جس کے ذریعہ سے ہم بچ سکیں ❖

اِس بات کے سُننے سے اُس کے گھرانے کے لوگ بہت حیران ہوئے نہ اِس سبب سے کہ جو اُس نے کہا تھا سو سچ ہی پر اِس خیال سے کہ اُسکے سر میں پاگل پن سما گیا ہی۔ اِس لئے جب رات ہوئی تو اُنھوں نے اِس گمان پر کہ اگر وہ آرام کریگا تو اُسکا دماغ درست ہو جائیگا اُسے جھٹ پٹ سُلا دیا۔ لیکن رات کو بھی وہ ویسا ہی بیچین رہا جیسا کہ دن کو تھا غرض اُسنے رو رو کے رات کاٹی جب صبح ہوئی تو اُس کے لڑکے بالے اُس پاس آکے پوچھنے لگے کہ آج تمہارا جی کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ میرا حال آگے سے بھی بُرا ہی۔ وہ پھر اُن کے ساتھہ اُسی مقدمہ میں گفتگو کرنے لگا مگر اُس کی باتیں سُن سُن کے اُن کے دل اور بھی سخت ہوتے گئے۔ پھر اُنھوں نے خیال کیا کہ اگر اُس سے سختی سے سلوک کیا جائے تو شاید اُسکا مرض ہٹ جائیگا اِسلئے وے کبھی کبھی اُس سے ٹھٹھا کرتے کبھی اُسے ڈانٹتے اور کبھی اُس سے بالکل غافل ہو جاتے۔ اِن باتوں کے خیال سے وہ اکثر تنہائی میں جاتا اور اُنپر ترس کھاکے اُنکے لئے دعا مانگتا اور اپنی پریشان حالی پر ماتم کرتا بلکہ کبھی کبھی اکیلا میدانیں

نکلجاتا اور بار بار اُس کتاب کو کھول کھول پڑھتا اور دعا مانگتا۔ اسیطرح کتنے روز گذر گئے÷

پھر میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہی شخص ایک روز میدان میں کھڑا ہوا اپنے دستور کے موافق وہی کتاب پڑھ رہا تھا اور پڑھتے پڑھتے دلگیری کے مارے چلا اُٹھا۔ ہائے میں کیا کروں کہ نجات پاؤں ÷

میں نے یہہ بھی دیکھا کہ وہ ادھر اُدھر یوں دیکھ رہا تھا کہ گویا اب دَوڑنے ہی چاہتا ہی لیکن وہ کھڑا ہی رہا کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کدھر کو جائے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ خادم الدین (یعنے مبشر یا انجیل کا خدمتگذار) نامے ایک مرد اُس کے پاس آیا اور اُس سے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہی ÷

اُسنے جوابدیا۔ ای صاحب میں اِس کتاب سے جو میرے ہاتھہ میں ہی معلوم کرتا ہوں کہ میرے واسطے مرنے کا حکم ہو چکا ہی اور مرنے کے بعد میں خدا کی عدالت کے آگے کھینچا جاؤنگا (عبرانیوں ۹-۲۷) اور میں مارے ڈر کے نہ تو مرنے پر راضی ہوں (ایوب ۱۶-۲۱ و ۲۲) اور نہ عدالت میں حاضر ہونیکے لایق ہوں (حزقیل ۲۲-۱۴ ÷

تب خادم الدین نے کہا کہ تو مرنے پر کیوں نہیں راضی ہی۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہی کہ اِس دنیا میں کیسی تکلیفوں اور دکھوں کی برداشت کرنی پڑتی ہی۔ اُس شخص نے جوابدیا ای صاحب میں اپنے کاندھے کے اِس بوجھہ کے باعث ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ وہ مجھے قبر میں بھی دبا ڈالے اور میں جہنم کے عذاب میں جا پڑوں۔ اور ای صاحب جبکہ

میں قید خانہ میں جانے کی تاب نہیں لاسکتا ہوں تو عدالت میں لائے جانے اور وہاں سے مقتل پر جانے کی کیونکر تاب لاسکتا ہوں انہیں باتونکے خیال سے میں روتا ہوں +

تب خادم الدین نے کہا کہ اگر تیرا یہہ حال ہی تو تو اس میدان میں کیوں کھڑا ہی اُسنے جوابدیا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کدھر کو جاؤں۔ تب اُسنے اُسے ایک کاغذ دیا جسمیں یہہ لکھا تھا آنیوالے غضب سے بھاگو (متی ۳۔۷) اُس شخص نے اُس کاغذ کو پڑھا اور خادم الدین کیطرف غور سے دیکھکے کہا کہ میں کدھر بھاگوں۔ تب خادم الدین نے ایک بڑے چوڑے میدان کی طرف اپنی اُنگلی سے بتا کے اُسے کہا کہ تو اُس تنگ دروازہ کو جو سامھنے ہی دیکھتا ہی (متی ۷۔۱۳و۱۴) اُسنے کہا کہ نہیں۔ پھر اُسنے کہا کہ تجھے وہ روشنی نظر آتی ہی (زبور ۱۱۹۔۱۰۵ و ۲ پطرس ۱۔۱۹) اُسنے کہا کہ ہاں نظر آتی ہی۔ تب خادم الدین نے اُسے کہا کہ تو اُس روشنی کیطرف برابر چلا جا اور وہاں سے وہ تنگ دروازہ تجھے نظر آئیگا۔ تو اُسی دروازہ پر جا کے اُسے کھٹکھٹانا اور جو کچھہ تجھے کرنا سب ہی سو بتایا جائیگا +

دوسرا باب

مسیحی کا آگے بڑھنا ضدی کا اُسکے ساتھہ آنے سے
اِنکار کرنا۔ دودلے کا دلدل تک جا کے پھر لوٹ آنا۔

پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسافر اُس روشنی کی طرف دوڑا چلا گیا۔



اور اپنے گھر سے بہت دور نہ گیا تھا کہ اُس کے گھرانے کے لوگ پھر آنے کے لئے اُسے
پکارنے لگے لیکن وہ کان بند کئے ہوئے دوڑا چلا گیا اور ذرا بھی پیچھے پھر کے نہ دیکھا
اور یہہ پکار پکار کہتا رہا۔ زندگی زندگی ہمیشہ کی زندگی +

تب اُسکے کئی ایک پڑوسی بھی اُسکی حالت کو دیکھنے کے لئے اُس پاس دوڑے
چلے گئے اور بعض اُسپر ہنسے بعض جھنجھلائے اور کتنوں نے اُسکی منت کی کہ لوٹ چلے۔
آخر کو اُنمیں سے دو نے یہہ ٹھہرایا کہ ہم اُسے زبردستی سے پھیر لے آئینگے اُن میں سے
ایک کا نام ضدی تھا دوسرے کا دودلا۔ اِس عرصہ میں اگرچہ وہ اِن سے بہت دور
نکل گیا تھا پر اُنھوں نے اُسکا پیچھا نہ چھوڑا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس کے پاس
پہنچ گئے۔ اُس مسافر نے اُنسے کہا ای پڑوسیو تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو۔ وہ بولے
کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھہ پھر چلو۔ اُس نے کہا کہ یہہ تو کسیطرح سے نہیں ہو سکتا
کیونکہ تم شہر ہلاکت کے رہنیوالے ہو جہاں کی میری بھی پیدایش ہی۔ اگر تم وہاں مرو گے
تو دوزخ میں ضرور ڈالے جاؤ گے جس میں ہمیشہ کی آگ اور گندھک دہک رہی ہی
اِسلئے تم کو بھی مناسب ہی کہ چیتو اور میرے ساتھہ چلنے پر راضی ہو +

ضدی نے جواب دیا کہ تیرے ساتھہ جانے سے ہمیں ایسا کیا فایدہ ہوگا کہ جس کے
واسطے اپنے دوست آشنا اور دھن دولت سب کچھہ کو چھوڑ کے تمہارے ساتھہ ہو لیں +

اُس مسافر نے جس کا نام مسیحی تھا اُنسے کہا جن چیزوں کا ذکر تم کرتے ہو اُن

چیزوں کے برابر نہیں ہو سکتی ہیں جنکی تلاش میں کرتا ہوں۔ کیونکہ جہاں میں جاتا ہوں وہاں ایسی اچھی چیزیں ہیں جو بیان سے باہر ہیں (۲ قرنتیوں ۴-۱۸) اور اگر تم اِس بات کی سچائی کو دریافت کرنے چاہتے ہو تو میرے ساتھہ چلے آؤ اور دیکھہ لو اور میرے برابر حصّہ لو کیونکہ وہاں تو بہت کچھہ ہی (لوقا ۱۵-۱۷)+

ضدّی نے پوچھا وے کونسی چیزیں ہیں جنکے لئے تو تمام دنیا کو چھوڑتا ہی+

مسیحی نے جواب دیا کہ میں اُس میراث کی تلاش میں ہوں جو بیزوال ہی اور آلودہ اور پژمردہ نہیں ہوتی (۱ پطرس ۱-۴) جو آسمان پر دھری ہی (عبرانیوں ۱۱-۱۶) اور جو دل و جان سے ڈھونڈھتا ہی اُسیوقت پر ملیگی اگر تم دریافت کرنے چاہتے ہو تو میری اِس کتاب میں اُسکا حال پڑھہ لو+

ضدّی نے کہا ہٹ اپنی کتاب ہٹا۔ یہہ تو بتا کہ تو ہمارے ساتھہ لوٹ چلیگا یا نہیں+

مسیحی نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ میں نے اپنا ہاتھہ ہل پر رکھا ہی (لوقا ۹-۶۲)+

ضدّی نے دو دلا سے کہا جب کوئی نادان کسی بات پر ہٹ کرتا ہی تب وہ اپنے تئیں سارے عقلمندوں سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہی اور کسی کی بات نہیں مانتا سو آؤ بھائی دو دلا اِسے چھوڑکے ہم دونوں اپنے گھر پھر چلیں+

دو دلا نے کہا کہ اِسکی بات کو ٹھٹھا نہ سمجھو کیونکہ اگر وہ خوبیہ نیک ہو کہتا ہی سچ ہو

تو وہ چیز جسے یہہ ڈھونڈھتا ہی ہماری چیزوں سے بہتر ہی۔ میرا جی چاہتا ہی کہ میں اپنے پڑوسی کے ساتھہ جاؤں ✢

ضدی نے کہا کیا تو بھی اُس کے ساتھہ پاگل ہوا ہی۔ میری بات مان لے پھر چل کیونکہ معلوم نہیں کہ یہہ پاگل تجھے کدھر لیجائیگا سو پھر چل پھر چل اور عقلمند بن ✢

مسیحی نے کہا نہیں بھائی دو دلا تو میرے ساتھہ چل تب تو دیکھیگا کہ جہاں میں جاتا ہوں وہ کیسی خوب جگہ ہی اور سوائے اِس کے وہاں اور بھی بڑی جلال کی باتیں ہیں۔ اگر تجھکو میری بات کا یقین نہو تو اِس کتاب کو پڑھ لے کیونکہ اِسکے لکھنیوالے نے اِس کی سچائی پر اپنا لہو بہا کے مہر کر دی ہی (عبرانیوں ۹-۱۷-۲۱) ✢

دو دلا نے کہا کہ بھلا پڑوسی ضدی میں نے تو اب ٹھہرایا ہی اور میرا ارادہ یہہ ہی کہ اِس بھلے مانس کے ساتھہ ہو کر اِسکا شریک رہوں۔ لیکن ای یار تو یہہ بتا کہ تو اُسجگہ کی راہ کو جانتا ہی کہ نہیں ✢

مسیحی نے جوابدیا کہ خادم الدین نامے ایک شخص نے مجھے یہہ بتلایا ہی کہ اُس تنگ دروازہ کی طرف جو تمہارے سامھنے ہی سیدھے چلے جاؤ وہاں تمہیں بتلایا جائیگا کہ کہاں جانا چاہیئے ✢

دو دلا نے کہا تو آؤ ہم تم چلیں چنانچہ وہ دونوں ساتھہ ساتھہ ہو لیئے ✢

ضدی نے کہا میں تو اپنے گھر لوٹ جاتا ہوں اور ایسے گمراہ بیوقوفونکا ساتھہ ہرگز نہ دونگا ✢

اب میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ جب ضدی اپنے گھر کو لوٹ گیا تب مسیحی اور دودلا آپس میں باتیں کرتے ہوئے میدان میں سے ہو کے چلے اور یہہ گفتگو شروع کی +

مسیحی نے کہا ای دودلا پڑوسی بھائی میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے میرے ساتھہ چلنا قبول کیا مجھے خوب یقین ہی کہ اگر ضدی کے اوپر اُن اندیکھی باتوں کا خوف و خطرہ کا ویسا ہی اثر ہوتا جیسا کہ مجھہ پر ہوا ہی تو وہ ہرگز ہم کو اپنی پیٹھہ نہ دکھلاجاتا +

دودلا نے کہا خیر اب تو اِس راہ میں ہم ہی تم رہگئے ہیں سو اب مجھے بتلاؤ کہ جہاں ہم چلتے ہیں وہاں کیا پاوینگے اور اُنسے کیسی خوشی حاصل ہوگی +

مسیحی نے جوابدیا۔ کہ میں اُن چیزوں کا خیال تو اچھی طرح * کرسکتا ہوں پر بیان نہیں کرسکتا ہوں تسپر بھی اِسلئے کہ تو اُن کو جاننا چاہتا ہی میں اپنی کتاب میں سے اُسکا حال پڑھہ کے تجھے سناؤنگا +

دودلا نے پوچھا کیا تو جانتا ہی کہ تیری کتاب کی باتیں حقیقت میں سچی ہیں +

مسیحی نے جوابدیا کہ اِس میں کچھہ بھی شک نہیں ہی کیونکہ یہہ کتاب اُس شخص کی بنائی ہوئی ہی جو کبھی جھوٹھہ نہیں بولسکتا (طیطس ۱-۲) +

دودلا نے کہا کیا خوب۔ اب بتلائیے کہ وے کیا چیزیں ہیں +

مسیحی نے کہا کہ وہاں ایک بادشاہت ہی جو کبھی تمام نہوگی اور ہمیشہ کی زندگی

* خدا کی باتیں بیان سے باہر ہیں +

ہمکو ملیگی تاکہ ابدالآباد ہم اُس بادشاہت میں رہیں (یسعیاہ ۴۵-۱۷ و یوحنا ۱۰-۲۷-۲۹ +

دو دلا نے کہا خوب کہا اور کیا ہی +

مسیحی نے جواب دیا کہ وہاں جلال کا تاج ہمکو ملیگا اور ایسی پوشاک جو سورج کی مانند ہمیں چمکا ویگی (متی ۱۳-۴۳ و ۲ تمطاؤس ۴-۸ و مکاشفات ۲۲-۵ +

دو دلا نے کہا کیا خوب اور کیا ہی +

مسیحی نے کہا کہ وہاں کسی طرح کا دُکھ درد اور رونا پیٹنا نہو گا کیونکہ اُس جگہ کا مالک ہماری آنکھوں سے سارے آنسو پونچھہ ڈالیگا (یسعیاہ ۲۵-۸ و مکاشفات ۷-۱۶ و ۱۷ و ۲۱-۴) +

تب دو دلا نے پوچھا ہمیں وہاں کیسی صحبت ملیگی +

مسیحی نے جواب دیا کہ وہاں ہم سرافیموں اور کروبیوں کے ساتھہ رہینگے (یسعیاہ ۶-۲ و ا تسلونیقیوں ۴-۱۶ و ۱۷ و مکاشفات ۵-۱۱) وے ایسے مخلوق ہیں کہ اُنپر نگاہ کرتے ہوئے تمہاری آنکھیں چندھیا جائینگی- وہاں تم اُن ہزاروں لاکھوں کے ساتھہ ملاقات کروگے جو ہم سے آگے اُس مقام کو گئے ہیں اور اُن میں سے کوئی دُکھہ دینیوالا نہیں ہی بلکہ سب مہربان اور پاک ہیں ہر ایک اُن میں سے خدا کی نگاہ میں پھرتا اور اُسکے حضور مقبول ہوکر ابدالآباد کھڑا رہتا ہی قصہ کوتاہ ہم وہاں بزرگوں کو سنہلے تاج پہنے ہوئے (مکاشفات ۴-۴) اور پاک کنواریوں کو سنہلے بربط لئے ہوئے دیکھینگے (مکاشفات ۱۴-۱-۵)

وہاں ہم اُن لوگوں کو جو اُسجگہ کے مالک کی محبت کے سبب (یوحنا ۱۲-۲۵) دنیا کے لوگوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے آگ کے شعلوں میں جلائے گئے درندوں سے پھڑوائے گئے اور سمندر میں ڈبائے گئے ابدی حیات کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھینگے (۲ قرنتیوں ۵-۲ و ۳-۵) +

دودلا نے کہا کہ اِن باتوں کے سننے سے میرا دل کھنچتا ہے لیکن کیا یہہ چیزیں ہم پا سکتے ہیں۔ ہم کیونکر اُن میں شریک ہونگے +

مسیحی بولا کہ اُس خداوند نے جو اُس ملک کا حاکم ہے اِس کتاب میں یہہ لکھدیا ہے (یسعیاہ ۵۵-۱ و ۲ یوحنا ۶-۳۷ و ۷-۳۷ مکاشفات ۲۱-۶ و ۲۲-۱۷) کہ اگر ہم اُس کے لینے کے لئے سچ مچ راضی ہیں تو وہ ہمکو مفت میں دیدیگا +

دودلا نے کہا ای بھائی میں اِن باتوں کو سُنکے بہت خوش ہوں سو آؤ ہم قدم بڑھاویں +

مسیحی نے جوابدیا کہ میں اپنے کاندھے کے بوجھ کے مارے جیسا جلد چاہتا ہوں ویسا جلد چل نہیں سکتا ہوں +

پھر میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ وے بات چیت کرتے کرتے ایک بڑے دلدل کے نزدیک جو اُس میدان کے بیچ میں تھا جا پڑنے اور بےخبری کے باعث دونوں کے دونوں اُس دلدل میں پھنس گئے۔ اُس دلدل کا نام نا امیدی تھا



یہاں وے تھوڑی دیر تک لوٹتے پوٹتے رہے اور کیچڑ میں لتھڑ پتھڑ ہو گئے اور مسیحی اپنے کاندھے کے بوجھہ کے سبب اُس دلدل میں دھنسنے لگا *

تب دو دلا بول اُٹھا کہو میاں مسیحی اب کہاں آئے *

مسیحی نے کہا یار کیا بتلاؤں سچ تو یہہ ہے کہ میں بھی نہیں جانتا

یہہ سُن کے دودلا ناراض ہونے لگا اور غصہ ہو کے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہی وہ خوشحالی ہے جسکی تعریف تم مجھہ سے ابھی کرتے تھے ۔ اگر ہمارے سفر کے شروع ہی میں ایسی خرابی ہے تو معلوم نہیں کہ آگے کو کیسی کیسی خرابی اور مصیبت پڑیگی * اگر میں اِس آفت سے اپنی جان لیکے بچوں تو وہ مبارک ملک تمہارے ہی لئے چھوڑ دونگا ۔ یہہ کہکے بڑے زور سے دو تین دفعہ اُچھلا اور اُسمیں سے نکلکے اپنے گھر کی راہ لی اور چلدیا اور مسیحی نے اُسے پھر نہ دیکھا *

غرض کہ اب مسیحی اکیلا نا امیدی کے دلدل میں چھٹپٹا تا رہگیا ۔ پر کوشش کرتا رہا کہ ہاتھہ پاؤں مارکے دلدل کے اُس پار جو گھر کی دروازہ کے زیادہ نزدیک تھا اُتر جائے پر گو اُس نے بڑی کوشش کی لیکن اپنے کاندھے کے بوجھہ کے سبب پار نہ ہو سکا ۔ اتنے میں میں نے خواب میں دیکھا کہ مددگار نامے ایک شخص اُسکے پاس آیا اور اُس نے اُس سے پوچھا کہ تم اِس دلدل میں پڑے کیا کرتے ہو *

* دودلا ہونا کفایت نہیں کرتا *

مسیحی نے جوابدیا کہ ای صاحب خادم الدین نامے ایک مرد نے مجھے کہا کہ آنیوالے غضب سے بھاگو اور بتلایا کہ اُسی تنگ دروازہ کو جاؤ سو میں اُسی دروازے کو چلا جاتا تھا کہ ایکا ایک اِس دلدل میں پھنس گیا +

مددگار نے کہا تم نے پار اُترنے کے پُل * کی تلاش کیوں نہ کی +

مسیحی نے کہا کہ میں آنیوالے غضب کے ڈر کے مارے چاہتا تھا کہ اُس دروازے پر جلد پہنچوں سو اِس راہ سے نکل آیا اور اِس میں پھنس گیا +

تب مددگار نے اپنا ہاتھ بڑھا کے اُسے پکڑ لیا (زبور ۴۰-۲) اور اُس دلدل میں سے نکال کے اُسے خشک زمین + پر کھڑا کیا اور کہا کہ اب برابر چلے جاؤ +

تب میں اُسکے پاس جسنے مسیحی کو اُس دلدل میں سے نکالا تھا گیا اور اُس سے کہا کہ ای صاحب دیکھئے یہہ جگہ شہر ہلاکت اور تنگ دروازے کی راہ کے بیچ میں پڑتی ہی تو یہہ کیوں درست نہیں کیا جاتا تا کہ بیچارے مسافر سلامتی سے تنگ دروازے کی طرف چلے جاویں - اُسنے جواب دیا کہ یہہ دلدل ایسی جگہ ہی جو درست ہو نہیں سکتی کیونکہ یہہ وہ گڑھا ہی جہاں گناہ کی پہچان سے جو میل پیدا ہوتا ہی سو ہمیشہ بہتا ہوا ‡ چلا آتا ہی اسلئے یہہ ناامیدی کا دلدل کہلاتا ہی کیونکہ جب گنہگار اپنی تباہی کو دیکھتا ہی تو اُس کے دل میں طرح طرح کے خوف شک و شبہہ اور دہشت جو اِنسان کو

---

* وعدے + مددگار نے اُسکو اُبھار لیا ‡ ناامیدی کا دلدل کیا شے ہی +

بیدل کر ڈالتے پیدا ہوتے ہیں یہہ سب ملکے اکٹھے ہوتے اور اِس جگہ میں رہتے ہیں اور یہی سبب ہی کہ یہہ زمین اسقدر خراب ہو رہی ہی +

بادشاہ کی مرضی نہیں ہی کہ یہہ جگہ ایسی خراب رہے (یسعیاہ ۳۵-۳ و ۴) اِسلئے اُسکے مزدور بھی جناب عالی کے نوکروں کے حکم سے سولہہ سو (اب اٹھارہ سو) برس سے زیادہ ہوئے کہ اِس زمین کی درستی میں لگے ہوئے ہیں بلکہ میری سمجھہ میں اِسجگہ میں کم سے کم تو بیس ہزار چھکڑیکا بوجھہ کھپ گیا ہو گا ہاں لاکھوں اچھی اچھی کوششیں ہر زمانے میں بادشاہ کی حکومت کے ہر مقام سے اِسکے برابر کرنیکی خاطر ہو چکی ہیں اور وے جو اِسکی بابت کچھہ بول سکتے کہتے ہیں کہ وے ہی اِس زمین کو مضبوط کرنیکے لئے سب سے اچھے سامان ہیں، تسپر بھی یہہ نا امیدی کا دلدل ابتک ہی اور اندیشہ ہی کہ یہہ ایسا ہی رہیگا +

سچ تو ہی کہ بادشاہ کے حکم سے چند اچھے مضبوط پتھر بھی اِس دلدل کے بیچ میں رکھہ دیئے گئے ہیں * لیکن جب کہ یہہ جگہ اپنا میل اُچھالتی ہی تو یے پتھر مشکل سے دیکھائی پڑتے یا اگر وے نظر بھی آتے تو گھبراہٹ کے مارے لوگ قدم اِدھر اُدھر ڈالتے اور دلدل میں گر پڑتے اور کیچڑ میں لتپت ہو جاتے ہیں۔ لیکن جبکہ وہ دروازے تک پہنچ جاتے ہیں تب زمین اچھی ملتی ہی +

* مسیح پر ایمان لانے سے زندگی اور معافی کا وعدہ

پھر میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ اِس عرصہ میں * دودلا اپنے گھر جا پہنچا اور اُسکے پڑوسی اُس کے ملنے کو آئے اُن میں سے بعض نے تو اُسکے لوٹ آنے کے سبب اُسے عقلمند کہا اور بعض نے اُسے اپنے تئیں مسیحی کے ساتھہ جوکھم میں ڈالنے کے باعث بیوقوف کہا اور اَوروں نے یہہ کہکے اُسکو چڑایا کہ جیسا تم نے یہہ جوکھم کا کام شروع کیا اگر ہم ہوتے تو ایسے کمینے نہ بنجاتے کہ تھوڑی سی مشکل کے سبب اُسے چھوڑ دیتے پس دودلا اُن کے درمیان کھسیانا ہوکے بیٹھا لیکن آخر کو اُسکا جی بحال ہوا اور تب اُن سبھوں نے اپنی باتونکو بدل ڈالا اور بیچارے مسیحی پر ہنسنے لگے۔ غرض دودلا کا احوال یہاں ختم ہوتا ہی +

تیسرا باب

اسکے بیان میں کہ مسیحی دنیوی عقلمند کی صلاح سے فریب کھاکے سیدھی راہ سے مڑ گیا اِس سبب سے نہایت ڈرا لیکن خوش نصیبی سے خادم الدین سے ملاقات ہوگئی اور اُسکے بتانے سے پھر سیدھی راہ پر آیا اور اپنے سفر میں آگے کو بڑھا۔

اب ایسا ہوا کہ جب مسیحی اکیلا چلا جاتا تھا تو اُس نے دور سے ایک شخص کو جو میدان کی طرف سے اُس کے ملنے کو چلا آتا تھا دیکھا اور ایسا ہوا + کہ وہ باہم ایک دوسرے

* دودلا کا گھر پہنچنا اور اُسکے پڑوسیونکا اُس سے ملنے کو آنا + میاں دنیوی عقلمند کا مسیحی سے ملنا

سے راہ میں ملگئے۔ اُس مرد کا نام دنیوی عقلمند تھا اور اُسکے شہر کا نام جسمانی تدبیر تھا وہ شہر بہت بڑا اور مسیحی کے وطن سے نزدیک تھا۔ اِس شخص نے مسیحی سے ملاقات کی اور اُسکا پتا لے لیا کہ یہہ وہی آدمی ہی جسکا شہر ہلاکت سے نکلنا چاروں طرف مشہور ہو رہا ہی۔ چنانچہ جب اُسنے اُسکا دھن باندھہ کے چلنا دیکھا اور اُسکی تکلیف پر غور کیا تو اٹکل سے جانگیا کہ ہو نہ ہو یہہ وہی شخص ہی۔ تب اُسنے مسیحی کے ساتھہ یہہ گفتگو چھیڑی + کہئے میاں صاحب آپکا یہہ کیا حال ہی ایسے بوجھہ لدے ہوئے کہاں جاتے ہو +

مسیحی نے جواب دیا سچ ہی میں تو اِس بوجھسے تنگ ہوں پر اُس سامہنے کے دریچے کیطرف جاتا ہوں کیونکہ مجھے خبر ملی ہی کہ جب وہاں پہنچ جاؤنگا تو مجھکو وہ تدبیر بتلا دیجائیگی کہ جسکے ذریعے سے میں اپنے اس بھاری بوجھہ سے چھٹکارا پاجاؤنگا +

دنیوی عقلمند نے پوچھا کہ تمہاری جورو اور لڑکے بھی ہیں +

مسیحی نے جواب دیا ہاں ہیں تو مگر میں تو اِس بوجھہ کے تلے ایسا دبا ہوں کہ مجھے آگے کی طرح اُنسے خوشی حاصل نہیں ہو سکتی ہی اِسلئے اب مجھہ کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا میرا کوئی نہیں ہی +

دنیوی عقلمند بولا کہ اگر میں تم کو کچھہ صلاح دوں تو تم میری بات مانوگے +

مسیحی نے کہا کہ اگر نیک صلاح ہوگی تو مان لونگا کیونکہ میں تو ایسی ہی صلاح کا محتاج ہوں +

دنیوی عقلمند نے کہا کہ میری تو صلاح یہہ * ہی کہ تو جلد اِس بوجھسے چھٹکارا لے کیونکہ جب تک تو اِس بوجھ کے نیچے ہی تب تک تیری دلجمعی کبھی نہ ہوگی اور نہ تو خدا تعالیٰ کی برکتوں کا مزا اُٹھا سکتا ہی +

مسیحی نے کہا میں بھی تو یہی چاہتا ہوں کہ یہہ بھاری بوجھہ اُتر جاوے لیکن میں اِسکو آپ سے اُتار نہیں سکتا ہوں نہ اِس جہان میں کوئی ایسا ملتا ہی جو میرے کاندھے پر سے اِسکو اُتارے میں تو اِس راہ میں اِسلیئے جاتا ہوں تا کہ میرا یہہ بوجھہ اُتر جاوے +

دنیوی عقلمند نے پوچھا کہ کس نے تم سے کہا کہ اِس راہ میں جانے سے تمہارا بوجھہ اُتر جائیگا +

مسیحی نے جوابدیا کہ ایک بڑے عزت والے مرد نے مجھہ سے یہہ بات کہی مجھے یاد آتا ہی کہ اُسکا نام شاید خادم الدین ہی +

دنیوی عقلمند نے کہا کہ ایسے صلاح دینیوالے کو دور کر کیونکہ تمام جہان میں اِس راہ سے جو اُسنے تجھے بتلائی ہی کوئی راہ زیادہ تر مشکل نہیں ہی اور اگر تو اُسکی صلاح پر چلیگا + تو دیکھیگا کہ کیسی خرابیاں اِس راہ میں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تو کچھہ تکلیف پا چکا ہی کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ نا اُمیدی کے دلدل کی کیچڑ تجھہ پر لگی ہی

* دنیوی عقلمند کا مسیحی کو صلاح دینا + دنیوی عقلمند خادم الدین کی صلاح کو ناقص بتلاتا ہی +

لیکن وہ دلدل تو فقط اُن مصیبتوں کا شروع ہی جو اِس راہ پر چلنیوالوں کو ملتی ہیں میری سُننئے کیونکہ میں تم سے عمر میں بڑا ہوں میں تم کو بتلاتا ہوں کہ اِس راہ میں تمہیں کیا کیا ملیگا یعنے تو تھکا ماندا بھوکھا پیاسا پریشان اور ننگا رہیگا اور تلوار شیر اژدہے اندھیرا غرض موت اور کیا کچھہ نہیں ملینگے یہہ سب باتیں سچ ہیں کیونکہ بہت سی گواہیوں سے ثابت ہو چکی ہیں۔ بھلا تو کسی اجنبی کی بات مانکے اپنے تئیں ایسے خطروں میں کیوں ڈالتے ہو +

مسیحی نے کہا ای صاحب جو کچھہ آپ نے اِس راہ کی سختی کا بیان کیا ہی اُس سے میرے کاندھے کا یہہ بوجھہ کہیں زیادہ ہی اِس سبب سے میں خیال * کرتا ہوں کہ اِس راہ میں جو کچھہ مجھپر گذرے اُسکی فکر نہ کرنی چاہئے اور اگر ایسا ہووے بھی تو کیا مضایقہ میں اپنے بوجھہ سے تو رہائی پا سکونگا +

دنیوی عقلمند نے پوچھا کہ پہلے تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرے کاندھے پر یہہ بوجھہ ہی +

مسیحی نے جوابدیا اِس کتاب کے پڑھنے سے +

دنیوی عقلمند نے کہا بیشک تو سچ کہتا ہی کیونکہ تجھہ پر ایسا ہی گذرا ہی جیسا اور کمزور آدمیوں پر گذرتا ہی جو کہ ایسی باتوں میں + دخل دیتے ہیں جو اُن کی سمجھہ سے بہت بلند ہیں اور آخر کو نہ صرف ایکا ایک تیری مانند پاگل اور ڈرپوک بنے ہو جاتے ہیں

* مسیحی کی طبیعت + دنیوی عقلمند یہہ نہیں چاہتا ہی کہ لوگ پاک کلام کو دل دیکے پڑھیں +

بلکہ اُنکو یہہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ایک انجان بات کو حاصل کرنیکے لیئے اپنے کو جوکھم میں ڈالدیں *

مسیحی بولا کہ میری اصل مرضی تو یہہ ہی کہ یہہ بوجھہ گرجاوے *

دنیوی عقلمند نے کہا تو پھر اِس راہ کے خطرے دیکھکر اسمیں چلنے سے کیونکر چھٹکارا ڈھونڈھتے ہو۔ اگر تم دھیان سے میری سُنو تو میں تمکو یہہ بتلا دیسکتا ہوں کہ کیونکر تمہاری آرزو پوری ہو اور تم اِس راہ کے خطروں سے بھی بچ جاؤ اُسکا علاج تو گویا میرے ہی ہاتھہ میں ہی۔ بلکہ میں یہہ بھی کہتا ہوں کہ اِن خطروں کے عوض میں تم کو سلامتی اور دوستی اور آرام حاصل ہونگے *

مسیحی نے کہا کہ ای صاحب میں منت کرتا ہوں یہہ بھید مجھے بتلائیے *

دنیوی عقلمند نے کہا کہ دیکھہ سامھنے * نیکنام نامے ایک بستی ہی۔ اُسمیں شریعت امید نامے ایک بھلا مانس رہتا ہی وہ تو بڑا عقلمند اور خوش اخلاقی میں مشہور ہی وہ تجھہ ایسے آدمیوں کے سے بوجھہ کو اُنکے کاندھے پر سے اُتار سکتا ہی ہاں میری سمجھہ میں اُسنے اِس طرح کی بہت سی نیکیاں کی ہیں سوا اِسکے وہ اُن لوگونکو آرام کرسکتا ہی جو اپنے بوجھہ کے سبب پاگل ہو گئے ہیں۔ سو تو اُس کے پاس جا اور وہ جھٹ پٹ تیری مدد کریگا۔ اُسکا مکان یہانسے آدھہ کوس پر ہی اور اگر وہ آپ گھر میں نہو تو ملنساری

* دنیوی عقلمند نیکنامی کو تنگ دروازہ پر ترغیب دیتا ہی *

نام ہے اُسکا ایک نوجوان بیٹا ہی وہ بھی تیرے بوجھ کو اُتار سکتا ہی۔ وہاں تو اپنے کاندھے کے بوجھ سے آرام پا سکتا ہی۔ اور اگر تجھکو اپنے گھر لوٹ جانا پسند نہو تو اپنی جورو اور لڑکوں کو بھی اُس بستی میں اپنے پاس بلا سکتا ہی۔ وہاں بہت سے مکان خالی پڑے ہیں اُن میں سے ایک کو تو واجب کرائے پر لیسکتا ہی۔ کھانے پینے کی چیزیں وہاں اچھی اور سستی ہیں لیکن خاص کر کے وہ بات جو تیری زندگی کو زیادہ خوشحال کریگی سو یہہ ہی کہ تو دیانتدار پڑوسیوں کے ہمسائے میں اعتبار کے ساتھ گذران کریگا +

تب مسیحی اس بات کو سوچنے لگا کہ اگر یہہ سچ ہی تو ضرور قبول کرنا چاہیئے۔ پس اُسنے * دنیوی عقلمند سے پوچھا کہ ای صاحب اُس دیانتدار کے گھر جانے کی کونسی راہ ہی +

دنیوی عقلمند نے کہا کہ تم اُس سامھنے کے پہاڑ کو دیکھتے ہو +

مسیحی نے جواب دیا جی ہاں دیکھتا ہوں +

دنیوی عقلمند نے کہا بہلا تو اُسی پہاڑ کی طرف جائے اور وہاں اُس سے آگے بڑھکے جو حویلی تم کو پہلے ملیگی وہی اُس شخص کا مکان ہی +

غرض مسیحی نے اپنی راہ چھوڑی اور مدد کے لئے شریعت امید کے گھر کیطرف

---

* مسیحی دنیوی عقلمند کے دم میں آگیا +

چلا۔ اُس پہاڑ کے نزدیک پہنچ کے کیا دیکھتا ہی کہ پہاڑ بہت اونچا ہی اور اُس کے نیچے
سے ایک راہ نکل گئی ہی پر راہ کے اوپر اُس پہاڑ کے کناروں سے ایسے بڑے بڑے
چٹان لٹک رہے ہیں کہ اُنہیں دیکھتے ہی مسیحی آگے جانے سے ڈرا اِس خیال سے
کہ کہیں ایسا نہ ہو * کہ کوئی چٹان میرے سر پر گرے اور مجھے پیس ڈالے۔ اور اُسکے
کاندھے کا بوجھہ بھی آگے سے زیادہ بھاری معلوم ہوا۔ اُس پہاڑ میں سے آگ بھی
ایسی بھڑکتی تھی (خروج ۱۹- ۱۶ و ۱۸) کہ وہ آگے جانے سے ڈرا کہ کہیں اُس آگ
سے بھسم نہ ہو جائے سو وہ پسینے پسینے ہو گیا اور مارے ڈر کے کانپنے لگا (عبرانیوں
۱۲- ۲۱) اب اُسکو بڑا افسوس ہوا کہ میں نے دنیوی عقلمند کی صلاح کو ناحق مانا۔ اتنے
میں کیا دیکھتا ہی کہ اُسکا پرانا اُستاد جس نے اُسے گھر کی دروازے کی راہ بتلائی تھی
اُس پاس چلا آتا ہی۔ اُسے دیکھہ کے مسیحی بہت شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا
کہ اب میں کیا کروں + جب وہ نزدیک آیا تو خفگی سے مسیحی پر نگاہ کرکے اُس سے یہہ
کہنے لگا +

اَی مسیحی تو یہاں کیا کرتا ہی۔ تب مسیحی کچھہ جواب نہ دیسکا اِسلئے اُس کے سامہنے

---

* مسیحی پر یہہ خوف غالب آیا کہ کہیں کوہ سینا میرے سر پر گر نہ پڑے + خادم الدین مسیحی کو
کوہ سینا کے تلے ملتا ہی +



چپ چاپ کھڑا رہا۔ خادم الدین * بولا کہ کیا تو وہی شخص نہیں ہے جسے میں نے شہر ہلاکت کے باہر روتے ہوئے پایا تھا +

مسیحی نے کہا جی ہاں میں وہی ہوں +

خادم الدین نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوا کہ تو میری بتائی ہوئی راہ سے ایسا جھٹ پٹ پھر گیا۔ اب تو تو اُس راہ پر نہیں ہے +

مسیحی نے جواب دیا کیا کہوں صاحب ایسا اتفاق ہوا کہ جب میں نا امیدی کے دلدل کے اِس پار آیا تو ایک آدمی راہ میں مجھے ملا اور فریب کی باتوں سے مجھے بہکا کے کہا کہ اُس شہر میں جو سامہنے ہے ایک بھلا آدمی رہتا ہے اگر تو اُس پاس جائیگا تو وہ ضرور تیرے کاندھے کا بوجھہ اُتاریگا +

خادم الدین نے پوچھا کہ وہ آدمی تجھے کسطرح ملا اور وہ کون ہے +

مسیحی نے کہا کہ وہ ظاہر میں تو مرد اشراف معلوم ہوا اور اُسنے مجھہ سے بہتیری باتیں کہکے یہانتک سمجھایا کہ آخر کو میں اِس راہ میں آ گیا لیکن جب میں نے اِس پہاڑ کو دیکھا کہ وہ کسطرح راہ کے اوپر جھککے لٹک رہا ہے تو میں ایکا ایک رُک گیا اور آگے جانے سے ڈرا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھہ پر گر کے مجھے پیس ڈالے +

اُستاد نے پوچھا کہ اُس نے تم سے کیا کیا باتیں کیں +

* خادم الدین مسیحی سے سرزنش کرتا ہے +

مسیحی نے جواب دیا کہ اُسنے میرے خاندان کا حال مجھسے پوچھا سو میں نے اُسے بتلایا۔ لیکن میں نے کہا کہ میں اپنے بوجھ کے سبب سے جو میرے کاندھے پر ہے ایسا بیچین ہوں کہ اُنسے کچھ خوشی نہیں پا سکتا *

اُستاد نے پوچھا کہ اُسنے اور کیا کہا۔ اُس نے مجھے کہا کہ تو جلد اپنے بوجھسے چھوٹ جا *

مسیحی بولا تب میں نے کہا کہ میں تو آرام ہی کی تلاش میں ہوں اور اسلئے سامہنے کے دروازے تک جاتا ہوں تاکہ وہاں اور ہدایت پاؤں۔ تب وہ بولا کہ میں تمہیں ایک بہتر اور چھوٹی راہ بتاؤنگا جس میں تم کو اِس سے کم تکلیف ہوگی اور وہ راہ جو میں تمہیں بتاؤنگا سو تم کو ایک بھلے مانس کے گھر پر پہنچا ئیگی جو ایسے بوجھوں کو اُتار لینا جانتا ہی۔ پس میں نے اُس کے کہنے کا یقین کیا اور اُس راہ کو چھوڑ کے اِسمیں آیا کہ شاید یہہ بوجھ جلد گر جاوے۔ لیکن جب میں نے یہاں آنکر یہہ حال دیکھا تو مارے ڈر کے ٹھہر گیا اور اب میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں *

تب خادم الدین بولا کہ ذرا ٹھہر جا تا کہ میں تجھے خدا کی باتیں بتاؤں۔ چنانچہ وہ کانپتا * ہوا کھڑا رہا۔ تب اُس اُستاد نے کہا کہ دیکھو تم بولنیوالے سے غافل نہ رہو کیونکہ اگر وے بھاگ نہ نکلے جو اُس سے جو زمین پر فرماتا تھا غافل رہے تو ہم بھی

* خادم الدین مسیحی کو اُس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہو *

اگر اُس سے جو ہمیں آسمان پر سے فرماتا ہی منہہ موڑیں کیونکر بھاگ نکلینگے (عبرانیوں ۱۲-۲۵) اُسنے یہہ بھی کہا کہ راستباز ایمان سے جئیگا لیکن اگر وہ ہٹے تو میرا جی اُس سے راضی نہ ہوگا (عبرانیوں ۱۰-۳۸) تب اُس نے اُن باتوں سے یہہ نتیجہ نکالا - کہ تو وہ شخص ہی جو اِس خرابی میں پڑا ہی تو نے حق تعالی کی صلاح سے اِنکار کرنا شروع کیا اور اپنے پانوں سلامتی کی راہ سے پھیرے ہیں یہانتک کہ قریب اپنی تباہی کے خطرے میں پڑا ہی +

تب مسیحی مُردے کی مانند اُس کے قدموں پر گر پڑا اور چلاکے بولا کہ مجھہ پر افسوس میں خراب ہوا یہہ دیکھکے اُس نے اُسکا دہنا ہاتھہ پکڑکے اُسے اُٹھایا اور تسلی دیکے اُسے کہا کہ لوگونکا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف ہو سکیگا (متی ۱۲-۳۱) اِسلئے تو بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا (یوحنا ۲۰-۲۷) تب مسیحی ایک ذرہ پھر بحال ہوا اور اُستاد کے سامھنے آگے کی طرح کانپتا ہوا کھڑا رہا +

پھر خادم الدین نے کہا کہ تو میری باتونکو خوب دھیان کرکے سُن - وہ شخص جو تجھے ملا سو دنیوی عقلمند ہی اور اُس کو یہہ نام واجب ہی * کچھہ تو اِسلئے کہ صرف وہ اِس دنیا کی تعلیم کو پسند کرتا ہی اور اِسی ارادے سے ہمیشہ شہر نیکنام کے گرجے میں جایا کرتا ہی اور کچھہ اِسلئے کہ وہ اُس تعلیم کو زیادہ پسند کرتا ہی کیونکہ اُس کے طفیل سے وہ صلیب سے بالکل بچتا ہی - وہ جسمانی مزاج رکھتا اسواسطے وہ میری راہوں

* دنیوی عقلمند کی حقیقت کا کھل جانا +

راہ ہونیسے بھٹکانے کی تدبیر کرتا ہی۔ اُسکی صلاح میں تین باتیں ہیں جنسے تجھکو نہایت نفرت کرنا چاہئے۔ پہلے اُسکا تجھے راہ سے بہکانا۔ دوسرے صلیب کو تیری نظر میں نکروہ کرنے کے لئے کوشش کرنا اور تیسرے تیرے پانوں کو اُس راہ میں رکھنا جو موت کی طرف لیجاتی ہی +

پہلے تجھہ کو راہ سے بہکانے کے سبب اُس سے نفرت کرنا چاہئے بلکہ تو اپنے رضی ہو جانے پر بھی نفرت کر کیونکہ یہہ ایک دنیادی عقلمند آدمی کی صلاح کی خاطر گویا خدا کی صلاح کو رد کرنا ہی۔ خداوند یہہ فرماتا ہی۔ کہ تم تنگ دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کرو (لوقا ۱۳-۲۴) اور یہہ وہی دروازہ ہی جس کی طرف میں تجھے بھیجتا ہوں۔ کیونکہ تنگ ہی وہ دروازہ جو زندگی کو پہنچاتا ہی اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں (متی ۷-۱۳ و ۱۴) اِس شریر نے کھڑکی دروازے کی راہ سے تجھے بہکاکے ہلاکت کے نزدیک پہنچایا ہی اسلئے چاہئے کہ تو اُس کے اِس کام سے بلکہ اُسکی صلاح کے سُننے سے بھی نفرت کرے +

دوسرے جو اُس نے صلیب کو برا بتلایا چاہئے کہ تو اِس کام سے بھی نفرت کرے کیونکہ تجھے لازم ہی کہ مسیحی لعن طعن کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانے (عبرانیوں ۱۱-۲۵ و ۲۶) سوا اِس کے جلال کے بادشاہ نے تجھے فرمایا ہی۔ کہ وہ جو اپنی جان کو بچاتا ہی اُسے کھوویگا۔ پھر جو کوئی میری پیروی کرتا ہی اور اپنے ماباپ

اور جو روُلڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا (مرقس ۸-۳۵ یوحنا ۱۲-۲۵ و متی ۱۰-۳۹ و لوقا ۱۴-۲۶) اسلیئے میں کہتا ہوں کہ اُس آدمی کو بُرا جان جسنے تجھے یہہ کہا کہ اُس بات کو موت سمجھنا چاہیئے جس کو حق تعالٰی نے حیات ابدی کا وسیلہ بنایا ہے *

تیسرے تیرے پانوں ہلاکت کی راہ میں رکھنے کے سبب اُس سے نفرت کرنا چاہیئے۔ اور اِن باتوں سے تجھے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ جس پاس اُسنے تجھے بھیجا تیرا بوجھہ بالکل نہیں اُتار سکتا *

اُسکا نام شریعت امید ہے۔ وہ تو لونڈی کا بیٹا ہے جو ہنوز اپنے لڑکوں کے ساتھہ غلامی میں ہے (گلتیوں ۴-۲۱-۲۷) اور راز کے طور پر یہہ کوہ سینا ہے جس سے تو ڈرا کہ تیرے سر پر گر پڑیگا۔ اب اگر وہ اپنے لڑکوں کے ساتھہ غلامی میں ہے تو تو کیونکر اُنکے وسیلے سے آزاد ہونیکی امید رکھہ سکتا ہے۔ غرض یہہ شریعت امیدی تجھہ کو تیرے بوجھہ سے رہائی نہیں دے سکتی ہے کیسی شخص نے آجتک اُس کے وسیلے سے اپنے بوجھہ سے چھٹکارا نہیں پایا ہے اور نہ کوئی کبھی پا سکتا ہے۔ تو شریعت کے اعمال سے راستباز نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی زندہ آدمی اپنے بوجھہ سے نہیں چھوٹ سکتا ہے۔ اسلیئے میاں دنیوی عقلمند جھوٹھا ہے اور میاں شریعت امید فریبی ہے اور اُسکا بیٹا ملنساری باوجود اپنی ہنسکھہ نگاہ کے ریاکار ہے اور تیری مدد نہیں

کر سکتا ہی۔ میرے کہنے کا یقین کر کہ اِن بیوقوفوں کا سوا اِسکے اور کچھہ مطلب نتھا کہ تجھکو میری بتائی ہوئی راہ سے بہکادیں اور نجات سے تجھے محروم کردیں۔ بعد اِسکے اُستاد نے جو کچھہ کہ اُسنے کہا تھا اُسے ثابت کرنیکے واسطے بلند آواز سے آسمانوں کو پکارا۔ اُسیدم اُس پہاڑ سے جس کے تلے بیچارہ مسیحی کھڑا تھا کلام اور آگ نکلی اُسے دیکھہ سُنکے اُس کے بدن کے روئیں کھڑے ہوگئے۔ کلام یہہ تھا کہ وے سب جو شریعت کے عمل پر بھروسا رکھتے ہیں لعنتی ہیں کیونکہ لکھا ہی جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قایم نہیں رہتا لعنتی ہی (گلتیوں ۳ — ۱۰) +

اب مسیحی نے سوا موت کے اور کسی بات کا انتظار نہ کیا اور چلا چلا رونے لگا اور اُس گھڑی پر لعنت کرنے لگا کہ جس میں دنیوی عقلمند کو ملا تھا اور اپنے تئیں اُس کی صلاح سُننے کے سبب سے ہزار پاگلوں کا ایک پاگل کہا۔ اِس بات سے بھی نہایت شرمندہ ہوا کہ اُس کمبخت کی دلیلیں تو صرف جسمانی تھیں لیکن پر بھی وے مجھہ پر ایسی غالب آئیں کہ میں نے راہ چھوڑی۔ پس اُستاد سے یوں عرض کی کہ

اي صاحب آپ کی سمجھہ میں میرے لئے کچھہ امید ہی۔ مجھے لوٹ کر تنگ دروازے کی راہ لینے کی * اجازت ہی یا نہیں میں اُس راہ کو چھوڑنے کے

* مسیحی یہہ استفسار کرتا ہی آیا میں اب بھی خوشی کو پا سکتا ہوں یا نہیں +

سبب وہاں سے شرمندگی کے ساتھ کہیں لوٹایا تو نہ جاؤں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ میں نے اِس شخص کی صلاح مانی پر میرے گناہ اب بھی معاف ہو سکتے ہیں * خادم الدین نے جواب دیا کہ تیرے گناہ بہت بڑے ہیں کیونکہ تو نے دو بُرائیاں کی ہیں تو نے نیک راہ کو ترک کیا ہے اور منع کی ہوئی راہ پر تو چلا ہے تو بھی وہ مرد جو دروازے پر ہے * تجھے قبول کریگا کیونکہ آدمیوں کے حق میں اُس کی مرضی نیک ہے۔ خبردار پھر تو اِدھر اُودھر نہ مُڑنا تا نہ ہووے کہ تو راہ میں ہلاک ہو جب اُسکا قہر ایک ذرہ بھی بھڑکے (زبور ۲-۱۲) تب مسیحی نے راہ پر لوٹ جانے کی طیاری کی اور خادم الدین اُس سے بغلگیر ہوا اور مسکرا کے کہا کہ خدا حافظ۔ چنانچہ وہ تیزی کے ساتھ چلا اور راہ میں کسی شخص سے باتیں نہ کیں اور جب کہ کسی نے راہ میں کچھ سوال کیا تو اُس کا جواب بھی نہ دیا گویا کہ منع کی ہوئی زمین پر چلتا ہے اور کسیطرح سے اپنے تئیں سلامت نہ سمجھا جب تک کہ پھر اُس راہ میں نہ آیا جسے اُسنے میاں دنیوی عقلمند کی صلاح سے چھوڑا تھا *

---

* مسیحی کا تسلی پانا *

چوتھا باب

اِسکے بیان میں کہ مسیحی تنگ دروازے پر جا پہنچا اور مہربانی سے اندر لیا گیا

اب ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد مسیحی اُس دروازے پر جا پہنچا اور آنکھ اُٹھا کے جو نظر کی تو دروازے کے اوپر یہہ لکھا دیکھا کھٹکھٹاؤ اور تمہارے لئے کھولا جائیگا (متی ۷۔۷) +

سو اُس نے دو تین مرتبہ یہہ کہکے کھٹکھٹایا +

ہوں تو کمبخت پر جاؤں کہاں کھولدے در کہ میں آؤں وہاں
اے خداوند ہو تو مجھ پر رحیم ہمیشہ تجھے تب کہونگا کریم

آخر کو بھیتر سے ایک بزرگ شخص نیک مرضی نام نکل آیا اور اُس سے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور کیا چاہتے ہو +

مسیحی نے کہا میں ایک لاچار گنہگار ہوں جو مارے بوجھ کے پسا جاتا ہوں میں تو شہر ہلاکت سے آتا ہوں اور کوہ صیہون کو جاتا ہوں تاکہ آنیوالے غضب سے بچوں آپ میں سُنتا ہوں کہ اِسی دروازے کے بھیتر سے ہوکے اُدھر کو راہ گئی ہے سو مہربانی کرکے بتلائیے کہ مجھے اندر آنے دیجیگا کہ نہیں +

نیکمرضی نے کہا کہ میں تو دل وجان سے اس بات پر راضی * ہوں آئے اور یہہ کہکے جھٹ پٹ دروازہ کھولدیا +

جب وہ بھیتر جانے لگا تو اُس نے اُسکا ہاتھہ پکڑکے اپنی طرف کھینچ لیا۔ مسیحی نے پوچھا کہ آپ نے یہہ کیا کیا۔ نیکمرضی نے جوابدیا کہ یہانسے تھوڑی دور پر ایک مضبوط قلعہ + ہی اُس کے سردار کا نام بعلزبول ہی وہاں وہ اور اُس کے لوگ تیر کمان لئے کھڑے ہیں کہ جو کوئی اِس دروازے کے اندر آیا چاہے اُسے گھسنے ہی تیروں سے مار لیویں +

تب مسیحی نے کہا کہ میں تو کانپتا ہوا ‡ خوشی کرتا ہوں۔ غرض جب وہ اندر گیا تو نیکمرضی نے اُس سے پوچھا کہ تم کو یہاں کا پتا کس نے دیا +

مسیحی نے جواب دیا کہ خادم الدین نامے ایک شخص نے مجھے اِسکا پتا دیکے کہا کہ اُس چھوٹے دروازے کو جاؤ اور جو کچھہ تمہیں کرنا ہی وہاں تمکو بتلا دیا جائیگا +

نیکمرضی نے کہا کہ اب تمہارے لئے دروازہ کھلا ہوا ہی اور کوئی اُسے بند نہیں کرسکتا +

مسیحی بولا کہ اب میں نے اپنے جوکھم کا فایدہ اُٹھانا شروع کیا +

---

* شکستہ دل گنہگار کے لئے دروازے کا کھولدیا جانا + شیطان کا تنگ دروازے سے داخل ہونیوالوں پر حسد لیجانا ‡ مسیحی اُس دروازے کے اندر خوف و رجا کے ساتھہ داخل ہوتا ہی +

نیکمرضی نے پوچھا کہ تم اکیلے کیونکر آئے ✦

مسیحی نے جوابدیا اِسلئے کہ جیسا مجھکو اپنا خطرہ سوجھ پڑا ویسا میرے پڑوسیوں میں سے کسی کو نہ سوجھا ✦

نیکمرضی نے پوچھا کیا کسی نے تمہارے آنے کا حال معلوم کیا تھا ✦

مسیحی نے جواب دیا ہاں میری جورو اور لڑکوں نے مجھے پہلے آتے ہوئے دیکھا اور مجھے لوٹا لیجانے کو میرے پیچھے پڑ گئے بعد اُس کے بعضے میرے پڑوسیوں میں سے بھی میرے پیچھے لگے ہوئے چلّا یا کئے اور مجھے پھیر لیجانے کی کوشش کرتے رہے لیکن میں نے اپنے کان بند کر لئے اور کسیکی نہ سُنی اور یوں اپنی راہ طے کرتے کرتے یہاں تک پہنچ آیا ✦

نیکمرضی نے کہا کہ کیا اُن میں سے کسی نے تم کو پھیر لیجانے کے ارادے سے تمہارا پیچھا نہیں کیا ✦

مسیحی بولا ہاں ضدی اور ڈھُلمُلا نامے دو شخصوں نے میرا پیچھا تو کیا لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ وے مجھ پر غالب نہ آسکے تو ضدی تو گالی دیتا ہوا پیچھے کو لوٹ گیا مگر ڈھُلمُلا اور تھوڑی دور تک میرے ساتھ لگا چلا آیا ✦

نیکمرضی نے پوچھا وہ برابر کیوں نہ چلا آیا ✦

مسیحی نے کہا کہ ہم دونوں نا امیدی کے دلدل تک ساتھ ساتھ چلے آئے

پر جب ہم وہاں پہنچے تو ناگہاں ہم دونوں اُس میں گر پڑے۔ تب تو میرا پڑوسی دودلا اپنی ہمت ہار گیا اور آگے بڑھنے کی جرات نہ کی اور جب دلدل سے نکلا تو مکان کی طرف لوٹ کے کہنے لگا کہ تمہیں اکیلے اُس شہر میں میرا حصہ بھی * لے لینا میں تو اپنے گھر جاتا ہوں غرض کہ اُسنے اپنی راہ اُدھر کو لی اور میں ادھر کو اکیلا چلا آیا وہ تو ضدی کے پیچھے لوٹ گیا پر میں اِس دروازے کی طرف آیا +

تب نیکمرضی بولا اُس بیچارے پر افسوس کیا آسمانی جلال اُس کی نظر میں ایسا ناچیز تھا کہ اُس کے لئے تھوڑی سی مصیبت نہ اُٹھا سکا +

مسیحی نے کہا کہ میں نے دودلا کا سچ سچ حال کہا ہے لیکن اگر میں اپنا حال بھی سچ سچ † کہوں تو میرے اور اُس کے درمیان کچھ فرق نہ معلوم ہوگا۔ یہہ تو سچ ہے کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ گیا لیکن میں بھی میاں دنیوی عقلمند کی جسمانی دلیلوں کی بدولت اپنے راستے کو چھوڑ کے موت کی راہ پر چلنے لگا تھا +

نیکمرضی نے کہا خوب کیا وہ تمہارے پاس بھی آ گیا تھا۔ اگر تم میاں شریعت اُمید کے ہاتھوں آرام ڈھونڈھتے تو کب ملتا۔ وے دونوں کے دونوں بڑے فریبی ہیں۔ پر یہہ تو کہو کہ تم نے بھی اُس سے کچھ صلاح لی +

---

* ممکن ہے کہ اور آدمی بھی بہشت کی راہ میں ہمراہ ہوں پر آدمی اکیلا ہی اُسمیں داخل ہو۔

† مسیحی اپنے اوپر آپ الزام لگاتا ہے +

مسیحی بولا ہاں اتنا تو کیا کہ میاں شریعت امید کی تلاش میں گیا پر جب اُس پہاڑ کی طرف سے میرے سر پر گرنے کا اندیشہ ہوا تو آگے جانے سے ڈرا *

نیکمرضی نے کہا کہ وہ پہاڑ تو بہتوں کی ہلاکت کا باعث ہوا ہے اور بہتوں کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ خوب ہوا کہ تم اُس سے بچ گئے نہیں تو تم اُس کے نیچے دب کے مرجاتے *

مسیحی بولا اِسمیں کیا شک ہے سچ مچ اگر نیک نصیبی سے خادم الدین مجھے پھر نہ ملتا تو نہیں معلوم کہ اُس باؤلاپن میں میرا کیا حال ہوتا یہہ. تو خدا کی عین رحمت ہے کہ وہ میرے پاس پھر آیا نہیں تو میں یہاں کبھی نہ آتا۔ لیکن اب تو میں آیا ہوں اور سچ تو یوں ہے کہ میں اُس پہاڑ کے تلے دب مرنے ہی کے لائق تھا نہ اِس قابل کہ یہاں کھڑا ہو کے اپنے خداوند کے ساتھہ باتیں کروں یہہ کیسی رحمت مجھہ پر ہوئی کہ میں یہاں داخل ہونے پایا *

نیکمرضی نے کہا لوگوں نے یہاں آنے سے پیشتر کسیطرح کے کام کیوں نہ کیئے ہوں پر ہم بھی کسی سے کچھہ نہیں کہتے۔ وے کسی طرح سے نکال نہ دیئے جاوینگے (یوحنا ۶-۷) سو آ میرے ساتھہ تھوڑی دور چل اور میں اُس راہ کی بابت جسمیں تجھے جانا * مناسب ہے کچھہ آدر سکھلاؤنگا۔ اِس تنگ راہ کو جو سامہنے نظر آتا ہے خوب

* مسیحی کا زیادہ تسلی اور ہدایت پانا *

دیکھہ لو تم کو اسی راہ میں جانا ہی - یہہ راہ بزرگوں نبیوں اور مسیح اور اُسکے حواریوں نے مقرر کی ہی اور نہایت سیدھی ہی یہی راہ پکڑے رہنا +

مسیحی نے پوچھا اس راہ میں پیچ پانچ اور گھوماؤ تو نہیں ہیں جس سے مسافر کو راہ سے بہک جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہی +

نیک مرضی نے جواب دیا ہاں ایسی تو بہتیری راہیں ہیں لیکن وے ٹیڑھی اور چوڑی ہیں پر جس راہ پر تمکو چلنا ہی اُس کی یہہ پہچان ہی کہ وہ ہر کہیں تنگ اور سکڑی ہی (متی ۷-۱۴) +

بعد اسکے میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیحی * نے اپنے کاندھے کے بوجھہ کی بابت نیک مرضی سے پوچھا کہ آپ میرے بوجھہ کو اُتار سکتے ہیں +

اُسنے جواب دیا کہ اپنے بوجھہ کی بابت مت گھبراؤ + اور ابھی اُسے صبر سے اُٹھائے رہو کیونکہ جب اُس سے چھوٹنے کی جگہ پہنچو گے تب وہ آپ سے آپ تمہارے کاندھے پر سے گر پڑیگا +

یہہ سُنکے مسیحی نے کمر باندھی اور اپنے سفر کے لئے طیار ہو گیا - رخصت ہونیکے وقت نیک مرضی نے اُسے کہا کہ یہاں سے تھوڑی دور پر تمکو بھید کھولنیوالے کا گھر ملیگا اُسکے دروازے پر کھٹکھٹانا اور وہ تمکو عمدہ عمدہ باتیں بتلاویگا - خدا حافظ +

---

* مسیحی کا اپنے بوجھہ سے عاجز آجانا + مسیح کی بدولت گناہ کے بوجھہ اور اُسکی سزا سے خلاصی پانا -

پانچواں باب

اِسکے بیان میں کہ بھید کھولنیوالے نے بڑی خوشی کے ساتھ مسیحی کی مہمانداری کی

پس مسیحی سفر کرتا ہوا بھید کھولنیوالے کے گھر پہنچا اور اُس کے دروازے کو دو تین بار کھٹکھٹایا۔ تب ایک آدمی نے بھیتر سے نکل کے پوچھا تم کون ہو +

مسیحی نے جوابدیا کہ صاحب میں ایک مسافر ہوں اور مجھے ایک دوست نے یہہ کہکے اِس گھر کے مالک کے پاس بھیجا ہے کہ وہ تمہیں اچھی اچھی باتیں بتلاویگا اور تمہیں اُس سے بڑا فایدہ ہوگا اِسلیئے میں چاہتا ہوں کہ اُس سے باتیں کروں تب اُس آدمی نے گھر کے مالک بھید کھولنیوالا نامے کو خبر کی۔ وہ یہہ خبر پاکے مسیحی کے پاس آنکے پوچھنے لگا کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو +

مسیحی نے جوابدیا کہ صاحب میں شہر ہلاکت سے آتا ہوں اور کوہ صیہون کو جاتا ہوں۔ ایک آدمی نے جو اِس راہ کے سرے کے پھاٹک پر کھڑا ہے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے عمدہ عمدہ باتیں بتلا سکتے ہیں جو اِس سفر میں میرے کام آوینگی +

تب بھید کھولنیوالے نے کہا کہ اندر آؤ اور میں تمہیں فایدے کی باتیں بتلاؤنگا۔ پس اپنے * نوکر کے ہاتھ سے چراغ جلوا کے مسیحی کو تنہائی میں لیگیا اور اپنے آدمی سے کہا کہ دروازہ کھولدے۔ جب اُسنے دروازہ کھولا تو مسیحی نے

---

* روشنی اور مسیحی کی مہمانداری۔

ایک * بڑے بزرگ شخص کی تصویر دیوار پر لٹکی ہوئی دیکھی۔ اُسکی آنکھیں آسمان کی طرف لگی تھیں کتاب القدس اُس کے ہاتھ میں تھا اور سچائی کی شریعت اُسکے ہونٹھوں پر لکھی ہوئی تھی اُس کی پیٹھہ دنیا کی طرف تھی اور وہ ایسے طور سے کھڑا تھا کہ گویا سب آدمیوں سے منت کر رہا ہی اور سونے کا ایک تاج اُسکے سر پر ہی +

مسیحی نے پوچھا اِس سے کیا مراد ہی +

بھید کھولنیوالے نے جواب دیا کہ جس شخص کی یہہ تصویر ہی وہ ہزار میں سے ایک ہی اُسکا یہہ کلام ہی جو پولوس رسول نے (۱ قرنتیوں ۴-۱۵) میں لکھا ہی کہ اگرچہ تم نے مسیح میں ہو کے ہزاروں اُستاد رکھے پر تمہارے باپ بہت سے نہوئے اِسلئے کہ میں ہی انجیل کے وسیلے سے مسیح یسوع میں تمہارا باپ ہوا اور جیسا کہ (گلتیوں ۴-۱۹) میں بھی لکھا ہی کہ مجھے تمہارے سبب جبتک مسیح تم میں صورت نہ + پکڑے پھر جننیکا درد ہی۔ اور تم جو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی آنکھیں آسمانکی طرف اُٹھائے ہی اور کتاب القدس اُس کے ہاتھہ میں ہی اور سچائی کی شریعت اُسکے ہونٹھوں پر لکھی ہی یہہ تم کو دکھاتا ہی کہ اُس کا کام یہہ ہی کہ گنہگاروں پر مشکل باتیں ظاہر کرے اور اُنہیں جتاوے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ وہ کھڑا ہوا گویا آدمیوں سے منت کر رہا ہی۔ اور تم جو یہہ دیکھتے ہو کہ وہ دنیا کی طرف پیٹھہ

* مسیحی کا ایک بزرگ شخص کی تصویر دیکھنا + اُس تصویر کے معنے کا بتلایا جانا

کئے ہوئے ہی اور ایک تاج اُس کے سر پر ہی اِس سے تم کو معلوم ہووے کہ وہ اپنے آقا کی خدمت کو ایسا پیار کرتا ہی کہ اس جہان کی چیزیں اُس کے نزدیک چھوٹی اور ہلکی ہیں کیونکہ اُسے یقین ہی کہ آنیوالے جہان میں مجھہ کو اچھا بدلا ملیگا۔ یہہ تصویر میں نے * تمکو پہلے اِسلئے دکھائی ہی کہ جہاں تو جاتا ہی اُس جگہ کے مالک نے فقط اس ہی شخص کو جس کی یہہ تصویر ہی تمکو سفر کی مشکل جگہوں میں راہ بتلانے کی قدرت دی ہی۔ پس خبردار جو کچھہ میں نے تمہیں دکھلایا ہی اُسے خوب تاک رکھو اور اُسکو اپنے دل میں یاد کر رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ رستے میں تم کو کوئی ایسا شخص ملے کہ جو تم کو اُس راہ سے بہکا کے ہلاکت کی راہ میں لیجاوے *

تب وہ اُسکا ہاتھہ پکڑ کے ایک بڑے دالان میں جسمیں کبھی جھاڑو نہ پڑی تھی اور جو دھول و گرد سے بھرا تھا لیگیا جب اُس نے اُسکو تھوڑی دیر دیکھہ لیا تب بھید کھولنیوالے نے ایک آدمی کو اُسے جھاڑنے کے لئے بلایا۔ جب اُسنے جھاڑنا شروع کیا تو ایسی گرد اُڑنے لگی کہ مسیحی کی سانس رُک گئی۔ تب بھید کھولنیوالے نے ایک لڑکی سے کہا کہ پانی لا کے اِس مکان میں چھڑک دے۔ جب اُس نے پانی چھڑک دیا تو وہ جلد جھڑ کے صاف ہو گیا *

مسیحی نے پوچھا کہ اِس سے کیا مراد ہی *

* اِس تصویر کے دکھلانے کا مطلب *

بھید کھولنیوالے نے جوابدیا کہ یہہ مکان اُس آدمی کے دلسے مراد ہی جو انجیل سے آجتک کبھی پاک نہیں کیا گیا اور گرد اُسکا اصلی گناہ اور خرابی ہی جنہوں نے اُسے سراسر ناپاک کر رکھا ہی۔ جس نے پہلے جھاڑنا شروع کیا سو شریعت ہی لیکن جس نے پانی لا کے چھڑکا سو انجیل ہی۔ سو جو تہیں پہلے شخص نے جھاڑنا شروع کیا تو اتنا گرد اُڑنے لگا کہ مکان اُس سے صاف نہ ہو سکا بلکہ تمہارا دم رُک گیا۔ یہہ تم کو یہہ بتاتا ہی کہ شریعت دل کو گناہ سے صاف کرنے کے بدلے اُسے زندہ اور مضبوط کرتی ہی اور جب کہ وہ اُسے ظاہر کرتی اور روکتی ہی تب ہی گویا وہ اُسے دل میں بڑھاتی ہی کیونکہ شریعت سے گناہ نہیں دبتا

(رومیوں ۷-۹ و قرنتیوں ۱۵-۵۶ و رومیوں ۵-۲۰)+

پھر جو تو نے دیکھا کہ اُس لڑکی کے پانی چھڑکنے سے دھول بیٹھ گئی اور کمرہ سہج سے صاف ہو گیا اِس سے یہہ مراد ہی کہ جب انجیل سُنائی جاتی اور اُس کی تاثیر دلپر ہوتی تب گناہ دبایا جاتا ہی اور دل ایمان کے وسیلے پاک ہوتا ہی اور جلال کے بادشاہ کے رہنے کے لایق ہوتا ہی (یوحنا ۱۵-۳-۱۳ و اعمال ۱۵-۹ و رومیوں ۱۶-۲۵-۲۶)+

پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ بھید کھولنیوالا اُسکا ہاتھ پکڑ کے اُسے ایک چھوٹی سی کوٹھری میں جہاں دو چھوٹے چھوٹے لڑکے اپنی اپنی کرسیوں

پر بیٹھے تھے لیگیا اُن میں سے بڑے کا * نام تو ہوس تھا اور چھوٹے کا نام صبر ہوس تو بہت ناخوش پر صبر بہت راضی تھا۔ مسیحی نے پوچھا کہ ہوس کی ناخوشی کا کیا سبب ہے۔ بھید کھولنیوالے نے جواب دیا کہ اُن کے مالک کی یہہ مرضی ہے کہ وہ اپنی اچھی نعمتوں کے + لئے ایک سال تک صبر کرے۔ لیکن وہ سب کچھہ اِسیوقت مانگتا ہے۔ مگر صبر انتظار کرنے کو راضی ہے +

تب میں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک توڑا روپیوں کا لئے ہوئے اُس پاس آیا اور اُس کے پانوں پر اُندیل ‡ دیا۔ ہوس نے خوش ہو کے اُٹھالیا اور صبر پر ہنسا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ تھوڑے عرصے میں اُسنے سب برباد کردیا اور سوا پُرانے چیتھڑوں کے اُس پاس کچھہ باقی نہ رہا +

تب مسیحی نے بھید کھولنیوالے سے کہا کہ اِس کے معنے کھول کے بتلائیے +

اُس نے کہا کہ یہہ دو لڑکے دو تمثیل ہیں ہوس اِس دنیا کے لوگوں کی اور صبر جہان آیندہ کے لوگوں کی۔ ہوس سب کچھہ ابھی اِسی سال میں یعنے اِسی دنیا میں لیا چاہتا ہے اُسی طرح اِس جہان کے لوگ سب یہہ چاہتے ہیں کہ اپنی اچھی اچھی چیزیں ابھی لے لیویں وے دوسرے سال تک

* مسیحی کا ہوس اور صبر کو دیکھنا + ہوس کی بے صبری۔ صبر کی صبوری ‡ ہوس کی خواہش کا پیدا ہونا پر اُسکا برباد ہو جانا +

نہیں ٹھہر سکتے یعنے آنیوالے جہان تک اپنے اچھے حصّے کے لئے صبر نہیں کرتے ہیں۔ مثل ہے کہ ہاتھہ کی ایک چڑیا جھاڑی کی دو چڑیوں سے قیمتی ہے لیکن جیسا تم نے دیکھا کہ اُسنے جھٹ پٹ سب برباد کر دیا اور اب اُس کے پاس سوا لتّوں کے اور کچھہ باقی نہیں ہے ایسا ہی حال اِس جہان کے آخر میں ایسے لوگوں کا ہوگا ؞

تب مسیحی بولا کہ اب میں دیکھتا ہوں کہ صبر بہت سی باتوں میں زیادہ ہوشیار ہے کیونکہ وہ عمدہ ترین چیزوں کی انتظاری کرتا ہے پس جب ہوس کے پاس سوا لتّوں کے اور کچھہ نہوگا تب وہ اپنا جلال پاویگا ؞

بھید کھولنیوالے نے کہا کہ نہیں بلکہ تمہیں یہہ کہنا چاہئے کہ جہان آئندہ کا جلال کبھی برباد نہ ہوگا مگر یہہ سب چیزیں ناگہاں جاتی رہینگی۔ اسواسطے نہ چاہئے کہ ہوس اپنی چیزیں پہلے پانے کے سبب صبر پر ہنسے۔ کیونکہ صبر بھی آخر کو ہوس پر ہنسیگا۔ چنانچہ پہلا پچھلے کو جگہ دیگا اِسلئے کہ پچھلے کا دور آنیوالا ہے مگر پچھلا کسی کو جگہ نہیں دیتا کیونکہ کوئی دوسرا اُس کے بعد آنیوالا نہیں ہے۔ اِسواسطے وہ جو اپنا حصّہ پہلے لیتا ہے سو اُسے خرچ بھی کر سکتا ہے مگر وہ جسنے اپنا حصّہ پیچھے لیا سو ضرور اُسے ابد تک رکھیگا۔ اِسواسطے دولتمند کی بابت کہا گیا ہے کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور لعزر بُری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے (لوقا ۱۶-۲۵)

مسیحی بولا اِس سے میں سمجھتا ہوں کہ حال کی چیزوں کا لالچ کرنا اچھا نہیں ہے بلکہ آنیوالی چیزوں کا انتظار کرنا مناسب ہے ✦

بھید کھولنیوالے نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو کیونکہ جو چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں چندروزکی ہیں اور وے جو دیکھنے میں نہیں آتیں ہمیشہ کی ہیں (۲ قرنتیوں ۴ - ۱۸) لیکن اگرچہ یہہ بات یوں ہی ہے تسپر بھی اِسلئے کہ حال کی چیزوں اور ہماری جسمانی خواہشوں میں باہم نزدیکی ہے بلکہ مل بھی جاتی ہیں اور آنیوالی چیزیں جسمانی ہوسوں سے بیگانہ ہیں اِسلئے اُن میں جدائی برابر بنی رہتی ہے (رومیوں ۷ - ۱۵ - ۲۵)

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ بھید کھولنیوالا مسیحی کو ایک اور جگہ لیگیا وہاں جاکے وہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک دیوار سے لگی ہوئی آگ جل رہی ہے اور ایک آدمی اُسے بجھانے کو برابر پانی ڈال رہا ہے مگر آگ نہیں بجھتی بلکہ اور بھی زیادہ بڑھتی جاتی ہے ✦

تب مسیحی نے بھید کھولنیوالے سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے ✦

بھید کھولنیوالے نے جواب دیا کہ یہہ آگ خدا کے فضل کا کام ہے جو دل میں کیا جاتا ہے اور جو اُسپر پانی ڈالتا ہے سو شیطان ہے پر پانی ڈالنے سے آگ جو نہیں بجھتی تو اُسکا ایک سبب ہے جو دیوار کے اُسطرف جانے سے تمہیں معلوم ہوگا۔

چنانچہ وہ اُسے دیوار کی اُس طرف لیگیا وہاں اُسنے دیکھا کہ ایک آدمی تیل کا برتن لئے ہوئے چپ چاپ اُس آگ میں تیل ڈال رہا ہے اِسی سبب سے آگ ہر گھڑی دھدکتی رہتی ہے +

تب مسیحی نے کہا کہ اِس سے کیا مراد ہے +

بھید کھولنیوالے نے جواب دیا کہ یہہ مسیح ہے جو ہمیشہ اپنے فضل کے تیل سے اُس کام کو جو دیندار کے دل میں ابھی شروع ہوا ہے بحال رکھتا ہے جسکے وسیلے سے شیطان کی ساری کوشش بیکار ہوجاتی ہے اور مسیحیوں کی جان فضل میں پوری ہوتی ہے۔ اور اُس آدمی کے دیوار کے پیچھے کھڑے ہوکے آگ کے اُسکانے سے یہہ مطلب ہے کہ جس شخص کو شیطان آزماوے اُسکو نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا فضل کیونکر میرے دل سے دور نہیں ہوتا +

میں نے یہہ بھی دیکھا کہ بھید کھولنیوالا پھر اُس کا ہاتھہ پکڑ کے اُسے ایک خوبصورت جگہ میں لیگیا جہاں ایک بڑا خاصہ محل بنا تھا اور اُس کی چھت پر کئی ایک شخص سنہلا لباس پہنے ہوئے پھر رہے تھے۔ اِسکو دیکھہ کے مسیحی بڑا خوش ہوا۔

تب مسیحی نے کہا کیا ہم بھیتر جا سکتے ہیں +

تب بھید کھولنیوالے نے اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور محل کے دروازے کی طرف اُسے لیگیا اور دیکھو کہ دروازے پر ایک بڑی جماعت کھڑی اندر جانے چاہتی

تھی پر کسیکا حوالہ نہ پڑتا تھا وہاں دروازے سے تھوڑی دور پر ایک شخص ایک میز کے برابر بیٹھا تھا اور ایک کتاب اور قلمدان اُسکے سامہنے رکھا تھا تا کہ جو اندر جاوے اُسکا نام لکھہ لیوے دروازے کی خبرداری پر کئی آدمی ہتھیار باندھے کھڑے تھے تا کہ جو کوئی اندر جانے چاہے اُسکو جہاں تک ہو سکے مار کے دُکھہ دیویں مسیحی یہہ حال دیکھہ کے کچھہ گھبرا گیا۔ آخر کو جب سب لوگ اُن کے ڈر سے پیچھے کو ہٹے جاتے تھے تو مسیحی نے دیکھا کہ ایک بڑا دلاور آدمی اُس محرر کے پاس آکے کہنے لگا کہ اے صاحب میرا نام لکھہ لیجئے۔ جب وہ اُسکا نام لکھہ چکا تو اُس مرد نے اپنی تلوار کھینچی اور خود اپنے سر پر رکھا اور دروازے کی طرف بڑھا اور اُن ہتھیار بندوں پر ٹوٹا اُنہوں نے اُسپر شدت سے حملہ تو کیا لیکن وہ بڑی جوانمردی سے لڑتا رہا۔ غرض بہت سے زخم کھا کھلا کے وہ حویلی کے اندر گھسا۔ تب وہاں ایک بڑی خوشی کی آواز اُن لوگوں کی طرف سے جو اندر تھے اور جو اوپر چھت پر ٹہلتے تھے یہہ کہتی ہوئی سنائی دی کہ ٭

آؤ آؤ آؤ

ابدی جلال کو پاؤ

چنانچہ وہ اندر گیا اور جیسے کپڑے وے پہنے ہوئے تھے ویسے اِسکو بھی ملے یہہ دیکھکے مسیحی مسکرایا اور کہنے لگا کہ بے شک میں اِسکے معنے جانتا ہوں

اب مجھے یہانسے رخصت کیجیے۔ بھید کھولنیوالے نے کہا کہ نہیں ابھی ٹھہرو جبتک کہ میں تم کو ذرا اور کچھ دکھلاؤں بعد اُس کے تم اپنی راہ سدھارنا۔ تب اُس نے پھر اُسکا ہاتھہ پکڑ لیا۔ اور اُسکو ایک اندھیری کوٹھری میں لیگیا جہاں ایک آدمی لوہے کے پنجرے میں بڑی غمگینی سے بیٹھا ہوا نظر آیا یعنے آنکھیں نیچے کئے ہوئے اور اپنے ہاتھہ جوڑے ہوئے ایسی آہ مارتا تھا کہ گویا وہ اپنے دلکو توڑ ڈالیگا۔ مسیحی نے پوچھا کہ اِسکا کیا مطلب ہی بھید کھولنیوالے نے اُسے کہا کہ تم اُس مرد کے ساتھہ بات چیت کرو تو معلوم ہوگا کہ اُسکا کیا مطلب ہے +

تب مسیحی نے اُس مرد سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اُسنے جوابدیا کہ اب میں وہ ہوں جو آگے نہ تھا +

مسیحی نے کہا آگے تم کون تھے +

اُسنے کہا میں آگے اپنی اور اَوروں کی نگاہوں میں بڑا دیندار تھا اور یہی سمجھتا تھا کہ میں آسمانی شہر کی عین راہ میں ہوں اور اُن خیالوں پر میں خوشی کرتا تھا +

مسیحی نے کہا بھلا اب تمہیں کیا ہوا +

وہ بولا کہ اب میں نا امیدی میں ایسا بند ہوں جیسا اِس لوہے کے پنجرے میں ہیں اس سے باہر نہیں نکلسکتا ہای اب میں نہیں نکلسکتا ہوں +

مسیحی نے کہا کہ تم کیونکر اِس حالت میں پڑ گئے +

اُس نے جواب دیا کہ میں نے چوکسی اور پرہیزگاری کرنی چھوڑ دی اور اپنی ہوس کی لگام کو ڈھیلا کیا میں نے کلام کی روشنی اور خدا کی نیکی کے خلاف گناہ کیا ہی میں نے روح کو غمگین کیا ہی اور وہ مجھہ سے دور ہو گئی ہی میں نے شیطان کو اُبھارا ہی اور وہ میرے پاس آیا ہی میں نے خدا کو غصّہ دلایا ہی اور اُس نے مجھے ترک کیا ہی میں نے اپنے دلکو ایسا سخت کیا ہی کہ اب توبہ نہیں کر سکتا +

تب مسیحی نے بھید کھولنیوالے سے کہا کہ کیا ایسے آدمی کے لئے بچنے کی کوئی امید نہیں ہی۔ بھید کھولنیوالے نے کہا اُسی سے پوچھو +

تب مسیحی نے اُس سے کہا کیا تمہارے لئے کوئی امید نہیں ہی۔ تم ابھی نا امیدی کے پنجرے میں بند رہو گے +

وہ بولا کہ نہیں مجھے کچھہ بھی امید نہیں ہی +

مسیحی نے کہا کیوں نہیں۔ اُس مبارک کا بیٹا بڑا مہربان ہی +

اُس آدمی نے کہا میں نے اُسے آپ دوبارہ صلیب پر کھینچا ہی (عبرانیوں ۶-۶) میں نے اُسکو اور اُس کی صداقت کو ناچیز جانا ہی (لوقا ۱۹-۱۴) میں نے اُسکے لہو کو ایک ناپاک چیز سمجھا ہی میں نے فضل کی روح کو ذلیل کیا ہی (عبرانیوں ۱۰-۲۸ و ۲۹) اِس لئے میں نے اپنے تئیں ہر ایک وعدہ سے نا امید کر ڈالا ہی اور اب میرے لئے اور کچھہ باقی نہیں ہی مگر عدالت کی دھمکیاں

ہولناک دھمکیاں ڈرونی دھمکیاں اور غضب کا انتظار جو مجھے دشمن جانکے کھالیگا باقی ہیں +

مسیحی نے کہا تو تم نے کس لئے اپنے تئیں اِس حالت میں ڈالا +

وہ مرد بولا کہ اِس دنیا کی ہوا و ہوس اور عیش و عشرت اور اُس کے فایدے کے لئے جن کے مزے سے اُسوقت مجھہ کو بڑی خوشی ہوتی تھی لیکن اب اُن میں سے ہر ایک مجھے کاٹتی ہی۔ اور ایک جلتے ہوئے سانپ کی مانند مجھے چباتی ہی +

مسیحی نے کہا کیا تم توبہ کر کے خدا کی طرف پھر نہیں سکتے +

اُسنے کہا کہ خدا نے میری توبہ کا انکار کیا ہی۔ اُسکے کلام سے مجھے ایمان لانے کی ہمت نہیں ہوتی ہاں اُسی نے مجھہ کو اُس لوہے کے پنجرے میں بند کیا ہی اور دنیا کے سارے آدمی نکال نہیں سکتے۔ ہائے ہائے میں اُس ہمیشہ کے عذاب کی پریشانی میں کیا آرام پاؤنگا +

تب بھید کھولنیوالے نے مسیحی کو کہا۔ کہ اِس کی تباہی کو یاد رکھو تا کہ اِس سے ہمیشہ تمکو عبرت ہووے +

مسیحی نے کہا بھلا یہہ تو خوفناک بات ہی خدا میری مدد کرے کہ میں جوکس اور پرہیزگار رہوں اور دعا کروں کہ میں اُن گناہوں سے بھاگوں جنسے اِس شخص

کی یہہ تباہی ہوئی ہی شاید اب میری رخصت ہونے کا وقت ہوگا +

بھید کھولنیوالے نے کہا ٹھہرو میں تمہیں ایک چیز اور دکھلاؤنگا تب اپنی راہ لینا پھر مسیحی کا ہاتھہ پکڑ کے اُسے ایک مکان میں لیگیا جہاں ایک شخص اپنے بستر سے اُٹھتا تھا اور کپڑے پہنتے پہنتے تڑپتا کانپتا تھا۔ مسیحی نے کہا یہہ شخص ایسا کیوں کانپ رہا ہی۔ بھید کھولنیوالے نے اُس سے کہا کہ مسیحی سے اپنے کانپنے کا سبب بیان کرو وہ کہنے لگا کہ آج رات میں نے خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان نہایت کالا ہوگیا اور بادل اسطرح پر گرجے اور بجلیاں ایسی کڑکیں کہ مجھے حد سے زیادہ خوف آیا پھر آسمان کی طرف تاکا اور کیا دیکھتا ہوں کہ بادل اُڑے چلے جاتے ہیں اور میں نے تُرہی کی ایک بڑی آواز سُنی اور یہہ بھی دیکھا کہ بادل کے اوپر ایک شخص بیٹھا تھا جس کے اردگرد ہزاروں ہزار آسمانی حاضر تھے وے سب آگ کے شعلے میں تھے اور آسمان بھی جل رہے تھے تب میں نے ایک آواز یہہ کہتے ہوئی سُنی ای مُردو اُٹھو اور عدالت میں حاضر ہو۔ اِس ماجرے کے ساتھہ ہی چٹانیں ٹوٹیں قبریں کھل گئیں اور مُردے سب نکل آئے بعض تو اُن میں سے نہایت خوش تھے اور اوپر کو دیکھہ رہے تھے اور بعض نے اپنے تئیں پہاڑوں کے نیچے چھپانے چاہا۔ تب اُس شخص نے جو بادل پر بیٹھا تھا کتاب کھولی اور تمام جہان کو اپنے حضور میں بُلایا لیکن اُس کے روبرو اتنی

آگ جلتی تھی کہ اُس کے اور لوگوں کے درمیان ایسا فاصلہ رہا جیسے حاکم اور قیدیوں کے درمیان عدالت میں ہوتا ہے۔ میں نے یہہ بھی سُنا کہ پیادوں کو یہہ حکم ملا کہ کڑوے دانوں کو اور بھوسے اور نرئی کو جمع کرو اور اُنہیں جلتی ہوئی جھیل میں ڈالدو۔ اُس کے یہہ کہتے ہی میرے نزدیک ایک اتھاہ کوا کھل پڑا اُسمیں سے بہت دھواں اور آگ کے انگارے ہولناک آواز کے ساتھہ نکلے۔ یہہ بھی حکم ملا کہ میرے گیہوں کو کھتے میں جمع کرو۔ پس بہتیرے اوپر اُٹھائے گئے اور بادلوں میں پہنچائے گئے لیکن میں پیچھے رہگیا۔ میں نے بھی اپنے تئیں چھپانے چاہا۔ لیکن چھپا نہ سکا کیونکہ اُس کی آنکھیں جو بادل پر بیٹھا تھا مجھہ پر لگی تھیں میرے گناہ بھی مجھے یاد آئے اور اپنی تمیز سے میں گنہگار ٹھہرا۔ اسپر میری نیند ٹوٹ گئی اور میں جاگ اُٹھا اور میں نے خیال کیا کہ عدالت کا دن آپہنچا پر میں اُسکے لئے طیار نہیں ہوں۔ لیکن اسبات سے زیادہ مجھکو خوف آیا کہ فرشتے بہتوں کو جمع کر کے اوپر لیگئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا اور جہنم کے غار نے بھی جہاں میں کھڑا تھا وہیں اپنا مُنہہ کھولا میری تمیز نے بھی مجھے ستایا اور اُس حاکم کی آنکھیں نت مجھہ پر لگی ہیں اور مجھہ پر اُس کی خفگی معلوم ہوتی تھی +

تب بھید کھولنیوالے نے مسیحی سے کہا کہ تو نے یہہ سب چیزیں دریافت کیں +

مسیحی بولا کہ ہاں اور اِن باتوں سے میں بہت ڈرگیا +

بھید کھولنیوالے نے کہا کہ بھلا تو اِن سب باتوں کو دھیان رکھہ تاکہ وے تجھے اِس راہ میں چلنے کو خوب اُسکاویں جب مسیحی کمر باندھکے سفر کو طیار ہوا تب بھید کھولنیوالے نے کہا کہ تسلی دینیوالا ہمیشہ تیرے ساتھہ رہے تاکہ اِس راہ میں جو ابدی شہر کو جاتی ہے تیری رہنمائی کرے ✣

چنانچہ مسیحی نے اپنی راہ لی اور یہہ کہتا ہوا چلا ✣

یہاں دیکھی ہیں میں نے چیزیں ایسی بیاں اُنکا سُنو تم تھیں وے کیسی
کہ سب ہیں عجیب اور مفید اور بے عبرت خدا دے مجھے حفظ کی اُنکے قدرت
مجھے ہے غور کرنا اُنپہ واجب سمجھنا بوجھنا اُن کا مناسب
اُنھوں نے کیوں دکھا مجھہ پر کیا باز ✣ ترا مشکور ہوں اے کاشفِ راز

چھٹواں باب

اِسکے بیان میں کہ مسیحی کے کاندھے کا بوجھہ صلیب کے سامھنے گر کے کھویا گیا۔

اب میں نے خواب میں دیکھا کہ اُس شاہ راہ کی دونوں طرف دیواریں تھیں جنکا نام نجات تھا (یسعیاہ ۲۶-۱) اِس راہ پر مسیحی جلدی جلدی چلا پر اُسکے کاندھے کے بوجھہ کے مارے اُسکا چلنا مشکل ہوا ✣

آخر چلتے چلتے ایک ٹیلے پر جا پہنچا جہاں ایک صلیب کھڑی تھی اور اُسکے



نیچے گڑھے میں ایک قبر تھی - جونہیں مسیحی اِس صلیب کے پاس پہنچا تونہیں اُسکے کاندھے کا بوجھ کھلکے پیٹھہ پر سے زمین پر گر پڑا اور لڑھکتا لڑھکتا قبر کے اندر سما گیا اور پھر نظر نہ آیا +

تب مسیحی مارے خوشی کے کہنے لگا اُس نے اپنے غم سے مجھے آرام دیا اور اپنی موت سے مجھے زندگی بخشی - تب وہ کچھہ دیر تک تعجب سے * دیکھتا ہوا کھڑا رہگیا کیونکہ یہہ بات اُس کے نزدیک بڑی اچنبھے کی تھی کہ صلیب پر نگاہ کرتے ہی اُسنے اپنے بوجھہ سے رہائی پائی - اِسواسطے وہ اُسے پھر پھر دیکھا کیا یہانتک کہ اُس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو کے بہنے لگے (ذکریا ۱۲ - ۱۰) وہ تو کھڑا ہوا اُس کی طرف تاکتا اور رو رہا تھا کہ دیکھو تین شخص چمکیلے کپڑے پہنے ہوئے اُس پاس آئے اور یہہ کہا کہ تجھپر سلامتی ہووے ایک نے اُسے کہا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے (مرقس ۲ - ۵) دوسرے نے اُسکے بدن پر سے چیتھڑوں کو اُتار کے اچھا نیا کپڑا پہنایا (ذکریا ۳ - ۴) تیسرے نے اُس کے ماتھے پر مہر لگا کے ایک کتاب اُسے دی جسپر چھاپ تھی اور کہا کہ اِسے تم اپنی راہ میں خوب دیکھا کرو اور جب آسمانی پھاٹک پر پہنچو تو اِسے وہاں

* جب خدا ہمیں گناہ کے بوجھہ اور اُس کی سزا سے چھٹکارا دیتا ہی تب ہم مارے خوشی کے کودنے لگتے ہیں +

دیدینا - یہہ کہکے وہ تو اپنی راہ چلے گئے اور مسیحی نے مارے خوشی کے تین چھلانگیں ماریں اور یہہ ابیات گاتا ہوا آگے بڑھا +

میری پیٹھہ پر بوجھہ تھا بیشمار + میں روتا تھا جسکے سبب زار زار
نہ اِس درد کا تھا کوئی دردمند + نہ کھلتا تھا میرے گناہونکا بند
یہاں جبکہ آپہنچا میں بیقرار + وہ جاتا رہا میرا سب بوجھہ وبھار
یہاں آکے ٹوٹا گناہوں کا بند + مبارک جگہ ہی اور یہہ دلپسند
مبارک صلیب اور مبارک قبر + مبارک مبارک مسیح نامور

ساتواں باب

اِسکے بیان میں کہ مسیحی کا بھولا اور سستی اور ڈھیٹھہ کو سوتے ہوئے پایا - ظاہر پرست اور مکار سے خفیر گنا جانا مشکل پہاڑ پر چڑھنا - اپنی کتاب کو کھوکے اُسے پھر پایا -

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ مسیحی یوں ہیں اپنی راہ طی کرتا ہوا چلا گیا جب تک کہ وہ ایک جگہ پہنچا جہاں راہ سے تھوڑی دور پر تین شخص پانوں میں بیڑی پہنے سوتے تھے ایک کا نام بھولا دوسرے کا نام سستی اور تیسرے کا نام ڈھیٹھہ تھا + اُن کی یہہ حالت دیکھہ کے مسیحی اُنکے پاس جاکے جگانے کے ارادے سے پکارنے لگا کہ ای تم لوگ جو جہاز کے مستول کی چوٹی پر سوتے ہو (امثال ۲۳ - ۳۴)

کیا نہیں جانتے کہ تمہارے پیچھے اتھاہ سمندر ہی - جاگو اور چلے آؤ اگر راضی ہو گے تو میں تمہارے پیر کی بیڑی کاٹنے میں بھی تمہاری مدد کرونگا - اگر وہ جو گرجنے والے شیر کی مانند چارونطرف پھرتا ہی تمہارے پاس آوے تو ضرور تمہیں کھالیگا (۱ پطرس ۵ - ۸) یہہ سُنکے اُنہوں نے اُسکی طرف دیکھا اور یوں جواب دینے لگے بھولا بولا کہ میں تو کچھہ خطرہ نہیں دیکھتا سستی نے کہا کہ * ابھی ذرا اور سونے دو اور ڈھیٹھہ نے کہا میاں ہر شخص کو اپنے ہی پاؤں پر کھڑا ہونا لازم ہی - یہہ کہکے وے پھر سو رہے اور مسیحی نے اپنی راہ لی اور بڑی فکر میں ہوا کہ کیسا افسوس ہی کہ یہہ لوگ اُس کی مہربانی کا کچھہ خیال نہیں کرتے ہیں جو اُنکو جگاتا اُنکو صلاح دیتا اور اُنکی بیڑیوں کے کاٹنے میں اُن کی مدد کرنے کو کہتا ہی - وہ اِسی فکر میں غلط و پیچ کھا رہا تھا کہ اُسنے دو آدمیوں کو تنگ راہ کی بائیں طرف کی دیوار سے لڑھکتے پڑھکتے نیچے آتے دیکھا - اُن میں سے ایک کا نام ظاہر پرست تھا اور دوسرے کا نام مکار - سو جب وے نزدیک آئے وہ یوں اُن کے ساتھہ بات چیت کرنے لگا اے صاحبو آپ لوگ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں کو جاتے ہیں *

ظاہر پرست اور مکار بولے کہ ہماری پیدایش گھمنڈ نامے ملک کی ہی اور خدا کی بندگی کے لئے کوہ صیہون کو جاتے ہیں *

* اگر خدا دل کی آنکھیں نہ کھولے تو کسی طرح کی ترغیب کام نہیں آسکتی ہی *

مسیحی نے کہا تو اُس دروازے سے جو اِس راہ کے شروع میں ہی کیوں نہیں آئے کیا خداوند نے یہہ نہیں فرمایا ہی کہ جو کوئی دروازے سے نہیں داخل ہوتا لیکن دوسری طرف سے اوپر چڑھہ جاتا ہی سو چور اور بٹمار ہی (یوحنا ۱۰-۱) +

اُنہوں نے کہا کہ دروازے سے داخل ہونیکے لئے اُتنی دور جانا ہمارے ملک کے لوگ بیفایدہ سمجھتے ہیں اِسلئے اُنکا معمول یہی ہی کہ دیوار پر سے پھاند آویں جیسا ہم نے کیا ہی +

مسیحی نے کہا کیا عجب نہیں کہ کوہ صیہون کا بادشاہ اِسکو بُرا مانے +

اُنہوں نے کہا کہ تم کو اِس سے کیا واسطہ ہی - جو کچھہ ہم نے کیا سو دستور کے مطابق کیا ہی اور اگر ضرور ہو تو ہم گواہ بھی گذران سکتے ہیں جو ہزار برس سے زیادہ کی گواہی اِس بات کی بابت دیسکتے ہیں +

مسیحی نے پوچھا کیا عدالت میں تمہارا یہہ کام پکا ٹھہریگا +

اُنہوں نے کہا کہ دستور جب اتنی مدت سے یعنے ہزار برس سے جاری ہی تو بے شبہہ بطرفدار منصف اُسکو ایک شرعی بات سمجھکے قبول کریگا اور سوا اِس کے اگر ہم راہ میں آجائیں تو * جدھر سے چاہیں اُدھر سے آئیں ہمیں کیا حرج ہی -

---

* حیلہ باز یہہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی حیلہ بازی کے حق میں کچھہ نہ کچھہ کہہ سکتے ہیں +

اندر آئے تو اندر ہیں تم بھی جو شاید دروازے سے آئے ہو راہ ہی میں ہو اور ہم بھی جو دیوار پھاند کے آئے ہیں اِسی راہ میں ہیں تو اب کیا فرق ہے +

مسیحی نے کہا کہ میں اپنے مالک کے قانون پر چلتا ہوں اور تم اپنے من کے بھاونا پر چلتے ہو۔ اِس راہ کا مالک تم کو چور گنیگا اِسواسطے مجھے شبہہ ہے کہ تم آخر کو سچے نہ پائے جاؤ گے۔ تم اُسکی مرضی کے خلاف آپ ہی سے آئے ہو عجب نہیں کہ اُس کی رحمت کے بغیر تم رہ جاؤگے اور باہر نکال دیئے جاؤگے +

اِسکا وے کچھ جواب نہ دیسکے صرف یہہ کہا میاں تم اپنی دیکھو۔ تب وے آگے بڑھے اور ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی اور آپس میں بہت باتیں نہ کیں۔ مگر ان دونوں آدمیوں نے مسیحی سے کہا کہ شریعت اور رسم کی بابت ہمیں کچھ شک نہیں ہے کہ خدا کے خوف سے جیسا تو پورا کریگا ویسا ہم بھی پورا کرینگے ہمارے تمہارے درمیان کسی بات کا فرق نہیں معلوم ہوتا ہے البتہ یہہ کپڑے جو تم پہنے ہو اُس میں تم میں تو کچھ فرق ہے سو * یہہ بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے کسی پڑوسی نے تم کو ننگا دیکھ کے تمہیں دیدیا ہوگا +

مسیحی بولا کہ تم تو دروازے کی راہ سے اندر نہیں آئے اس سبب سے

* مسیحی اپنے آقا کے لباس سے ملبوس ہے +

شریعت اور رسم کے ماننے سے تم نہ بچو گے (گلیتوں ۲-۱۶) اور اِس کپڑے کی بابت جو تم مجھے پہنے دیکھتے ہو سو اُسجگہہ کے مالک کی طرف سے اِسلئے ملا ہی کہ میں اپنا ننگاپن چھپاؤں - اور میں اِسکو اُسکی مہربانی کا ایک نشان جانتا ہوں کیونکہ اِس سے پیشتر میرے پاس سوا چیتھڑونکے اور کچھہ نہ تھا اور اپنے کو یہہ سوچکے تسلّی دیتا ہوں کہ جب میں اُس شہر کے دروازے پر پہونچونگا تو مالک مجھپر اِس بات سے مہربانی کریگا کہ میں اُسکے دیئے ہوئے * وہی کپڑے پہنے ہوں کہ جو اُس نے مفت چیتھڑا اُتارنے کے وقت دیئے تھے - سوائے اِسکے میرے ماتھے پر ایک مہر ہی جو تم نے نہ دیکھی ہوگی - وہ اُس دن میرے صاحب کے دوست کے ہاتھہ سے لگائی گئی جسدن مجھے میرے بوجھہ سے چھٹکارا ہوا تھا - اِس کے سوا میں تمہیں یہہ بھی اور بتلاتا ہوں کہ مجھے ایک کتاب ملی ہی کہ میں اس راہ میں چلتے ہوئے اُسے پڑھا کروں اور اُس سے تسلّی پاؤں اور یہہ حکم بھی ہی کہ جب آسمانی دروازے پر پہنچوں تو یہہ کتاب وہاں سند کے طور پر دے دوں مجھے بڑا شک ہی کہ یہہ سب چیزیں تمکو اِسلئے نہیں ملیں کہ تم دروازے کی راہ سے نہیں آئے *

اِن باتونکا اُنہوں نے اُسے کچھہ جواب ندیا صرف ایک دوسرے کو دیکھہ کے ہنسنے لگے - تب وے سب آگے بڑھے مگر مسیحی سب سے آگے جاتا تھا اور پھر

* مسیحی کی پوشاک اور اُسکی مہر اور کتاب جو اُسکے آقا کی دی ہوئی ہی اُسکے لئے تسلّی کا باعث ہیں *

کسی سے کچھ نہ بولا مگر اپنے دل میں باتیں کرتا رہا اور کبھی سکھی کبھی دُکھی ہو کر اِس کتاب کو کھول کے پڑھتا اور تازہ ہوتا رہا +

تب میں نے دیکھا کہ وے سب راہ طے کرتے چلے گئے جب تک کہ مشکل پہاڑ تک پہنچے اُس کے نیچے پانی کا ایک چشمہ تھا۔ اور سوا اُس سیدھی راہ کے جو دروازے سے ہو کے آئی تھی وہاں اور دو راہیں پہاڑ کے نیچے سے نکل گئی تھیں ایک تو بائیں طرف اور دوسری دہنی طرف مگر تنگ راہ سیدھی پہاڑ کے اوپر سے ہو کے گئی تھی اور اُس راہ کا نام مشکل ہے چنانچہ مسیحی اُس چشمہ پر گیا (یسعیاہ ۴۹۔۱۰) اور اُسکا پانی پی کے تازہ ہو گیا اور یہہ نظم پڑھتا ہوا پہاڑ کے اوپر چڑھا +

اگرچہ پہاڑ ہے یہہ خوب اونچا + مجھے چڑھنے کی ہے اِس پر تمنا
نہیں روک سکتی مجھے کوئی مشکل + ذرا مضبوط ہو ماندہ نہ ہو دل
اِس سیدھی راہ سے جانا ہے دشوار + ولیکن زندگی کا اُس میں ہے ہار
اور اُلٹی راہ آسان ہے نہایت + پر آخر اُسکا ہے افسوس و آفت

وے دونوں مسافر بھی اُدھر آ پہنچے لیکن پہاڑ کو بڑا اونچا دیکھکے اور یہہ گمان کر کے کہ یہہ دونوں راہیں بھی پہاڑ کی اُسطرف اُسی راہ سے جسپر مسیحی گیا ہے ملگئی ہونگی اُنہیں رستوں پر چلنے کا قصد کیا۔ اُن میں سے ایک کا نام * خطرہ تھا

* راہ سے بھٹک جانے کا خطرہ +

اور دوسرے کا نام ہلاکت۔ ایک مسافر نے تو خطرے کی راہ پکڑی جو ایک بڑے جنگل کو چلی گئی تھی اور دوسرے نے ہلاکت کی راہ لی جو اُسے ایک بڑے چوڑے میدان میں لے گئی وہاں وہ کسی ٹیلے پر ٹھوکر کھا کے ایسا گرا کہ پھر اُٹھ ہی نہ سکا *

تب میں مسیحی کو دیکھتا رہا کہ وہ کیونکر پہاڑ پر چڑھتا ہے جب وہ پہاڑ کی اونچائی کے سبب دوڑ نہ سکتا تو آہستہ آہستہ چلتا اور جب پیر پیر نہ چل سکتا تو گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چلتا یوں محنت و کوشش کرتا ہوا جب پہاڑ کی آدھی دور تک پہنچا تو اُسنے ایک سایہ دار جگہ پائی جو اُس پہاڑ کے مالک نے تھکے ماندے مسافروں کے ستانیکے لئے بنا رکھی تھی وہاں * مسیحی ستانے کے لئے بیٹھا اور کتاب نکال کے اپنی تسلی کے لئے اُسے پڑھنے لگا اور اُس کپڑے پر جو اُسے صلیب کے پاس ملا تھا نظر کر کے اپنے تئیں تازہ کیا یونہیں تھوڑی دیر تک وہ اپنے تئیں خوش کرتا رہا آخر کو اونگھنے لگا اور مارے نیند کے سو گیا اور شام تک سوتا رہا اور اُس نیند کی حالت میں وہ کتاب اُس کے ہاتھ سے گر گئی۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ سوتا تھا تو ایک شخص اُس کے پاس آیا اور یہہ کہکے اُسے جگایا ای شخص تو جو خواب آلودہ ہے چیونٹی کے پاس جا اُس کی روشیں

* فضل کا انعام *

دیکھہ اور دانش حاصل کر (امثال ۶-۶) یہہ سُنکے مسیحی چونک اُٹھا اور جلدی کر کے اپنی راہ لی اور قدم بڑھائے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا *

اب ایسا ہوا کہ وہاں دو آدمی جو بے تحاشا دوڑے آئے اُس سے ملے اُن میں سے ایک کا نام تو ڈرپوکنا تھا دوسرے کا نام بے بھروسا۔ مسیحی نے کہا کہو صاحبو تم اُلٹے کیوں پھرے آتے ہو۔ ڈرپوکنے نے جواب دیا کہ ہم شہر صیہون کو جاتے ہوئے اِس مشکل مقام تک تو آگئے مگر جتنا آگے بڑھتے ہیں اُتنے ہی زیادہ خطرے بھی نظر آتے جاتے ہیں اِسلئے ہم لوٹے اور پیچھے کو پھرے جاتے ہیں *

بے بھروسا نے بھی کہا ہاں میں نے بھی دیکھا کہ ہمارے سامہنے راہ پر دو شیر پڑے ہیں گو معلوم نہیں کہ وے سوتے تھے یا جاگتے چنانچہ ہمیں یہہ خیال گذرا کہ اگر ہم اُن تک پہنچ گئے تو ضرور وہ ہمارے پرزے پرزے اوڑا ڈالینگے *

مسیحی نے کہا تم تو مجھکو بھی ڈراتے ہو پر میں بھاگ کے کہاں جاؤں۔ اگر میں اپنے شہر کو لوٹ جاؤں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آگ اور گندھک سے جلایا جائیگا سو میں بھی ہلاک ہو جاؤنگا۔ اگر میں آسمانی شہر میں پہنچ جاسکوں تو البتہ وہاں سلامتی پاؤنگا۔ سو جو ہو سو ہو میں تو جرات کر کے آگے ہی کو بڑھتا ہوں

کیونکہ پیچھے لوٹ جانے میں سوا موت کے اور کچھ امید نہیں ہے۔ آگے جانے
میں خطرہ موت کا تو البتہ ہے مگر اُس کے پار حیات ہے سو میں تو آگے ہی جاؤنگا۔
پس بے بھروسا اور ڈرپوکنا تو پہاڑ کے نیچے بھاگے اور مسیحی آگے کو بڑھا لیکن
پھر اُنکی باتوں کا خیال کر کے چاہا کہ اُس کتاب کو اپنی بغل سے نکال کے اپنی
تسلّی کے لئے اُسے پڑھے مگر جب اُسنے بغل میں ہاتھ ڈالا تو اُسے نہ پایا۔
تب مسیحی نہایت گھبرایا کیونکہ اُس نے وہی چیز کھو دی تھی جو راہ میں اُسکی
مددگار تھی اور آسمانی شہر میں داخل ہونے کی سند تھی۔ اِسلئے وہ نہایت پریشان
ہوکر سوچنے لگا کہ میں اُس چبوترے پر سو رہا تھا سو کیا عجب ہے کہ وہ کتاب وہاں
چھوٹ گئی ہو۔ یہہ سوچ اُس نے گھٹنے ٹیک کے اپنی بیوقوفی کے لئے خدا
سے معافی مانگی اور اپنی کتاب کی تلاش میں پیچھے لوٹا۔ راہ میں جو غم اُس کے
دلپر گذرا اُسکا بیان کون کر سکتا ہے۔ کبھی تو وہ آہ بھرتا اور کبھی روتا اور اکثر اپنے
سے نفرت کرتا ہوا یہہ کہتا کہ ہائے میں ایسا بیوقوف ہو گیا کہ اُس جگہ میں جو
صرف تھوڑی دیر تک مسافروں کے ستانے کے لئے بنائی گئی ہے سو رہا
اسیطرح وہ ہوشیاری سے تمام راہ میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا پیچھے کو لوٹا کہ
شاید کہیں وہ کتاب ملجائے جو اِس سفر میں میری تسلّی کا باعث ہوا ہے۔ لیکن جب
وہ اُسجگہ کے نزدیک پہنچا اور دیکھا تو اُسکا غم پھر تازہ ہوا کیونکہ اُس کے وہاں

سو رہنے کی بُرائی اُسکو پھر یاد آئی (۱ تسلونیقیوں ۵-۶-۸ و مکاشفات ۲-۴)
یوں ہیں وہ اپنی نیند پر ماتم کرتا ہیہ کہتا چلا جاتا تھا ہائے میں کیسا بُرا ہوں کہ
میں دن کے وقت مشکل کے درمیان سو رہا میں نے جسمانیت کو ایسا پیار کیا کہ
اُسجگہ کو میں اپنے جسمانی فایدے کے لئے کام میں لایا جسے مالک نے صرف
مسافروں کے روحانی فایدے کے لئے بنایا ہی میں کتنی دور بیفایدہ چلا ہوں
اسرائیلیوں پر بھی یہی گذرا تھا جب اُن کے گناہوں کے سبب اُنکو پھر لال
سمندر کی راہ سے ہو کے لوٹ جانا پڑا اور اب تو مجھے وہ راہ غم کے ساتھہ طے
کرنی پڑی جسے میں نے خوشی کے ساتھہ طے کیا ہوتا- اب تک میں کتنی دور
پہنچ گیا ہوتا- اب تو مجھکو وہی راہ تین دفعہ چلنا پڑا جسے صرف ایک مرتبہ طے
کرنا ضرور تھا ہاں ابتو خوف ہی کہ میں اندھیرے میں پڑ جاؤں کیونکہ دن بالکل
گذر گیا ای کاشکہ میں نہ سویا ہوتا +

آخر اُس چبوترے پر پہنچکے تھوڑی دیر تک بیٹھکے رویا لیکن جب غمگینی کے
ساتھہ بیٹھک کے نیچے دیکھنے لگا وہاں اُسنے اپنی کتاب پائی اور تھرتھراتے
ہوئے جلدی سے اُٹھا لیا اور اپنی بغل میں رکھہ لیا- لیکن اُس کی خوشی کا بیان
کون کر سکتا ہی- کیونکہ وہ کتاب اُس کی جان کا پیانہ تھا- اِسواسطے اُسنے اُسے
اپنی بغل میں رکھہ لیا اور خدا کا شکر کیا اور خوشی کے مارے روتے ہوئے پھر

بڑی چالاکی سے چلنے لگا۔ تب بھی اُس کے پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے سے پیشتر رات ہونے لگی اور مسیحی کو اُس کے سو رہنے کی بیہودگی پھر یاد آئی اور وہ پھر یہہ کہتا ہوا اپنے دل میں ماتم کرنے لگا۔ اے ناپاک نیند تیری خاطر میں کیسا اپنے سفر میں رات کی تاریکی میں پڑنے پر ہوں مجھے بغیر روشنی کے چلنا ضرور ہوا اور پھاڑنیوالے جانوروں کی آواز سُننی پڑی۔ اب اُسکو بے بھروسا اور ڈرپوکنا کی باتیں بھی یاد آئیں کہ کیونکر وے شیر کو دیکھکے ڈرگئے تھے۔ تب مسیحی پھر اپنے جی میں کہنے لگا کہ یہہ درندے جانور رات کو اپنے شکار کے لئے گھومتے پھرتے ہیں سو اگر میں اِس تاریکی میں اُنکے سامھنے پڑجاؤں تو کیسے بھاگونگا۔ جب وے مجھے پھاڑ ڈالیں تو کیونکر بچونگا غرض یوں ہی وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہوا چلا جاتا تھا۔ لیکن جب وہ اپنی بدبخت حالت پر ماتم کر رہا تھا تو خوبصورت نامے ایک بڑا عالیشان مکان راہ کے کنارے بنا ہوا دیکھا ا تسلونیقیوں ۵۔ ۷، ۸ و مکاشفات ۳۔ ۲ +



آٹھواں باب

اِسکے بیان میں کہ مسیحی شیروں کے درمیان میں سے گذر گیا اور خوبصورت نامے کوٹھی میں مہربانی کے ساتھہ داخل کرایا گیا اور اُدھر اُسکی مہمانداری کی گئی۔

چنانچہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ شتابی سے اپنی راہ طے کرتا ہوا آگے کو بڑھا چلا جاتا تھا تا کہ اگر ہو سکے تو وہاں مقام کرے۔ وہاں سے تھوڑی دور پر ایک تنگ راہ چوکیدار کے مکان سے گولی کے ٹپے پر ملی۔ وہاں بڑی چوکسی سے اپنے سامہنے دیکھتا جاتا تھا کہ ایکا ایک اُسکی نگاہ اُن دونوں شیروں پر پڑی۔ تب اُسنے خیال کیا کہ اب میں اُس خطرے کو دیکھتا ہوں جس کے سبب بے بھروسا اور ڈرپوک نا پیچھے کو لوٹائے گئے۔ پس وہ بھی ڈر گیا اور سوچا کہ شاید بہتر ہوگا کہ میں بھی پیچھے کو لوٹ جاؤں کیونکہ اُسنے جانا کہ آگے سوا موت کے اور کچھہ نہیں ہے۔ لیکن جب چوکیدار نے دیکھا کہ مسیحی ٹھٹھک رہا ہے اور پیچھے لوٹ جانے چاہتا ہے تو اُسنے یہہ کہکے اُسے پکارا کہ کیا تیری طاقت ایسی کم ہے (مرقس ۴-۴۰) اِن شیروں سے مت ڈر وے تو زنجیروں سے بندھے ہیں اور ایمان کی آزمایش کے واسطے کہ کس میں ہے اور کس میں نہیں ہے وہاں رکھے گئے ہیں سو تو راہ کے بیچ وبیچ سے چلا آ اور تجھکو کچھہ نقصان نہ پہنچیگا ٭

تب میں نے دیکھا کہ وہ شیروں کے ڈر کے مارے کانپتا ہوا آگے کو چوکیدا

کے کہنے کے موافق چلا گیا شیروں کا غرانا تو سُنا مگر اُنہوں نے اُسکو کچھ ضرر نہ پہنچایا۔ تب اُس نے تالیاں بجائیں اور پھاٹک پر پہنچکے چوکیدار سے پوچھا کہ اے صاحب یہہ کسکا مکان ہے کیا میں یہاں آج کی رات مقام کر سکتا ہوں۔ چوکیدار نے جواب دیا کہ یہہ مکان تو اِس پہاڑ کے مالک نے مسافروں کے آرام اور پناہ کے لئے بنایا ہے۔ تم کہاں سے آتے ہو اور کہاں کو جاؤ گے +

مسیحی نے کہا کہ میں شہر ہلاکت سے آتا ہوں اور کوہ صیہون کو جاتا ہوں مگر میری آرزو یہہ ہے کہ اگر ہو سکتا تو آج رات میں یہیں مقام کر رہتا +

چوکیدار نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے +

مسیحی نے جواب دیا کہ آگے تو میرا نام بے فضل تھا مگر اب میرا نام مسیحی ہے میں یافت کی نسل ہوں جسے خدا سِم کے خیموں میں رہنے دیگا (پیدایش ۹-۲۷)

چوکیدار نے کہا لیکن یہہ کیونکر ہوا کہ تم اتنی دیر کر کے آئے۔ اب تو رات ہو گئی ہے +

مسیحی بولا کہ میں تو یہاں کب کا آ پہونچا ہوتا لیکن میں اُس آرام گاہ میں جو اِس پہاڑ کے کنارے پر ہے سو گیا تھا۔ نہیں نہیں میں تو اسپر بھی یہاں جلد پہنچ گیا ہوتا مگر نیند کے سبب میری سند کھو گئی تھی اسلئے جہاں میں سویا تھا وہاں کو پھر لوٹ جانا پڑا۔ چنانچہ اب اُسے لیکے آیا ہوں +

چوکیدار نے کہا خیر تو اب میں اِسجگہ کی کنواریوں میں سے ایک کو بُلاتا ہوں اگر وہ تمہاری گفتگو کو پسند کریگی تو تم کو اِس مکان میں لیجائیگی۔ چنانچہ نگہبان یعنے چوکیدار نے گھنٹہ بجایا۔ اُسکی آواز سُنتے ہی مکان کے اندر سے ہوشیاری نامے ایک خوبصورت لڑکی دروازے پر نکل آئی اور پوچھا کہ مجھے کیوں بُلایا +

چوکیدار نے جوابدیا کہ دیکھئے ایک مسافر شہر ہلاکت سے آتا اور کوہ صیہون کو جاتا ہی مگر وہ ماندہ ہوگیا ہی اور رات کا وقت بھی ہی۔ سو اِسلئے میں نے تجھے بُلایا ہی کہ تو اُسکے ساتھہ بات چیت کر کے جیسا تجھے اِس مکان کے قانون کے مطابق مناسب معلوم ہو ویسا کر +

تب اُس لڑکی نے اُس سے پوچھا کہ تم کہانسے آتے ہو اور کہاں کو جاؤگے مسیحی نے اُسے بتلایا۔ پھر پوچھا کہ اِس راہ پر تم کیونکر آئے۔ اُسنے وہ بھی بتلادیا۔ تب اُسنے پوچھا کہ راہ میں تمہیں کون ملا اور تم نے کیا دیکھا۔ وہ بھی اُس نے بیان کیا۔ آخر کو اُسکا نام پوچھا۔ تب اُسنے کہا کہ میرا نام مسیحی ہی اور میں دیکھتا ہوں کہ اِس پہاڑ کے مالک نے یہہ مکان مسافروں کے آرام کے لئے بنادیا ہی اِسلئے مجھے بھی آرزو ہی کہ آج رات یہیں رہوں۔ تب وہ مسکرائی مگر اُسکی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ میں اِس گھرانے کی اور دو تین کو بُلالاؤں۔ یہہ کہکے وہ اندر دوڑی گئی اور دانائی دینداری اور محبت کو

بھیتر سے بُلا لائی۔ وہ اُس کے ساتھ تھوڑی سی بات چیت آور کر کے اُسے گھر کے اندر لے آئیں اور بہتوں نے گھر کی ڈیوڑھی تک اُسکا استقبال کر کے کہا اندر آ ای تو جو خداوند کا مبارک بندہ ہی یہہ مکان اِس پہاڑ کے مالک نے اسلیئے بنایا ہی کہ ایسے مسافروں کی اِس میں مہمانداری کیجائے۔ تب اُس نے اپنا سر جھکا کے سلام کیا اور اُن کے پیچھے پیچھے گھر کے اندر گیا اور بیٹھا۔ اُنھوں نے اُسے کچھ پینے کو دیا اور یہہ صلاح ٹھہری کہ کھانا تیار ہونے تک اُن میں سے کوئی مسیحی کے ساتھ خاص خاص باتوں پر گفتگو کرے اور اُنھوں نے دینداری اور دانائی اور محبت کو اِس کام پر مقرر کیا کہ مسیحی کے ساتھ بات چیت کریں اور اُنھوں نے یوں بات کو شروع کیا +

دینداری بولی کہ ای نیک مسیحی آج کی رات ہم نے تمکو اپنے گھر میں جگہ دی ہی سو آؤ ہم اپنی بہتری کے لئے اُن سب ماجروں کی بابت جو اِس سفر میں تم پر گذرے ہیں تم سے گفتگو کریں +

مسیحی نے کہا میں تو ہر طرح سے راضی ہوں اور میں اس سے بہت خوش ہوں کہ تمہارا دل ایسی اچھی بات کی طرف مایل ہی +

دینداری نے پوچھا تم کو اِس سفر پر آنے کی آرزو کس بات سے ہوئی +

مسیحی نے کہا کہ ایک ہیبت ناک آواز میرے کان میں اِسطرح کی آئی تھی کہ اگر تو یہاں رہیگا تو ضرور ہلاک ہو جائیگا ✦

دینداری نے پوچھا کہ جب تم اپنے ملک سے نکلے تو اس راہ پر کیونکر آئے ✦

مسیحی نے جواب دیا کہ یہہ خدا کی مرضی سے ہوا کیونکہ جب میں ہلاکت کے خوف سے گھبراتا تھا تو میں نہیں جانتا تھا کہ کدھر کو جاؤں لیکن ایک شخص خادم الدین نامے میرے پاس آیا اور اُسنے مجھکو کھڑکی دروازے کی طرف بھیجدیا اور میرے قدم اِس راہ پر رکھے جس میں سے میں سیدھا اِس گھر تک آپہنچا ✦

دینداری نے پوچھا کہ کیا تم بھید کھولنیوالے کے گھر کی طرفسے نہیں آئے ✦

مسیحی نے کہا کہ ہاں میں اُسکی طرفسے ہو کے آیا ہوں اور میں نے وہاں ایسی چیزیں دیکھیں کہ اُن کی یاد زندگی بھر مجھے بنی رہیگی خاص اُن تین چیزوں کی جو میں نے وہاں دیکھیں یعنے کہ کس طرح سے مسیح شیطان کے برخلاف اپنے لوگوں کے دل میں اپنے فضل کے کام کو بحال رکھتا ہے اور وہ آدمی جس نے گناہ کر کے اپنے تئیں خدا کی رحمت سے محروم کیا اور اُس شخص کا خواب بھی جسنے اپنی نیند میں خیال کیا کہ عدالت کا دن آپہنچا ✦

دینداری نے پوچھا کہ تو تم نے اُس کے خواب کا بیان سُنا ہوگا ✦

مسیحی نے کہا کہ ہاں جب وہ بیان کرتا تھا تو میرے دلکے اندر بڑا درد ہوتا تھا لیکن تو بھی میں خوش ہوں کہ میں نے اُسکا بیان سُنا *

دینداری نے پوچھا کہ کیا سب یہی تم نے بھید کھولنیوالے کے گھر میں دیکھا *

مسیحی بولا کہ نہیں یہی سب نہیں ہو بلکہ وہ مجھے اور ایک جگہ لیگیا اور وہاں مجھ کو اُسنے ایک بڑی حویلی دکھلائی اور میں نے وہاں دیکھا کہ اُسکے رہنیوالے بڑے زرق برق کی پوشاک پہنے تھے - اور یہہ کہ ایک مرد آیا اور اُن آدمیوں کے درمیان سے ہو کے جو دروازے کی رکھوالی کر رہے تھے نکل گیا اور مجھے اندر سے لوگوں نے کہا بھیتر آؤ اور ابدی جلال کو لو اُسوقت مجھے یہہ خیال گذرا کہ ان چیزوں نے میرے دل کو لوٹ لیا ہے میں تو اُس نیک مرد کے مکان میں سال بھر رہتا مگر آگے جانا تھا اِسلیئے وہاں زیادہ ٹھہر سکا *

دینداری نے پوچھا کہ تم نے راہ میں اِسکے سوا اور بھی کچھ دیکھا *

مسیحی نے کہا جب میں تھوڑی دور آگے بڑھا تو میں نے ایک شخص کو اپنی دانست میں گویا خون آلودہ ایک درخت پر لٹکا ہوا دیکھا اور اُسپر نگاہ کرتے ہی میرے کاندھے کا بوجھہ میری پیٹھہ پر سے گر پڑا کیونکہ میں اُسوقت ایک بھاری بوجھہ کے نیچے کراہتا تھا جو وہاں مجھہ پر سے گر پڑا - میرے نزدیک یہہ بات عجیب تھی کیونکہ اُس سے پیشتر میں نے کبھی ایسی چیز نہ دیکھی تھی ہاں جب کہ میں کھڑا ہوا

اُسکو دیکھہ رہا تھا (کیونکہ اُسوقت میں اُسکو دیکھنے سے باز نہ رہ سکا) تو تین شخص چمکتی پوشاک پہنے ہوئے میرے پاس آئے۔ اِن میں سے ایک نے یہہ گواہی دی کہ تیرے گناہ معاف ہو گئے دوسرے نے مجھپر سے چیتھڑے اُتارے اور یہہ بوٹے دار کپڑے جو آپ مجھے پہنے دیکھتے ہیں دیئے اور تیسرے نے یہہ نشان میرے ماتھے پر کر دیا اور مجھہ کو یہہ مُہر کی ہوئی کتاب دی +

دینداری نے کہا اِسکے علاوہ اور بھی کچھہ دیکھا +

مسیحی نے کہا کہ جو چیزیں کہ میں نے ابھی آپ کو بتلائی ہیں وہ تو سب سے اچھی تھیں لیکن میں نے اور ماجرے بھی دیکھے ہیں۔ مثلاً میں نے بھولا سُستی اور ڈھیٹھہ کو پیر میں بیڑی پہنے ہوئے راہ سے تھوڑی دور الگ سوتے ہوئے دیکھا لیکن میں اُنکو کب جگا سکتا تھا ظاہر پرست اور ریاکار کو بھی دیوار پھاند کے آتے دیکھا لیکن وے جھٹ پٹ پھر گئے اور ہر چند میں نے اُنھیں سمجھایا پر وے میری کب مانتے تھے۔ مگر سب سے زیادہ مشکل کام میں نے اِس پہاڑ پر چڑھنے کا پایا اور خاص کر کے شیروں کے مُنہہ کے پاس سے گذرنا نہایت سخت تھا اور سچ ہی کہ اگر وہ چوکیدار نہ ہوتا تو آخر کو سوا لوٹ جانے کے اور میں کیا کرتا لیکن خدا کا شکر ہی کہ اب میں یہانتک آپہنچا اور آپ کا بڑا شکر گذار ہوں کہ مجھکو قبول کیا +

بعد اِسکے دانائی نے مناسب جانا کہ اُس سے چند سوال کرے +

دانائی نے پوچھا کہ کیا تم اپنے ملک کا جہاں سے تم نکل آئے ہو کبھی کبھی خیال نہیں کرتے ✦

مسیحی نے کہا کہ البتہ میں خیال کرتا ✻ ہوں مگر بڑی شرم اور نفرت کے ساتھ اور اگر مجھ کو اُس ملک کی جہاں سے میں نکل آیا ہوں یاد بنی رہتی تو مجھے وہاں پھر جانے کا موقع ملسکتا تھا پر اب تو میں ایک بہتر ملک کا جو آسمانی ہے مشتاق ہوں (عبرانیوں ۱۱-۱۵ و ۱۶) ✦

دانائی نے کہا کہ کیا تمہارے دل میں پہلے کی کچھ کچھ باتیں بنی نہیں رہتی ہیں ✦

مسیحی نے کہا کہ ہاں مگر وے باتیں میری مرضی کے بالکل خلاف ہیں خصوصاً نفسانی اور جسمانی خیال جنسے میرے ملک کے لوگ اور میں بھی آگے خوش تھا۔ مگر اب اُن چیزوں کے خیال ✦ سے مجھکو غم ہوتا ہے اور اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں روحانی چیزوں کو پسند کرتا ✼ کیونکہ میں اُن جسمانی چیزوں کے خیال بھی نہیں پسند کرتا ہوں لیکن کیا کروں جب میں چاہتا ہوں کہ نیکی کروں تو بدی میرے پاس موجود ہے (رومیوں ۷-۱۵-۲۱) ✦

✻ مسیحی کا وطنی خیال ✦ مسیحی کا نفسانی اور جسمانی خیالات سے نفرت کرنا ✼ مسیحی کی پسندیدگی ✦

دانائی نے کہا کہ کیا تم کبھی کبھی یہہ معلوم نہیں کرتے کہ گویا وے چیزیں جو آگے تمہاری پریشانی کا باعث تھیں اب دب گئی ہیں *

مسیحی نے جوابدیا ہاں مگر بہت کم لیکن وے گھڑیاں جنمیں میرے دلپر ایسے خیال گذرتے ہیں میرے لئے گویا سُنہلی گھڑیاں ہوتی ہیں *

دانائی نے پوچھا کہ کیا تم یاد کر سکتے ہو کہ کس وسیلہ سے تمہارے دُکھ گھٹائے جاتے ہیں *

مسیحی نے کہا ہاں جب میں اُس صلیب کا خیال کرتا ہوں تب وہ گھٹائے جاتے ہیں اور جب میں اپنے کپڑے پر نظر کرتا ہوں تب بھی وہ گھٹ جاتے ہیں اور جب میں اِس کتاب کو دیکھتا ہوں تب وہ گھٹ جاتے ہیں اور جب اُسجگہ کی بابت جہاں میں جاتا ہوں سوچتا ہوں تب وہ گھٹائے جاتے ہیں *

دانائی نے پوچھا کیا سبب ہی کہ تم کوہِ صیہوں پر جانیکا ایسا دلی اشتیاق رکھتے ہو *

مسیحی نے کہا اِسلئے کہ مجھے امید ہی کہ وہاں میں اُسکو زندہ دیکھونگا جو صلیب پر مارا گیا۔ اور یہہ بھی امید ہی کہ اُن سب چیزوں سے جو آجتک مجھہ میں بنی رہتی ہیں اور جنسے مجھے رنج ہی چھٹی پا جاؤنگا۔ اور کہتے ہیں ٭ کہ وہاں موت نہیں ہی

٭ مسیحی کے صیہون میں جانے کے اشتیاق کی وجہہ *

(یسعیاہ ۲۵-۸ و مکاشفات ۲۱-۴) اور وہاں میں اُس کی سنگت میں رہونگا جسے میں نہایت پسند کرتا ہوں - کیونکہ اگر سچ پوچھیئے تو میں اُسے اسلیئے پیار کرتا ہوں کہ اُسکے وسیلے سے میں نے اپنے بوجھ سے رہائی پائی ہی - اور اب میں وہاں جانے کے لئے بیچین ہو رہا ہوں جہاں پھر نہ مرونگا اور اُس جماعت کے ساتھ رہنے کو بہت چاہتا ہوں جو کہ ہمیشہ قدوس قدوس قدوس کہتی رہیگی *

بعد اُس کے محبت نے مسیحی سے پوچھا کہ کیا تم گھر انیوالے ہو - کیا تمہارا بیاہ ہوا ہی *

مسیحی نے کہا کہ ہاں میری جورو اور چار چھوٹے لڑکے ہیں *

محبت نے پوچھا کہ تم اپنے ساتھ اُنہیں کیوں نہ لائے *

تب مسیحی رویا اور کہنے لگا کہ ہائے افسوس میں تو اُنکو بڑی خوشی سے اپنے ساتھ لاتا لیکن وے سب کے سب میرے اِس سفر سے نہایت ناراض تھے *

محبت نے کہا کہ تم نے اُن کے ساتھ اِس مقدمے میں گفتگو کی ہوتی اور پیچھے رہجانے کے خطرے سے اُنہیں واقف کرنے کی کوشش کی ہوتی *

مسیحی نے کہا میں نے تو یہہ سب کیا اور جو کچھ کہ خدا نے ہمارے شہر کی ہلاکت کی بابت مجھ پر ظاہر کیا تھا سو بھی میں نے اُنسے کہا مگر اُنہوں نے مجھے باؤلا سمجھ کے میری بات کو یقین نہ کیا (پیدایش ۱۹-۱۴) *

محبت نے پوچھا کیا تم نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ وہ تمہاری صلاح پر برکت بخشے *

مسیحی نے کہا ہاں بلکہ بڑی دلسوزی کے ساتھہ کیونکہ آپ یہہ خیال کیجئے کہ میری جورو اور بیچارے بچے مجھہ کو بہت ہی پیارے تھے *

محبت نے کہا کیا تم نے اپنے غم اور ہلاکت کے خوف کا بھی اُنسے بیان کیا تھا *

مسیحی بولا کہ میں نے کئی دفعہ اُنسے کہا اور وے اُس ڈر کو جو میرے چہرے پر تھا اور میرے آنسوؤں کو اور میرے کانپنے کو بھی دیکھتے تھے لیکن یہہ سب اُنکے واسطے بس نہ تھا *

محبت نے کہا تو وے اپنی بابت کیا کہتے تھے کہ کیوں نہیں آئے *

مسیحی نے کہا کہ میری جورو ڈرتی تھی کہ کہیں میری اِس دنیا کی چیزیں کھو نہ جائیں اور میرے لڑکے جوانی کے کھیل تماشے میں ایسے ڈوبے تھے کہ کسی نہ کسی سبب سے اُن سب نے مجھے ایسا چھوڑ دیا کہ اب میں اِس سفر میں اکیلا گھومتا ہوں *

محبت بولی کہیں تم نے اپنی بیہودہ پنی سے اپنے کلام کو بیفایدہ نہیں کر دیا *

مسیحی نے کہا کہ حقیقت تو یہہ ہی کہ میں اپنی چلن کی تعریف نہیں کر سکتا کیونکہ

میں آپ اپنے قصوروں اور کمتیوں سے واقف ہوں ہیں یہہ بھی جانتا ہوں کہ ہر آدمی اپنی بول چال سے اُس بات کو اُلٹ دیسکتا ہی جو اُسنے بڑی بڑی دلیلوں سے ثابت کیا ہی۔ تس پر بھی میں یہہ کہسکتا ہوں کہ میں نے نامناسب کام کی طرف سے بڑی چوکسی کی ہی۔ ہاں اِسی مقدمے میں وے مجھے کہتے تھے کہ تم بڑے چوکس ہو کیونکہ میں نے اُن کی خاطر اُس چیز سے بھی انکار کیا جس میں اُنہوں نے کچھہ بُرائی نہ دیکھی +

محبت نے کہا کہ البتہ قاین نے اپنے بھائی سے حسد کیا کیونکہ اُس کے کام بُرے تھے اور اُس کے بھائی کے کام راست اور اگر تمہاری جورو اور لڑکے اس سبب سے تم سے ناراض ہو گئے تو وے اِسلئے ظاہر کرتے ہیں کہ وے نیکی کرنے کے لئے کیسے سنگ دل ہیں پر تو نے اپنی جان کو اُن کے خون سے بچایا ہی +

غرض کھانے کے تیار ہونے تک وہ سب یونہیں بات چیت کرتے رہے جب کھانا تیار ہوا وے کھانے پر بیٹھے اور دسترخوان فربہ چیزوں اور نتھری ہوئی مئے سے آراستہ تھا۔ اور کھانا کھاتے وقت اُن کی گفتگو اُس پہاڑ کے مالک کی بابت تھی کہ اُسنے کیسا کام کیا تھا اور جو اُس نے کیا سو کس لئے کیا اور کیوں اُسنے یہہ گھر بنایا تھا اور جو کچھہ اُنہوں نے اُس کی شان میں کہا اُس سے میں نے

معلوم کیا کہ وہ بڑا غازی تھا اور جسکو موت کا اختیار تھا اسکو اُس نے لڑائی میں مار ڈالا تھا گو اِس لڑائی میں اُسکی جان بڑے خطرے میں پڑ گئی تھی۔ یہہ سنکے میری محبت کی آگ اُس کی طرف بہت بھڑکی کیونکہ اُنہوں نے بیان کیا (اور مسیحی بھی اِس میں متفق تھا) کہ اُسنے یہہ کام بہت لہو بہاکے کیا ✦

پر وہ بات جس نے اُسکے اِن سب کاموں کو رونق بخشی سو یہہ تھی کہ اُسنے یہہ سب کچھہ صرف اُس محبت کے سبب سے کیا جو وہ اِس ملک سے رکھتا تھا۔ سوا اِسکے بعض نے کہا کہ بعد اُسکے کہ وہ صلیب پر موا ہم نے اُسکو دیکھا اور اُس سے باتیں کیں اور اُنہوں نے گواہی دی کہ ہم نے اُسکے منہہ سے سُنا ہی کہ وہ غریب اور بیچارے مسافروں کا ایسا پیار کرنیوالا ہی کہ اُس کی مانند پورب سے پچھم تک کوئی نہ پایا گیا۔ سوا اِسکے جو کچھہ اُنہوں نے کہا اُس کی مثال یوں دی کہ اُسنے اپنے تئیں اپنے جلال سے خالی کیا تاکہ اُسے غریبوں کو دیوے۔ اور اُنہوں نے اُسے یہہ بھی کہتے سُنا کہ میں اکیلا کوہ صیہون پر نہ رہونگا بلکہ اور ونکو اپنے پاس بلاؤنگا۔ علاوہ اِسکے اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ اُسنے بہت سے مفلس اور پاجی مسافروں کو شاہزادے بنا دیا ہی (ایسموایل ۲ - ۸ و زبور ۱۱۳ - ۷) ✦

یوں ہی وے بڑی رات تک باہم بات چیت کرتے رہے پھر خداوند کی پناہ میں اپنے تئیں سپرد کرکے آرام کرنے کو گئے اور اُس مسافر کے تئیں صلح نامے

ایک بالاخانے میں سُلایا۔ اُس کے کمرے کی کھڑکی پورب کو تھی۔ وہ رات بھر وہاں سوتا رہا جب صبح کو جاگا تو یوں گانے لگا +

خداوند عیسیٰ کا ہے کیسا پیار دیا اُس نے آرام ہمکو اپار
ہوئی دور دنیا اور جنت قریب معافی ہوئی اُس کی ہمکو نصیب

چنانچہ صبحکو وے سب اُٹھے اور اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ابھی تم مت رخصت ہو جبتک کہ ہم تمکو یہاں کے تحفہ نہ دکھلالیں۔ اور پہلے وے اُسے کتاب خانے میں لے گئے اور بہت سی پُرانی کتابیں دکھلائیں اور اُن میں اُس پہاڑ کے مالک کا نسب نامہ بھی دکھلایا کہ وہ قدیم الایام کا فرزند تھا اور اُسی ابدی نسل سے نکلا۔ یہاں اُسکے اعمال بھی جو اُسنے کئے تھے بخوبی لکھے تھے اور سیکڑوں آدمیوں کے نام جن کو اُس نے اپنی خدمت میں لیا تھا۔ اور اِس بات کا بھی بیان تھا کہ کیونکر اُسنے اُنہیں بے زوال مکانوں میں بسا دیا تھا +

تب اُنہوں نے اُسے اُسکے بعض بندوں کے کام پڑھکے سُنائے مثلاً کیونکر اُنہوں نے بادشاہتوں کو مغلوب کیا تھا اور راستی کے کام کئے اور وعدوں کو حاصل کیا شیر ببر کے مُنہہ بند کئے آگ کی تیزی کو بجھایا تلواروں کی دھاروں سے بچ نکلے کمزوری میں زور آور ہوئے لڑائی میں بہادر بنے اور غیروں کی فوجوں کو ہٹا دیا (عبرانیوں ۱۱-۳۳ و ۳۴) +

پھر وہ پڑھکے سُنایا جہاں لکھا تھا کہ اُس ملک کا مالک کسطرح سے ہر ایک شخص کو جو کیسا ہی کیوں نہ ہو اپنی رفاقت میں لینے کو تیار ہے۔ وہاں پر اور بھی بہت سی تواریخ بڑی نامور باتوں کی تھیں اُنکو مسیحی نے دیکھا اور اُن نبوتوں اور پیش خبریوں کو بھی جو اپنے خاص وقت پر پوری ہوئیں اور پوری ہونیوالی تھیں جن سے دشمنوں کو ڈر پیدا ہوتا اور مسافروں کو تسلی اور امید حاصل ہوتی تھی +

دوسرے دن وے اُسے سلاح خانے میں لے گئے اور اُسے ہر طرح کے ہتھیار جو اُن کے خداوند نے مسافروں کے لئے تیار کئے تھے مثلاً تلوار ڈھال خود سینہ بند نت دعا اور جوتیاں جو کبھی پُرانی نہیں ہوتیں دکھلائے +

اُنہوں نے اُسے اور بھی کئی ایک ہتھیار دکھلائے جن سے مالک کے بعض خادموں نے عجیب کام کئے تھے یعنے موسیٰ کا عصا اور وہ میخ چو اور میخ جس سے یعایل نے سیسرا کو قتل کیا تھا اور وے گھڑے نرسنگے اور چراغ جنسے جدعون نے مدیانیوں کی فوج کو بھگایا تھا اور وہ پینا جس سے سمجر نے چھہ سو آدمیونکو قتل کیا تھا اور وہ جبڑا جس سے سمسون نے ایک ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا اور وہ گوپھن جس سے داؤد نے جاتی جلیت کو مارا تھا اور اُس تلوار کو بھی جس سے اُنکا خداوند گناہ کے مرد کو قتل کریگا جب کہ وہ غنیمت کے لئے اُٹھہ کھڑا ہوگا۔ سوا اِسکے اُنہوں نے اُسے بہت عمدہ چیزیں دکھلائیں جنسے مسیحی نہایت خوش ہوا +

جب یہہ سیر ہو چکی تو وے پھر آرام کرنے کو گئے +

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیحی صبح کو اُٹھکے چلنے کو تیار ہوا مگر اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ کل کے دن تک ہمارے ساتھہ ٹھہرئے اور اگر دن صاف رہیگا تو ہم آپ کو دلپذیر پہاڑوں کو دکھلا دینگے جنسے آپ کو زیادہ تر تسلی ہوگی کیونکہ وے اُسجگہ سے نزدیک ہیں جدھر کو تم جاؤ گے۔ جب صبح ہوئی تو وے اُسے کوٹھے پر لیگئے اور اُسے کہا کہ دکھن کی طرف دیکھئے چنانچہ اُسنے بڑی دور پر ایک نہایت خوشنما پہاڑی ملک دیکھا جو ہر قسم کے میوہ دار درختوں پھولوں اور نہروں اور چشموں سے آراستہ اور دیکھنے میں نہایت دلپسند تھا اور اُنہوں نے کہا کہ یہہ عمانوایل کا ملک ہے اور جسطرح سے یہہ پہاڑ اُسی طرح سے وہ ملک سب مسافروں کے لئے ہے۔ اور جب تم وہاں پہنچو گے تو وہانسے آسمانی شہر کے پھاٹکوں کو دیکھہ سکو گے کیونکہ وہ گڈرئے جو وہاں رہتے ہیں تمہیں دکھلا دینگے +

نواں باب

اِس کے بیان میں کہ مسیحی وادیٔ فروتنی میں داخل ہوا
جہاں ہلاکو نے اُس پر سخت حملہ کیا پر جیت گیا۔

اب ایسا ہوا کہ مسیحی نے آگے چلنے کی تیاری کی اور وے بھی اُسکے رخصت

ہونے پر راضی ہوئے * لیکن اُنہوں نے کہا کہ آؤ پہلے ہم پھر سلاح خانے میں چلیں
جب وہاں پہنچے تو اُسے سر سے پیر تلک ہتھیاروں سے آراستہ کیا تا نہ ہو + کہ
راہ میں کوئی اُسپر حملہ کرے - پس وہ یوں تیار ہو کے اپنے دوستوں کے ساتھ پھاٹک
پر گیا اور وہاں چوکیدار سے پوچھا کہ تم نے کسی مسافر کو اِدھر سے گذرتے ہوئے
دیکھا ہے - چوکیدار نے جواب دیا ہاں +

مسیحی نے پوچھا کہ تم اُسے جانتے ہو +

چوکیدار نے کہا میں نے اُسکا نام پوچھا تھا اور اُس نے اپنا نام ایماندار
بتلایا تھا +

مسیحی بولا کہ میں اُسے جانتا ہوں وہ میرے پڑوس ہی میں رہتا ہے وہ کتنی دور
گیا ہو گا +

چوکیدار نے کہا کہ اب وہ پہاڑ کے نیچے اُتر گیا ہو گا +

مسیحی نے کہا کہ اِس نیکی کا جو تم نے ہمارے ساتھ کی ہے خدا تمکو نیک بدلا
دے وہ تمہارا حافظ رہے اور تمکو اور زیادہ برکتیں بخشے +

تب وہ آگے بڑھا مگر دانائی دینداری محبت اور ہوشیاری نے چاہا کہ پہاڑ
کے دامن تک اُس کے ساتھ جاویں - سو وہ باہم باتیں کرتے ہوئے چلے اور

* مسیحی کا آگے بڑھنا + مسیحی کا مسلح کیا جانا +

اپنی اگلی باتونکو دہراتے تہراتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے۔ تب مسیحی نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا اِس پہاڑ کی چڑھائی مشکل تھی ویسا ہی اسکے اُتار میں بھی اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔ ہوشیاری بولی سچ ہے حقیقت میں یہی حال ہے کیونکہ فروتنی کی وادی میں اُترنا مشکل کام ہے اسیواسطے ہم بھی تمہارے ساتھ پہاڑ کے دامن تک آئی ہیں پھر وہ بڑی خبرداری سے آہستہ آہستہ نیچے اُترنے لگا تس پر بھی ایک دو جگہ اُسکا پیر رپٹا +

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ جب مسیحی پہاڑ کے دامن تک پہنچ گیا تو اِن مہربان رفیقوں نے اُسے ایک گردہ روٹی ایک شیشہ مے اور کشمش کا ایک خوشہ دیکے رخصت کیا اور مسیحی نے اپنی راہ لی +

لیکن اب اِس فروتنی کی وادی میں بیچارہ مسیحی بڑی سختی میں پڑا کیونکہ تھوڑی دور آگے بڑھکے اُسنے ایک پلید روح کو میدان میں سے ہوکے اپنی طرف آتے دیکھا اُسکا نام اپلکون تھا۔ تب مسیحی ڈرا اور اپنے جی میں سوچنے لگا کہ پیچھے لوٹ جاؤں یا یہیں کھڑا رہوں۔ لیکن پھر یہہ سوچا کہ میری پیٹھہ کے لئے کوئی آڑ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی پیٹھہ اُس کی طرف پھیروں تو اُسکو بڑا موقع ملیگا اور وہ آسانی سے میری پیٹھہ کو اپنے بھالے سے چھیدیگا اِسلئے وہ آگے بڑھکے اِس خیال سے اپنی راہ پر قایم رہا کہ اگر میرے نزدیک سوا بچانے کے اور کوئی بات زیادہ نہیں ہے تو بھی اِس راہ پر قایم رہنا بہتر ہے +

چنانچہ مسیحی نے آگے قدم بڑھایا اور ہلاکو اُس سے آملا۔ اُس کی صورت بہت خوفناک تھی اُسکا کپڑا مچھلی کے چھلکوں کا سا تھا اور اُسکو اِسپر بڑا فخر تھا اُسکے پنکھ اژدہے کے سے اور پاؤں بھالو کی مانند تھے اُسکے پیٹ سے آگ اور دھواں نکلتا تھا اور اُسکا مُنہہ شیر ببر کی مانند تھا۔ جب وہ مسیحی سے دوچار ہوا تو اُسکو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگا اور پوچھا تو کون ہے اور کدھر جائیگا +

مسیحی نے جوابدیا کہ میں شہر ہلاکت سے جو ساری بُرائیوں کا مکان ہے آتا ہوں اور صیہون شہر کی طرف جاتا ہوں +

ہلاکو نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میری رعیت میں سے ہے کیونکہ وہ سارا ملک میرا ہے اور میں وہاں کا بادشاہ ہوں۔ یہہ کیونکر ہوا کہ تو اپنے بادشاہ کی خدمت سے بھاگ آیا۔ کیا نہ چاہیے کہ میں تیری خدمت کی زیادہ امید رکھوں میں تجھے ایک ہی چوٹ میں ابھی مار کے گرا دیتا ہوں +

مسیحی بولا سچ ہے کہ میں آپ کی بادشاہت میں پیدا ہوا لیکن آپ کی خدمت سخت ہے اور آپ کی تنخواہ سے کسی کا گذارہ نہیں ہوتا کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں ۶-۲۳) اِسواسطے جب میں سیانا ہوا تو اور سمجھدار لوگوں کی مانند اپنی بہتری کی فکر کی +

ہلاکو نے کہا کہ کوئی بادشاہ اپنی رعیت کو یوں نہ جانے دیگا اور میں بھی تجھے

جانے نہ دونگا لیکن اسلئے کہ تو اپنی خدمت اور مزدوری سے ناراض * ہی میں تجھسے یہہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو خوشی سے لوٹ چلیگا تو جو چیز ہمارے ملک میں اچھی ہی میں تجھے دونگا *

مسیحی بولا کہ اب تو میں نے اپنے تئیں دوسرے کو یعنے بادشاہوں کے بادشاہ کے سپرد کر دیا ہی تو میں آپ کے ساتھہ کیونکر لوٹ چلوں *

ہلاکو نے کہا تیری وہی مثل ہی کہ تو نے بد کو بدتر سے بدل ڈالا ہی لیکن جنھوں نے اپنے تئیں اُسکے بندے ہونے کا اقرار کیا ہی اُنکا یہہ دستور ہی + کہ تھوڑی دیر کے بعد جب اُس کی خدمت میں ایک ذراسی چوک ہوئی تو جھٹ پٹ وے میرے پاس پھر لوٹ آتے ہیں۔ سو تو بھی اگر ایسا ہی کرے تو اچھا کریگا *

مسیحی بولا جب کہ میں اُسپر ایمان لایا ہوں اور اُس کی فرمانبرداری کرنے کی قسم کھائی ہی تو کیونکر میں اُس سے پھر جاؤں اگر پھر جاؤں تو کیا نمکحراموں کی طرح پھانسی نہ پاجاؤنگا *

ہلاکو نے کہا کہ تو نے تو مجھہ سے ویسا ہی بُرا سلوک کیا ہی تسپر بھی میں تیری خطا معاف کرونگا اگر اب بھی تو میرے ساتھہ پھر چلے *

مسیحی بولا جو عہد میں نے تیرے ساتھہ کیا سو نادانی کے زمانے میں کیا تھا

* ہلاکو کا مسیحی کی خوشامد کرنا + ہلاکو مسیح کی خدمت کو کم قدر ٹھہراتا ہی *

اور سوا اِسکے میں جانتا ہوں کہ وہ بادشاہ جس کے جھنڈے تلے میں اب کھڑا
ہوں مجھے تیرے بند سے چھڑا سکتا ہی۔ ہاں جو کچھ میں نے تیری تابعداری میں
کیا اُسکو بھی معاف کرسکتا ہی اور علاوہ اِسکے میں اُس کی خدمت اُس کی مزدوری
اُسکے بندوں اُس کی حکومت اُس کی صحبت اور اُس کے ملک کو تیرے سارے
کارخانوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں اِسلئے مجھے نہ چھیڑ کیونکہ میں اُسکا بندہ ہوں اور
میں اُس ہی کی پیروی کرونگا +

ہلاکو نے کہا زرا دھیان کر کے پھر سوچ کہ اِس راہ میں تجھے کیا کیا تکلیف ہوگی
اُس کے بہت نوکر اِسلئے تباہ ہوتے ہیں کہ اُنھوں نے میری اور میری راہوں کے
خلاف خطا کی ہی۔ کتنے اُن میں سے بیعزتی کی موت سے مارے گئے ہیں۔ اور
کیا تو یہہ نہیں جانتا ہی کہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کو جو دشمنوں کے ہاتھ میں
پڑ گئے تھے چھڑانے کے لئے نہیں آیا۔ لیکن مجھے تو ساری دنیا جانتی ہی کہ کتنی بار
میں نے اپنے وفادار بندوں کو اُس کے یا اُسکے نوکروں کے ہاتھوں سے
یا تو اپنی قوت یا فریب سے چھڑا لیا ہی اور اُسی طرح میں تجھے بھی چھڑا دونگا +

مسیحی بولا سچ ہی کہ وہ کبھی کبھی دیر کرتا تو ہی لیکن یہہ اِسواسطے ہی کہ اپنے
بندوں کی محبت کو پرکھ لیوے کہ آیا وے آخر تک اُس سے لپٹے رہتے ہیں
کہ نہیں۔ اور اُن کے بد انجام کی بابت جو تو کہتا ہی سو یہہ اُن کے نزدیک نہایت

اچھی بات ہی کیونکہ وہ زمانہ حال کے چھٹکارے کی راہ نہیں دیکھتے بلکہ اپنے جلال کے لئے ٹھہرے رہتے ہیں اور جب اُنکا بادشاہ اپنے اور اپنے فرشتوں کے جلال کے ساتھہ آویگا تب وے چھٹکارا پاوینگے +

ہلاکو نے کہا تو تو ابھی اُس کی خدمت میں بیوفائی کر چکا ہی تو تو کیونکر اُس سے انعام پانے کی امید رکھتا ہی +

مسیحی بولا کہ کس بات میں میں نے اُس سے بیوفائی کی تھی +

ہلاکو نے کہا کہ تو تو پہلی ہی منزل میں جب تو نا امیدی کے دلدل میں پھنس گیا ماندہ ہو گیا تھا اور جب کہ تجھے مناسب تھا کہ اپنے بوجھسے چھٹکارا پانے کے لئے اپنے بادشاہ کی طرف سے رہائی کی راہ دیکھے تب تو نے اُلٹی راہ پکڑی تو غافل ہو کے سو رہا تھا اور اپنی اچھی چیزوں کو کھو دیا۔ جب شیروں کو تو نے دیکھا تو لوٹ جانے کا ارادہ کیا تھا اور جب تو اپنے سفر کی بابت کسی سے بات چیت کرتا اور جو کچھہ تو نے دیکھا اور سنا ہی اُسکا ذکر کرتا ہی تب تو اپنے دل میں اُن سب باتوں کی بابت جو تو کہتا اور کرتا ہی گھمنڈ کرتا ہی +

مسیحی بولا یہہ سب سچ ہی بلکہ اور بھی زیادہ عیب مجھہ میں ہی جسکا ذکر تو نے نہیں کیا لیکن وہ بادشاہ رحیم اور معاف کرنے کو تیار ہی۔ اور جن خطاؤں کا تو ذکر

کرتا ہی اُنکے قابو سے میں اب بچ نکلا ہوں کیونکہ دے اُس پچھلے ملک سے واسطہ رکھتے تھے اور اب میں نے اپنے بادشاہ سے معافی حاصل کی ہی +

تب ہلاکو بہت غصّے ہو کے بولا کہ میں اِس * بادشاہ کا دشمن ہوں اور میں اُسکی حضوری اُس کی شریعت اور اُس کے لوگوں سے نفرت رکھتا ہوں اور میں یہاں تجھے روکنے کو آیا ہوں +

مسیحی نے کہا خبردار تو کیا کرتا ہی کیونکہ میں بادشاہ کی شاہ راہ میں ہوں یعنے پاکیزگی کی راہ میں اسواسطے آپ سے ہوشیار رہ +

تب ہلاکو نے اپنے پیر پھیلا کے سڑک کو چھینک لیا اور کہا کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تو مرنے کے لئے تیار ہو جا کیونکہ میں اپنے جہنم کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تجھکو آگے بڑھنے نہ دونگا اور یہاں تیری جان کو مٹّی میں ملا دونگا +

یہہ کہکے اُسنے آگ کا بھالا اُسکے سینے پر چلایا مگر مسیحی نے اپنی ڈھال پر اُسے روک لیا اور یوں اُس کے خطرے سے بچ گیا +

تب مسیحی نے اپنی تلوار کھینچی کیونکہ اُسنے دیکھا کہ اب ہوشیار ہونا ضرور ہی اور اُدھر سے ہلاکو نے بھی اپنے بھالوں کی بوچھاڑ اتنی چلانی شروع کی کہ گویا اولے برسا دیئے اور مسیحی + کے سر اور ہاتھ اور پاٰؤں کو زخمی کر ڈالا اِس سبب

* ہلاکو کا غضب ناک ہو کے مسیحی پر حملہ کرنا + مسیحی کا اپنی سمجھ اور ایمان اور گفتگو میں زخم کھانا +

سے مسیحی ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ تب ہلاکو اور بھی سختی سے اُسپر حملہ کرنے لگا اور مسیحی پھر دلیری کر کے اُسکا مقابلہ ایسی مردانگی کے ساتھہ دوپہر سے زیادہ دیر تک کرتا رہا کہ اپنے زخموں کی چوٹوں سے بہت کمزور ہو کے ادھموا سا ہو گیا +

تب ہلاکو اپنی فرصت کا وقت دیکھکے اُسپر لپکا اور اُسپر جا ہی پڑا اور کشتی کرتے کرتے اُسے ایک ایسی خطرناک پٹکنی دی کہ مسیحی کے * ہاتھہ سے تلوار چھوٹ کے دور جا پڑی تب ہلاکو نے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ تیری موت آپہنچی یہہ کہکے اُسے پکڑا اور ایسا ملا کہ مسیحی مرنے پر آگیا۔ لیکن خدا کی مرضی یوں ہوئی کہ جب تک ہلاکو گھونسا اُٹھا کے چاہتا تھا کہ اُسکو ہلاک کر ڈالے مسیحی نے پھرتی کر کے اپنا ہاتھہ تلوار کی طرف بڑھا کے اُسے پکڑ لیا اور یہہ کہکے ہلاکو پر چلایا کہ اے میرے دشمن میری خرابی پر شادمانی مت کر کیونکہ جب میں گرونگا تو اُٹھونگا (میکہ ۷-۸) اُس چوٹ + کے سبب وہ بالکل ہٹ گیا۔ مسیحی یہہ دیکھکے یہہ کہتا ہوا پھر اُسپر حملہ آور ہوا بلکہ ہم اُن سب چیزوں میں اُسکے وسیلے جسنے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں (رومیوں ۸-۳۷) تب ہلاکو نے اپنے پنکھہ پھیلائے اور ایسا غایب ہو گیا کہ مسیحی نے اُسکو پھر نہ دیکھا (یعقوب ۴-۷) +

سوا دیکھنے اور سُننیوالے کے یہہ کسی کے خیال میں نہیں آسکتا ہے کہ اِس

---

* مسیحی کا ہلاکو سے پچھاڑ کھانا + مسیحی کا ہلاکو پر غلبہ پانا +

لڑائی میں ہلاکو نے کیسی چیخیں ماریں اور آوازیں بھریں۔ وہ اژدہے کی مانند بولتا تھا۔ اور اِس طرف سے کیسی آہیں اور کراہنا مسیحی کے دل سے نکلتا تھا جب تک اُسنے معلوم نہ کیا کہ میں نے ہلاکو کو اپنی دودھاری تلوار سے زخمی کیا ہی تب تک تو میں نے اُسے خوش نہ دیکھا لیکن جب اُسنے فتح پائی تب البتہ مسکرا کے آسمان کی طرف دیکھنے لگا حقیقت میں یہہ لڑائی نہایت ہی ہولناک تھی +

چنانچہ جب لڑائی موقوف ہوگئی تو مسیحی بولا کہ اب میں اُسکا شکر کرونگا جس نے مجھے شیر ببر کے مُنہہ سے بچایا اور ہلاکو کے مقابلے میں میری مدد کی اور اُسنے یہہ کہتے ہوئے اُس کی شکرگذاری کی +

بڑا سردار جو بعلزبول اُس بھوت کا ہیگا   تباہی کا اُسنے میری ارادہ باندھکر یکجا
مسلح پاس میرے بھیجا اُس انجام کی خاطر   غضب کے ساتھہ وہ آیا جہنم کا یسر بنکر
ترس کی ایک جنگ سخت مجھسے کچھہ نہ کی دیری   مبارک ہووے میکائیل جسنے کی مدد میری
بھگایا ایک ہی تلوار کی ضربات سے میں نے   کیا کس زور سے حیران ہوں یہہ کار عجیب میں نے
ستایش اسلئے مجھے کرنے دو تا ابد اُس کی   مبارکبادی بھی اور شکر نام پاک لا ریبی

تب وہاں ایک ہاتھہ اُسپر ظاہر ہوا جس میں درخت حیات کی کچھہ پتیاں تھیں اُنہیں مسیحی نے لیکے اپنے زخموں پر لگایا اور فوراً چنگا ہوگیا۔ پھر وہاں بیٹھہ کے روٹی کھائی اور کچھہ پیا اور یوں تازہ ہو ننگی تلوار اپنے ہاتھہ میں لے سفر کے لئے تیار

ہوا کیونکہ اُس نے کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا دشمن آ پہونچے۔ پر اُس تمام وادی میں ہلاکو سے اُسکو اور کچھہ خطرہ نہ تھا +

لیکن اِس وادی کے سرے پر ایک اور وادی تھی جسے موت کے سائے کی وادی کہتے ہیں اور مسیحی کو اُس میں ہو کے جانا ضرور تھا کیونکہ آسمانی شہر کی راہ اُسی کے بیچ میں سے ہو کے گئی تھی۔ یہہ وادی بڑی سنسان جگہ تھی۔ یرمیاہ نبی نے اُسکا بیان یوں کیا ہے۔ بیابان و بیابانوں اور گڑھونکی زمین خشکی اور موت کے سایہ کی سرزمین جہاں سوا مسیحی کے اور کوئی نہیں گذرتا اور وہاں کوئی آدمی بود و باش نہیں کرتا (یرمیاہ ۲-۶) +

اب یہاں پر مسیحی ہلاکو کی جنگ کی تنگی سے بھی زیادہ تنگی میں پڑا چنانچہ اُسکا حال دسویں باب میں کھل جائیگا +

دسواں باب

اِسکے بیان میں کہ مسیحی موت کے سائے کی وادی میں
نہایت ستایا گیا تسپر بھی سلامتی سے گذر گیا۔

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ جب مسیحی موت کے سائے کی وادی کے کنارہ پر پہنچا تو اُسے دو آدمی ملے۔ وے اُن کے لڑکے تھے جو بُری خبر لائے

زمین کے حق میں لائے تھے (گنتی ۱۳-۳۲) اور بڑی جلدی میں لوٹے جاتے تھے اُنسے مسیحی نے یوں سوال کیا +

ای بھائیو تم کہاں جاتے ہو +

اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنے گھر کو پھرے جاتے ہیں اور اگر تجھے اپنی جان پیاری ہی تو تو بھی ہمارے ساتھ لوٹ چل +

مسیحی نے کہا کیوں اِسکا کیا سبب ہی +

اُنہوں نے کہا سبب یہہ ہی کہ ہم اسی راہ میں جہاں تک جا سکے چلے گئے بلکہ اگر ہم تھوڑی دور اور آگے گئے ہوتے تو ہم پھر تم پاس یہہ خبر نہ لاتے +

مسیحی بولا تو ہوا کیا +

اُنہوں نے کہا کہ ہم موت کے سائے کی وادی کے نزدیک پہنچ گئے تھے لیکن خوش نصیبی سے ہم نے نگاہ اپنے سامہنے دوڑائی تو اپنے خطرے کو آگے سے دیکھہ لیا (زبور ۴۴-۱۹ و ۱۰۷-۱۰) +

مسیحی نے کہا تم نے کیا دیکھا +

اُنہوں نے کہا کہ ہم نے خود وادی ہی کو جو اندھیری گھپ ہی دیکھا اور ہم نے بھوت اور ڈاین اور اژدہے دیکھے اور ہم نے اُس وادی میں اُن لوگوں کے رونے کی آواز سُنی جو قید او رمصیبت اور بے بیان تکلیف اور پریشانی میں چلے

ہیں اُس وادی میں ہولناک بادل جھوم رہا تھا اور موت بھی نت اپنے پنکھ اُسپر
پھیلائے ہی رہتی ہے۔ غرض کہ وہ ہر صورت سے ہیتناک اور بالکل بے ڈھب
ہے (ایوب ۳-۵ و ۱۰-۲۲) *

تب مسیحی نے کہا کہ مجھے میرے جانے کی راہ تو یہی معلوم ہوتی ہے (زبور
۴۴-۱۸ و ۱۹ و یرمیاہ ۲-۶) *

اُن مردوں نے جوابدیا کہ یہہ تیری راہ ہو تو ہو مگر ہم اِس کو اپنی راہ
نہ ٹھہراوینگے *

چنانچہ وے تو وداع ہوئے اور مسیحی نے اپنی راہ لی لیکن دشمنوں کے
خوف سے ننگی تلوار اپنے ہاتھہ میں لئے ہوئے تھا *

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ اِس تمام وادی کی دہنی طرف بہت
گہرا گڑھا ہے جسمیں ہر وقت اندھے نے اندھے کی رہنمائی کی اور دونوں اُسمیں
گرکے ہلاک ہوگئے۔ پھر دیکھا کہ بائیں طرف ایک بڑا خطرناک دلدل تھا جس
میں اگر کوئی نیک مرد بھی گرے تو اُس کی تھاہ نہ پاوے کہ جہاں پاؤں ٹک
سکیں اِسی دلدل میں ایک مرتبہ حضرت داؤد گرے تھے اور اگر وہ جو اُن کو
اُسمیں سے نکال سکتا تھا نہ نکال لیتا تو وہ بے شک اُس میں ڈوب جاتے
(زبور ۶۹-۱۴) *

وہ پگڈنڈی بھی یہاں پر نہایت تنگ تھی اِس سبب سے مسیحی زیادہ تنگی میں پڑا کیونکہ ایک طرف جب اُسنے اندھیرے میں گڑھے سے بچنے چاہا تو دوسری طرف دلدل میں پھنسنے پر تھا اور جب وہ بڑی ہوشیاری کے ساتھہ دلدل سے بچنے چاہتا تو گڑھے میں گرنے پر تھا۔ یونہیں وہ آگے کو چلا جاتا اور میں نے سُنا کہ وہ یہاں پر بڑی آہ مارتا جاتا تھا کیونکہ سوا اِن دشمنوں کے وہ پگڈنڈی یہاں پر ایسی تاریک تھی کہ جب وہ اپنا ایک قدم آگے بڑھاتا تو نہیں جانتا تھا کہ دوسرا قدم کہاں اور کسپر رکھے ✤

اُس وادی کے بیچ میں میں نے دیکھا کہ جہنّم کا مُنہہ ہے اور وہ راہ سے ملا ہی ہوا تھا۔ یہاں پر مسیحی سوچنے لگا کہ اب کیا کیجیئے۔ اُنہیں سے آگ اور دھواں چمک اور شور کے ساتھہ کبھی کبھی بہت نکلتے تھے اور وے مسیحی کی تلوار کی کچھہ پرواہ نہ کرتے تھے اِسلئے اُس نے اپنی تلوار کو میان میں کیا اور دوسرا ہتھیار نکالا جسے دعا منادی کہتے ہیں (افسیوں ۶-۱۸) اور میرے سُننے میں آیا کہ وہ یہہ کہکے چلّایا ای خداوند میں تیری منت کرتا ہوں میری جان بچالے (زبور ۱۱۶-۴) یونہیں وہ بڑی دور تک چلا گیا لیکن آگ کے شعلے اُس کے پاس چلے ہی آتے تھے اُس نے وہاں اُن گنہگاروں کی چیخیں بھی سُنیں جو جہنّم میں پڑے ہوئے اِدھر سے اُدھر تڑپتے تھے ایسا کہ بعض

وقت اُسے یہہ خیال ہوا کہ میں یہاں پر ٹکڑے ٹکڑے ہو کے کوچے کی گرد کی مانند ہو جاؤنگا۔ یہہ حال دیکھتا اور اُن ہولناک چیخوں کی آواز سُنتا ہوا وہ کئی کوس تک چلا گیا +

آخر کو ایک مقام پر پہنچا جہاں اُسکو معلوم ہوا کہ ایک گروہ بھوتوں کا مجھے ملنے کو چلا آتا ہی تب وہ ٹھہر گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا بہتر ہی۔ کبھی تو یہہ سوچتا کہ آؤ لوٹ چلیں پر یہہ خیال کرتا کہ شاید اب تو میں وادی کی آدھی راہ طی کر آیا ہونگا اور بہت سی آفتوں سے بچ آیا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ اب لوٹ جانے میں زیادہ خطرے پیش آویں سو اِس سے بہتر یہہ ہی کہ آگے ہی چلیئے۔ پس آگے کو چلا لیکن وہ بھوت برابر اُس کے پاس چلے آتے تھے بلکہ اُسکے پاس آہی پہنچے۔ تب وہ آواز بلند کر کے بڑے زور سے چلّایا کہ میں خداوند خدا کی مدد سے چلونگا اور آگے بھی بڑھونگا۔ سارے بھوت خدا کا نام سُنتے ہی پیچھے ہٹ گئے اور آگے کو نہ بڑھے +

ایک بات اور بھی ذکر کرنے کے لائق ہی کہ بیچارہ مسیحی اِسوقت ایسا بدحواس ہو گیا کہ اپنی آواز کو آپ ہی نہیں پہچان سکتا تھا کیونکہ ایک شریر اُس گھر میں سے نکل کے اُس کے پیچھے ہو لیا اور دھیرے دھیرے اُسکے پاس جا کے اُسکے کان میں بہت سی کفر کی باتیں پھسپھسانے لگا اور مسیحی نے خیال کیا کہ

یہہ * باتیں میرے ہی دل سے نکل رہی ہیں۔ وہ بات سے نہایت تنگ آیا اور سوچا کہ یہہ کیونکر ہی کہ میں اپنے پیارے کے حق میں اب ایسا کفر بک سکتا ہوں تسپر بھی اگر وہ اُس سے باز رہ سکتا تو باز آتا مگر اُس میں اتنی ہوشیاری نہ تھی کہ یا تو اپنے کانوں کو بند کرتا یا دریافت کرتا کہ یہہ کفر کہاں سے نکلتا ہی اِس سبب سے وہ لاچار ہوگیا +

اِس پریشانی کی حالت میں کچھہ دور تک گیا تھا کہ ایک آواز اُسکے کان میں آئی جو اُسکے آگے یہہ کہتی جاتی تھی اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں تو بھی مجھے کچھہ خوف وخطر نہیں کیونکہ تو میرے ساتھہ ہی (زبور ۲۳-۴) +

یہہ آواز سُنکے وہ اِن باتوں سے بہت ہی خوش ہوا پہلے اِس سبب سے کہ اُس کے دلپر یہہ خیال گذرا کہ میری مانند کوئی اور بھی خداترس اِس وادی میں ہی۔ دوسرے اِس سبب سے کہ اگرچہ وہ ایسی تاریک اور ہولناک حالت میں ہی تو بھی خدا اُسکے ساتھہ ہی تو کیوں میرے ساتھہ نہوگا اگرچہ اِس جگہ کی روک کے سبب سے میں اُسے معلوم نہیں کرسکتا ہوں (ایوب ۱۱-۱۱) تیسرے اِس سبب

* مسیحی کو اِس بات کا یقین ہوتا کہ میں کفر بک رہا ہوں حالانکہ شیطان اُسکے کان میں یہہ باتیں سُنا رہا تھا +

کہ وہ سوچا کہ اب تھوڑی دیر بعد مین بھی اُسسے جا لونگا اور اُس کے ساتھ چلونگا
پس آگے بڑھا اور اُس شخص کو پکارا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دے
کیونکہ اُس نے بھی خیال کیا کہ میں ہی اکیلا اِس وادی میں ہوں۔ تھوڑی دیر
بعد صبح ہوئی تب مسیحی نے کہا کہ اُس نے موت کی پرچھائیں کو صبح کر دیا ہی
(عاموس ۵ – ۸) +

جب دن ہوا تو اُسنے پیچھے پھر کے اور اُن گڑھوں اور دلدلوں کے اوپر
نگاہ کی نہ اِس نیت سے کہ لوٹ جائے پر اسلئے کہ دن کی روشنی میں دیکھے کہ میں
اُس تاریکی میں کیسے کیسے خطروں سے بچ کے یہاں تک آیا ہوں اور دیکھا کہ ایک
نہایت ہی تنگ راہ اُس غار اور دلدل کے بیچ سے ہو کے نکلی ہی۔ اُسنے اب
بھوت اور اژدھوں کو بھی دیکھا مگر سب دور تھے کیونکہ دن کے وقت وے
نزدیک نہ آسکے جیسا کہ لکھا ہی کہ اندھیرے میں سے وہ پوشیدہ چیزیں آشکارا
کرتا ہی اور موت کی پرچھائیں کو جلوہ گر کرتا ہی (ایوب ۱۲ – ۲۲) +

اب مسیحی اپنی تنہائی کی راہ کے سبب خطروں سے بچنے کے سبب بہت
خوش ہوا کیونکہ جن خطروں سے وہ آگے ہی سے بہت ڈرتا تھا اب اُنکو زیادہ
صفائی سے دیکھہ لیا۔ اِس عرصے میں آفتاب بلند ہوتا چلا جاتا تھا اور یہہ خدا کی
ایک مہربانی اُسپر ظاہر ہوئی کیونکہ اگرچہ موت کے سائے کی وادی کا پہلا حصّہ



خطرناک تو تھا پر یہہ دوسرا حصہ جو باقی تھا وہ اُس پہلے حصہ سے زیادہ خطرناک معلوم ہوا کیونکہ جہان وہ اب کھڑا تھا وہاں سے آگے کی راہ ایک طرف کو تو پھندوں جالوں اُلجھاؤں سے اور دوسری طرف کو گڑھوں اور اوٹر کھوٹر زمین سے بھری ہوئی تھی ایسا کہ اگر اندھیرا ہوتا تو اگر ہزار جانیں ہوتیں تو بھی وہ سلامت نہ رہ سکتیں لیکن اب تو سورج چڑھتا آتا تھا اِسلئے اُس نے کہا اُس کا چراغ میرے سر کے اوپر روشن ہی اور اُس کی روشنی سے میں اندھیرے میں چلتا ہوں (ایوب ۲۹-۳) غرض اِسی روشنی کے اُجالے میں وہ وادی کے سرے تک چلا آیا۔ اور اُسکی اِس حد پر لہو اور ہڈیاں راکھہ اور آدمیوں کی لاشیں ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے پڑی نظر آئیں یعنے اُن مسافروں کی جو قدیم زمانے میں اِس راہ سے گذرے تھے۔ میں اِن چیزوں کو دیکھتا اور سوچ ہی رہا تھا کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ ایکا ایک میری نظر ایک کھوہ پر جا پڑی جسمیں دو دیو یعنے پاپا اور بت پرست اگلے زمانے میں رہتے تھے جن کی قدرت اور ظلم سے وے لوگ جنکی ہڈیاں اور لہو و راکھہ وغیرہ وہاں پڑیں تھیں مارے گئے تھے۔ لیکن مسیحی اِسجگہ بہت خطرے میں نہ پڑا پر سلامتی سے گذر گیا کیونکہ بت پرست تو بہت دن سے مر گیا تھا اور دوسرا شخص اگرچہ ابتک جیتا ہی تو بھی وہ بڑھاپے اور جوانی کی عمر کی چوٹوں سے ایسا ناطاقت اور سست ہو گیا ہی کہ اب سوا اسکے

کہ اپنی مانند کے مُنہہ پر بیٹھہ کے مسافروں پر کھس نکالے اور اپنے ہاتھہ کاٹے اُس سے اور کچھہ نہ بن پڑتا تھا کیونکہ وہ اُنکے پاس آ نہیں سکتا تھا ✢

چنانچہ میں نے دیکھا کہ مسیحی برابر اپنی راہ چلا گیا اور موت کے سائے کی وادی کے پار پہنچکے خدا کا شکر یوں کرتا ہوا آگے کو بڑھا ✢

خداوند اب مبارک ہو ✢ بچاتا وہ بیچاروں کو
چھڑایا مجھے خطروں سے ✢ گناہ اور بڑی دہشت سے
اندھیرے گڑھے پھندونسے ✢ دوزخ شیطان کی قدرتسے
تب بالکل تھا میں دل فگار ✢ پر اب ہوں کیسا شکر گذار
عیسیٰ نے بخشدی جان مجھے آج ✢ اُسکے سر پر ہے جلالی تاج

گیارہواں باب

اس کے بیان میں کہ مسیحی کو اُس راہ میں ایک اچھا دوست ملا جس کے ساتھہ اُسنے بہت سی فایدہ مند بات چیت کیں

اب ایسا ہوا کہ جب مسیحی ایک چھوٹے سے ٹیلے کے پاس پہنچا اور سامہنے دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایماندار اپنی راہ طے کرتا ہوا اُس کے آگے چلا جاتا ہے تب مسیحی نے زور سے پکار کے کہا اہا آہا واہ واہ زرا کھڑے رہئے میں بھی

آپ کے ساتھہ ہو لیتا ہوں۔ تب ایماندار نے پیچھے پھر کے دیکھا اور مسیحی نے پھر چلا کے کہا کہ ٹھہر جائیے میں بھی آپ کے پاس آجاتا ہوں لیکن ایماندار نے جوابدیا نہیں نہیں میں اپنی جان لئے بھاگا جاتا ہوں اور انتقام لینیوالا میرے پیچھے پیچھے لگا آتا ہی +

یہہ سنکے مسیحی کچھہ چونکا اور اپنے سارے قدم اُٹھا چلنے لگا اور ایماندار کے پاس پہنچ گیا بلکہ اس سے آگے نکل گیا ایسا کہ پچھلا پہلا ہو گیا۔ تب مسیحی اسلئے کہ اپنے بھائی سے بڑھہ آیا تھا بیہودہ گھمنڈ سے ہنسا لیکن اسلئے کہ اُس نے اپنے قدم کی اچھی خبرداری نہ کی تھی ایکا ایک لڑکھڑا کے ایسا گرا کہ بغیر ایماندار کی مدد کے وہاں سے پھر اُٹھہ نہ سکا +

تب وے دونوں بڑی محبت کے ساتھہ مل چل کے آگے کو چلے اور جو کچھہ کہ اُن کے سفر میں ہوا تھا اُسکا چرچہ آپس میں کرتے گئے اور پہلے مسیحی نے یوں شروع کیا +

ای پیارے بھائی ایماندار میں آپ کے ملنے سے بڑا خوش ہوں شکر کی بات ہی کہ خدا نے ہماری روحوں کو ایسا ملا دیا ہی کہ ہم باہم اس خوشی کی راہ میں ساتھہ ساتھہ چل سکتے ہیں +

ایماندار نے کہا ای عزیز دوست میرے دل میں تو تھا کہ اپنے وطن ہی سے

تمہارے ساتھ ہو لیتا لیکن آپ مجھ سے پہلے ہی وہاں سے چل نکلے اِس سبب سے یہانتک مجھے اکیلے آنے پڑا +

مسیحی نے پوچھا کہ میرے نکل آنیکے بعد کتنے دن آپ شہر ہلاکت میں رہے +

ایماندار نے جوابدیا کہ آپکے چلے آنیکے تھوڑے ہی دن بعد وہاں اِس بات کا بڑا چرچہ پھیلا کہ تھوڑے سے عرصے میں آسمان سے آگ برسا چاہتی ہے اور ہمارا شہر جلایا جائیگا جب میں نے یہہ خبر سنی تو پھر وہاں نہ ٹھہر سکا +

مسیحی نے پوچھا کیا آپ کے پڑوسی بھی یہی کہتے تھے +

ایماندار نے جوابدیا ہاں کچھہ دن تک تو ہر شخص کے منہہ میں یہی بات تھی +

مسیحی نے کہا آپ کے سوا اور کوئی اُس خطرے سے بچ نکلنے کے لئے فکرمند نہوا +

ایماندار بولا اگرچہ جیسا میں نے کہا اِس بات کا چرچہ چاروں طرف ہو رہا تھا مگر میں جانتا ہوں کہ کسی نے اُسکا صحیح یقین نہ کیا۔ کیونکہ جب اِس بات کا چرچہ گرم تھا تب ہی میں نے سُنا کہ اُن میں سے بعضے آپ کے بے ٹھکانہ سفر کی بابت ٹھٹھے کرتے تھے اور آپ کے اِس سفر کا نام اُنہوں نے یہی رکھدیا تھا مگر میں نے یقین کیا اور ابتک یقین کرتا ہوں کہ ہمارے شہر کا انجام یہی ہوگا

کہ اُس آگ اور گندھک سے جو آسمان پر سے برسے گی جلایا جائیگا اِسواسطے میں اپنے بچاؤ کے لئے وہانسے نکل آیا +

مسیحی نے کہا آپ نے میرے پڑوسی دودلا کا بھی کچھہ حال سُنا تھا +

ایماندار بولا ہاں اَی مسیحی میں نے یہہ سُنا کہ وہ آپ کے ساتھہ ساتھہ ناامید دلدل تک آیا تھا اور بعضے یہہ کہتے تھے کہ وہ اُس میں گر پڑا لیکن وہ نہ چاہتا تھا کہ لوگ اِس بات کو جانیں مگر مجھے یقین ہی کہ وہ اُسجگہ کی کیچ میں لت پت ہو رہا تھا +

مسیحی نے پوچھا اُڑوس پڑوس کے لوگ اُسے کیا کہتے تھے +

ایماندار نے جوابدیا کہ جب سے وہ لوٹ گیا تب سے سب لوگ اُسے حقیر جاننے لگے بعض تو اُسے چڑاتے اور بعض اُس سے گھن کرتے تھے یہانتک کہ کوئی مشکل سے اُسے کام پر لگاتا تھا۔ غرض کہ اُسکا حال آگے سے سات گنا بڑا ہو گیا +

مسیحی نے پوچھا اِسکا کیا باعث ہی کہ جب وہ اُن کی مرضی کے موافق الٹ گیا تب بھی لوگ اُس سے عداوت رکھتے تھے +

ایماندار نے کہا وہ کہتے ہیں اُسے دور دفع کرو وہ اپنے اقرار کا سچا نہیں ہی۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خدا نے اُسکے دشمنوں کو اِسی سبب سے اُسپر

ٹھٹھے مارنے کو اُبھارا ہی کہ اُسنے وہ راہ چھوڑ دی (یرمیاہ - ۲۹ - ۱۸ و ۱۹) +

مسیحی نے پوچھا کیا آپنے اُس کے ساتھہ باتیں نہیں کیں +

ایماندار بولا ایک مرتبہ وہ مجھے گلی میں ملا تھا لیکن وہ کانیا کے دوسری طرف شرمندہ چلا گیا اور میں اُس سے نہ بولا +

مسیحی نے کہا بھلا جب میں پہلے اُس شہر سے نکلا تھا تو مجھے اُس شخص کی امید تھی لیکن اب مجھے ڈر ہی کہ وہ اُس شہر کی ہلاکت کے ساتھہ تباہ ہو جائیگا کیونکہ یہہ سچی مثل اُسپر ٹھیک آئی ہی کہ کتا اپنی قی کی طرف اور دھولی ہوئی سورنی دلدل میں لوٹنے کو پھری ہی (۲ پطرس ۲-۲۲) +

ایماندار بولا مجھے بھی اُس کی بابت ایسا ہی ڈر ہی لیکن جو ہونیوالا ہی اُسے کون روک سکتا ہی +

مسیحی نے کہا خیر اب اُسے دفع کیجیے اُسکا ذکر چھوڑ کے اُن باتوں کا چرچہ کریں جو کہ ہم سے تعلق رکھتی ہیں - اب مجھے بتائیے کہ آپ پر اِس راہ میں آتے ہوئے کیا واردات گذری کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ضرور کچھہ نہ کچھہ ہوا ہی ہوگا +

ایماندار نے کہا میں تو اُس دلدل سے بچ کے برابر اُس چھوٹے دروازے کی راہ سے چلا آیا البتہ ایک عورتِ مجھے ملی تھی جسکا نام تماشبین تھا اُسنے میرے ساتھہ بدی کرنی چاہی لیکن میں اُس سے بچ نکلا +

مسیحی نے کہا یہہ تو بڑی بات ہوئی کہ آپ اُس کے جال سے بچ نکلے یوسف بھی ایسے ہی عورت کے پھندے میں پڑا تھا اور وہ اُس سے بچ نکلا اُس نے آپ سے کیا کہا +

ایماندار بولا کیا کہوں صاحب اُس کی زبان کیا تھی کہ بلا تھی - اُس نے ہر طرح کی خوشی وخرمی کا اقرار کر کے مجھے نہایت تنگ کیا اور خوب ہی پھسلایا اور ازحد خوشامدیں کیں کہ اُسکے ساتھہ ہو لوں +

مسیحی نے کہا سچ کہو اُسنے آپ سے نیک تمیز کا وعدہ تو نہیں کیا +

ایماندار بولا کہ میری مراد ہر طرح کی نفسانی اور جسمانی خوشی سے ہے +

مسیحی نے کہا شکر خدا کا کہ اُس نے آپکو اُسکے پھندے سے بچایا کیونکہ خداوند جس سے بیزار ہے وہی اُسکے گڑھے میں گریگا (امثال ۲۲-۱۴) +

ایماندار بولا میں یہہ نہیں جانتا ہوں کہ میں بالکل اُس سے بچا یا نہیں +

مسیحی نے کہا کیوں میں تو گمان کرتا ہوں کہ آپ نے اُس کی خواہشوں کو منظور نہیں کیا +

ایماندار بولا نہیں میری مراد یہہ نہیں ہے کہ میں نے اپنے تئیں ناپاک کیا ہو کیونکہ مجھے ایک مدت کی لکھی ہوئی بات یاد آئی کہ اُس کے قدم جہنم کو پکڑے ہوئے ہیں (امثال ۵-۵) چنانچہ میں نے اپنی آنکھیں اُسکی طرف سے موند لیں

کہ وہ اپنی نگاہ سے مجھے فریفتہ نہ کرلے (ایوب ۳۱-۱) تب وہ مجھے گالیاں دینے لگی اور میں وہاں سے چلدیا +

مسیحی نے پوچھا کیا آپ پر کسی اور نے بھی حملہ کیا تھا +

ایماندار نے جوابدیا کہ ہاں جب میں مشکل پہاڑ کے نیچے پہنچا تو مجھے ایک بوڑھا سا * آدمی ملکے پوچھنے لگا کہ تم کون ہو اور کہاں کو جاتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں آسمانی شہر کا مسافر ہوں۔ تب اُسنے کہا کہ تم تو بھلے مانس سے معلوم ہوتے ہو بھلا جو تنخواہ میں دونگا اُسپر میرے ساتھہ رہنے کو راضی ہوگے۔ تب میں نے اُسکا نام اور اُسکے رہنے کا مقام پوچھا۔ اُس نے کہا میرا نام پہلا آدم ہے اور میں شہر فریب میں رہتا ہوں (افسیوں ۴-۲۲) تب میں نے پوچھا کہ آپ مجھہ سے کونسا کام لینگے اور کیا طلب دینگے۔ اُس نے کہا میرا کام بہت سی خوشیاں ہے اور طلب جو میں تمکو دونگا سو یہہ ہے کہ آخر کو تم میرے وارث ہوگے۔ میں نے پھر پوچھا کہ آپکا گھر کیسا ہے اور آپ کے گھر میں اور کسطرح کے نوکر ہیں۔ اُسنے کہا کہ میرا گھر دنیا کی لذت سے بھرا ہے۔ تب میں نے پوچھا آپ کے لڑکے کے ہیں۔ اُسنے کہا کہ میرے تین بیٹیاں ہیں جنکے نام یہے ہیں جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کا غرور (۱ یوحنا ۲-۱۶) اور اگر تم چاہو گے تو اُنکے ساتھہ تمہاری

* ایماندار پر پہلے آدم یعنے پرانی اِنسانیت کا حملہ ہونا +

شادی کر دونگا۔ تب میں نے پوچھا کہ کتنے عرصہ تک آپ مجھے اپنے پاس رکھینگے۔ اُسنے کہا کہ جب تک میں جیتا رہونگا تمکو بھی اپنے ساتھہ رکھونگا +

مسیحی نے پوچھا بھلا آخر کو تمہارے اور اُس کے درمیان کیا ٹھہری +

ایماندار بولا کہ پہلے تو میرا جی اُس کے ساتھہ جانے کو چاہا کیونکہ اُسکی باتیں مجھکو بہت اچھی معلوم ہوئیں لیکن جب میں نے بات کرتے کرتے اُسکے ماتھے پر نگاہ کی تو اُسپر یہہ لکھا دیکھا پُرانی انسانیت کو اُس کے فعلوں سمیت اُتار پھینکو +

مسیحی نے کہا بھلا تب کیا ہوا +

ایماندار بولا تب تو میں چونک پڑا اور میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ جو کچھہ وہ کہتا ہے اور اپنی باتوں سے مجھے پھسلاتا ہے سو صرف اِسلئے ہے کہ مجھے اپنے گھر پر لیجا کے غلامی میں بیچ ڈالے۔ اسواسطے میں نے کہا بس کیجئے میں آپ کے دروازے پر نہ جاؤنگا۔ تب اُس نے گالی دیکے مجھے کہا کہ آگے بڑھہ تو سہی میں تیرے پیچھے ایک ایسا آدمی بھیجتا ہوں جو اس راہ میں تیری جان کڑوی کرڈالیگا غرض میں اُسکی طرف سے پھرا لیکن جیسے ہی میں وہاں سے آگے بڑھنے کو گھوما ویسے ہی کسی نے میرے بدن کو پکڑ کے پیچھے سے ایسا مروڑا کہ میں مردہ سا ہوگیا اور یہہ خیال گذرا کہ اُس نے میرا کوئی انگ اپنے پاس کھینچ رکھا ہے یہانتک کہ

بے اختیار ہو کے چلاتا تھا کہ آہ میں سخت مصیبت میں ہوں (رومیوں ۷-۲۴) غرض میں کسی نہ کسی طرح سے اُس سے چھوٹ کے پہاڑ پر چڑھنے لگا +

پھر ایسا ہوا کہ جب میں آدمی راہ جا چکا تھا تو میں نے پیچھے پھر کے دیکھا کہ ایک شخص میرے پیچھے ہوا کی سی تیزی کے ساتھہ دوڑا آتا ہے اور مسافروں کی بیٹھک پر مجھے آملا +

مسیحی بولا اسی جگہ پر میں بھی آرام کے لئے بیٹھا تھا لیکن میں سو گیا اور وہاں میری یہہ کتاب گر گئی تھی +

ایماندار نے کہا ذرا میری تو سُنئے اُس نے آتے ہی مجھکو ایسی مار ماری کہ میں زمین پر گر پڑا اور مردہ سا ہو گیا۔ جب ذرا ہوش میں آیا تو میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ مجھہ سے ایسی بدسلوکی کیوں کرتے ہیں۔ اُس نے کہا اسلئے کہ تیرے دل میں پوشیدہ پرانی انسانیت کی میلان تھی یہہ کہکے اُسنے ایک ایسا گھونسا میرے سینے پر مارا کہ میں پیٹھہ کے بل گر پڑا اور اُس کے پاؤں پر مردہ سا پڑا رہا جب پھر ہوش میں آیا تو چلایا کہ مجھہ پر رحم کیجئے لیکن اُس نے کہا کہ میں رحم کرنے جانتا ہی نہیں اور پھر مجھے مار کے زمین پر گرا دیا بے شبہہ وہ مجھے مار ہی ڈالتا لیکن ایک شخص آنکلے اُس سے کہنے لگا بس کیجئے +

مسیحی نے پوچھا کہ وہ کون تھا جس نے کہا کہ بس کیجئے +

ایماندار نے کہا کہ پہلے تو میں نے اُسے نہیں پہچانا لیکن جب وہ میرے پاس سے گذرا تو میں نے اُسکے ہاتھوں اور پہلو کے سوراخ کو دیکھکے معلوم کیا کہ یہہ تو میرا خداوند ہے۔ غرض میں پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا ٭

مسیحی * بولا کہ وہ پہلا آدمی حضرت موسیٰ تھا وہ کسیکو نہیں چھوڑتا اور جو اُس کی شریعت کے خلاف کرتے ہیں اُنپر رحم بھی کرنا نہیں جانتا ٭

ایماندار نے کہا سچ ہے یہہ میں خوب جانتا ہوں بلکہ پیشتر بھی جب میں اپنے گھر پر امن وچین سے رہتا تھا تب بھی میرے پاس گیا تھا اور مجھہ سے کہا کہ اگر تو یہاں رہیگا تو میں تیرے گھر میں آگ لگا دونگا ٭

مسیحی نے پوچھا کیا آپ نے وہاں وہ مکان نہیں دیکھا جو پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہے جس کے نزدیک حضرت موسیٰ ملے تھے ٭

ایماندار نے کہا ہاں میں نے دیکھا اور شیروں کو بھی دیکھا لیکن شاید وہ اُسوقت سوتے تھے کیونکہ قریب دوپہر کا وقت تھا اور دن بہت باقی ہونیکے سبب سے میں نہ چاہا کہ وہاں ٹھہروں اِسلئے پہاڑ کے نیچے اُتر آیا ٭

مسیحی بولا کہ البتہ چوکیدار نے مجھہ سے کہا تھا کہ اُس نے تم کو جاتے دیکھا لیکن اگر وہاں کسی کو پکارتے تو کیا اچھا ہوتا کیونکہ وے تم کو بہت سی

* شریعت کا خاصہ ٭

ایسی چیزیں دکھلاتے جنکو تم مرتے دم تک کبھی نہ بھولتے۔ خیر سو وادیٔ فروتنی میں اور کوئی نہیں ملا +

ایماندار نے کہا کہ ہاں بے صبر نامے ایک شخص مجھے ملا جو یہہ بہانہ کر کے مجھے لوٹایا چاہتا تھا کہ یہہ وادی بالکل عزت سے خالی ہی وہاں جانے سے تم اپنے سب دوستوں مثلاً غرور گھمنڈ خودپسندی اور دنیاوی جلال کو ناراض کروگے بلکہ تمہارے دوسرے جان پہچان تمہاری بیوقوفی کا حال سُن کے نہایت ناخوش ہونگے +

مسیحی بولا کہ بھلا تو تم نے کیا جوابدیا +

ایماندار نے کہا کہ میں نے اُسے جوابدیا کہ وے سب میرے رشتہ دار تو نہیں لیکن سفر کو چلتے وقت اُنہوں نے مجھکو اور میں نے اُنکو چھوڑ چھاڑ دیا اسلئے اب مجھے اُنسے کیا واسطہ ہی۔ اور جو باتیں تم نے اس وادی کی بابت کہیں سو بالکل اُلٹی ہیں کیونکہ عزت سے پیشتر فروتنی ہی اور ہلاکت سے پیشتر مغروری اسواسطے مجھے اِس وادی میں سے ہوکے جانا بہتر ہی +

مسیحی نے پوچھا اس وادی میں تمکو اور بھی کوئی ملا تھا +

ایماندار نے جوابدیا کہ ہاں شرم نامے ایک شخص مجھے ملا لیکن سب سے

زیادہ اِسکا نام مجھکو اُلٹا معلوم ہوا۔ کیونکہ اوروں کو تو کچھہ دلیل سے ہٹا بھی سکتے تھے مگر یہہ بے حیا شرم کب ہٹنیوالا تھا +

مسیحی نے پوچھا کیوں اُسنے تم سے کیا کہا +

ایماندار بولا صاحب وہ تو مذہب ہی کی بابت یہہ عذر کر کے کہنے لگا کہ مرد کے لئے دین کی باتوں پر خیال کرنا بڑا نیچ اور کمینہ کام ہے ملایم دل کرنا نامردی کی بات ہے آدمی کو اپنی باتوں سے اور کاموں سے خبرداری کرنی اور شیخی بازی سے روک رکھنا ہر زمانہ میں بڑی ہنسی کا باعث ہوا ہے۔ سرداروں اور مالداروں یا داناؤں میں سے بہت کم ہیں جنکی یہہ رائے ہوئی ہے اگر ایسا ہوا بھی ہو تو اُسوقت ہوا ہوگا کہ جب کسی انجان چیز کی امید سے اپنا سارا مال کھو بیٹھے۔ اُسنے یہہ بھی کہا کہ مسافروں کا حال ہمیشہ تباہ ہوتا رہتا ہے وے بیوقوف اور کم عقل رہے ہیں +

اُسنے اور ایسی بہت سی باتیں کیں مثلاً کہ افسوس اور ماتم سے وعظ سُننا اور روپیٹ کے گھر جانا اور ذرا سے قصور کیواسطے پڑوسی سے معافی مانگنا اور جو کسی سے کچھہ لے لیوے تو اُسے پھیر دینا اور دینداری کی خاطر بڑے بڑے آدمیوں سے چھوٹے چھوٹے قصوروں کے سبب جدا ہو جانا اور کمینوں سے محبت رکھنا اُنکی عزت اُن کی ایمانداری کے لئے کرنا یہہ سب شرم کی باتیں ہیں +

مسیحی نے پوچھا کہ تم نے کیا جواب دیا +

ایماندار بولا کہ پہلے تو میں ایسا حیران ہوا کہ کچھہ جواب نہ دیسکا۔ بلکہ اُسنے مجھکو یہانتک تنگ کیا کہ میرا خون جوش کھانے میرے چہرے پر چڑھہ آیا یعنے اسی شرم نے میرے چہرے کو لال کردیا اور گویا میری حالت سکتہ کی سی ہوگئی۔ لیکن آخر کو میں سوچنے لگا کہ جس کی آدمی کے نزدیک بڑائی ہوتی اُس سے خدا نفرت رکھتا ہی۔ اور پھر میں نے یہہ خیال کیا کہ یہہ شرم مجھے آدمیوں کی بابت تو بہت کچھہ کہتی ہی لیکن خدا اور اُس کے کلام کی بابت نہیں بتلاتی کہ وے کیا ہیں اور کہ عدالت کے دن ہمارا انصاف دنیاوی مزاج کے مطابق نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی شریعت اور دانائی کے موافق کیا جائیگا۔ سو اِس سے بہتر یہہ ہی کہ جو خدا کہتا ہی اُسی کو مانیں اگرچہ تمام دنیا کے لوگ اُس کے برخلاف ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ خدا دین کی باتوں کو پسند کرتا ہی اور خدا ملایم مزاج کو اچھا جانتا ہی اور جو آسمان کی بادشاہت کے واسطے اپنے تئیں نادان بناتے ہیں ہوشیار ہیں اور جو کنگال مسیح کو پیار کرتا ہی دنیا کے اُس بڑے آدمی سے جو مسیح سے نفرت رکھتا ہی زیادہ دولتمند ہی۔ اِسلئے ای شرم تو مجھہ سے دور ہو کیونکہ تو میری نجات کا دشمن ہی کیا میں اپنے مالک خداوند کے خلاف تجھے قبول کروں اگر میں ایسا کروں تو اُسکو جب وہ آوے کیونکر مُنہہ دکھلاؤنگا۔ اگر میں اب اُسکی راہ سے اور اُس کے نوکروں سے شرماؤں تو میں برکت کی امید کیونکر رکھہ سکونگا۔

لیکن حقیقت میں یہہ شرم بڑا ڈھیٹھ تھا میں مشکل سے اُسکو جدا کرسکا ہوں اُس نے برابر مجھے ستایا کیا اور ہمیشہ کبھی اسبات کی اور کبھی اُسبات کی کمزوری کی بابت میرے کان میں پھسپھسا تا رہا۔ مگر آخر کو میں نے اُس سے کہا کہ تمہاری یہہ سب کوششیں بیفایدہ ہیں کیونکہ جن چیزوں کو تم ناچیز جانتے ہو اُنہیں میں میں بڑا جلال دیکھتا ہوں آخر کو جب میں نے اُسے دور کر دیا تو میں یہہ گانے لگا *

خدا کے کلام کو جو مانتے ہیں * اُنکو آزمایشیں پیش آتی ہیں
وے نو بہ نو ہیں اور وقت بوقت آتے * رنج و تکلیف مسافر اُنسے پاتے
وے گرفتار ہیں اور جسم ہی سست * پر چاہئے کہ روح ہو چالاک اور چست
پس اے مسافر و ہو تم ہوشیار * مردانگی کرو رہو مت گرفتار

مسیحی بولا اے میرے بھائی میں بہت خوش ہوں کہ تم نے ایسی مردانگی سے اس پاجی کو ہٹایا کیونکہ تمہاری باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے الٹا نام پایا ہی کیونکہ وہ تو ایسا ڈھیٹھ ہی کہ کوچوں میں ہمارا پیچھا کرتا ہی اور سب آدمیوں کے سامہنے ہمیں شرمندہ کرتا ہی یعنے ہمیشہ اُس کام سے جو نیک ہی شرمندہ کرتا ہی۔ لیکن اگر وہ آپ شوخ نہوتا تو کبھی ایسی ڈھیٹائی نہ کرتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ مقابلے کرتے رہیں کیونکہ وہ تو اپنی دھمکیوں سے سوا نادانی کے اور کسی بات کو نہیں بڑھاتا ہی۔

چنانچہ سلیمان نے کہا دانشمند لوگ شوکت کے وارث ہووینگے پر جاہلوں کی ترقی خجالت ہوگی (امثال ۳-۳۵) +

ایماندار نے کہا کہ میں یہہ سمجھتا ہوں کہ ہمکو خدا سے یہہ دعا مانگنی چاہیئے کہ شرم سے مقابلہ کرنے کے لئے وہی ہماری مدد کرے +

مسیحی بولا سچ کہتے ہو پر کہا اور کوئی تم کو اُس وادی میں پھر نہیں ملا +

ایماندار نے کہا نہیں میں نے تو اور کچھہ نہ دیکھا کیونکہ دن ہی کے وقت میں اُس وادی سے نکل آیا اور موت کے سائے کی وادی سے بھی دنکو چلا آیا +

مسیحی بولا تو تم ہی خوب رہے میں نے تو جوں ہی اُس وادی میں پانوں دھرا توں ہی میری ایک بڑی سخت لڑائی اُس پلید افریطہ ملاکو سے شروع ہوئی اور مدت تک رہی ہاں میں نے خیال کیا کہ سچ مچ وہ مجھے مار ہی ڈالیگا کیونکہ اُسنے مجھے اُٹھا کے پٹک دیا اور اپنے تلے مجھے دبا لیا ایسا کہ گویا مجھے کچل ہی ڈالیگا اور اُس ہی وقت تلوار میرے ہاتھہ سے چھوٹ گئی لیکن میں نے خدا سے فریاد کی اور اُس نے میری سنی اور مجھہ کو میرے سارے دکھوں سے رہائی بخشی۔ بعد اُسکے میں موت کے سائے کی وادی میں پہنچا اور اُسنے آدھی راہ تک کچھہ روشنی نہ پائی۔ وہاں بار بار میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ اب میرا کام تمام ہوا چاہتا ہے لیکن آخر کو پو پھٹی اور دن نکل آیا اِسلئے باقی راہ آرام سے کٹی +

بارہواں باب

بکوادی کے بیان میں

بعد اسکے میں نے خواب میں دیکھا کہ جب وے چلے جاتے تھے تو اتفاقاً ایماندار نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بکوادی تھا وہ اُن سے تھوڑے فاصلے پر راہ کے کنارے کنارے چلا جاتا کیونکہ اُس جگہ پر اُن کے چلنے کے لئے راہ چوڑی تھی۔ وہ لنبا آدمی تھا اور دور سے دیکھنے میں خوبصورت تھا۔ ایماندار نے اُس سے کہا ای دوست کہاں جاتے ہو۔ آسمانی ملک کو جاتے ہو +

بکوادی نے جوابدیا ہاں میں وہاں جاتا ہوں +

ایماندار بولا کیا خوب تو مجھے امید ہو کہ ہم کو آپ کی اچھی صحبت ملیگی +

بکوادی نے کہا میں بڑی خوشی سے آپکا ساتھہ دونگا +

ایماندار بولا آئیے ہم دونوں ساتھہ ہی چلیں اور اپنے وقت کو فائدے مند باتوں کے چرچا کرنے میں کاٹیں +

بکوادی نے کہا اچھی اچھی باتوں کا چرچا کرنا خواہ تم سے ہو یا کسی دوسرے سے مجھے نہایت پسند ہو اور میں تو اِس بات سے خوش ہوں کہ میں نے اُن لوگوں کو پایا جنکے دل ایسے نیک کام کی طرف مایل ہیں کیونکہ اگر سچ پوچھیے تو ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اپنے سفر میں وقت کو ایسی اچھی باتوں میں کاٹیں بلکہ وے تو

اُن باتوں کا چرچا کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں جن سے اُنکو کچھہ فائدہ نہیں ہی اور مجھہ کو اِس سے رنج ہوتا ہی ✚

ایماندار بولا البتہ یہہ تو افسوس کی بات ہی کیونکہ سوا آسمانی باتوں کے اور کونسی باتیں بولنے کے لایق ہیں ✚

بکوادی نے کہا مجھے آپ کی باتیں نہایت ہی پسند ہیں کیونکہ آپ کا قول یقینی ہی اِسلئے میں بھی کہتا ہوں کہ ہاں کیونکہ کونسی باتیں ایسی فایدے مند ہو سکتی ہیں جیسے خدا کی باتیں ہیں۔ کونسی باتیں ایسی خوشی کی دینیوالی ہیں۔ یعنے اگر کوئی شخص اُن باتوں سے خوش ہوتا ہی جو اچنبھے کی ہیں مثلاً اگر کوئی شخص تواریخ یا راز کی باتوں کا چرچا کرنے سے خوش ہو یا اگر کوئی شخص معجزوں اور کراماتوں یا نشانوں پر گفتگو کرنا چاہے تو وہ اِن باتوں کو ایسی خوبصورتی سے لکھا ہوا سوا پاک نوشتوں کے اور کہاں پاویگا ✚

ایماندار نے کہا سچ کہتے ہو لیکن ہمارا مطلب یہہ ہی کہ ایسی باتوں کا چرچا رہے جنسے ہمکو فائدہ پہنچے ✚

بکوادی بولا میں بھی یہی کہتا ہوں کیونکہ ایسی باتونکا چرچا کرنا نہایت فائدہ مند ہی اسلئے کہ ایسا کام کرنے سے انسان بہت سی چیزوں کا علم حاصل کر سکتا ہی مثلاً دنیاوی چیزوں کی بطالت اور آسمانی چیزوں کی خوبی کی کیفیت۔ عام طور پر

یوں ہی ہی مگر خاص طور پر انسان اِن باتوں سے سرِ نو پیدا ہونے کی ضرورت سیکھتا ہی اور اپنے کاموں کا نکما ہونا دریافت کرتا اور مسیح کی صداقت کا محتاج ہوتا ہی۔ علاوہ اِس کے ان باتوں کا چرچہ کرنے سے انسان توبہ کرنا ایمان لانا دعا مانگنا صبر کرنا اور ایسی ایسی نیک باتیں سیکھتا ہی اِن باتوں سے اِنسان اپنی خاطرجمعی کے لئے اِنجیل کے بڑے بڑے وعدوں اور تسلیوں کو سیکھتا ہی۔ پھر ان باتوں سے انسان جھوٹھے گمانوں کا رد کرنا اور سچائی کا ثابت کرنا اور نادانوں کو تعلیم دینا بھی سیکھ سکتا ہی +

ایماندار نے کہا برحق اور ایسی باتیں تمہارے منہہ سے سُنکے بہت ہی خوش ہوتا ہوں +

بکواوی نے کہا افسوس اِس بات کی کمتی کے سبب سے بہت تھوڑے لوگ ہیں جو کہ ایمان کی حاجت کو معلوم کرتے اور حیات ابدی کے لئے اپنے دل میں فضل کے کام کی ضرورت کو پہچانتے ہیں برخلاف اِسکے شریعت کے کاموں پر نادانی سے بھروسا کرتے ہیں جس سے اِنسان کسیطرح آسمانی بادشاہت کو حاصل نہیں کر سکتا ہی +

ایماندار بولا معاف کیجئے آپ کا قطع کلام ہوتا ہی میں بھی آپ کے موافق کہتا ہوں کہ اِن باتوں کا آسمانی علم خدا کی بخشش ہی اور کوئی آدمی انسانی

چالاکی سے اُنکو نہیں پہنچ سکتا اور نہ صرف اُنکی بابت گفتگو کرنے سے اُنہیں پا سکتا ہی ❖

بکوادی نے کہا یہہ سب میں بخوبی جانتا ہوں کیونکہ کوئی شخص جب تک کہ اُسکو آسمان سے نہ دیا جاوے کچھہ پا ہی نہیں سکتا ہی کاموں سے کچھہ نہیں بلکہ سب کچھہ فضل سے ہی اور میں تمکو اِس کے ثابت کرنے کے لئے پاک نوشتوں میں سے ایک سو نظیر دے سکتا ہوں ❖

ایماندار بولا خیر پر وہ کونسی بات ہی جسپر ہم لوگ اِسوقت آپس میں چرچا کرینگے ❖

بکوادی نے کہا آپ کی خواہش کے موافق میں آسمانی یا زمینی چیزوں پر اخلاقی یا اِنجیلی چیزوں پر پاک یا ناپاک چیزوں پر گذشتہ یا آیندہ چیزوں پر دیسی یا پردیسی چیزوں پر ذاتی اور اتفاقی چیزوں پر گفتگو کرونگا اگر اُن سب سے ہمکو فایدہ پہنچے ❖

ایماندار کو اِس سے بڑا تعجب ہوا اور مسیحی کے پاس جا کے آہستہ سے کہا ہم نے کیسا دلاور ساتھی پایا ہی سچ مچ یہہ شخص عجیب و غریب مسافر نکلیگا ❖

یہہ سُن کے مسیحی مسکرا کے بولا یہہ شخص جس کے دم میں تم آگئے ہو اپنی بکواد سے بیسیوں کو جو اُس سے واقف نہیں ہیں دغا دیگا ❖

ایماندار نے پوچھا کیا آپ اُسے جانتے ہیں ❖

مسیحی بولا میں اُسے ایسی اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ اپنے کو بھی اُس طرح نہ جانتا ہوگا *

ایماندار نے پوچھا یہہ ہی کون *

مسیحی نے کہا اُسکا نام بکواد ہی اور ہمارے ہی شہر میں رہتا ہی تم اُسے شاید اِس سبب سے نہ جانتے ہوگے کہ ہمارا شہر بہت بڑا ہی *

ایماندار نے پوچھا بھلا وہ کس کا بیٹا ہی اور کس کوچہ میں رہتا ہی *

مسیحی نے کہا وہ چرب زبان کا بیٹا ہی اور بڑبڑیہ گلی میں رہتا ہی اور اپنے سب جان پہچانوں میں بڑبڑیہ گلی کے بکوادی کے نام سے مشہور ہی زبان کا تو میٹھا ہی لیکن آدمی ناکارہ ہی *

ایماندار نے کہا دیکھنے میں تو وہ بہت اچھا آدمی نظر آتا ہی *

مسیحی نے کہا البتہ اُن کے لئے جو اُس سے حال کے واقف نہیں ہیں وہ تو ایسا ہی ہی کیونکہ باہر تو وہ سب سے اچھا معلوم ہوتا ہی مگر گھر پر وہ سب سے بُرا آدمی ہی *

ایماندار بولا آپ کے سکر لنے سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ ٹھٹھا کرتے ہیں *

مسیحی نے کہا خدا نہ کرے کہ میں اِس مقدمہ میں ٹھٹھا کروں یا جھوٹھہ موٹھہ اُسپر تہمت لگاؤں میں اُسکا اور بھی حال بتلاتا ہوں سُنئیے یہہ شخص ہر کسیکی صحبت

کے لایق ہی اور ہر طرح کی بات بولتا ہی یعنے جیسا اب آپ سے باتیں کرتا ہی ویسا ہی آبکاری کی دوکان میں لوگوں سے باتیں کریگا اور جتنی شراب سر میں چڑھی ہوگی اُتنی ہی مُنہہ میں باتیں بھی ہونگی دینداری نہ تو اُسکے دل میں ہی نہ اُسکے گھر میں اور نہ اُس کی بوچال میں مگر جو کچھہ ہی سو اُس کی زبان پر ہی دینداری کی صرف آواز ہی آواز ہی ✣

ایماندار بولا سچ کہو تو میں نے اِس سے بڑا فریب کھایا ✣

مسیحی نے کہا البتہ وے کہتے ہیں پر کرتے نہیں لیکن خدا کی بادشاہت بات سے نہیں بلکہ قدرت سے ہی (متی ۲۳-۳ و ۱-قرنتیوں ۴-۲۰) دعا اور توبہ اور ایمان اور نئی پیدایش کی بابت وہ بہت کچھہ کرتا ہی لیکن کہنا ہی کہنا ہی باقی خیر سلہ ہی میں اُس کے گھر والوں سے بھی ملا تھا اور اُسے گھر میں اور باہر بھی دیکھا ہی اور میں جانتا ہوں کہ جو کچھہ کہتا ہوں سو سچ ہی۔ اُس کا گھر دینداری سے ایسا خالی ہی جیسا انڈے کی سفیدی مزے سے خالی ہوتی ہی۔ نہ تو وہاں دعا کی آواز سنائی دیتی ہی اور نہ گناہ سے توبہ کرنے کا کوئی نشان نظر آتا ہی بلکہ حیوان اپنے طور پر اُس سے کہیں بہتر خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ مذہب کی بدنامی اور شرم کا باعث ہی (رومیوں ۲-۲۴ و ۲۵) شہر کی جس طرف وہ رہتا ہی وہاں اُس کے سبب سے دینداری کو کوئی بھلا ہی نہیں کہتا۔ اِس لئے سب لوگ جو اُسے جانتے ہیں اُسکے

حق میں یہہ مثل کہتے ہیں باہر والے گھر میں شیطان - اُسکے گھرانے کے بیچارے لوگ بھی اُسکا یہی حال دیکھتے ہیں وہ ایسا بد مزاج اور مگرا اور ایسا بے انصاف ہی کہ اُس کے نوکر نہیں جانتے کہ کیونکر اُسکا کام کریں یا کیونکر اُس سے بولیں - جو اُس سے لین دین کرتے کہتے ہیں کہ کسی دغاباز کے ساتھہ خرید و فروخت کرنا اُسکے ساتھہ لین دین کرنے سے بہتر ہی کیونکہ اُنسے تو کچھہ امید ہی پر اِس سے مطلق امید نہیں ہی ہاں وہ اُنکے بھی کان کاٹتا ہی - سوا اِسکے وہ اپنے بیٹوں کو بھی اپنا سا کام سکھلاتا ہی اور اگر اُن میں سے کوئی ایسا ہو جس میں خدا کا خوف یا نرم دلی ظاہر ہو جاوے تو اُسکو نادان اور ڈرپوک نا اور نکما کہہ کہلے گھر سے اور کاروبار سے ہٹاتا ہی اور اُنکی تعریف کسی سے نہیں کرتا میری سمجھہ میں اُسنے اپنی بدچال سے بہتوں کو ٹھوکر کھلایا اور راہ سے پھیر دیا ہی اور اگر خدا اُسے نہ روکے تو وہ بیشک بہت اوروں کو بھی ہلاک کر ڈالیگا ✦

ایماندار نے کہا بھائی صاحب میں آپکی باتوں کا یقین کرتا ہوں نہ صرف اِسلئے کہ آپ اُسے جان کے صاف دلی سے کہتے ہیں بلکہ اِسلئے بھی کہ آپ مسیحیوں کی مانند آدمیوں کی خبر لوگوں کو دیتے ہیں کیونکہ ہو نہیں سکتا ہی کہ آپ بدنیتی سے اُس کے حق میں ایسا کہتے ہوں بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اُسی طرح کا شخص ہی جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہی ✦

مسیحی بولا اگر میں اُسکے حال سے واقف نہ ہوتا تو شاید میں بھی اُس کی بابت ویسا ہی خیال کرتا جیسا تم نے کیا ہی ہاں اگر یہہ خبر صرف اُن لوگونکے وسیلے ملتی جو مذہب کے دشمن ہیں تو البتہ میں بھی اُسکو واہیات سمجھتا کیونکہ بُرے لوگ اکثر بھلے مانسوں کو بُرا کہتے ہیں۔ لیکن یہہ سب باتیں ہاں بلکہ اور زیادہ بُری باتیں اُس کے حق میں میری جانی ہوئی ہیں جن سے میں اُسے قصوروار ثابت کر سکتا ہوں۔ سوا اِسکے اچھے لوگ اُس سے شرماتے ہیں وے اُسے نہ تو بھائی کا نام دیسکتے ہیں نہ دوست کہہ سکتے بلکہ اگر وے اُسے جانتے تو اُس کا نام لینا بھی اُن کے درمیان شرم کا باعث ہوگا ✦

ایماندار نے کہا اب میں دیکھتا ہوں کہ کہنا اور کرنا دو باتیں ہیں اور آیندہ کو ان دونوں میں فرق کیا کرونگا ✦

مسیحی بولا کہ البتہ وے دو باتیں ہیں اور اُن میں ایسا فرق ہی جیسا کہ جان اور بدن کے بیچ میں فرق ہی کیونکہ جسطرح بدن بغیر جان کے مردہ لاش ہوتا ہی اُسیطرح صرف کہنا مردہ لاش کی مانند ہوگا۔ دینداری کی جان عمل ہی وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہی سو یہی ہی کہ یتیموں اور بیووں کی مصیبت کے وقت اُنکی خبرگیری کرنی اور آپ کو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا (یعقوب ۱–۲۲–۲۷) اِس بکوادی کو اِسکی خبر نہیں ہی وہ جانتا ہی کہ صرف سُننے

اور کہنے ہی سے آدمی اچھا مسیحی ہوجاتا ہی اور اس طرح سے وہ اپنی جان کو فریب دیتا ہی۔ سُننا تو فقط بیج بونے کی مانند ہی اور کہنا پھل کو دل اور جان کے پھل ثابت کرنیکے لئے بس نہیں ہی اور ہم کو یہہ بھی یقین کرنا چاہئے کہ عاقبت میں آدمیونکا انصاف اُنکے پھلوں کے مطابق ہوگا تب یہہ نہ کہا جائیگا کیا تم ایمان لائے۔ پر یہہ پوچھا جائیگا کہ تم عمل کرنیوالے تھے یا صرف کہنے ولے۔ اور اُسی کے مطابق اُن کا انصاف ہوگا۔ دنیا کا آخری کھیت کاٹنے کے وقت سے مشابہ کیا گیا ہی (متی ۱۳-۳۰) اور اُسوقت آدمی سوا پھل کے اور کسی چیز کا لحاظ نہیں رکھتا ہی ہاں البتہ جو چیز ایمان سے خالی ہو وہ اُسوقت قبول تو نہ ہوگی لیکن میں یہہ اسلئے کہتا ہوں تاکہ تم پر ظاہر کروں کہ بکوادی کا اقرار عدالت کے دن میں کیسا بے بنیاد ٹھہریگا ✣

ایماندار بولا کہ اس سے مجھے موسیٰ کی وہ بات یاد آتی ہی جو اُس نے پاک جانوروں کی بابت کہی ہی (احبار ۱۱ باب اور استثنا ۱۴ باب) یعنے کہ وہ جانور پاک ہی جسکا کھر چرا ہوا اور جگالی کرتا ہو نہ وہ جسکا صرف کھر چرا ہو یا وہ جو صرف جگالی کرتا ہو۔ مثلاً خرگوش جگالی کرتا ہی تسپر بھی وہ ناپاک ہی کیونکہ اُسکا کھر چرا ہوا نہیں ہی۔ بکوادی ٹھیک اِسی کے موافق ہی کیونکہ وہ جگالی تو کرتا ہی یعنے وہ علم کی تلاش کرتا ہی وہ باتوں کی جگالی کرتا ہی مگر اُسکا کھر چرا ہوا نہیں ہی یعنے وہ گنہگاروں کی راہ سے الگ نہیں ہوتا ہی

بلکہ خرگوش کی مانند کتے یا ریچھ کے سے پانوں رکھتا ہی اور اِسلئے وہ ناپاک ہی +
مسیحی نے کہا سچ سچ ہی تم نے اِن آیتوں کے معنی انجیل کے مطابق صحیح کہے ہیں۔ مگر میں اِسپر کچھ اور بھی کہونگا یعنے پولس نے بعض آدمیوں کو ہاں بڑے بولنیوالوں کو ٹھنٹھنا تا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ کہا ہی (۱۔قرنتیوں ۱۳۔۱۔۲) یعنے جیسا دوسری جگہہ میں انکا بیان کرتا ہی وہ بیجان چیزیں ہیں جن سے آواز نکلتی ہی (۱۔قرنتیوں ۱۴۔۷) بیجان چیزیں یعنے جن میں نہ حقیقی ایمان ہی اور نہ انجیلی نعمتیں ہیں پس اگرچہ ایسے لوگوں کا بولنا فرشتوں کا ساکھی ہووے تو بھی وے آسمان کی بادشاہت میں حیات کے فرزندوں کے درمیان دخل نہ پا سکینگے +
ایماندار بولا اخیر میں تو پہلے بھی اُسے کم چاہتا تھا لیکن اب میں اُسکی صحبت سے بالکل بیزار ہو گیا ہوں۔ پر اب میں کیا کروں کہ اُس سے چھٹکارا پاؤں +
مسیحی نے کہا اگر تم میری صلاح پر عمل کرو تو وہ بھی تمہاری صحبت سے جلد ناراض ہو جائیگا لیکن اگر خدا اپنے فضل سے اُسکے دل کو چھوئے اور اُسے بدل ڈالے تو بات ہی دوسری ہی +
ایماندار بولا آپ کی کیا صلاح ہی میں کیا کروں +
مسیحی نے کہا میری صلاح یہہ ہی کہ تم اُس کے پاس جاؤ اور مذہب کی تاثیر پر کوئی بھاری سوال اُس سے کرو اور جب وہ اُسے منظور کرے تو اُس سے

صفائی سے پوچھو کہ کیا یہہ بات تمہارے دل اور تمہارے کاروبار میں بھی پائی جاتی ہی یا فقط زبانی گفتگو ہی +

تب ایماندار اُس کی طرف پھرا اور بکوادی کے پاس جا کے اُس سے پوچھا ای دوست کہو کیا خبر ہی +

بکوادی نے جوابدیا اچھی خبر ہی میں نے تو گمان کیا تھا کہ اِس عرصہ میں ہم لوگ بہت سی باتوں کی بات چیت کر چکتے +

ایماندار بولا بھلا تو اب شروع کیجئے اور میرا سوال آپ سے یہہ ہی کہ جب خدا کا فضل آدمی کے دل میں ہوتا ہی تو وہ کیونکر ظاہر ہوتا ہی +

بکوادی نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ ہماری گفتگو چیزوں کی تاثیر کے حق میں ہوگی۔ بھلا یہہ تو بہت اچھا سوال ہی اور میں خوشی سے اِسکا جواب دونگا۔ میرا جواب یہہ ہی۔ پہلے جب کہ کسی کے دل میں خدا کا فضل ہوتا ہی تو اُس دل سے گناہ کے خلاف آہ کی آواز نکلتی ہی۔ دوسرے +

اتنے میں ایماندار بول اُٹھا ٹھہرئے صاحب میری دانست میں بہتر ہوگا کہ ایک ایک بات کا اُس کے ذکر کے ساتھہ ہی تصفیہ ہو جائے۔ میری سمجھ میں یوں کہنا چاہیئے کہ جس دل میں خدا کا فضل ہوتا ہی وہ یوں ظاہر ہوتا ہی کہ اُس دل میں گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہی +

بکوادی نے کہا کیوں گناہ کی خاک اُڑانے اور اُس سے نفرت کرنے میں کیا فرق ہے +

ایماندار بولا بڑا فرق ہے۔ کوئی آدمی حیلہ بازی سے گناہ کی خاک تو اُڑا سکتا ہے لیکن جب تک کہ دلی نفرت نہ ہو تب تک کوئی اُس سے گھن نہیں کر سکتا ہے میں نے بہتوں کی زبانی گرجے میں گناہ کی خاک اُڑاتے ہوئے سُنا ہے جو اپنے دل میں اور گھر میں بلکہ اپنی گفتگو میں بھی اُس کے نشان رکھتے تھے (پیدایش ۳۹-۱۵) یوسف کی خاتون بلند آواز سے چلا اُٹھی گویا کہ وہ بڑی پارسا تھی مگر باوجود اُس سبکے وہ اُسکے ساتھ ناپاک ہونا چاہتی تھی۔ بعض آدمی گناہ کی مٹی ایسی پلید کرتے ہیں کہ جیسے کوئی ما اپنے گود کے بچے کو چلّا چلّا کے ڈانٹتی ہے جب کہتی ہے کہ تو بڑا میلا ہے تو بڑا نٹ کھٹ ہے پر بعد اُسکے مارے پیار کے اُسے کلیجے سے لگا کے چومنے لگتی ہے +

بکوادی نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف میری باتوں کی گرفت کرتے ہیں +

ایماندار بولا نہیں نہیں میں صرف ترتیب کے ساتھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ بھلا تو دوسری بات کیا ہے جس سے تم فضل کے کام کے نشان ثابت کرتے ہو +

بکوادی نے کہا کہ انجیل کے رازوں کا بڑا علم +

ایماندار بولا یہہ نشان تو پہلے ہی ہونا چاہئے تھا لیکن چاہے پہلے ہو چاہے پیچھے ہو پر یہہ بھی جھوٹھ ہے کیونکہ انجیل کے رازوں کا علم بلکہ بڑا علم

حاصل ہو سکتا ہی اور تسپر بھی ہو سکتا ہی کہ فضل کا کام دل میں نہ ہووے۔ ہاں اگر کوئی آدمی سارا علم کیوں نہ جانے اور آپ کچھہ نہ ہووے تو وہ خدا کا فرزند نہیں ہو سکتا (۱-قرنتیوں ۱۳-۲) جب مسیح نے کہا کہ کیا تم یہہ سب باتیں جانتے ہو۔ اور شاگردوں نے جوابدیا ہاں تب اُس نے کہا کہ مبارک ہو تم اگر تم اُنہیں کرو۔ وہ برکت کو اِن باتوں کے جاننے پر نہیں بلکہ اُنپر عمل کرنے پر موقوف رکھتا ہی۔ کیونکہ ایک علم وہ ہی جسکے ساتھہ عمل نہیں ہی یعنے وہ جو اپنے آقا کی مرضی جانتا ہی اور اُسے نہیں بجا لاتا۔ کوئی شخص فرشتے کی مانند جان سکتا ہی تسپر بھی مسیحی نہیں ہوتا اِسلئے تمہارا یہہ نشان صحیح نہیں ہی۔ جاننا تو ایک بات ہی جو کہنے والے اور فخر کرنیوالے کو خوش کر سکتا ہی لیکن جو عمل کرتا ہی وہ خدا کو خوش کرتا ہی۔ یہہ نہیں کہ بغیر علم کے دل نیک ہو سکتا ہی کیونکہ بغیر علم کے دل کچھہ چیز نہیں ہی۔ اِسلئے دو قسم کے علم ہیں ایک تو وہ علم ہی جو صرف چیزوں کے غور و تامل سے واسطہ رکھتا ہی اور دوسرا وہ جسکے ساتھہ ایمانی فضل و محبت ہی جس کے سبب آدمی دل سے خدا کی مرضی بجا لاتا ہی۔ اِنمیں سے پہلا تو بولنیوالے کے کام آتا ہی مگر دوسرے کے بغیر سچا مسیحی خوش نہیں ہوتا جیسا لکھا ہی مجھے فہم عطا کر اور میں تیری شریعت کو حفظ کرونگا ہاں میں اُسے اپنے سارے دل سے یاد کر رکھونگا (زبور ۱۱۹-۳۴) ✣

بکوادی سنے کہا کہ آپ پھر میری بات ناحق پکڑتے ہیں یہہ تو تربیت کے لئے نہیں ہے +

ایماندار بولا بھلا تو آپ مہربانی کر کے کوئی دوسرا نشان اِس فضل کے کام کا بتلائیے کہ کیونکر وہ ظاہر ہوتا ہے +

بکوادی سنے کہا آپ مجھے معاف کیجیے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے اور آپ کے بیچمیں اتفاق ہونا محال ہے +

ایماندار بولا خیر اگر آپ نہ بتاویں تو مجھے اجازت دیجئے کہ میں بیان کروں +

بکوادی سنے کہا جو چاہیے سو کیجیے +

ایماندار بولا سنیئے جب فضل کا کام کسی کے دل میں شروع ہوتا ہے تو بیشک یا تو اُسی شخص پر یا اوروں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً جس کے دل میں یہہ کام ہوا وہ اُسپر یوں ظاہر ہو جاتا ہے کہ اُسکا گناہ اُسپر ثابت ہو جاتا ہے خصوصاً اُس کی طبیعت کی آلودگی اور بے ایمانی اُسپر کھل جاتی ہے جسکے سبب اُسکو یقین ہوتا ہے کہ اگر خدا کی رحمت عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے مجھہ پر نہو تو میں ضرور لعنتی ہونگا۔ اِن باتوں کے دیکھنے اور جاننے سے اُسکے دل میں گناہ کے سبب غم اور شرم پیدا ہوتے اور نجات دینیوالا اُس کے دلپر ظاہر ہوتا ہے (زبور ۳۸۔ ۱۸ و یرمیا ۳۱۔ ۱۹ و مرقس ۱۶۔ ۱۶ و یوحنا ۱۶۔ ۸ و رومیوں ۷۔ ۲۴ و گلتیوں ۲۔ ۱۶ و مکاشفات ۱۔ ۶)

وہ اُسکے ساتھہ عمر بھر لگے رہنے کی ضرورت کو دیکھتا ہی تب وہ بھوکھا اور پیاسا ہو کے اُس کے پیچھے پڑتا ہی اور اس بھوکھہ کی آسودگی کے لئے وعدہ بھی کیا گیا ہی۔ اب جیسا اُس کے ایمان میں طاقت ہوگی ویسی ہی اُسکی محبت پاکیزگی کی طرف ہوگی ویسی ہی اُسکی آرزو اپنے نجات دینیوالے کی پہچان کے لئے زیادہ ہوگی اور وہ اِس جہان میں بھی اُسکی خدمت کرنے کو تیار رہیگا۔ لیکن اگرچہ فضل کا کام یونہیں ظاہر ہوتا ہی تسپر بھی آدمی اکثر غلط فہمی سے سمجھتے ہیں کہ فلانا کام فضل کی بدولت ہوا ہی جبکہ ایسا نہیں ہوا اِسواسطے فضل کی پہچان کے لئے بہت اچھی تمیز درکار ہی (متی ۵-۶ و یوحنا ۱۶-۹ و اعمال ۴-۱۲ و گلیتیوں ۲-۱۵ و ۱۶ و مکاشفات ۲۱-۶) +

بعض پر فضل کا کام مسیح پر ایمان لانیکے یقینی اقرار سے ظاہر ہوتا ہی اور پھر بھی اُس ایمانکے مطابق اپنی گذران کرنے یعنے پاکیزہ گذران سے مثلاً دلی پاکیزگی خاندانی پاکیزگی (اگر وہ گھر بار رکھتا ہو) دنیا کے لوگونسے پاکیزگی کے ساتھہ بات چیت کرنے سے۔ اِس سے اُسکو یہہ تعلیم ملتی ہی کہ گناہ سے دلی نفرت کرے اور اُس گناہ کے سبب پوشیدہ میں اپنے سے بھی نفرت کرے اور اپنے گھرانے کو بھی گناہ کی طرفسے کھینچے اور پاکیزگی کو دنیا میں بڑھاوے پر نہ صرف باتوں سے جیسا ریاکار یا بکواد ی شخص کر سکتا ہی بلکہ ایمان اور محبت کے ساتھہ کلام اللہ کی قدرت کے عملی تابعدار ہونے سے

(ایوب ۲۴-۵ و ۶ وزبور ۱-۲ و ۳ وحزقییل ۲۰-۴۳ و ۳۶-۲۵ ومتی ۵-۸ و
یوحنا ۱۴-۱۵ ورومیوں ۱۰-۱۰ وفلپیوں ۱-۲۷ و ۳-۱۷) اور جو کہ میں نے فضل کے
کام اور اُسکے ظاہر ہونے کا یہہ بیان کیا ہے اگر آپ کو اس میں کچھہ عذر ہو تو کہئے
نہیں تو مجھے اجازت دیجئے کہ دوسرا سوال آپ سے کروں +
بکوادی نے کہا کہ نہیں مجھے کچھہ عذر نہیں ہے میں فقط سُننے چاہتا ہوں سو
آپ اپنا دوسرا سوال پیش کیجئے +
ایماندار بولا کہ وہ یہہ ہے کیا آپ نے اِس بیان کے پہلے حصہ کا تجربہ کیا ہے
اور کیا آپ کے کام اور کلام اُسپر گواہی دیتے ہیں یا آپ کے مذہب کی بنیاد صرف
زبانی گفتگو پر ہے اور عمل اور سچائی پر نہیں ہے میری غرض یہہ ہے کہ اگر آپ اِسکا جواب
دینا چاہیں تو صرف اتنا ہی کہئے جسکی بابت خدا آسمان پر سے آمین کہیگا اور آپ کی
تمیز بھی دل میں اُسے سچ کہے کیونکہ وہ جو اپنی تعریف کرتا ہے مقبول نہیں ہوتا مگر
جسکی تعریف خداوند کرے علاوہ اِس کے یہہ کہنا کہ میں ایسا ہوں جب کہ میری بات
چیت اور میرے سب پڑوسی مجھے کہیں کہ تو جھوٹھہ کہتا ہے تو یہہ بڑی بُرائی ہے +
تب بکوادی پہلے تو شرمانے لگا لیکن پھر سنبھل کے اُسنے یوں جواب دیا کہ اب
آپ تجربہ اور تمیز اور خدا کی طرف آئے اور جو کچھہ کہا گیا ہے اُس کی سچائی کے لئے
اُسکی طرف رجوع لائے ہیں - اِس طرح کی گفتگو کی امید مجھے نہ تھی اور نہ میں

ایسے سوالونکا جواب دینا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ سوا اِسکے کہ آپ اپنے تئیں دینی معلم ٹھہرانے میں ایسے سوالوں کے جواب دینے کی ضرورت نہیں دیکھتا بلکہ اگر آپ اپنے کو ایسا قرار بھی دیں تو بھی میں آپ کو اپنا منصف نہ بناؤنگا۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے یہہ تو بتلائیے آپ مجھ سے ایسے سوال کیوں کرتے ہیں +

ایماندار بولا اِسلئے کہ میں نے دیکھا کہ تم بات کرنے میں بڑے تیز ہو اور سوا گمان اور خیال کے اور کچھ پونجی نہیں رکھتے ہو۔ سوا اِسکے میں سچ سچ کہدوں میں نے تمہاری بابت سُنا ہی کہ تم ایسے شخص ہو جسکی دینداری صرف باتوں ہی کی ہی اور تمہاری بات چیت ہی سے ظاہر ہوتا ہی کہ تمہارا دینی اقرار جھوٹھا ہی۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم مسیحیوں میں ایکداغ ہو اور کہ دین تمہاری بیہودہ باتوں کے سبب خراب ہوتا جاتا ہی بعض ابھی تمہاری بدچلنی سے ٹھوکر کھا گئے ہیں اور کئی ایک ایسے بھی ہیں جو تمہارے چلن کے سبب ہلاک ہونے کے خطرے میں پڑ رہے ہیں۔ تمہارا دین اور شراب خانہ اور لالچ اور ناپاکی اور قسم کھانا اور جھوٹھ بولنا اور بُری صحبت رکھنا سب ایک ساتھ رہتے ہیں۔ تمہاری بابت وہ مثل سچ ہی جو کسبی کے حق میں کہی گئی ہی کہ وہ سب عورتوں کے لئے شرم کا باعث ہی۔ اُسی طرح تم سب مسیحی دین کے اقرار کرنیوالوں کے لئے شرم کے باعث ہو +

بکوادی نے کہا کہ تم تو اِدھر اُدھر کی خبریں سُننے کو تیار ہو اور بغیر سوچے

ایسا انصاف کرتے ہو تو میرے نزدیک تم کم سمجھ یا سڑی آدمی ہو۔ ایسے شخص سے میں بات نہیں کرتا سو اب رخصت ہوتا ہوں +

تب مسیحی نزدیک آیا اور اپنے بھائی سے کہا کہ کیوں میں نے کہا نہ تھا کہ کیا ہوگا۔ دیکھو تمہاری باتیں اور اُسکی نفسانی خواہشیں نہیں ملسکیں۔ اُسنے اپنی چال سدھارنے سے تم کو چھوڑنا زیادہ پسند کیا لیکن اب تو وہ چلا گیا۔ بھلا اُسے جانے دو اِسمیں سوا اُس کے اور کسی کا نقصان نہیں ہے۔ بڑی بات یہہ ہے کہ اُسنے ہم دونوں کو اُس سے الگ ہو جانے کی تکلیف سے بچا لیا کیونکہ اگر وہ ایسا ہی ہو کے تمہارے ساتھہ رہتا تو وہ تمہاری سنگت میں ایک داغ ہوتا علاوہ اِسکے حواری کہتا ہے کہ ایسوں سے اپنے تئیں الگ رکھو +

ایماندار بولا میں اِس بات سے خوش ہوں کہ میں نے اُس کے ساتھہ تھوڑی سی باتیں کیں شاید وہ اُنپر پھر غور کریگا۔ خیر جو ہوا سو ہوا میں نے اُس کے ساتھہ صفائی سے باتیں کیں سو اب اگر وہ ہلاک ہو تو میں اُسکے خون سے بری ہوں +

مسیحی نے کہا کہ تم نے خوب کیا کہ اُس کے ساتھہ ایسی صفائی کے ساتھہ باتیں کیں کیونکہ آج کل ایسی سچائی لوگوں میں بہت کم ہے اور اِس سبب سے بہتوں کی ناک میں مذہب گویا بدبو کرتا ہے کیونکہ جب دیندار ایسے نادان بکوادی کو قبول کر کے اپنے ساتھہ رکھتا ہے جسکی دینداری صرف لفظوں میں ہے اور اپنی بول چال میں

خراب اور بیہودہ ہی تو دنیا کو حیران کرتے اور مسیحی مذہب پر گویا عیب لگاتے اور راست بازوں کو غمگین کرتے ہیں۔ کاش کہ سب آدمی ایسا ہی کرتے جیسا تم نے کیا ہی تو وے یا تو مذہب سے زیادہ موافقت کرتے یا مقدسوں کی صحبت اُنہیں ایسی سخت معلوم ہوتی کہ وے اُس سے چھوڑ بھاگتے ✣

یونہی وے اُن چیزوں کی بابت جو اُنہوں نے راہ میں دیکھی تھیں گفتگو کرتے ہوئے آگے بڑھے اور راہ میں اُنکو پھر تکلیف نہ ملی کیونکہ اُن کی گذر ایک جنگل میں سے تھی ✣

تیرہواں باب

اِسکے بیان میں کہ بطلان کے میلے میں مسیحی اور ایماندار کیونکر ستائے گئے

اب ایسا ہوا کہ جب مسیحی اور ایماندار اُس جنگل کو قریب طے کر گئے تھے تو ایماندار نے پیچھے پھر کے دیکھا اور ایک شخص کو پیچھے آتے دیکھہ کے پکار اُٹھا یہہ کون آتا ہی۔ مسیحی نے اُس کی طرف دیکھہ کے کہا یہہ تو میرا مہربان دوست خادم الدین ہی۔ ایماندار نے کہا ہاں وہ میرا بھی دوست ہی کیونکہ وہی مجھہ کو اِس راہ میں لایا ہی۔ خیر جب خادم الدین اُنکے پاس آیا تو اُن سے یوں سلام علیک ہوا اے میرے عزیزو تم پر سلامتی ہوجیو اور آپ کے مددگاروں پر بھی سلامتی ہوجیو ✣

مسیحی بولا آپ خوب آئے۔ آپ کے چہرے کو دیکھتے ہی آپکی اگلی مہربانیاں اور محبتیں جو آپ نے میری ابدی بہتری کے لئے کیں مجھے یاد آتی ہیں +

ایماندار بھی بولا کہ ہزار مرتبہ مرحبا آپ کی صحبت ہم غریب مسافروں کے لئے کیسی اچھی ہے +

تب خادم الدین نے پوچھا کہ ای میرے دوست تم پر کیا گذرا کس کس سے ملاقات ہوئی اور تمہارا چال چلن کیسا رہا +

تب مسیحی اور ایماندار نے اپنی اپنی راہ کی ساری حالت کہہ سنائی اور بتلایا کہ کیسی کیسی مشکلات ہم پر آئیں +

تب خادم الدین بولا میں نہایت خوش ہوں نہ اِسلئے کہ تم بہت سے امتحانوں میں پڑے بلکہ اِسلئے کہ تم غالب آئے اور باوجود بہت سی کمزوریوں کے تم اِس راہ میں آج تک قایم رہے۔ میں اِس بات سے اپنے لئے اور تمہارے لئے بہت خوش ہوں کہ میں نے بویا اور تم نے کاٹا اور وہ دن آتا ہی جب وہ جو بوتا ہی اور وے جو کاٹتے ہیں دونوں باہم خوش ہونگے (یوحنا ۴۔ ۳۶) یعنے اگر تم قایم رہو کیونکہ اگر تم سُست نہ ہو جاؤ تو بر وقت کاٹوگے (گلتیوں ۶۔ ۹) اب وہ تاج جو لازوال ہی تمہارے سامھنے دھرا ہی اِسلئے ایسا دوڑو کہ تم اُسے پاؤ (۱۔ قرنتیوں ۹۔ ۲۴۔ ۲۷) کیونکہ بعض اُس تاج کے لئے دوڑتے ہیں اور جب دور تک

جاتے تو دوسرا آتا اور اُسے اُنسے لے لیتا ہی اِسلیئے جو تم نے پایا ہی اُسے تھام رکھو تاکہ کوئی تمہارا تاج نہ لے (مکاشفات ۳-۱۱) شیطان ابتک تمہیں چھیڑ سکتا ہی تم نے گناہ کے مقابلہ میں کوشش کرکے ہنوز خون تک ساہنا نہیں کیا۔ چاہیئے کہ آسمانی بادشاہت نت تمہارے ساہمنے بنی رہے اور اُن چیزوں کی بابت جو دیکھنے میں نہیں آتیں پکّا ایمان رکھو اور اِس دنیا کی کسی چیز کو اپنے دل میں آنے مت دو اور سب سے زیادہ اپنے دلوں کی اور اُن کی خواہشوں کی خوب نگاہبانی کرو کیونکہ وے سب چیزوں سے زیادہ فریبی ہیں۔ اپنے چہروں کو پتھر کی مانند سیدھا کرو آسمان اور زمین کی ساری قدرتیں تمہاری طرف ہیں +

تب مسیحی نے اُس نصیحت کے لئے اُسکا شکر کیا اور یہہ بھی کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمکو اور باتیں بھی سکھلاویں تاکہ اِس باقی راہ میں اُنسے ہمارا فایدہ ہو اور ہم جانتے ہیں کہ آپ تو نبی ہیں اور جو چیزیں ہم پر ہونگی آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ کیونکر اُنکا مقابلہ کریں اور اُنپر غالب آئیں +

خادم الدین نے جوابدیا ای میرے بچو تم نے انجیل کی سچائی کے کلام میں سُنا ہی کہ تم کو ضرور ہی کہ بہت مصیبتیں سہہ کے خدا کی بادشاہت میں داخل ہو اور یہہ کہ ہر شہر میں قید اور مصیبت تمہارے لئے تیار ہیں اِسواسطے تم کو یہہ بھروسا نہ کرنا چاہیئے کہ بغیر تکلیف کے اپنا سفر طے کروگے کیونکہ کسی نہ کسی طرح کی تکلیف

ضرور ہی ہوگی تم نے اِن باتونکی سچائی کچھہ کچھہ پرکھہ لی ہے اور اَور ہیں جو جلد تم پر آوینگی کیونکہ اب تم اِس جنگل سے قریب پار ہونے پر ہو اور جلد ایک شہر میں پہنچوگے اُس شہر میں تم بڑی سختی کے ساتھہ دشمنوں سے گھیرے جاؤگے جو تم کو یہانتک تنگ کرینگے کہ تمکو مار ہی ڈالینگے اور تم یقین کرو کہ تم میں سے ایک یا تم دونوں اُس گواہی پر جو تم رکھتے ہو اپنے خون سے ضرور مُہر کروگے لیکن مرنے تک ایماندار رہیو تو بادشاہ تم کو زندگی کا تاج بخشیگا۔ وہ جو وہاں مریگا اگرچہ اُسکی موت عجیب ہوگی اور شاید اُسکا دُکھہ بڑا ہوگا تو بھی اِس کا حال اپنے ساتھی کی حالت سے اچھا ٹھہریگا نہ صرف اِسلیئے کہ وہ آسمانی شہر میں جلد پہنچ جائیگا بلکہ اِسلیئے کہ وہ بہت سی مصیبتوں سے بچ جائیگا جنہیں دوسرے کو اپنے باقی سفر میں سہنی پڑینگی۔ لیکن جب تم اُس شہر میں پہنچو اور وہاں پر میرا کلام سچ پاؤ تو اپنے دوست کو بھی یاد کیجیو اور مردانگی کیجیو اور اپنی جانوں کو نیکوکاری کرتے ہوئے اپنے خدا کو اُسے خالقِ ایمان جانکر سپرد کرتے رہیو ٭

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ جب وے جنگل سے گذر گئے تو اُنہوں نے فوراً اپنے سامہنے ایک شہر دیکھا اُس شہر کا نام بطلان تھا اور اُس شہر میں ایک میلا لگتا تھا جسے بطلان کا میلا کہتے تھے۔ یہہ میلا سال بھر برابر لگا ہی رہتا ہے اور اِس کو بطلان کا میلا اِسلیئے کہتے ہیں کہ وہ شہر جس میں یہہ لگا



رہتا ہی بطلان سے بھی ہلکا ہی اور اِسلیئے بھی کہ جو کچھہ وہاں آتا اور بکتا ہی سب بطلان ہی (واعظ ۱۱-۸ و ۱-۲-۱۴ و ۲-۱۱-۱۷ اوریسعیا ۴۰-۱۷) +

اُس میلے کا شروع کچھہ نیا تو نہیں ہی بلکہ وہ قدیم سے ہوتا آیا ہی یعنی قریب پانچہزار برس کے ہوئے کہ مسافر آسمانی شہر کا سفر کرتے تھے تب بعلزبول اور ہلاکو اور دشمن نے یہہ دریافت کر کے کہ وہ راہ شہر بطلان میں سے ہو کے گئی ہی ایک میلے کی ایجاد کی یعنے ایسا میلا کہ جس میں سب قسم کا بطلان بیچا جاوے اور سال بسال برابر لگا رہے۔ پس اس میلے میں یہہ چیزیں بکتی ہیں یعنے حویلیاں زمینیں بیپار اسامیاں ترقی سربلندیاں عزتیں گانوں سلطنتیں شہوتیں خوشیاں اور ہر قسم کی عشرتیں مثلاً کسبیاں جوروان شوہر لڑکے آقا نوکر چاکر زندگیاں خون بدن جانیں چاندی سونا موتی جواہر اور کیا کچھہ نہیں +

اور علاوہ اِسکے اِس میلے میں ہر وقت جعلسازیاں دغابازیاں قماربازیاں کھیل تماشے ہوتے اور احمق بھانڈ لچے اور شہدے ہر قسم کے دکھائی دیتے ہیں +

یہاں چوریاں خون زناکاریاں اور جھوٹھی قسمیں بھی خون کی رنگت میں مفت نظر آتی ہیں +

اور جیسا کہ دوسرے چھوٹے میلوں میں نام بنام بہت سی صفیں

اور گلئیں ہوتی ہیں اور وہاں ویسی ہی چیزیں بکتی ہیں ویسا ہی یہاں بھی خاص خاص جگہیں صفیں اور گلئیں (یعنے ملک اور مملکتیں) ہیں جہاں اِس میلے کے اسباب بہت جلد پائے جاتے ہیں۔ یہاں انگریزی صف فرانسیسی صف اٹالیانی صف سپینی صف اور الیمانی صف ہیں جہاں قسم قسم کی بطالت بیچی جاتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ دوسرے میلوں میں کوئی نہ کوئی چیز میلے بھر میں انوکھی ہوتی ہے ویسا ہی اِس میلے میں روم کا اسباب اور اُس کی سوداگری سب سے بڑھکے انوکھی ہے لیکن البتہ انگریزوں نے اور بعض اور قوموں نے اُس اسباب کو ناپسند کیا ہے +

غرض آسمانی شہر کی راہ اِس ہی شہر کے بعیتر سے ہوکے نکلی ہے اور جو کوئی اُس شہر کو جایا چاہے اور اِس بستی میں سے ہوکے نہ جائے تو اُسے ضرور دنیا چھوڑنی ہوگی (۱ قرنتیوں ۵ ـــ ۱۰) خود امیر الامراجب یہاں تھے تو اسی بستی میں سے ہوکے عین میلے ہی کے دن اپنے ملک کو گئے ہاں اِس میلے کا مالک بعلزبول ہی تھا جس نے بطالت خریدنے کے لئے اُسے بُلایا اور اگر وہ بعلزبول کو اُدھر سجدہ کرتے تو اُدھر کے مالک بنجاتے اور اِس سبب سے کہ اُس کی بڑی عزت تھی بعلزبول نے اُسے کوچے کوچے گھمایا اور ایک بات کی بات میں اُسے دنیا کی ساری بادشاہتیں دکھائیں کہ اگر ہوسکے تو اُس مبارک کو پھسلا لیوے

اور سستی کر کے اُس کے ہاتھہ اپنی بطالت میں سے کچھہ بیچ لے لیکن اسکی مرضی سوداگری کرنیکی نہ تھی اِسواسطے اُسنے اِن بطالت کی قدر ایک دمڑی بھر بھی نکر کے اُس بستی سے نکل کھڑے ہوئے (متی ۴-۸-۱۰ الوقا ۴-۵-۸) سو یہہ میلا ایک بڑی پُرانی بات ہی اور عرصہ سے ہوتا آیا ہی اور بڑا بھاری میلا ہوتا ہی +

اب مسافروں کو اس میلے میں سے ہوکے گذرنا ضرور تھا۔ بھلا تو اُنھوں نے ایسا ہی کیا لیکن دیکھو جیوں ہی وے میلے کے اندر گھسے تیوں ہی میلے کے سب لوگ بلکہ ساری بستی کے لوگ گھبرا گئے اور چارونطرف سے آکے اُن کو گھیر لیا اور بڑا ہنگامہ اِن سبھوں سے کیا جیسا نیچے لکھا جاتا ہی +

پہلے اِسلئے کہ اُن کی پوشاک میں اور میلے والوں کی پوشاکوں میں بڑا فرق تھا اِسواسطے میلے کے لوگ اُنکو ٹکٹکی باندھہ کے تاکتے رہے بعض نے کہا وے بیوقوف ہیں اور بعض بولے وے پاگل ہیں اور اوروں نے کہا وے پردیسی ہیں (ایوب ۱۲-۴ و ۱قرنتیوں ۴-۹) +

دوسرے اِسلئے کہ وے اُن کی بولی سے بھی تعجب کرتے تھے کیونکہ اُن کی بولی کے سمجھنے والے کم تھے۔ اُن کی تو کنعانی بولی تھی لیکن میلے والے سب کے سب دنیاوی آدمی تھے اِس سبب سے میلے کے اس سرے سے اُس سرے تک وے وحشی معلوم ہوتے تھے +

تیسرے اِسلئے کہ سوداگروں کو اسبات سے بڑی ہنسی معلوم ہوئی کہ اِن مسافروں نے اُنکے تمام اسباب کو ایسا ہلکا سمجھا کہ مسافروں نے اُس کیطرف نگاہ بھی نہ کی۔ اور جب وے اُنسے کہتے کہ کچھہ خریدئے تو وے اپنی اُنگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھہ کے یہہ فریاد کرتے کہ میری آنکھوں کو پھیر دے کہ باطل کو نہ دیکھیں (زبور ۱۱۹-۳۷) اور اوپر کیطرف دیکھہ کے کہتے تھے کہ ہمارا بیوپار اور سوداگری آسمان پر ہی (فلپیوں ۳-۲۰ و ۲۱) ✣

تب ایک شخص ٹھٹھا کرتا ہوا آیا اور اُنہیں دیکھہ کے پوچھنے لگا کہ تم کیا خریدوگے لیکن اُنہوں نے اُسپر غور سے نگاہ کرکے جواب دیا کہ ہم سچائی کو خریدینگے (امثال ۲۳-۲۳) اِسپر میلے کے لوگوں کو اُنہیں زیادہ پاجی سمجھنے کا قابو ملا چنانچہ بعض تو اُنسے ٹھٹھا کرتے بعض ملامت کرتے اور بعض اُنہیں مارنے کو حکم دیتے تھے۔ آخر بات یہانتک بڑھی کہ ہلڑ مچ گیا میلے میں بڑا بلوا شروع ہوا اور بڑی بے انتظامی ہوگئی۔ تب میلے کے سردار کو خبر پہونچی وہ سُنتے ہی دوڑا ہوا چلا آیا اور اپنے بڑے معتبر دوستوں میں سے کئی ایک کو مقرر کیا کہ اُن مردوں کی تحقیقات کریں۔ پس وے اُنکا حال دریافت کرنے کو بیٹھہ گئے اور اُنسے سوال کیا کہ تم کہانسے آتے ہو اور کہاں جاؤگے اور ایسا کپڑا پہن کے تم نے یہاں پر کیا کیا ہی۔ اُن مردوں نے جواب دیا کہ ہم مسافر اور دنیا میں پردیسی ہیں

اور اپنے ملک کو یعنے آسمانی یروسلم کو جاتے ہیں (عبرانیوں ۱۱-۱۳-۱۶)
ہم نے اس بستی کے لوگوں کا کچھ حرج نہیں کیا اور نہ یہاں کے سوداگروں کا
کچھ نقصان کیا کہ وے ہم کو اسطرح پر پکڑ رکھیں اور ہم کو سفر سے روکیں جب
ایک شخص نے ہم سے پوچھا کہ تم کیا خریدو گے تو ہم نے کہا کہ ہم سچائی خریدینگے
اور اِسکے سوا ہم نے کچھ بھی نہیں کہا۔ لیکن وے تحقیقات کرنیوالوں نے اُنہیں
پاگل سمجھا جو اِس میلے کو بگاڑنے کی خاطر آئے ہیں پس اُنہوں نے اُنہیں پکڑا
اور خوب سا مارا اور اُنہیں دھول میں لوٹا لا تب اُنہیں پنجرے میں بند کرکے
بازار میں رکھا تا کہ وے میلے والوں کے لئے تماشا ہوویں۔ چنانچہ وے چند روز
یوہیں بند رہے اور سارے لوگ اُنسے کھیل ٹھٹھا کرتے تھے میلا کا سردار
بھی جو کچھ اُنپر گذرتا اُسے دیکھ دیکھ کے ہنستا تھا لیکن وے دونوں مرد صبر
کرکے گالی کے عوض گالی نہ دیتے تھے بلکہ اُس کے برعکس برکت چاہتے
تھے اور بدباتوں کے بدلے میں نیک باتیں کہتے اور ظلم کے عوض میں مہربانی
کرتے تھے۔ اِس سبب سے میلے کے بعض سمجھدار آدمی اُن کمینوں کو اُنہیں
گالی دینے سے روکنے لگے پر وے غصہ ہوکے اور یہہ کہکے اُنکو ڈپٹتے تھے
کہ تم بھی اِس پنجرے کے اِن قیدیوں کی مانند بدذات ہو اور معلوم ہوتا ہی کہ تم
اُنکے شریک ہو اور چاہئے کہ تم بھی اُنکی بدبختی کے حصہ دار ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا

کہ ہمارے نزدیک یہہ مرد دھیرے اور گمبھیرے ہیں اور اُنہوں نے کیسا کچھہ نقصان نہیں کیا ہی بلکہ بہتیرے اِس میلے میں لین دین کرتے ہیں جو اِن مردوں سے بھی بُرے ہیں اور پنجرے اور کاٹھہ میں پڑنے کے لایق ہیں۔ یونہی گفتگو کرتے کرتے وے آپسمیں مار پیٹ کرنے لگے مگر یے مرد بڑی دانائی اور بھلمنسی دکھلاتے رہے۔ تسپر بھی لوگوں نے اُنکو پھر حاکموں کے سامہنے کھینچکر اِس غوغے کا قصور اُنپر لگایا اور اُنہیں بڑی مار ماری اور اُنکے گلے میں طوق ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑی ڈالکے میلے کے چاروں طرف گھمایا تاکہ سب لوگوں کو خوف اور عبرت ہووے کہ کوئی اُن کے حق میں سفارش نہ کرے اور نہ کوئی اُنسے ملے۔ لیکن مسیحی اور ایماندار زیادہ خبردار رہے اور شرم کو ایسی فروتنی اور صبر کے ساتھہ سہہ لیا کہ اُس میلے کے بہت آدمیوں کو اپنی نیک چال کے سبب اپنی طرف کھینچ لیا۔ اِس سبب سے لوگوں کا غصّہ ایسا بھڑکا کہ اُنہوں نے یہہ ٹھہرایا کہ یہہ دونوں شخص مار ڈالے جاویں۔ اِسواسطے اُنہوں نے یہہ کہتے ہوئے اُنہیں دھمکایا کہ پنجرے اور بیڑی کا کیا ذکر اب تو تم کو جان سے مار ڈالینگے۔ یہہ کہکے اُنکو پھر قید کر دیا اور پھر کاٹھہ میں ٹھونک دیا۔ اِس حالت میں اُن بیچاروں کو خادم الدین کی باتیں یاد آئیں اور اُن کی بدولت دُکھہ اُٹھانے کے لئے بڑی مضبوطی ملی۔ تب اُنہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو تسلی دیکے

کہا کہ جس کے حصہ میں دکھہ اُٹھانا مدا ہوا اُسے چاہئے کہ خوشی سے اُٹھاوے۔ اِسواسطے ایک ایک شخص اپنے دل میں اُس اعلیٰ مرتبہ کی آرزو رکھتا تھا لیکن اُنہوں نے اپنے تئیں اُسکے جو ساری چیزوں پر حکومت کرتا ہی سپرد کیا اور اُس حالت میں جسمیں وے رکھے گئے تھے بڑی خوشی سے رہے +

تب اُن کی آزمایش کرنے اور اُنکو حکم سُنانے کے لئے ایک روز مقرر ہوا۔ اُس دن یہہ بیچارے اپنے دشمنوں کے سامہنے امیر عدول نیکی کی عدالت میں اِس قصور کے الزام پر کھینچے گئے کہ یہہ دونوں ہمارے بیوپار کے دشمن اور خراب کرنیوالے ہیں اور اُنہوں نے شہر میں ہل چل اور لوگوں کے درمیان جھگڑا ڈالدیا ہی اور ہمارے بادشاہ کی شریعت کی بُرائی کر کے ایک جماعت کو اپنے نہایت خطرناک گمانوں کی طرف رجوع کر لیا ہی +

تب ایماندار نے جواب دیا کہ میں صرف اُس شخص کا مخالف ہوں جو اُسکا مخالف ہی جو سب بلندوں سے زیادہ بلند ہی۔ اور ہل چل کی بابت جو وے کہتے ہیں میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا ہی۔ میں تو خود صلحکار شخص ہوں اور وہ جماعت جو ہماری طرف ہوگئی ہی سو ہماری سچائی اور بیقصوری کو دیکھہ کے ہماری طرف ہوگئی ہی اور وے تو صرف بدی سے ہٹ کے بھلائی کی طرف پھرے ہیں۔ اور بادشاہ کی بابت جو آپ کہتے ہیں سو معلوم ہو کہ چونکہ وہ بعلزبول ہی

اور ہمارے خداوند کا دشمن ہی اِسلئے ہم اُسکا اور اُس کے سب فرشتوں کا مقابلہ کرینگے +

تب منادی ہوئی کہ جو کوئی اپنے امیر بادشاہ کے لئے کچھہ کہنا اور اِس قیدی کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہو سو جھٹ پٹ حاضر ہو۔ چنانچہ تین گواہ وہاں حاضر ہوئے یعنے حسد باطل پرست اور چغل خور۔ تب اُن سے پوچھا گیا کہ تم اِس قیدی کو جانتے ہو۔ اور تم اپنے امیر بادشاہ کے لئے اور اِس قیدی کے خلاف کیا کہنا چاہتے ہو +

تب حسد سامہنے آیا اور یہہ عرض کی کہ خداوند میں اِس شخص کو بہت دن سے جانتا ہوں اور اِس عدالت کے سامہنے قسم کے روسے گواہی دونگا کہ وہ

اتنے میں حاکم نے کہا ٹھہر جاؤ اور حکم کیا کہ اِس سے قسم لو +

چنانچہ اُنھوں نے اُسے قسم کھلائی۔ تب اُس نے عرض کی کہ خداوند یہہ مرد باوجودیکہ اپنے اچھے نام کے ہمارے ملک کے بدلوگوں میں سے ایک ہی وہ نہ تو بادشاہ کا لحاظ کرتا نہ لوگوں کا اور نہ آئین اور دستور کا مگر اپنے مقدور بھر وہ کام کرتا ہی کہ جس سے سب آدمیوں کو اپنے خراب خیالوں کے بس میں کر لیوے۔ اور خاص میں نے آپ اُسے ایک مرتبہ یہہ کہتے سُنا کہ مسیحی مذہب اور ہمارے شہر کے دستوروں میں اتنا فرق ہی کہ اُن میں کسیطرح

میل ہو نہیں سکتا۔ پس اِس کہنے سے وہ نہ صرف ہمارے سارے ستھرے کاموں کو بلکہ ہمکو بھی تقصیروار ٹھہراتا ہی +

تب حاکم نے اُس سے پوچھا کہ تجھے اور بھی کچھہ کہنا ہی +

حسد نے عرض کی کہ خداوند میں تو بہت کچھہ کہہ سکتا ہوں لیکن مجھہ کو صرف یہہ خیال ہی کہ میں کچہری میں زیادہ نہ بکوں۔ تسپربھی اگر ضرور ہو تو جب اور گواہ اپنی گواہی دے چکیں اور اُس کے ہلاک کرنے کے لئے کوئی اور وجہہ ثبوت درکار ہو تب مین اُسکا اور بھی حال بتلا دونگا۔ چنانچہ اُسے حکم ہوا ایک کنارے کھڑا رہ +

تب اُنہوں نے باطل پرست کو بُلا کے کہا اِس قیدی پر نظر کرو تم اپنے امیر بادشاہ کے لئے اور اِس قیدی کے برخلاف کیا کہہ سکتے ہو۔ تب اُنہوں نے اُسے قسم کھلائی اور وہ یوں کہنے لگا +

• ای خداوند مجھہ سے اور اِس شخص سے بہت جان پہچان نہیں ہی اور نہ میں اُسکو زیادہ پہچاننے چاہتا ہوں لیکن ایک دن کی بات چیت سے میں جانتا ہوں کہ یہہ بڑا ہی مفسد ہی کیونکہ اُسوقت کی گفتگو میں میں نے اِسے یہہ کہتے سُنا کہ تمہارا مذہب خراب ہی اور ایسا ہی کہ جس سے انسان خدا کو کسی طرح راضی نہیں کر سکتا ہی۔ سو خداوند آپ غور کیجیے کہ اِس بات کے کہنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہی

یعنے یہہ کہ ہم لوگوں کی پرستش ابتک بیفایدہ ہی ہم اب تک اپنے گناہ میں پھنسے ہیں اور آخر کو جہنم میں ڈالے جائینگے۔ بس اتنی ہی باتیں مجھے آپ کی خدمت میں عرض کرنی تھیں +

تب وہ چغل خور حاضر ہوا اور اُس سے قسم لی گئی اور حکم ہوا کہ جو کچھہ وہ اپنے بادشاہ کے لئے اِس قیدی کے خلاف جانتا ہو سو عرض کرے +

اُس نے عرض کی خداوندا اس شخص کو میں بہت دن سے جانتا ہوں اور میں نے اُسے وہ وہ باتیں کہتے سُنی ہیں جنکا ذکر کرنا مناسب نہیں ہی کیونکہ اُسنے ہمارے امیر الامرا العلزبول کو گالی دیا ہی اور اُس کے اِن دوستوں کے یعنے امیر پُرانی انسانیت امیر جسمانی خوشی امیر نفس پرستی امیر جلال باطل کی چاہ میرا قدیم امیر مستی اور میاں حریص بلکہ ہمارے سب باقی امیروں کے حق میں بُری اور نیچ باتیں بولا ہی۔ علاوہ اِس کے اُسنے یہہ بھی کہا ہی کہ اگر سب آدمی میرے من کے ہوتے اور اگر یہہ ممکن ہوتا تو اِن امیروں میں سے ایک بھی اِس شہر میں نہ رہنے پاتا۔ علاوہ اِسکے وہ حضور کو بھی جواب اُس کے منصف مقرر ہوئے ہیں گالی دیتے نہ ڈرا کیونکہ اُس نے آپ کو بے دین اور پاجی کہا ہی اور ایسی ایسی بہت سی بدباتیں اُسنے کہی ہیں جن سے ہمارے شہر کے سب شریف لوگوں پر عیب لگایا ہی +

جب اِس چغل خور نے اپنی کہانی تمام کی تب حاکم نے قیدی سے کہا اے برگشتہ بدعتی چور تو نے ان صاحبوں کی گواہی سُنی یا نہیں *

ایماندار بولا کہ حکم ہو تو میں بھی اپنے بچاؤ میں تھوڑی سی باتیں کہوں *

حاکم نے کہا اے تو تو زندہ رہنے ہی کے لایق نہیں ہے بلکہ اِسی جگہہ فوراً قتل کیا جانے کے قابل ہے۔ تسپر بھی تاکہ سب آدمی دیکھیں کہ ہم تم سے کیسی ملایمت سے پیش آئے ہیں ہم تجھہ پاجی بدذات کا کہا سُن لینگے *

ایماندار نے کہا جو کچھہ کہ میاں حسد نے کہا ہے اُس کے جواب میں میں یہہ کہتا ہوں کہ میں نے سوا اِسکے ہرگز کچھہ اور نہیں کہا کہ جو قانون یا شریعت یا دستور یا لوگ خدا کے کلام کے صاف خلاف ہیں وے برابر مسیحی مذہب کے مخالف ہیں اگر میں نے اِس بات میں خطا کی ہو تو میری بھول کو مجھہ پر ثابت کیجیے تو میں یہاں پر آپ کے سامہنے اپنی رائے بدل ڈالونگا *

دوسری بات کی بابت یعنے میاں باطل پرست نے جس بات کا الزام مجھہ پر لگایا ہے اُسکا جواب یہہ ہے کہ میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی پرستش میں آسمانی ایمان درکار ہے لیکن بغیر آسمانی الہام کے جس سے خدا کی مرضی ظاہر ہو آسمانی ایمان ہو نہیں سکتا۔ اِسواسطے خدا کی عبادت میں جو کچھہ کہ زبردستی

خلاف الہام کے داخل کیا گیا ہی سو بجز انسانی ایمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ ایمان حیات ابدی کے لئے بیکار ہی +

اور جو کچھ کہ میاں چغلخور نے کہا ہی اُس کے حق میں میں یہہ کہتا ہوں کہ اِس شہر کا بادشاہ اور اُس کے تمام دوست اِس شہر کے رہنے سے جہنم میں رہنے کے زیادہ لائق ہیں اور اب خداوند مجھہ پر رحم کرے +

تب منصف جوری (یعنے پنچ) کی طرف یوں مخاطب ہوا ای صاحبان جوری آپ ان شخصوں کو دیکھتے ہیں جنکی بابت اِس شہر میں ایسا بڑا ہنگامہ مچ رہا ہی۔ آپ نے اِن بھلے مانسوں کی گواہی بھی سُنی ہی اور اُسکا جواب اور اقرار بھی سُن لیا ہی۔ اب آپ کے دل میں کیا آتا ہی اُسکو پھانسی دینا یا اُس کی جان بخشی کرنا۔ لیکن تسپر بھی میں مناسب جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اپنے ملک کے قانون سکھلاؤں +

یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے بادشاہ کے بندے فرعون بزرگ کے دنوں میں ایک قانون مقرر ہوا تھا کہ تا ایسا نہ ہو کہ دین کے دشمن بہت بڑھہ جاویں اور نہایت مضبوط ہو جاویں اِسلئے اُن کے سب لڑکے دریا میں ڈال دئے جاویں۔ پھر ہمارے بادشاہ کے ایک دوسرے بندے یعنے بنوخودنضر بزرگ کے زمانے میں ایک آئین مقرر کیا گیا تھا کہ جو کوئی اُس کے سنہلے بت کو سجدہ کر کے

اُس کی پرستش نہ کریگا تو وہ آگ کی بھٹی میں ڈالا جائیگا - پھر دارا کے دنوں میں بھی ایک آئین مقرر ہوا تھا کہ جو کوئی اتنے عرصے تک سوا اُس کے اور کسی خدا سے دعا مانگے وہ شیروں کی ماند میں ڈال دیا جائیگا - اب اِس سرکش نے اِن قانونوں کو ٹالدیا ہی اور نہ فقط خیال میں بلکہ بات میں اور عمل میں بھی اِسلئے یہہ گناہ بہت بھاری ہی +

فرعون کے قانون کی بابت سوچئے - اُسکا قانون شک پر مقرر ہوا تھا تاکہ بدذاتی کو پیشتر سے روک دیوے لیکن یہاں تو گناہ ظاہر ہی - اور دوسرے اور تیسرے قانون کی بابت آپ دیکھتے ہی ہیں کہ وہ ہمارے مذہب پر جھگڑتا ہی اور اپنی بے ایمانی کی بابت اُسنے اقرار کیا ہی کہ وہ مارے جانے کے لایق ہی +

تب پنچایت کے لوگ باہر گئے - اُن کے نام یہہ ہیں یعنے میاں اندھا میاں نیکی ندارد میاں کینہ میاں نفسانی پیار میاں آزادگذران میاں جلدباز میاں بددماغ میاں دشمن میاں جھوٹھہ میاں ظلم میاں روشنی کا دشمن میاں سنگدل - چنانچہ اُن میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی تجویز اُس کے خلاف ظاہر کی اور بعد اُسکے سبھوں نے ایک دل ہو کے یہہ ٹھہرایا کہ اُسکو منصف کے حضور لے چلکے قصوروار ٹھہرائیں اُن میں سے میاں اندھا سب سے

بُرا تھا وہ بولا کہ میں صاف صاف دیکھتا ہوں کہ یہہ شخص بدعتی ہی۔ تب میاں نیکی ندارد بولے دور کرو ایسے آدمی کو زمین پر سے الگ کرڈالو۔ بعد اُسکے میاں کینہ بولے ہاں مجھے اُس کے دیکھنے سے نفرت آتی ہی۔ پھر میاں نفسانی پیار نے کہا کہ میں اُس کی برداشت ہرگز نہیں کرسکتا۔ میاں آزاد گذران نے کہا کہ میں بھی نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ میرے دستوروں پر عیب لگاویگا۔ میاں جلدباز بولے کہ اُسے پھانسی دو پھانسی دو میاں بددماغ نے کہا کہ وہ پاجی ہی۔ میاں دشمن نے کہا کہ میرا جی اُسپر جلتا ہی۔ میاں جھوٹھہ بولے کہ وہ لُچّہ ہی۔ میاں ظلم نے کہا اُسے پھانسی دینا بہتر ہی۔ میاں روشنی کا دشمن نے کہا کہ آؤ اُسے راہ سے الگ لیجا کے قتل کریں۔ تب میاں سنگدل بولے کہ اگر مجھے تمام دنیا ملے تو بھی میں اُس سے میل نہیں کرسکتا اِسلئے آؤ ہم اُسپر موت کا فتوےٰ دیویں۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور فوراً یہہ فتوےٰ دیا کہ جس جگہہ سے وہ لایا گیا ہی اُسی جگہہ پھر بھیجا جاوے اور وہاں بڑی بیرحمی کے ساتھہ مارا جاوے ✣

پس وے اُسے شہر سے باہر نکال لائے تاکہ اپنے آئین کے مطابق اُس سے سلوک کریں۔ سو پہلے تو اُنہوں نے اُسے کوڑے مارے تب اُسے طمانچے مارے تب چھریوں سے اُس کے بدن کو چیرا بعد اُسکے اُسکو

پتھراؤ کیا تب اپنی تلواروں سے اُسے چھیدا اور آخر کو اُنہوں نے اُسے کھمبے پر چڑھایا اور جلا بھنا کے بھسم کر ڈالا یوں ایماندار اپنی آخرت کو پہنچ گیا +

اب میں نے دیکھا کہ اُس جماعت کے پیچھے ایک رتھ اور ایک جوڑی گھوڑوں کی تیار کھڑی ایماندار کی راہ دیکھتی تھی اور جوں ہی اُسکے دشمن اُسے قتل کر چکے تیوں ہی وہ اُسپر سوار ہو گیا اور فوراً بادلوں میں سے ہو کے نرسنگی کی آواز کے ساتھ نزدیک کی راہ سے آسمانی پھاٹک پر پہنچایا گیا۔ لیکن مسیحی اُسوقت کسی طرح سے بچ گیا اور قید خانہ میں پھر بھیجا گیا اور کئی دن وہاں رہا۔ مگر اُسنے جو سب چیزوں پر حکومت کرتا ہے اُن کے غضب کے زور کو اپنے قبضے میں کر کے ایسا کیا کہ مسیحی اُسوقت اُن کے قابو سے چھوٹ گیا اور اپنی راہ چل نکلا اور جاتے ہوئے یہہ گایا +

مرحبا مرحبا اے ایماندار + اچھا اقرار کیا تو نے باربار
اب خداوند کی خوشی میں ہوا تو شامل + دیانت دار خادم مبارک کامل
پر تیرے دشمنوں کی کیا ہوگی حالت + جہنمی عذاب میں پوری ہلاکت
بس ای دیندار مرد کر تو تو خورمی + اُنہوں نے مارا پر ملی زندگی

چودھواں باب

اس کے بیان میں کہ مسیحی کو بھروسا نامے ایک اور ساتھی ملا اور جو

گفتگو اُنکے درمیان ہوئی۔ دو مطلبی اور زردوست اور دیمس کا ذکر۔

اب میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیحی اکیلا نہ گیا بلکہ اُس کے ساتھ بھروسا نامے اور ایک شخص تھا کیونکہ وہ مسیحی اور ایماندار کی باتیں سُنکے اور اُن مصیبتوں میں اُنکا بیوہار دیکھ کے ایمان لایا اور مسیحی کے ساتھ شامل ہو کے اُس سے کہا میں بھی تمہارا ہمراہی ہونگا۔ یوہیں ایک تو سچائی پر گواہی دینے کے لئے مارا گیا اور دوسرا گویا اُس کی مٹی سے اُٹھتا ہی تاکہ مسیحی کا ساتھی ہووے۔ بھروسا نے مسیحی سے یہہ بھی کہا کہ اُس میلہ میں بہت سے آدمی ہیں جو قابو پا کے ہمارے پیچھے آوینگے +

چنانچہ میں نے دیکھا کہ تھوڑی دیر بعد اُنھوں نے ایک شخص کو جالیا جسکا نام دو مطلبی تھا اور اُس سے پوچھا ای صاحب آپ کس ملک کے ہیں اور اِس راہ میں آپ کہاں تک جائینگے۔ اُسنے جوابدیا کہ میں میٹھی بولی کی بستی سے آتا ہوں اور آسمانی شہر کو جاؤنگا لیکن اُسنے اپنا نام اُنھیں نہ بتلایا +

مسیحی نے کہا کہ میٹھی بولی سے آپ آتے ہیں کیا کوئی نیک شخص بھی وہاں رہتا ہی +

دومطلبی نے کہا ہاں مجھے یقین تو ہی +

مسیحی نے پوچھا بھلا صاحب آپ کا نام کیا ہی +

دومطلبی بولا میں تمہارے نزدیک پردیسی ہوں اور تم میرے نزدیک اگر تم اِس راہ سے جاؤ گے تو میں بھی تمہارے ساتھ چلنے کو خوش ہوں اور اگر تم نہ جاؤ گے تو بھی میں راضی ہوں +

مسیحی نے کہا میں نے میٹھی بولی کی خبر سُنی ہی لوگ کہتے ہیں کہ اسجگہ بڑی دولت ہی +

دومطلبی بولا آپ یقین کیجئے کہ وہ ایسی ہی جگہ ہی اور وہاں میرے بہت سے دولتمند رشتہ دار ہیں +

مسیحی نے پوچھا بھلا صاحب آپ کے رشتہ دار وہاں کون ہیں +

دومطلبی بولا کہ قریب سارے شہر کے لوگ میرے رشتہ دار ہیں لیکن خاص کر کے امیر دنیا ساز امیر زمانہ ساز امیر میٹھی بولی جنکے بزرگوں سے اُس شہر نے اپنا نام پہلے پایا ہی اور میاں چکنی مُنہا میاں دورخا میاں کچھہ چیز اور ہمارے محلہ کا مولا میاں دوزبان وہ تو میرا ماموں ہی۔ اور میں آپ سے سچ کہوں تو میں ہی اپنی ذات سے اچھے درجہ کا اشراف ہوا ہوں لیکن میرا پڑدادا فقط بندھر تھا اور میں نے اُسی پیشہ سے بہت سا مال حاصل کیا ہی +

مسیحی نے پوچھا کیا تمہاری شادی ہوئی ہی *

دو مطلبی نے کہا ہاں میری جورو بڑی پارسا اور ایک پارسا عورت کی بیٹی ہی وہ تو خاتون مکارہ کی بیٹی ہی اِسلیئے وہ بڑے عالی خاندان سے آئی ہی اور تربیت کے اُس درجہ تک پہنچی ہی کہ وہ بادشاہ سے لیکے رعیت تک کو تربیت کر جانتی ہی۔ یہہ تو سچ ہی کہ ہم دین کی باتوں میں اُن لوگوں سے جو دینداری یا ٹھیک ٹھیک چلتے ہیں کچھہ کچھہ فرق رکھتے ہیں اور وہ تو دو چھوٹی باتیں ہیں یعنے پہلے یہہ کہ ہم آندھی اور جوار بھاٹھے سے نہیں لڑتے ہیں دوسرے جب مذہب اپنے کیمخوابی جوتے پہنکے چلتا ہی تو ہم ہمیشہ اُس میں بڑے سرگرم رہتے ہیں کیونکہ سورج کی روشنی میں جب لوگ مذہب کی تعریف کرتے ہیں تب ہم اُسکے ساتھہ گلی کوچوں میں گھومنے کو بہت پسند کرتے ہیں *

تب مسیحی نے الگ جا کے بھروسا سے کہا کہ میرے دل میں یہہ آتا ہی کہ یہہ شخص میٹھی بولی کے دو مطلبیوں میں سے ایک ہی اور اگر یہہ وہی ہی تو گویا ہماری صحبت میں ایسا ایک دغاباز ہی جیسا اس تمام ملک میں ایک بھی نہو گا تب بھروسا نے کہا آؤ اُس سے پوچھیں وہ اپنا نام بتلانے سے کیوں شرمیگا پس مسیحی اُسکے پاس پھر آیا اور اُس سے کہا ای صاحب تم تو ایسی باتیں کرتے

ہو گویا تم تمام جہان سے کچھ زیادہ جانتے ہو کہیں تمہارا نام میٹھی بولی کا دو مطلبی تو نہیں ہی +

دو مطلبی نے کہا کہ یہہ تو میرا نام نہیں ہی لیکن بعض نے جو میری صحبت میں نہیں رہ سکتے مجھے یہہ بُرا نام دے رکھا ہی پس مجھے اِسکی برداشت گالی کے طور پر کرنی چاہئے جیسا اَور نیک مردوں نے بھی کیا ہی +

مسیحی نے کہا کیا تم نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے سبب سے لوگوں نے تمہارا یہہ نام رکھا ہی +

دو مطلبی بولا ہرگز ہرگز نہیں سب سے بُرا کام جو میں نے کبھی کیا ہو جس کے باعث لوگوں نے میرا یہہ نام رکھا ہی سو یہی ہی کہ میں نے اپنی خوش نصیبی سے زمانوں کے حال کے مطابق اپنی تجویز کی ہی یعنے جیسا وقت دیکھا ویسا ہی میں نے کیا قسمت سے مجھے اِسمیں فائدہ ہو گیا لیکن اگر باتیں میرے حق میں یوں ہوئی ہیں تو میں اُنہیں نیک برکت جانتا ہوں اسواسطے چاہئے کہ بُرے آدمی گالی کا بوجھہ مجھہ پر نہ دھریں +

مسیحی نے کہا کہ حقیقت میں تم وہی شخص ہو جس کی خبر میں نے سُنی تھی اور جو کچھہ میں تمہاری بابت خیال کرتا ہوں اگر وہ کہوں تو میری سمجھ میں جیسا تمہارا نام ہی ویسا ہی تمہارا کام بھی ہی +

دومطلبی بولا خیر اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو میں لاچار ہوں لیکن اگر تم مجھے اپنی سنگت میں قبول کروگے تو مجھے اچھا ساتھی پاؤگے +

مسیحی نے کہا اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہتے ہو تو تمکو آندھی اور جوار بھاٹے سے لڑنا پڑیگا اور اپنے مذہب کا ہر وقت اقرار کرنا پڑیگا چاہے وہ بیڑیاں پہنے ہو یا چاہے وہ کوچوں میں لوگوں کی تعریف کے ساتھ سیر کرتا پھرتا ہو +

دومطلبی بولا تم مجھے مت سکھاؤ اور نہ میرے ایمان پر حکومت کرو مجھے میری آزادی پر چھوڑ دو اور اپنے ساتھ چلنے دو +

مسیحی نے کہا سوا اِسکے کہ تم میرے کہنے کے مطابق کرو میں تمہیں ایک قدم آگے نہ بڑھنے دونگا +

تب دومطلبی بولا کہ میں اپنے پرانے بے عیب فائدہ مند دوستوں کو نہ چھوڑونگا اگر تم مجھے اپنے ساتھ جانے نہ دوگے تو میں اکیلا جاؤنگا جب تک کہ کوئی ایسا مجھے نہ ملے جو میرے ساتھ چلنے کو خوش ہو +

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیحی اور بھروسا نے اُسکو چھوڑ دیا اور اُس سے آگے آگے نکل چلے لیکن ایک نے اُن میں سے جو پیچھے پھر کے تاکا تو کیا دیکھتا ہی کہ تین شخص میاں دومطلبی کے پیچھے چلے آتے ہیں اور دیکھو جیوں ہی وے اُس کے پاس پہنچے اُسنے جھک کے بڑے ادب سے اُنہیں سلام کیا

اور اُنہوں نے بھی سلام کیا۔ اُن مردوں کے نام یہہ تھے میاں دنیادار میاں زردوست میاں بخیل یہہ مردوے ہی تھے جنسے دومطلبی کی آگے سے جان پہچان تھی کیونکہ لڑکپن میں وے ایک ہی مدرسہ میں پڑھتے تھے اور لالچی شہر کے نفع پسندی نامے چوک میں میاں نچوڑو نامے ایک میانجی سے اُنہوں نے تربیت پائی تھی۔ اِس اُستاد نے اُنہیں یا ظلم یا فریب یا خوشامد یا جھوٹ بولکے یا دینداری کے بھیس میں ہوکے کمانے کا دستور سکھایا تھا اور اِن چاروں صاحبوں نے اُسے خوب حاصل کیا یہانتک کہ اُن میں سے ہر ایک ایسا مدرسہ آپ اپنے لئے طیار کرسکتا تھا +

جب وے ایک دوسرے کو سلام کرچکے تو میاں زردوست نے میاں دومطلبی سے پوچھا وے جو ہمارے آگے سڑک پر چلے جاتے ہیں سو کون ہیں +

دومطلبی نے کہا کہ وے دو شخص دور ملک کے آدمی اور اپنے طور پر مسافری میں جاتے ہیں +

زردوست بولا افسوس وے کیوں نہیں ٹھہر گئے تاکہ ہم اُن کی اچھی سنگت پاتے۔ شاید وے اور ہم اور تم ایک ہی ملک کا سفر کرتے ہیں +

دومطلبی نے کہا کہ حقیقت میں تو ایسا ہی ہے مگر یہہ آدمی ایسے سخت ہیں اور اپنے خیالوں کو ایسا پیار کرتے اور دوسروں کی راے کو ایسی ہلکی جانتے

ہیں کہ کوئی آدمی کیسا ہی دیندار کیوں نہ ہو اگر وہ اُن کے ساتھ ہر بات میں کود نہ پڑے تو وہ اُسکو اپنی صحبت سے دور کر دیتے ہیں +

بخیل بولا یہہ تو بڑی بُری بات ہی لیکن ہم نے بعض کی بابت پڑھا ہی جو حد سے زیادہ نیکوکار ہیں ایسے لوگ سوا اپنے کے اور سارے جہان پر عیب لگاتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ میں اور اُن میں کن باتوں کا فرق ہی

دو مطلبی نے کہا بڑا فرق ہی کیونکہ وے اپنی ڈھیٹھائی سے یہہ ٹھہراتے ہیں کہ ہم کو ہر موسم میں اپنے سفر میں دھڑ دھڑاتے ہوئے چلے جانا لازم ہی اور میں آندھی اور جھبڑی میں رُک جاتا ہوں۔ وے اپنا سب کچھہ ایک ذرا سا کھٹکا پاتے ہی خدا کے لئے جوکھم میں ڈالدیتے ہیں اور میں اپنی جان اور مال کے بچاؤ کے لئے ہر طرح کی تدبیریں کرتا ہوں۔ اگر تمام لوگ اُن کے خلاف ہوں تو بھی وے اپنے خیالوں کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں مگر میں دینداری کو وہانتک قبول کرتا ہوں جہاں تک زمانہ اور میری سلامتی اُسے سہ سکے۔ وے چیتھڑوں میں اور کنگال پن میں دینداری کا اقرار کرتے ہیں مگر میں جب وہ اپنے کمخوابی جوتے پہنکے لوگوں کی تعریف کے ساتھہ دنکو سیر کرتی ہی تب اُسکو قبول کرتا ہوں +

دنیادار بولا اچھا میاں دو مطلبی اب ذرا ٹھہر جاؤ تو میں کچھہ کہوں میرے نزدیک وہ شخص احمق ہی جو اپنے حال کو ناحق گنوا دے۔ چاہیئے کہ ہم سانپونکی

مانند ہوشیار ہوویں۔ تم نہیں دیکھتے کہ شہد کی مکھی جاڑے کی موسم میں کیسی چپ چاپ پڑی رہتی ہے اور جب خوشی کے ساتھہ فائدہ اُٹھا سکتی تب ہی اپنے تئیں چالاک کرتی ہے۔ خدا کبھی تو برسات بھیجتا ہے اور کبھی دھوپ اگر وے ایسے نادان ہوویں کہ پانی برستے میں سفر کریں تو کریں لیکن ہم کو چاہئے کہ بہتر چہے موسم میں سفر کرنے سے راضی رہیں۔ میرے نزدیک وہ مذہب سب سے زیادہ فائدہ مند ہے جو ہمارے لئے خدا کی اچھی برکتوں کا ضامن ہو پاگل کے سوا ایسا کون ہے کہ خدا کی دی ہوئی برکتوں کو اُسی کے نام پر نہ رکھہ چھوڑے۔ دیکھو ابرہام اور سلیمان دینداری ہی میں دولتمند ہوئے۔ اور ایوب نے کہا ہے کہ نیک مرد سونے کو دھول کی مانند جمع کریگا۔ لیکن چاہئے کہ وہ مرد اِنکی مانند ہو جو ہمارے آگے جاتے ہیں +

بخیل بولا ہم سب اِس مقدمہ میں ایک دل ہیں اِسواسطے اب اِس پر باتیں بڑھانے کی کچھہ ضرورت نہیں ہے +

زر دوست نے کہا سچ ہے اِس پر باتوں کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ شخص جو نہ تو پاک نوشتوں کو اور نہ عقل کو مانتا ہے وہ نہ اپنی آزادی کو جانتا ہے اور نہ اپنی سلامتی کی تلاش کرتا ہے +

دو مطلبی بولا میرے بھائیو چونکہ تم دیکھتے ہو کہ ہم سب کے سب سفر کر رہے

ہیں پس بُری باتوں کو چھوڑ کے مجھے اجازت دو تو میں ایک سوال تمہارے آگے پیش کروں +

فرض کیا کہ ایک آدمی خواہ وہ خادم دین ہو یا سوداگر اپنے سامھنے اِس زندگی کی اچھی برکتوں کے حاصل کرنے کا سامان رکھتا ہو تس پر بھی بغیر کچھ ظاہرداری کرنے کے اور کسی طرح سے اُن تک نہیں پہنچ سکتا اِس لئے اگر وہ دینداری کی بعض بعض باتوں میں نئی کوشش کرنے لگا تو کیا یہہ بات منع ہی یا جایز +

تب زردوست نے کہا اگر اِن صاحبوں کی اجازت پاؤں تو تمہارے لئے ایک جواب گھڑنے کی کوشش کرونگا۔ فرض کیا کہ ایک خادمِ دین یعنے ایک قابل شخص جو فقط ایک بہت ہی چھوٹی سی جماعت کا نگہبان ہو اور اُس کی نگاہ میں ایک بڑی جماعت زیادہ دولت والی دور سے نظر آتی ہو اور اُسپر مقرر ہونے کا موقع ملے تو البتہ اُسکو جایز ہی کہ اپنے اصول کو بدل ڈالے یا کتاب زیادہ دیکھا کرے یا منادی زیادہ کرے اگر اُس کی سمجھ میں لوگ اُسکے یہہ کام دیکھکے خوش ہو جاویں۔ ایسی ایسی باتوں سے اُسکی دینداری میں کیا فرق آتا ہی۔ کچھ نہیں کیونکہ اول تو اُس کی خواہش سوا ہر ایک جماعت کی نگہبانی خدا کی پروردگاری سے اُس کے سامھنے رکھی گئی ہی

اسلئے رد نہیں کیجا سکتی چنانچہ اگر وہ پا سکے لے لیوے اور دینی امتیاز کرکے کچھ نہ پوچھے۔ علاوہ اسکے اُس کی خواہش ایسی ایک جماعت کے لئے اُسکو پڑھنے اور وعظ کہنے میں زیادہ سرگرم کرتی ہے اور اس بات سے وہ اور زیادہ ہوشیار اور قابل آدمی بنجاتا ہے سو یہہ بھی خدا کی مرضی کے موافق ہے +

اب اُسکے اپنے لوگوں کے مزاج سے موافقت کرنے کے لئے تاکہ اُنکی خدمت کرے اپنے بعض بعض اصول کو ترک کرنے سے یہہ دلیل نکلتی ہے کہ وہ اپنی خودی سے انکار کرنیوالا اور اِس خدمت کے زیادہ لایق ہے۔ تو میں اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ کوئی خادمِ دین جو ایک چھوٹی جماعت کو بڑی سے بدلتا ہے ایسا کرنے کے لئے لالچی نہ سمجھا جاوے بلکہ جبکہ وہ اسطرح سے اپنی عقل اور قابلیت میں بڑھگیا ہے اُسکو اُنمیں شمار کیا چاہئے جو اپنی بلاہٹ اور نیکی کرنیکے لئے اپنی فرصت کی پیروی کرتے ہیں +

خیر اب کسی سوداگر کی بابت فرض کیا کہ ایسا ایک شخص دنیا میں غریب ہو لیکن دیندار ہونے سے وہ اپنے بازار کو گرم کرسکتا ہے شاید ایک دولتمند جورو پا سکتا یا زیادہ اچھے خریدار اپنی دوکان کے لئے پیدا کرسکتا ہے تو میرے نزدیک کوئی سبب نہیں ہے کہ جس سے اُسکو ایسا کرنا روا ہو کیونکہ دیندار ہونا ایک

نیکی ہی کسی وسیلہ سے کیوں نہو۔ دولتمند جورو لینا اور اپنی دوکان کے لئے زیادہ خریدار بٹورنا ناروا نہیں ہی +

سوا اِسکے جو شخص کہ دیندار ہونے سے اِن چیزوں کو حاصل کرتا سو آپ نیک بن کے نیکوں سے نیکی پاتا ہی سو دیکھو اول تو اچھی جورو ہی دوسرے اچھے خریدار تیسرے اچھا فائدہ اور یہہ سب دیندار بننے سے ہوا جو نیکی ہی اِسواسطے ان سب چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے دیندار بننا ایک نیک اور فایدہ مند غرض ہی +

میاں دومطلبی کے سوال کا یہہ جواب سبھوں کو نہایت پسند آیا اور اُن سبھوں نے اُسکی بڑی تعریف کی اِسواسطے اُنھوں نے اُسپر غور کرکے یہہ ٹھہرایا کہ وہ نہایت فایدہ مند ہی کوئی شخص اُسکو رد نہیں کرسکتا۔ پس اُنھوں نے یہہ ارادہ کیا کہ یہہ بات مسیحی اور بھروسا کو دوڑ کے سُنا دویں سو اُنھوں نے پکار کے اُنکو روک لیا لیکن آپس میں یہہ ٹھہرایا کہ سوال کو اُنکے سامہنے میاں دومطلبی نہیں بلکہ بڑے میاں دنیادار پیش کریں کیونکہ اِسطرح سے اُنکا جواب اُس گرمی کے ساتھہ نہوگا جو اُنکے اور میاں دومطلبی کے درمیان اُن کے جدا ہونے سے ایک ذرا پیشتر بھڑکی تھی +

چنانچہ وے اُنکے برابر آپہنچے اور ایک تھوڑی سی صاحب سلامت کے بعد

میاں دنیادار نے یہہ سوال مسیحی اور اُسکے ساتھی کے سامھنے پیش کیا اور اُن سے کہا کہ اگر تم سے ہو سکے تو اسکا جواب دو +

تب مسیحی نے کہا ایسے ایسے دس ہزار سوال کا جواب تو ایک بچّہ بھی جو دین کی باتیں جانتا ہو دیسکتا ہی۔ کیونکہ جب کہ روٹیوں کیواسطے مسیح کی پیروی کرنی ناروا ہی جیسا یوحنا کے ۶ باب میں لکھا ہی تو کسقدر زیادہ دنیا حاصل کرنے کے لئے مسیح اور اُسکے دین کو دھوکھے کی ٹٹی بنانا بُرا ہوگا۔ ہم سوا بت پرستوں اور ریاکاروں اور شیطانوں اور جادوگروں کے کسی دوسرے کو اِس رائے پر نہیں پاتے +

مثلاً بت پرست جب کہ حمور اور سکم کا دل یعقوب کی بیٹی اور اُسکی مواشی پر لگا اور اُنہوں نے دیکھا کہ سوا ختنہ کرنے کے کوئی اور طور اُن کے حاصل کرنے کا نہیں ہی تو اُنہوں نے اپنے ہم وطنوں سے کہا اگر ہم میں سے ہر ایک مرد اپنا ختنہ کراوے جیسا اُنہوں نے اپنا ختنہ کروایا ہی تو کیا اُن کے چوپائے اور اُن کا مال اور اُن کے ہر ایک جانور ہمارے نہ ہو جاوینگے۔ اصل مطلب تو اُنکا یہہ تھا کہ اِسرائیلیوں کی بیٹیاں اور مال کو حاصل کریں اور دین کو اسی غرض سے دھوکھے کی ٹٹی بنایا تھا۔ اس سارے قصہ کو (پیدایش ۳۴-۲۲-۲۴) میں پڑھ لو +

ریاکار فریسی بھی اِسی دین کے لوگ تھے کیونکہ لمبی چوڑی دعائیں اُنکا حیلہ تھا لیکن بیواؤں کے گھر کو لے لینا اُنکا ارادہ تھا اور وے خدا کیطرف سے بڑی لعنت میں پڑے +

یہوداہ بھی اسی دین کا تھا کیونکہ تھیلی کے لئے وہ دیندار تھا تاکہ وہ روپئے رکھا کرے لیکن وہ گم ہو گیا اور خدا سے رد ہوا اور ہلاکت کا فرزند بنگیا +

شمعون جادوگر بھی اِسی مذہب کا تھا کیونکہ اُس نے روح القدس کو لینے چاہا تاکہ اُس کے وسیلہ سے روپے کماوے اور اسی مضمون سے پطرس نے اُسے ڈانٹا +

میری سمجھ میں وہ آدمی جو دنیا کیواسطے دین کو قبول کرتا ہی سو دنیا ہی کیواسطے دین کو برباد بھی کر دیگا کیونکہ جیسا یہوداہ نے دیندار ہونے میں دنیا کی غرض رکھی ویسا ہی اُسنے دین کو اور اپنے مرشد کو بھی دنیا ہی کیواسطے بیچ ڈالا ۔ تمہارے طور پر اِس سوال کا جواب دینا کفر اور ریاکاری اور شیطانت ہی اور تمہارا اجر تمہارے اعمال کے مطابق ہوگا ۔ تب وے ایک دوسرے کو تاکتے کھڑے رہگئے کیونکہ اُنکے پاس مسیحی کو جواب دینے کا کوئی سامان نہ تھا ۔ بھروسا نے بھی مسیحی کے جواب کو پسند کیا پھر سب کے سب چپ چاپ رہے اور میاں دو مطلبی اور اُسکے ساتھی بھی ہچکچائے اور ٹھٹھک رہے تاکہ مسیحی اور بھروسا اُن سے آگے بڑھ جاویں ۔ تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر یہہ مرد انسان کی بات کے سامھنے نہیں ٹھہر سکتے تو خدا کے حکم کے سامھنے کیا کرینگے ۔ اور جبکہ وے مٹی

سے برتنوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں جیسا ہیں تو جب وے ایک کھجانیوالی آگ کے شعلوں سے جھڑکے جائینگے تب کیا کرینگے +

تب مسیحی اور بھروسا پھر آگے کو بڑھے اور ایک ستھرے میدان میں جسکا نام آرام تھا پہنچے۔ وے بڑی خوشی کے ساتھ چلے لیکن وہ میدان تنگ تھا اسلئے اور جلدی سے اُسکے پار ہو گئے۔ اُس میدان کی اُس طرف کمائی نامے ایک چھوٹا سا ٹیلا تھا اور اُس ٹیلہ کے اندر چاندی کی ایک کان تھی جسے بعض دیکھنے کو راہ سے پھر گئے تھے لیکن اُس کان پر پہنچتے ہی اُنکے پیر کے نیچے سے مٹی کھسک گئی اور وے اُس میں گر پڑے بعض تو دب کے مر گئے اور بعض لنگڑے ہو گئے ایسا کہ مرتے دم تک پھر تندرست نہ ہو سکے +

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ راہ سے تھوڑی دور پر چاندی کی کان کے سامھنے دیمس مسافروں کے پکارنے کو کھڑا تھا کہ یہاں آکے دیکھو چنانچہ اُسنے مسیحی اور اُسکے ساتھی کو پکارا کہ اِدھر آؤ میں تمہیں ایک چیز دکھاؤنگا +

مسیحی نے پوچھا وہ کونسی ایسی چیز ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے ہم راہ سے پھر جاویں +

دیمس بولا یہاں ایک چاندی کی کان ہے اور بعض دولت حاصل کرنیکے لئے اُسمیں کھود رہے ہیں اور اگر تم یہاں آؤ تو تھوڑی ہی محنت سے بڑے دولتمند ہو جاؤگے +

تب بھروسا نے کہا آئے چل کے دیکھیں تو سہی ✦

مسیحی نے کہا میں تو نہ جاؤنگا کیونکہ اسجگہ کی بابت مین نے پیشتر سُن رکھا ہی کہ کتنے وہاں مرگئے ہیں اور علاوہ اسکے وہ خزانہ ڈھونڈھنے والونکے واسطے ایک پھندا ہی کیونکہ وہ اُنکو سفر سے روکتا ہی ✦

تب مسیحی نے ڈیمس کو پکار کے کہا کیا یہہ جگہ خطرناک نہیں ہی۔ کیا اُس نے بہتوں کو سفر سے روک نہیں رکھا ✦

ڈیمس نے کہا بہت خطرناک نہیں ہی مگر اُنکے لئے جو بےخبر رہتے البتہ ہی لیکن یہہ کہتے ہی وہ شرما گیا ✦

تب مسیحی نے بھروسا سے کہا ہم ایک قدم بھی اُسطرف کو نہ اُٹھاویں پر اپنی ہی راہ پر قایم رہیں ✦

بھروسا نے کہا جب دو مطلبی یہانتک آئے اور اسیطرح بلایا جائے تو دیکھنے کے لئے وہ یقیناً اُدھر کو گھوم جائیگا ✦

مسیحی بولا اِسمیں کیا شک ہی اُسکے اصول خود ہی اُسے اُس راہ پر لیجائینگے لیکن وہ وہاں مر جائیگا ✦

تب ڈیمس نے پھر پکار کے کہا کیا تم اِسے دیکھنے کو نہ آؤگے ✦

مسیحی نے یہہ صاف جواب دیا ای ڈیمس تو اِس راہ کے مالک کی سیدھی

راہوں کا دشمن ہی ابھی تو اِس راہ سے پھر جانے کے سبب بادشاہت کے ایک حاکم سے گنہگار ٹھہرایا گیا اور تو ہمکو بھی اُس الزام میں کیوں پھنسانے چاہتا ہی - اگر ہم اِس راہ سے ایک ذرا بھی مڑ جاویں تو ہمارا مالک بادشاہ ضرور اِس کی خبر پاویگا اور اِس سبب سے وہ ہمکو اپنے حضور شرمندہ کریگا +

دمیس پھر چلایا کہ میں بھی تمہاری برادری کا ہوں اگر تم ذرا سا ٹھہر جاؤ تو میں بھی تمہارے ساتھہ چلونگا +

مسیحی نے کہا تیرا نام کیا ہی - کیا وہی نہیں جو میں نے ابھی لیا ہی +

دمیس بولا ہاں میرا نام دمیس ہی اور میں ابرہام کا بیٹا ہوں +

مسیحی نے کہا میں تمہیں جانتا ہوں جیہازی تمہارا پردادا تھا اور یہوداہ تمہارا باپ اور تم اُنہیں کے قدم پر چلے ہو تو یہہ شیطانت کا کودھاند لگائے ہوئے ہی تیرا باپ جو چور تھا پھانسی پا چکا اور تو اُس سے بہتر جزا کے لائق نہیں ہی تو یقین جان کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے حضور پہنچینگے تو تیری چال چلن کی خبر اُسے دینگے - یہہ کہتے ہوئے وے تو اپنی راہ چلے گئے +

اِس عرصہ میں دو مطلبی اور اُسکے ساتھی پھر نظر آئے اور وے دمیس کے پہلے ہی کہنے پر اُسکے پاس جا پہنچے - نہیں معلوم کہ وے اُس غار کے مُنہہ پر کھڑے ہوتے ہی اُسمیں گر پڑے یا اُسکے اندر آکے کھودنے لگے یا اُس کے دھوئیں سے

گھٹ کے مر گئے لیکن یہہ میں نے دریافت کیا کہ وے پھر اِس راہ میں کبھی نہ دیکھے گئے ✢

اب میں نے دیکھا کہ اِس میدان کے نزدیک دوسری طرف وے ایک عجیب سے کھمبھے کے پاس جا پہنچے جو سڑک کے کنارے کھڑا تھا وہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہہ کوئی عورت ہی جو کھمبھے کی صورت میں بدل گئی ہی اسواسطے وے یہاںپر کھڑے ہو کے اُسے تاکتے رہے اور اُسپر نگاہ دوڑاتے رہے لیکن تھوڑی دیر تک وے اُسکی بابت کچھ نہ کہہ سکے۔ آخر کو بھروسا نے اُسکی پیشانی پر کچھہ لکھا دیکھا لیکن وہ تواَن پڑھہ تھا۔ اِسلئے اُس نے مسیحی کو بُلایا تاکہ وہ دیکھے اور ہو سکے تو اُس کے معنی نکالے اُسنے حرفوں کو ملایا اور یہہ لکھا ہوا پایا کہ لوط کی جورو کو یاد کرو۔ سو اُسنے اُسے اپنے ساتھی کو پڑھہ سُنایا تب اُن دونوں نے یہہ ٹھہرایا کہ یہہ وہی نمک کا کھمبھا ہی جو لوط کی جورو پیچھے پھر کے دیکھنے کے سبب بنگئی یہہ دیکھکے آپس میں یوں بات چیت کرنے لگے ✢

مسیحی نے کہا آہ میرے بھائی یہہ بات تو اچھے موقع پر ہمارے دیکھنے میں آئی یعنے دیمس کے ہمارے بُلانے کے بعد اور اگر ہم گئے ہوتے تو ہم بھی اِس عورت کی مانند اُن لوگوں کے لئے جو ہمارے بعد آنیوالے ہیں ایک تماشا بنگئے ہوتے ✢

بھروسا نے کہا مجھے افسوس ہے کہ اُسوقت میں ایسا نادان تھا اور میں حیرت میں ہوں کہ اب میں لوط کی جورو کی مانند نہیں ہوگیا کیونکہ اُس کے اور میرے گناہ میں کس بات کا فرق ہے۔ اُسنے تو صرف پیچھے پھر کے دیکھا اور میں نے وہانتک جانے کی خواہش کی خدا کے فضل کی تعریف ہووے اور مجھے شرم ہووے کہ ایسی بات میرے جی میں کبھی آئی +

مسیحی نے کہا چاہئے کہ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں آیندہ کی مدد کے لئے اُسے یاد رکھیں۔ یہہ عورت ایک غضب سے بچ گئی یعنے وہ سدوم کی ہلاکت میں نہ پڑی مگر دوسرے غضب سے ہلاک ہوگئی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نمک کا کھمبا بنگئی +

بھروسا بولا سچ ہے چاہئے کہ وہ ہمارے لئے خبرداری اور عبرت ہو خبرداری اِسمیں کہ ہم اِسکے سے گناہ سے دور بھاگیں اور عبرت اِسمیں کہ جو ایسی خبرداری کے ساتھہ گناہ سے باز نہیں رہتے اُنپر کونسا غضب نہ پڑیگا چنانچہ قرح اور داتن اور ابرام اڑھائی سو آدمی کے ساتھہ اپنے گناہ میں تباہ ہوگئے وے بھی گناہ سے پرہیز کرنے کو ہمارے لئے نمونہ بنے۔ لیکن سوا اِسکے میں اِسبات سے بہت فکر کرتا ہوں کہ کیونکر دمیس اور اُسکے ساتھی ایسی ڈھیٹھائی کے ساتھہ اُس خزانہ کو دیکھنے کے لئے وہاں کھڑے ہو سکتے ہیں یا جیسے یہہ عورت فقط پیچھے پھر کے دیکھنے کے لئے نمک کا کھمبا بنگئی خصوصاً جبکہ غضب الہی نے اُسکو اُسی جگہ پر جہاں سے

کھڑے ہیں ایک نمونہ بنایا ہی کیونکہ اگر وے ایک ذرا بھی اپنی آنکھیں اوپر اٹھاویں تو ضرور اُسے دیکھینگے ✣

مسیحی نے کہا کہ البتہ یہہ تو ایک عجیب بات ہی اور اِس سے یہہ دلیل نکلتی ہی کہ اُنکے دل اِس مقدمہ میں نڈر ہو گئے ہیں اور یہہ اُن لوگوں کے موافق ہیں کہ جو منصف کے روبرو جیب کترتے ہوں یا اُن کے ساتھہ جو سولی کے نیچے تھیلیاں کاٹتے ہوں - سدوم کے لوگوں کی بابت کہا گیا ہی کہ وے نہایت سخت گنہگار تھے کیونکہ وے خداوند کے حضور گنہگار تھے باوجود اُس مہربانی کے جو اُس نے اُن پر دکھلائی تھی کیونکہ سدوم کی زمین اِس سے پیشتر باغِ عدن کی مانند تھی - اِسلئے خدا زیادہ غصے ہوا اور اُس نے اُن کی بلا ایسی سخت کی کہ آسمان پر سے آگ برسائی - اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ ایسے لوگ جیسے یہہ ہیں جو روبرو ہی گناہ کرتے ہیں اور ایسے نمونے دیکھہ کے بھی نہیں مانتے ہیں زیادہ سزا پائینگے ✣

بھروسا نے کہا بے شک تم نے سچ کہا لیکن یہہ کیسی رحمت ہی کہ نہ فقط تم لیکن خاص کر کے میں بھی آپ یہہ نشانا نہیں بنایا گیا یہہ بات ہمکو سکھاتی ہی کہ خدا کا شکر کریں اور اُس سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ لوط کی جورو کو یاد کریں ✣

پندھرواں باب

مسیحی اور بھروسا کا اپنی راہ سے بھٹک جانا اور نا امید نامے دیو کے پنجہ میں پھنس جانا

تب میں نے دیکھا کہ وے اپنی راہ چلتے چلتے ایک خوبصورت دریا پہ پہنچے جسکا نام حضرت داؤد نے دریا خدا رکھا ہی لیکن یوحنا نے اُسے دریائے آبِ حیات کہا ہی (زبور ۶۵-۹ و مکاشفات ۲۲-۱ و حزقیل ۴۷-۱-۹) اِنکی راہ اُسکے کنارے ہی پر سے گئی تھی اِسواسطے وے بڑی خوشی سے یہاں پر چلے اور اُسکا میٹھا پانی پی کے خوش ہوئے۔ اِس دریا کے دونوں کناروں پر سبز درخت ہر قسم کے میوے دار لگے تھے اور اُنکی پتیاں اُنہوں نے اِسلئے کھائیں کہ اپھرنے اور دوسری بیماریوں سے جو راہ چلنے کے سبب خون میں گرمی آجانے سے ہوتی ہیں بچ جاویں۔ وہانکی پھلواڑی سال بھر سبز ہی بنی رہتی تھی غرض کہ وہ اِس جگہ میں پڑکے سو رہے کیونکہ یہاں وے سلامتی سے سو سکتے تھے (زبور ۲۳-۲) جب جاگے تو اُنہوں نے پھر اُن درختوں کے میوے بٹورے اور کھائے اور پھر پانی پیا تب لیٹ کے پھر سو رہے۔ اِسطرح پر وہاں کئی دن اور کئی رات بیت گئے۔ تب اُنہوں نے یہہ گیت گایا +

بلوری شفاف چشمہ بہتا راستے کے پاس + آبِ حیات سے مسافر بجھاتا پیاس
لذت دار میل اور خوشبودار پھول بے نہایت + تر و تازگی بخشتے دل کو بہتایت
ایسی خوشی کے خاطر تمام دنیا کو چھوڑ + ہرگز آسمانی راہ سے تو منہہ اپنا مت موڑ

ہنوز اُنکا سفر ختم نہ ہوا تھا چنانچہ جب اُنہوں نے آگے چلنے کی تیاری کی تو کھا پی کے وہاں سے روانہ ہوئے +

اب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ کچھہ دور تک سڑک دریا سے جدا ہو گئی تھی اِسپر وے بہت غمگین ہوئے۔ لیکن اُنہوں نے راہ سے باہر جانا نہ چاہا پر دریا کنارے کی راہ کھڑ بہڑ تھی اور اُنکے پیر کے تلوے سفر کے باعث گھس گئے تھے اِسلئے بہت بیدل ہو گئے (گنتی ۲۱-۴) اور چلتے چلتے اُنکے جی میں ایک بہتر راہ کی خواہش پیدا ہوتی تھی۔ تھوڑی دور آگے بڑھکے سڑک کی بائیں طرف ایک باغ ملا جسپر چڑھنے کے لئے سیڑھی بنی تھی اور اُس جگہ کا نام الگ میدان تھا۔ تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر یہہ میدان ہماری راہ کے کنارے کنارے برابر چلا گیا ہی تو آؤ ہم اُسپر چڑھہ چلیں۔ تب وہ دیکھنے کو گیا اور دیکھو ایک پگڈنڈی برابر اُس راہ کے بغل میں مینڈ کی اُس طرف بنی تھی۔ مسیحی نے کہا یہہ تو ہر طرح مرضی کے موافق اور پسند کے لائق ہی آؤ بھائی آؤ ہم اوپر چلیں +

بھروسا نے کہا بھلا اگر یہہ پگڈنڈی ہم کو راہ سے بے راہ کر دے تو پھر کیسی بنے +

اُسنے کہا شاید ایسا نہ ہوگا۔ دیکھو کیا وہ راہ کے کنارے کنارے برابر نہیں چلی گئی ہی۔ سو بھروسا بھی اُسکے پیچھے چڑھ گیا۔ جب وے اوپر پہنچے اور اُس پگڈنڈی

میں آگئے تو اُنہوں نے اُسے اپنے پیروں کے لئے بہت ملایم پایا اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد اُنکے آگے آگے چلا جاتا ہی جسکا نام جھوٹھا بھروسا تھا اُنہوں نے اُسے پکار کے پوچھا کہ یہہ راہ کہاں کو گئی ہی۔ اُسنے جوابدیا کہ آسمانی پھاٹک کو۔ مسیحی نے کہا دیکھو میں نے یہی نہیں کہا تھا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم اصل راہ پر ہیں چنانچہ وے اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے اور وہ اُنکے آگے آگے جاتا تھا۔ لیکن دیکھو رات آپہنچی اور بڑا اندھیرا ہو گیا ایسا کہ وے جو پیچھے جاتے تھے اپنے سامہنے والے کو نہ دیکھ سکے +

جھوٹھے بھروسا کو راہ تو سوجھتی ہی نہ تھی سو وہ تو ایک گڑھے میں گر پڑا جو اُس زمین کے سردار نے اِسی ارادہ سے بنایا تھا کہ نادان شیخی بازوں کو اِسمیں پھنسالیوے اور گرتے ہی اُسکے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے (یسعیاہ ۹-۱۶) +

اِنہوں نے اُسکے گرنے کی آواز سنکر اُسکا حال دریافت کرنے کو پکارا پر کچھ جواب نہ پایا لیکن صرف کراہنے کی آواز سُنی۔ تب بھروسا نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اب ہم کہاں ہیں۔ مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا کیونکہ وہ دھوکھے میں تھا کہ میں نے اُسکو گمراہ کیا ہی۔ اِس کے بعد پانی برسنے لگا اور بڑے خوفناک طور پر گرجا تڑپا +

تب بھروسا اپنے دل میں واویلا کر کے کہنے لگا کاش کہ میں اپنی اُسی راہ میں رہتا +

مسیحی بولا اسکو خیال تھا کہ یہہ پگڈنڈی ہمکو راہ سے بہکا دیگی +

بھروسا نے کہا میں تو پہلے ہی ڈرتا تھا اور اسلئے میں نے تمہیں آہستہ سے چتا دیا تھا۔ میں تو صاف کہدیتا تھا لیکن تم مجھہ سے بڑے ہو اسلئے میں چپ رہا +

مسیحی بولا بھائی جی خفا نہو مجھے بہت افسوس ہی کہ میں نے تم کو بہکایا اور ایسے خطرے میں ڈالدیا میں منت کرتا ہوں مجھے معاف کرو میں نے یہہ کام بد ارادے سے نہیں کیا +

بھروسا نے کہا بھائی صاحب خاطر جمع رکھو میں نے تم کو معاف کر دیا اور یہہ بھی یقین کرو کہ یہہ ہماری بھلائی کے لئے ہو گا +

مسیحی بولا میں اِس سے خوش ہوں کہ میرے ساتھہ ایک مہربان بھائی ہی۔ لیکن ہمکو چاہئے کہ یونہی کھڑے نرہیں بلکہ آؤ ہم پیچھے لوٹ چلنے کی کوشش کریں +

بھروسا نے کہا مجھے آگے چلنے دے +

مسیحی بولا نہیں مہربانی کر کے مجھے پہلے جانے دے تاکہ جو کچھہ خطرہ ہو تو میں ہی پہلے اُسمیں پڑوں کیونکہ میرے ہی وسیلہ سے ہم دونو راہ سے بھٹک گئے ہیں +

بھروسا نے کہا نہیں پہلے تم مت جاؤ کیونکہ تمہارا دل گھبراہٹ میں ہی شاید تم پھر راہ سے بہک نہ جاؤ +

تب اُنہوں نے اپنی ہمت کے لئے ایک شخص کی آواز یہہ کہتی ہوئی سُنی تیرا دل شاہ راہ کی طرف پھرے یعنے اُسی راہ پر جس سے تو آیا ہی پھر جا (یرمیاہ ۳۱-۲۱)



لیکن اِس عرصہ میں پانی یہاں تک چڑھا کہ خطرناک ہوگئی اور لوٹنا مشکل ہوگیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ راہ سے بھٹک جانا راہ پر آنے سے زیادہ آسان ہے۔ تسپر بھی اُنہوں نے لوٹ جانے کی ہمت باندھی لیکن اندھیری ایسی چڑھی تھی اور سیلاب ایسے زورشور کا تھا کہ وے لوٹتے ہوئے نو دس مرتبہ قریب ڈوبنے کے ہوگئے +

پر باوجود اپنی سب ہوشیاری کے وے اُس رات اُس سیڑھی کو پھر نہ پا سکے اِسواسطے لاچار ہوکے ایک سایہ دار جگہ میں ٹک گئے اور پو پھٹنے تک وہاں بیٹھے رہے لیکن تھک جانے کے سبب سے سو گئے۔ اِسجگہ سے جہاں وہ سو رہے تھے تھوڑی دور پر شکی نامے ایک قلعہ تھا اور اُسکے مالک کا نام ناامید دیو تھا۔ یہہ اُسی کی زمین تھی اور وہ صبح سویرے اُٹھکے اپنے کھیتوں میں اِدھر اُدھر چلنے پھرنے لگا اور مسیحی اور بھروسا کو اپنی زمین پر سوتے پایا۔ تب ایک بھیانک آواز سے اُنہیں جگا کے پوچھا کہ تم کہاں سے آتے ہو اور میری زمین پر کیا کرتے ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم مسافر ہیں اور راہ بھول گئے ہیں۔ تب اُس دیو نے کہا کہ تم نے آج رات میری زمین کو پامال کرنے اور اُسپر سو رہنے سے میرا گناہ کیا ہے اِسلئے تم میرے ساتھہ چلو۔ سو اُنہیں جانا ہی پڑا کیونکہ وہ اُنسے زیادہ مضبوط تھا۔ وے بھی کچھہ کہہ بھی نہ سکے کیونکہ اُنہوں نے اپنے کو خطاکار جانا۔

اِسلیئے دیو نے اُنہیں اپنے آگے کر لیا اور ہانکتا ہوا لیچلا اور اُن کو اپنے قلعہ کے اندر ایک اندھیرے میلے بدبو دار قیدخانہ میں بند کیا۔ چنانچہ یہاں پر وے بُدھ کے صبح سے سنیچر کی شام تک پڑے رہے اور اُنہیں نہ تو ایک ٹکڑا روٹی اور نہ ایک بوند پانی اور نہ روشنی میسّر ہوئی اور نہ کوئی پوچھنے والا تھا کہ تم کیسے ہو اِسلیئے یہاں پر اُنکا بُرا حال تھا اور دوستوں اور جان پہچانوں سے دور پڑے تھے (زبور ۸۸ - ۱۸) اب اِس مقام پر مسیحی کو دوہرا غم ہوا کیونکہ اُسی کے بغیر سوچے ہوئے جلدی کر جانے سے وے اِس مصیبت میں پڑ گئے تھے۔

نا امید دیو کی شکی نامے ایک جورو تھی سو جب وہ سونے کو گیا تو اپنی جورو سے تمام حال بیان کیا یعنے کہ میں نے دو قیدی پکڑے ہیں اور اُنکو میں نے اپنی زمین پر آنے کے سبب قید میں ڈالا ہے اور پوچھا کہ اِس سے زیادہ اُنکے ساتھہ اور کیا کرنا چاہئیے۔ عورت نے پوچھا کہ وے کون ہیں اور کہانسے آتے اور کہاں کو جاتے ہیں۔ اور اُسنے سب کچھہ اُسے بتلایا۔ تب اُسنے صلاح دی کہ جب تم صبحکو اُٹھو تو اُنہیں بے رحمی سے کے ساتھہ مارو۔ سو جب وہ صبح کو اُٹھا تو وہ کاٹو نکی ایک مضبوط لاٹھی لے کے قیدخانہ میں اُنکے پاس گیا اور پہلے تو اُن کو کتّوں کی طرح جھڑکا حالانکہ اُنکے مُنہہ سے کوئی بیجا کلام نہ نکلا تھا۔ تب وہ اُنپر لپکا اور اُنہیں بڑی مار ماری یہاں تک کہ وے ہل نہ سکتے تھے اور نہ کروٹ

لے سکتے تھے - یہہ کرکے اُنہیں باہر نکال لایا اور وہاں پر اُنہیں چھوڑ دیا کہ اپنی
مصیبت پر ماتم اور اپنے دُکھہ پر آہ کریں - غرض اُس روز دن بھر اُنہوں نے اپنے
وقت کو سوائے غم و ماتم کے اور کسی بات میں نہ کاٹا - جب رات ہوئی تب اُس کی
جورو نے پھر اپنے خصم سے اُن کی بابت گفتگو کی اور یہہ جان کے کہ وے اب تک
زندہ ہیں اُسے صلاح دی کہ وہ اُنہیں سکھلاوے کہ وے اپنے تئیں مار ڈالیں چنانچہ
جب صبح ہوئی تو وہ کڑوائی کے ساتھہ اُنکے پاس جیسا پیشتر گیا تھا پھر گیا اور اُن کو ڈنڈوں کی
مار کے سبب سے جو اُسنے اُنہیں ماری تھی نہایت دردناک دیکھہ کے اُنہیں کہا کہ
جب کہ تم اِسجگہ سے کسی طرح سے ہرگز نہیں نکل سکتے تو تمہارے لئے صرف یہی
چارہ ہے کہ تم جھٹ پٹ اپنے تئیں خواہ چھری سے یا پھانسی سے یا زہر سے مار ڈالو
کیونکہ جب تمہاری زندگی ایسی بُری کٹتی ہے تو اُسے تم کیوں پسند کروگے - مگر اُنہوں
نے اُسکی منت کی کہ ہمیں جانے دو - اِس پر اُسنے اُنہیں بُری طرح سے دیکھا اور
اُنپر جھپٹا لیکن خیریت یہہ ہوئی کہ وہ غصہ میں آکے گر پڑا (کیونکہ دھوپ میں کبھی
کبھی اُسے غصہ آجاتا تھا) اور اِس سبب سے اُسکا ہاتھہ کچھہ عرصہ تک ناطاقت
رہا نہیں تو وہ آپ ہی اُنہیں مار کے کھپا دیتا - اِسواسطے وہ اُنکو مارنے سے باز آیا
اور اُن کو آگے کی طرح سوچنے کے لئے چھوڑ گیا - تب قیدیوں نے آپس میں مشورت

کی کہ کیا دیو کی صلاح منظور کرنا بہتر ہی یا نہیں اور آپس پر وے یوں بات چیت کرنے لگے ✦

مسیحی نے کہا ای بھائی ہم کیا کریں۔ یہہ زندگی جواب ہم بسر کرتے ہیں کیسی بدحال ہی میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اِس طرح سے جینا بہتر ہی یا مرنا میری جان پھانسی پانے اور مرجانے کو اِس زندگی سے بہتر جانتی ہی اِس قیدخانہ سے قبر اچھی ہی (ایوب ۷ - ۱۵) کیا ہم اِس دیو کے پنجہ میں بنے رہیں ✦

بھروسا بولا ہماری حالت تو خراب ہی اور ہمیشہ تک اِسطرح پر رہنے سے موت میرے لئے اچھی ہوگی تو بھی ہمکو سوچنا چاہئے کہ ہمارے خداوند نے کہا ہی کہ تو خون مت کر۔ بھلا جب کہ دوسرے کا خون کرنا منع ہی تو کسقدر زیادہ ہم کو دیو کی صلاح سے اپنا خون کرنا منع ہوگا۔ علاوہ اِس کے وہ جو دوسرے آدمی کو قتل کرتا ہی سو اُس کے جسم ہی کا خون کرسکتا ہی لیکن وہ جو اپنے تئیں قتل کرتا ہی سو ایک ہی مرتبہ اپنی جان اور بدن دونوں کو ہلاک کرتا ہی۔ اور سوا اِس کے ای میرے بھائی تو قبر میں آرام پانے کی بابت کہتا ہی لیکن تو جہنم کو بھول گیا جہاں خونی ضرور جائینگے کیونکہ کسی خونی میں حیات ابدی نہیں بستی۔ اور پھر ہمکو سوچنا چاہئے کہ سارا اختیار نا امید دیو کے ہاتھہ میں نہیں ہی ہماری مانند اوروں کو بھی اُس نے پکڑا ہی لیکن وے اُسکے قبضہ سے چھوٹ گئے ہیں۔ کون جانتا ہی کہ خدا

جسنے سارے جہان کو بنایا ہی ایسا کرے کہ نا امید دیو مر جائے یا کسیوقت وہ ہمکو قید خانے میں بند کرنا بھول جائے یا تھوڑی دیر بعد جب وہ آگے کی طرح ہمارے پاس آوے تو اُسکو پھر مرگی آجائے اور ہاتھہ پانوں ہلانے سے رہجائے۔ اور اگر کبھی پھر ایسا ہو تو میں تو اپنی بابت کہتا ہوں کہ میں نے قصد کیا ہی مردانہ وار اُس کے قبضہ سے چھوٹنے کے لئے خوب کوشش کرونگا۔ میں بڑا احمق تھا کہ پہلے ہی ایسی کوشش نہ کی لیکن تسپر بھی چاہئے کہ ہم صبر کریں اور کچھہ دیر تک سوچیں۔ وہ وقت آویگا کہ ہم خوشوقتی کے ساتھہ چھٹکارا پاوینگے لیکن چاہئے کہ ہم اپنے خونی نہ بنیں۔ اِن باتوں سے بھروسانے اپنے بھائی کے دل کو اُسوقت کچھہ مضبوط کیا ایسا کہ وے باہم اُس روز اندھیرے میں اپنی اُسی غمگیں حالت میں پڑے رہے ٭

بھلا شام کیوقت دیو قید خانہ میں پھر گیا تاکہ اپنے قیدیوں کو دیکھے کہ اُنہوں نے اُسکی صلاح کو منظور کیا ہی یا نہیں۔ مگر جب وہ وہاں آیا تو اُنہیں زندہ پایا لیکن اب روٹی پانی کے نہ ملنے سے اور اپنے زخموں کے باعث وے سوا سانس لینے کے اور کچھہ نہ کر سکے۔ اُنہیں جیتا دیکھہ کے وہ بہت خفا ہو کے کہنے لگا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے میری صلاح نہ مانی اِسلئے تمہارے ساتھہ ایسی بُرائی ہوگی جیسی تم نے کبھی نہ سہی ہوگی ٭

اسیر وے ڈر کے مارے تھرتھرا اُٹھے اور مجھے معلوم ہوتا ہی کہ مسیحی غش میں آگیا۔ لیکن پھر ایک ذرا ہوش میں آکے وے پھر دیو کی صلاح کی بابت گفتگو کرنے لگے کہ کیا اب بھی اسکی صلاح منظور کرنا بہتر ہی یا نہیں۔ مسیحی تو آپ مرجانے پر تیار تھا لیکن بھروسا نے یہہ کہکے اُسے باز رکھا کہ بھائی تو نہیں یاد کرتا کہ ابتک تو کیسا بہادر بنا رہا ہی۔ ہلاکو تجھے نہ ہرا سکا اور نہ کوئی بات جو تو نے موت کے سایہ کی وادی میں سُنی یا دیکھی تجھے ہرا سکی دیکھہ تو کیسی سختی اور خوف اور حیرت کے مقام سے نکل آیا ہی اور اب تجھے سوا ڈر کے اور کچھہ نہیں ہی۔ دیکھہ کہ میں نے جو تجھہ سے کمزور ہوں میں بھی تیرے ساتھہ قید میں ہوں اور دیو نے جسطرح سے تجھے اُسی طرح سے مجھے بھی زخمی کیا ہی اور میرے مُنہہ سے بھی روٹی اور پانی کو روک رکھا ہی اور میں بھی روشنی کے بغیر ماتم کر رہا ہوں۔ تو آؤ ہم تھوڑا اور صبر کریں یاد کر کہ تو نے بطلان کے میلہ میں کیسا مردانہ کام کیا کہ تو نہ تو زنجیر سے نہ پنجرے سے اور نہ موت سے ڈرا اسواسطے آؤ ہم جہانتک سکیں صبر کے ساتھہ برداشت کریں +

اب رات پھر آئی اور دیو اپنی جورو کے پاس خلوت میں گیا تب اُس نے قیدیوں کی بابت اُس سے پوچھا کہ اُنہوں نے تمہاری صلاح منظور کی یا نہیں۔ اُس نے جوابدیا کہ وے ایسے حرامزادے ہیں کہ وے اپنے تئیں مار ڈالنے سے سختی اُٹھانے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ تب اُسنے کہا کہ کل اُنہیں قلعہ کے

صحن میں لیجا اور اُنھیں اُن لوگوں کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں دکھلا جنھیں تو نے اِن دنوں میں قتل کیا ہی اور اُنھیں بتلا دینا کہ ایک ہفتہ میں میں تمکو بھی اِسی طرح سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالونگا ؎

جب صبح ہوئی تو دیو پھر اُن پاس گیا اور اُنکو قلعہ کے صحن میں لیجا کے جیسا اُسکی جورو نے اُسے کہا تھا اُنھیں دکھلایا اور کہا کہ یہہ بھی ایک مرتبہ مسافر تھے جیسے تم ہو اور اُنھوں نے بھی میری زمین کو پامال کیا تھا جیسا تم نے کیا ہی اور جب میں نے مناسب جانا تب اُنھیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا سو دس دن کے بھیتر تمھیں بھی کر ڈالونگا چلو اپنی ماند میں پھر گھسو پھر اُنھیں ساری راہ مارتا ہوا وہاں لیگیا۔ اسواسطے وے سنیچر کے دن بھر آگے کی طرح پڑے رہے۔ جبکہ رات ہوئی اور جب بی بی شکی اور اُسکا خصم دیو دونوں اپنے بستر پر گئے تو اپنے قیدیوں کی بابت پھر گفتگو کرنے لگے اور اِس بات پر بوڑھے دیو نے بڑا تعجب کیا کہ میں نہ تو اپنی مار سے اور نہ صلاح سے اُنکو مار ڈال سکتا ہوں۔ اِسپر اُس کی جورو نے جواب دیا اور کہا کہ مجھے ایک بات کا خوف ہی کہ وے اِس امید پر جیتے ہیں کہ کوئی اُنکو چھڑانے کے لئے آویگا یا اُنکے پاس تالا کھولنے کا اوزار ہی جس کے وسیلہ سے وے بچنے کی امید رکھتے ہیں۔ دیو بولا کہ ای میری پیاری کیا تو ایسا کہتی ہی۔ میں صبح ہی کو اُنکی تلاشی لونگا ؎

بھلا سنیچر کو آدھی رات وے دعا مانگنے لگے اور پو پھٹنے تک وے دعا مانگتے رہے *

سورج نکلنے سے ایک ذرا پیشتر مسیحی کچھہ تعجب کر کے بول اٹھا کہ آہ کیسا احمق میں ہوں کہ اِس طرح سے اِس گندے قید خانہ میں پڑا ہوں جب کہ میں آزادی کے ساتھہ چل پھر سکتا ہوں میری بغل میں قول نامے ایک کنجی ہے مجھے یقین ہے کہ اُسکی قلعہ کے ہر ایک تالے کو وہ کھولیگی۔ تب بھروسا نے کہا کہ یہہ تو خوشی کی خبر ہے بھلا اُسکو اپنی بغل سے نکال کے دیکھہ *

تب مسیحی نے اُسے اپنی بغل سے نکالا اور قید خانہ کے تالے میں لگانے لگا۔ جیوں ہی اُسنے کنجی کو گھمایا تیوں ہی کھٹر کا پیچھے کو ہٹ گیا اور دروازہ سہج سے کھل گیا اور مسیحی اور بھروسا دونو باہر نکل آئے۔ تب وہ باہر ایک دروازے کے پاس گیا جس میں سے قلعہ کے صحن میں جانے کی راہ ہے اور اُس کنجی سے اُس دروازے کو کھولا۔ بعد اِسکے وہ لوہے کے پھاٹک کے پاس گیا کیونکہ اُسکا بھی کھولنا ضروری تھا لیکن اُسکا قفل بڑا ہی مضبوط تھا تسپر بھی اُس کنجی سے وہ بھی کھل گیا۔ تب اُنہوں نے جلدی سے بھاگنے کے لئے اُس پھاٹک کو کھولا لیکن اِسکے کھولنے سے ایسی ایک کڑک ہوئی کہ نا امید دیو جاگ اُٹھا۔ ان قیدیوں کا پیچھا کرنیکے لئے اُسنے ایسی جلدی کی کہ اُسکو پھر مرگی آگئی اِس سبب سے اُس کے

ہاتھ پیر ایسے شست ہوئے کہ وہ کسی طرح سے اُنکا پیچھا نہ کر سکا۔ تب وے برابر چلے گئے اور بادشاہی راہ پر آپہنچے اور وہاں اُنہوں نے سلامتی پائی کیونکہ وے اُسکی عملداری سے باہر نکل گئے تھے ✦

اب ایسا ہوا کہ جب وے اِس سیڑھی پر آئے تو اپنے دل میں تجویز کرنے لگے کہ اُنکو جو ہمارے پیچھے آوینگے نا امید دیو کے قبضہ میں پڑنے سے باز رکھنے کے لئے اِس جگہ کو نسا نشان کریں۔ آخر تجویز ہوئی کہ ایک کھمبا کھڑا کر کے اُسپر یہہ بات کھود دی جاوے کہ اِدھر سے شکی قلعہ کو راہ گئی ہے۔ وہ نا امید دیو کے قبضہ میں ہے جو آسمانی شہر کے بادشاہ کی بُرائی کرتا ہے اور مقدس مسافروں کو ہلاک کرنے کی فکر اور کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اِسواسطے بہتیرے جو اُنکے پیچھے آئے اُسکو پڑھ کے اِس خطرے سے بچ گئے ✦

یہہ کھمبا کھڑا کر کے اُنہوں نے یہہ گیت گایا ✦

صیہون کی راہ سے جب بھٹکے مسافر ✦ زد و کوب کیا دیو نے اُنہیں وافر
زنداں میں اُنکی روح گھبرا جاتی تھی ✦ بچنے کی امید اُنسے جاتی رہی تھی
پس اے مسافرو رہو خبردار ✦ اور شکی قلعہ میں مت ہو گرفتار

سولہواں باب

دلپذیر کوہستان پر گڈریوں کا مسافروں کی مہمانداری کرنا

یہہ دونوں مسافر چلتے چلتے آخر دلپذیر نامے پہاڑ پر پہنچے جو کوہ صیہون کے بادشاہ کے ملک میں ہی۔ پس اُن پہاڑوں کے اوپر باغیچوں اور میوہ دار درختوں اور تاکستانوں اور پانی کے چشموں کو دیکھنے کے لئے گئے اور غسل کر کے پانی پیا اور مفت میں تاکستان کے میوے کھائے۔ اُن پہاڑوں کی چوٹیوں پر گڈریئے اپنے گلے چراتے تھے اور وے راہ کے کنارے ہی پر کھڑے تھے اسواسطے مسافر اُنکے پاس گئے اور اپنی لاٹھیوں پر اٹھنگ کے (جیسا تھکے ہوئے مسافرونکا معمول ہی کہ جب راہ میں کھڑے ہو کے کسی سے بات کرتے ہیں تو اپنی لاٹھی پر اٹھنگ جاتے ہیں) اُنسے پوچھا کہ یہہ دلپذیر پہاڑ کسکا اور یہہ بھیڑیں جو اسپر چرتی ہیں کس کی ہیں ✣

گڈریوں نے جواب دیا کہ یہہ پہاڑ عمانوئیل کا ملک ہی اور یہاں سے اُسکا شہر نظر آتا ہی اور یہہ بھیڑیں بھی اُسی کی ہیں اور اُسنے اُنکے لئے اپنی جان دی ہی ✣

مسیحی نے پوچھا آسمانی شہر کی یہی راہ ہی ✣

گڈریوں نے جواب دیا تم ٹھیک اُسی راہ پر ہو ✣



مسیحی نے پوچھا کہ یہاں سے وہ شہر کتنی دور ہی +

گڈریوں نے کہا کہ اوروں کے لئے نہایت دور ہی مگر اُن کے لئے جو حقیقت میں وہاں پہنچ جائینگے نزدیک ہی +

مسیحی نے پوچھا کہ یہہ راہ بخطر ہی یا اُسمیں کچھہ خطرے بھی ہیں +

گڈریوں نے کہا اُن کے لئے جو سلامت ہیں بخطر ہی لیکن خطاکار اُسمیں گر پڑینگے +

مسیحی نے پوچھا راہ کے تھکے اور ماندے مسافروں کے لئے یہاں کوئی آرام کی جگہ بھی ہی +

گڈریوں نے کہا اِس پہاڑ کے مالک نے ہمکو حکم کیا ہی کہ مسافر پروری کو مت بھولو سو اِس زمین کی ساری اچھی اچھی چیزیں تمہارے لئے طیار ہیں +

میں نے اپنے خواب میں یہہ بھی دیکھا کہ جب گڈریوں نے دریافت کیا کہ یہہ لوگ بٹوہی ہیں تب اُنہوں نے اُنسے سوال بھی کئے (جنکا جواب اُنہوں نے اُسیطرح پر دیا جیسا اور جگہوں میں دیا تھا) مثلاً کہاں سے تم آئے۔ اور کیونکر تم اِس راہ میں داخل ہوئے۔ اور کن کن وسیلوں سے تم اِسطرح پر اِس راہ میں قایم رہے۔ کیونکہ اُن میں سے جنہوں نے راہ پر چلنا شروع کیا بہت کم ہیں جنہوں نے اپنی صورت اِس پہاڑ پر دکھلائی لیکن جب گڈریوں نے اُنکے جواب سنے تو اُنسے

خوش ہو کے پیار کی نظر سے اُنپر نگاہ کی اور کہا کہ دلپذیر پہاڑ پر تمہارا آنا بھلا ہوا۔
اِن گڈریوں کے نام یہہ تھے یعنے علم۔ تجربہ۔ ہوشیاری۔ اور صاف دلی
وہ مسافروں کے ہاتھہ پکڑکے اُنکو اپنے ڈیرے میں لے آئے اور جو کچھہ کہ اُسوقت
کھانے کو موجود تھا اُنکے آگے رکھدیا اور یہہ بھی کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم تھوڑی دیر
تک یہاں ٹھہرو تاکہ ہم سے واقف ہو جاؤ اور اِن دلپذیر پہاڑوں کے تحفہ سے
اپنے تئیں اور بھی خوش کرو۔ تب اُنہوں نے کہا کہ ہم ٹھہرنے کو راضی ہیں پس
اُس رات آرام کرنے کو گئے کیونکہ رات بہت گذر گئی تھی ✣

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ صبحکو گڈریوں نے مسیحی اور بھروسا کو اپنے
ساتھہ پہاڑ پر سیر کرنیکے لئے بُلا یا وے گئے اور کچھہ دیر تک سیر کر کے اور ہر ایک
طرف دیکھہ بھال کے خوش ہو گئے۔ تب گڈریوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ
اب ہم اِن مسافروں کو کچھہ اچنبھے دکھلاوینگے چنانچہ وے اُنہیں پہلے ایک پہاڑ کی
چوٹی پر لیگئے۔ اُس پہاڑ کا نام خطا تھا اور ایک طرف سے وہ نہایت اونچا تھا۔
پس جب مسیحی اور بھروسا نے نیچے نظر کی تو دیکھا کہ پہاڑ کے نیچے بہت سے آدمی
پڑے ہیں جو چوٹی پر سے گر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ تب مسیحی نے پوچھا کہ
اِسکے کیا معنے ہیں۔ گڈریوں نے جواب دیا کیا تم نے اُنکی بابت نہیں سنا جنہوں نے
ہمنیوس اور فلیتس کی سُنکے مردوں کی قیامت کے ایمان کی بابت خطا کی۔ اُنہوں

نے جواب دیا ہاں - تب گڈریوں نے کہا کہ یہہ جنہیں تم اِس پہاڑ کے نیچے ٹکڑے ٹکڑے پڑے دیکھتے ہووے ہی ہیں اور آج تک گاڑے بھی نہیں گئے تاکہ اُنسے اوروں کو یہہ عبرت ہو کہ جو زیادہ بلند خیال کریگا سو ضرور گر کے ہلاک ہوگا ؞

تب میں نے دیکھا کہ وے اُنہیں ایک دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر جس کا نام خبرداری تھا لیگئے اور اُنہیں کہا کہ بڑی دور نظر دوڑاؤ - جب اُنہوں نے دیکھا تو دریافت کیا کہ کئی ایک آدمی وہاں پر قبروں کے درمیان پھر رہے ہیں اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ اندھے ہیں کیونکہ کبھی کبھی قبروں پر ٹھوکر کھاتے تھے اور اُس جگہ سے نکل نہ سکتے تھے - تب مسیحی نے پوچھا کہ اِسکے کیا معنی ہیں ؞

گڈریوں نے جواب دیا کہ کیا تم نے اِن پہاڑوں کے نیچے ایک رستہ بائیں طرف میدان کو جاتے نہیں دیکھا تھا - اُنہوں نے جواب دیا ہاں - تب گڈریوں نے کہا کہ اودھر سے ایک راہ سیدھی شکی قلعہ کو نکل گئی ہے جسکا مالک ناامید دیو ہے اور یہہ آدمی ایک مرتبہ سفر پر تمہارے موافق چلکر برابر اُسی رستہ تک چلے آئے اور دہنی طرف کی راہ ٹوٹی دیکھہ کے اُنہوں نے اِس راہ کو چھوڑ کے میدان کی راہ پکڑی اور وہاں انکو ناامید دیو نے پکڑ کے شکی قلعہ میں ڈالدیا جہاں اُنکو چند روز قید رکھہ کے انکی آنکھیں نکال لیں اور انکو اُن قبروں کے درمیان ہانک کے چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ کلام پورا ہووے یعنے وہ انسان جو حکمت کی راہ سے بھٹکا مردوں کے غول

میں پڑا رہیگا (امثال ۲۱-۱۶) تب مسیحی اور بھروسانے آنسو بہا بہا کے ایکدوسرے پر نظر کی لیکن گڈریوں سے کچھہ نہ کہا +

تب میں نے خواب میں دیکھا کہ گڈریئے اُنکو ایک جگہ لیگئے جہاں ایک پہاڑ کے پہلو میں دروازہ تھا اور اُنہوں نے اِس دروازہ کو کھول کے کہا اس کے اندر دیکھو۔ چنانچہ اُنہوں نے جو اندر نگاہ کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بھیتر بڑا ہی اندھیارا ہی اور دھوئیں سے بھرا ہوا ہی اور آگ کی سی ہڑہڑاہٹ اور بعضے گنہگاروں کے رونے پیٹنے کی آواز سُنتے ہیں اور اُنہوں نے گندھک کی سی بو سونگھی۔ تب مسیحی نے پوچھا اِسکے کیا معنی ہیں۔ گڈریوں نے اُنسے کہا کہ یہہ جہنم کی ایک پگڈنڈی ہی اسی راہ سے ریاکار اِسمیں جاتے ہیں یعنے ایسے لوگ جو اپنے پہلوٹھے ہونیکا حق عیسو کی مانند بیچتے ہیں وے جو اپنے اُستاد کو یہوداہ کی مانند بیچتے ہیں وے جو سکندر کی مانند انجیل کے حق میں کفر بکتے ہیں اور وے جو حنانیا اور اُس کی جورو سفیرا کی مانند جھوٹ بولتے اور چھپاتے ہیں +

تب بھروسانے گڈریوں سے کہا مجھے معلوم ہوتا ہی کہ اِن میں سے ہر ایک ہماری مانند سفر میں آئے ہونگے +

گڈریوں نے کہا ہاں بلکہ وے عرصہ تک اِسمیں بنے بھی رہے +

بھروسانے پوچھا کتنا سفر کرکے اِس کمبختی میں پھنسے +

گڈریوں نے کہا بعض تو دور نکل گئے اور بعض اِن پہاڑوں تک آئے تھے ٭

تب مسافروں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہمکو توانائی کے لئے اُس توانا کو پکارنے کی ضرورت ہے ٭

گڈریوں نے کہا بیشک اور جب تم کو زور ملے تو اُسے کام میں لانے کی بھی تمہیں ضرورت ہوگی ٭

اب مسافروں کو آگے جانے کی خواہش ہوئی اور گڈریے بھی چاہتے تھے کہ وے آگے جاویں۔ پس پہاڑ کے سرے تک گڈریوں نے جا کر ایک دوسرے سے کہا کہ اگر ان مسافروں کو ہماری دوربین سے دیکھنے کا ڈھب ہو تو آؤ ہم اُنکو آسمانی شہر کے پھاٹک دکھاویں۔ چنانچہ وے اُنہیں ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر جسکا نام شفاف تھا لیگئے اور دیکھنے کے لئے اپنی دوربین اُنکو دی ٭

تب اُنہوں نے دیکھنے کی کوشش کی مگر اُس پچھلی بات کی یاد سے اُن کے ہاتھ کانپتے رہے اسلئے کچھ صاف صاف نظر تو نہیں آیا لیکن اُنہوں نے پھاٹک سا کچھ دیکھا اور اُس مکان کا جلال بھی کچھ نظر آیا۔ تب وے یہہ گاتے ہوئے آگے کو بڑھے ٭

آرام کی جگہہ ہے دلپذیر پہاڑ ٭ نیک گڈریئے یہاں ہیں مہماندار
اچنبھے کی باتیں مفید اور عمیق ٭ دکھاتے ہیں یے مردِ خدا شفیق

تھکے مسافر کو بھی ظاہر کرتے راز + ای بھو کھے پیاسے اُنسے رہو باز

جب وے روانہ ہونے پر تھے تو گڈریوں میں سے ایک نے اُنکو راہ کا خط دیا۔ دوسرے نے کہا خوشامدی سے ہوشیار رہیو۔ تیسرے نے کہا خبردار جادو کی زمین پر مت سویو۔ چوتھے نے کہا خدا تعالی کی برکت تم پر ہووے۔ اتنے میں میں اپنی نیند سے جاگ اُٹھا +

سترہواں باب

مسافروں کا راہ میں نادان سے ملنا۔ کم اعتقاد کی چوری کا بیان۔ مسیحی اور بھروسا کا پھندے میں پھنس جانا۔

پھر میں نے سوتے ہوئے خواب میں یہہ دیکھا کہ وے پہاڑوں سے اُترتے اور راہ برابر چلے جاتے ہیں۔ اِن پہاڑوں سے تھوڑی دور آگے بڑھکے بائیں طرف خود پسند کا ملک ہی۔ اُس ملک میں سے ایک چھوٹی سی ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈی اُس راہ میں آملی ہی۔ یہاں پر اُنہیں ایک بڑا چالاک آدمی نادان نامے اُسی ملک سے آتے ملا اور مسیحی نے اُس سے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو اور کہاں کو جاتے ہو +

نادان نے جوابدیا صاحب میری پیدائش تو اُس ملک کی ہی جو بائیں ہاتھہ پر ہی اور میں آسمانی شہر کو جاتا ہوں +

مسیحی نے کہا کہ تمہیں وہاں داخل ہونے کی امید کیونکر ہی۔ شاید یہہ بات مشکل ہوگی +

اُس نے کہا جسطرح سے اور نیک لوگ داخل ہوتے ہیں اُسطرح میں بھی داخل ہوؤنگا +

مسیحی نے کہا تمہارے پاس پھاٹک پر دکھلانے کو کیا ہی +

نادان نے کہا میں اپنے خداوند کی مرضی جانتا ہوں اور میں نے نیکی کے ساتھہ زندگی بسر کی ہی میں نے ہر ایک آدمی کو اُسکا حق ادا کیا ہی میں نماز پڑھتا ہوں روزہ رکھتا ہوں دہکی دیتا ہوں اور خیرات کرتا ہوں اور اُس جگہ کے لئے جہاں میں جاتا ہوں میں نے اپنا ملک چھوڑ دیا ہی +

مسیحی نے کہا سچ لیکن تم کھڑکی دروازہ سے اِس راہ کے اندر نہیں آئے ہو تم تو اُسی ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈی سے اِس راہ میں یہاں آگئے ہو اِسلئے میں ڈرتا ہوں کہ جب حساب کا دن آوے تو تمہارا چور کا سا حال ہو جائیگا +

نادان بولا ای صاحبو آپ میرے نزدیک پردیسی ہیں اور نہ میں آپکو جانتا ہوں اِسلئے بہتر یہہ ہی کہ آپ اپنے ملک کے مذہب کی پیروی کرتے رہئے اور میں اپنے

مذہب کی پیروی کرونگا۔ اور مجھے امید ہی کہ سب اچھا ہوگا۔ اور اُس دروازہ کی بابت جو آپ کہتے ہیں سو تمام دنیا جانتی ہی کہ وہ ہمارے ملک سے بڑی دور پرہی۔ ہمارے تمام ملک میں ایسا ہی کوئی ہوگا جو اُسکا راستہ جانتا ہوگا اور نہ اُنکو اِس بات کی فکر کرنے کی ضرورت ہی جب تک کہ ہماری پگڈنڈی ایسی خوشنما ہی اور ہمارے ملک کے نزدیک راہ سے نکل آئی ہی +

جب مسیحی نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی سمجھ میں دانشمند ہی تو اُسنے چپ چاپ بھروسا سے کہا کہ اُس کی بہ نسبت احمق سے زیادہ امید ہی اُسنے علاوہ یہہ بھی کہا کہ احمق جب راہ میں چلتا ہی تو اُسکی عقل جاتی رہتی ہی اور وہ ہر ایک سے کہتا ہی کہ میں احمق ہوں (واعظ ۱۰-۳) اب ہم کیا اُس سے اور زیادہ بات چیت کریں اُسے چھوڑدیں تاکہ جو کچھہ اُسنے اب سُنا ہی اُسپر غور کرے تب بعد اسکے ہم پھر ٹھہر جاوینگے اور دیکھینگے آیا ہم اُسکے ساتھہ کوئی بھلائی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ تب بھروسا نے کہا کہ میری دانست میں یہہ اچھا نہیں ہی کہ ایکبارگی سب باتیں اُس سے کہدیں اگر آپ کی مرضی ہو تو آؤ اِسوقت ہم اُس سے الگ ہوجائیں اور جب وہ باتوں کے سمجھنے کے قابل ہوجائے تو اُس سے پھر باتیں کرینگے +

چنانچہ وے دونوں تو باتیں کرتے ہوئے آگے کو بڑھے اور نادان پیچھے پیچھے چلا جاتا تھا۔ جب وہ اُس سے تھوڑی دور آگے بڑھ گئے تھے تو وے اندھیرے

کوچے میں داخل ہوئے۔ وہاں اُنہیں ایک آدمی ملا جسے سات ناپاک روحیں سات مضبوط رسیوں سے باندھے ہوئے اُس دروازے کی طرف جو پہاڑ کے پہلو میں تھا لئے جاتی تھیں (متی ۱۲-۴۵ و امثال ۵-۲۲) یہہ دیکھ کے مسیحی اور بھروسا کانپنے لگے لیکن مسیحی نے اُس بیچارے پر نظر کی تاکہ دیکھے کہ اُسے پہچانتا ہی کہ نہیں۔ تب اُس نے دیکھا کہ یہہ تو گمراہی جو شہر برگشتگی میں رہتا تھا۔ لیکن اُسنے بخوبی اُسکے چہرے کو نہ دیکھا کیونکہ وہ اپنے سر کو ایک چور کی مانند جو پکڑا جاوے نیچے جھکائے ہوئے چلا جاتا تھا اور بھروسا نے اُسکی پچھاڑی پر نظر کی تو اُس کی پیٹھہ پر یہہ لکھا دیکھا کہ یہہ شخص بولنے میں تو اچھا ہی لیکن منکر ہونے کے سبب سے لعنتی ہی۔

تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا اب مجھے ایک بات یاد آئی جو اسی مقام پر ایک نیک مرد پر گذری تھی۔ اُس مرد کا نام کم اعتقاد تھا لیکن وہ اچھا آدمی تھا اور اخلاص نامے شہر میں رہتا تھا۔ وہ بات جو اُسپر واقع ہوئی سو یہہ تھی کہ اس راہ کے سرے پر چوڑی راہ کے پھاٹک سے ایک پگڈنڈی آملی ہی جسکو مردہ کی پگڈنڈی کہتے ہیں یہہ نام اُسکا اسلئے رکھا گیا ہی کہ وہاں اکثر خون ہوا کرتا ہی۔ یہہ کم اعتقاد سفر کرتا ہوا وہاں بیٹھہ کے سو گیا اُسوقت تین ٹھگ چوڑی راہ کے پھاٹک سے آئے جن کا نام بزدلا بے بھروسا اور گناہ تھے اور

یہ تینوں بھائی ہیں۔ اُنہوں نے کم اعتقاد کو دور سے دیکھا اور جلدی سے دوڑتے ہوئے اُس پاس آپہنچے۔ اتنے میں وہ بیچارا سوتے سے جاگا تھا اور اپنی راہ چلنے کے لئے اُٹھ رہا تھا۔ جب وہ اُس کے پاس آئے تو دھمکا کے اُسے کہا کہ کھڑا رہ۔ اِسپر کم اعتقاد کا رنگ سفید ہو گیا نہ تو اُسے لڑنے کی طاقت تھی اور نہ بھاگنے کی فرصت تھی۔ تب بزدلے نے کہا کہ اپنی تھیلی ہمیں دیدے اور جب اُسنے کچھ تامل کیا تو بےبھروسا اُسپر لپکا اور اپنا ہاتھ اُسکی جیب میں ڈال کے روپیہ کی تھیلی اُسمیں سے نکال لی۔ تب کم اعتقاد چور چور کہکے زور سے چلایا اور گناہ نے ایک بھاری سونٹا کم اعتقاد کے سر پر ایسا مارا کہ وہ زمین پر گر گیا اور خون آلودہ پڑا رہا۔ اس عرصے میں چور اُس کے پاس کھڑے رہے لیکن آخر کو اُنہوں نے سڑک پر کسیکے آنے کی آواز سُنی اور ڈرے کہ کہیں بڑا فضل نہ ہو جو اچھے بھروسا شہر میں رہتا ہے سو وہ تولے دیکے وہاں سے چلدئے اور اِس بھلے آدمی کو چھوڑ دیا +

بھروسا نے پوچھا کہ کیا اُنہوں نے اُسکا سب کچھ لے لیا +

مسیحی نے کہا نہیں اُن کی نظر اُسکے زیوروں پر تلاشی لیتے وقت نہ پڑی تھی سو وہ بچ گئے لیکن میں نے سُنا کہ وہ مردے آدمی اپنے نقصان کے سبب بڑی مصیبت میں پڑا کیونکہ چوروں نے اُس کی راہ خرچ کے روپیہ قریب سب لے لئے

تھے ۔ البتہ یہہ زیور اور کچھ تھوڑے سے روپیہ بھی بچ رہے تھے پر وہ بس نہ تھے بلکہ میں نے سنا ہے کہ اُسکو اپنے تئیں زندہ رکھنے کے لئے راہ میں بھیک مانگنی پڑی کیونکہ اپنے زیورات کو وہ بیچنا نہیں چاہتا تھا ۔ پر اگرچہ بھیک بھی مانگی اور جو کچھ کر سکتا تھا سو کیا تسپر بھی کبھی پیٹ بھر کے روٹی تک نہ ملتی تھی (۱-پطرس ۴-۱۸) ❋

بھروسا نے کہا کہ کیا یہہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اُنہوں نے اُس کی سند کو جسکے وسیلہ سے وہ آسمانی پھاٹک میں دخل پانے کو تھا اُس سے نہ لے لیا ❋

مسیحی نے کہا کہ ہاں یہہ تو تعجب کی بات ہے لیکن یہہ اُس کے کسی اچھے سیان پن سے نہ ہوا کیونکہ وہ تو اُنکے آتے ہی ہمت ہار گیا ۔ اُسکو نہ تو کسی چیز کے چھپانے کی طاقت تھی اور نہ ہوشیاری باقی تھی یہہ البتہ خدا کی نیک پروردگاری سے ہوا کہ وے اُس اچھی چیز کے لینے میں چوک گئے ❋

بھروسا نے کہا اِس سے اُسکو بڑی تسلی ہوئی ہوگی کہ اُنہوں نے میرے زیور تو چھوڑ دیئے ❋

مسیحی بولا ہاں اگر وہ اُنسے مدد لیتا تو یہہ اُسکے لئے بڑی تسلی ہوتی لیکن اُسنے باقی راہ میں اُنسے کچھ فایدہ نہ اُٹھایا کسواسطے کہ اپنے روپیہ کے چھن جانے سے خوف کھا گیا تھا ۔ جب کسی وقت وہ بات اُسکے خیال میں آتی اور وہ اُس کی بابت

کسی اور طرح سے تسلی پانے لگتا تب اُس نقصان کے تازہ خیال پھر اُسپر غالب آتے اور وے خیال اُسکا سب کچھہ نگل جاتے ✣

بھروسانے کہا بیچارا کیا یہہ اُس کے لئے بڑے غم کا سبب نہ ہوا ہوگا ✣

مسیحی بولا البتہ بڑے غم کی بات ہی۔ اگر ہم سے ایسا سلوک کیا جاتا جیسا اُس سے کیا گیا تھا یعنے اگر ہم ایسے ایک اجنبی جگہ میں لوٹے جاتے اور زخمی کئے جاتے تو کیا ہمارا وہی حال نہ ہوتا۔ یہہ تو تعجب ہی کہ وہ غم کے مارے مرنہیں گیا۔ میں نے سُنا کہ اُسنے قریب تمام باقی راہ میں سوا رونے پیٹنے کے اور کچھہ نہ کیا اور راہ چلتے جو کوئی اُسے ملتا تو وہ اُن سبھوں سے بھی اپنا حال بیان کرتا کہ میں کہاں اور کیونکر لوٹا گیا اور وے کون تھے کہ جنہوں نے مجھے لوٹا اور کہ میں نے کیا کیا گنوایا اور کیونکر زخمی ہوا اور کس مشکل سے میری جان بچی ✣

بھروسانے کہا یہہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اُسنے راہ خرچ کے لئے اپنے زیور میں سے کچھہ بیچ نہ دیا یا رہن نہ رکھا ✣

مسیحی بولا تو بیوقوفوں کی مانند باتیں کرتا ہی بھلا وہ کس چیز کے لئے انہیں گروی رکھتا یا کیسکے ہاتھہ انہیں بیچتا۔ اُس تمام ملک میں جہاں اُس کی چوری ہوئی تھی اُسکے زیوروں کی کچھہ قدر نہ تھی اور وہ مدد جو اُسے وہاں سے مل سکتی تھی اُسے بھی وہ نہیں چاہتا تھا۔ علاوہ اسکے اگر اُسکے زیور آسمانی شہر کے پھاٹک

پر نہ پائے جاتے تو وہ وہاں اپنی میراث سے خارج کیا جاتا اور یہہ تو اُسکے لئے دس ہزار چوروں کے ظاہر ہونے اور اُن کی ڈکیتی سے زیادہ بُرا ہوتا *

بھروسا نے کہا بھائی تو کیوں ایسا خفا ہوتا ہے۔ عیسو نے ایک خوراک کے واسطے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچا اور وہ پہلوٹھے ہونے کا حق اُسکا بڑا زیور تھا اور اگر اُسنے بیچا تو کیوں کم اعتقاد بھی ایسا نہ کرے *

مسیحی بولا البتہ عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچا اور ایسا ہی بہتیرے اور بھی کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے وے اپنے تئیں بڑی بڑی برکتوں سے خارج کرتے ہیں جیسا اُسنے بھی کیا لیکن تم کو عیسو کے اور کم اعتقاد کے درمیان میں اور اُن کی ملکیت میں بھی فرق کرنا چاہیئے۔ عیسو کے پہلوٹھے ہونے کا حق مثالی تھا لیکن کم اعتقاد کے زیور ایسے نہ تھے۔ عیسو کا پیٹ اُسکا خدا تھا لیکن کم اعتقاد کا پیٹ ایسا نہ تھا۔ عیسو کی احتیاج اُسکی جسمانی خواہشوں میں تھی لیکن کم اعتقاد کی ایسی نہ تھی۔ عیسو اپنی ہوس پوری کرنے کے آگے کچھہ نہ دیکھہ سکا یعنے اُسنے کہا کہ دیکھہ میں تو مرنے پر ہوں سو پہلوٹھے ہونے کا حق میرے کس کام آویگا (پیدایش ۲۵-۳۲) لیکن کم اعتقاد کی بابت اگرچہ اُسکے حصے میں فقط تھوڑا سا ایمان تھا تو بھی اپنے تھوڑے سے ایمان کے سبب وہ ایسی بیوقوفی سے بچ رہا اور عیسو کی طرح اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچنے کے خلاف اُس نے اپنے زیوروں کو دیکھا

اور اُن کی زیادہ قدر کی یہہ کہیں نہیں لکھا ہی کہ عیسو ایمان رکھتا تھا نہیں ایک ذرہ بھی نہیں۔ اِسواسطے کچھہ تعجب نہیں ہی کہ جہاں صرف نفس حکومت کرتا ہو وہاں کوئی اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق اور اپنی جان اور اپنا سب کچھہ بیچ ڈالے بلکہ اپنے تئیں بھی جہنم کے اور شیطان کے ہاتھہ بیچ ڈالے کیونکہ یہہ بات اُسکے نزدیک ایسی ہی ہی جیسے گدھے کے نزدیک جو اپنی خواہش پوری کرنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا ہی (یرمیا ۲-۲۴) جب اُنکا دل نفسانیت پر لگ جاتا ہی تو جو کچھہ اُسکے لئے خرچ ہو وہ سب کچھہ خرچ کرکے اُسکو حاصل کرتا ہی۔ لیکن کم اعتقاد اور ہی مزاج کا آدمی تھا اُسکا دل آسمانی چیزوں پر تھا اُسکا گذارا اُن باتوں سے تھا جو روحانی اور اوپر سے ہیں۔ اِسواسطے وہ جو ایسے مزاج کا آدمی ہو کس غرض پر اپنے زیوروں کو بیچیگا اگر وہاں اُنکا کوئی خریدار بھی ہوتا کیا اپنے دل کو خالی چیزوں سے بھرنے کے لئے۔ کیا کوئی شخص سوکھی گھاس سے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے ایک پیسہ دیگا۔ کیا فاختہ کوّے کی مانند مردار کھا سکتی ہی۔ اگرچہ بے ایمان لوگ جسمانی شہوتوں کے لئے جو کچھہ کہ اُنکا ہی اُسے اور اپنے تئیں بھی کسی نفع پر رہن رکھیں یا بیچ ڈالیں تو بھی جن کو ایمان ہی یعنے اصلی ایمان اگرچہ وہ تھوڑا سا بھی ہووے ایسا نہیں کر سکتے۔ اِسواسطے اَی میرے بھائی ان باتوں میں تمہاری بھول ہی ✣

بھروسا نے کہا سچ ہی لیکن پر بھی تمہاری سخت کلامی نے مجھے غصہ ہی دلا دیا ہوتا ✦

مسیحی بولا کیوں میں نے تو تمہاری صرف بیوقوفوں سے مثال دی تھی لیکن خیر اب اسبات سے درگذر کر کے اُسی مقدمے پر غور کرینگے جس کا ذکر درپیش ہی ✦

بھروسا نے کہا ای بھائی مسیحی میرے دل میں یہہ یقین ہی کہ یہہ تینوں شخص فقط ڈرپوکنے ہی تھے کیونکہ جب وے ایک شخص کی آواز کو راہ پر آتے ہوئے سُنکے بھاگے تو کیا وے اور طرح سے بھی نہ بھاگتے۔ کم اعتقاد نے کیوں جی سنبھال کے اُنپر حملہ نہ کیا۔ یقین ہی کہ اگر کرتا تو وہ بھاگ جاتے اور نہیں تو اُس کے جی کو یہہ تو تسلی ہو جاتی کہ جہاں تک ہو سکا میں لڑ تو لیا ✦

مسیحی نے کہا ہاں بہتوں نے کہا ہی کہ وے ڈرپوکنے ہیں مگر امتحان کے وقت تھوڑوں نے ایسا پایا ہی۔ اور مضبوط دل کی بابت جو تم کہتے ہو سو کم اعتقاد کے پاس نہ تھا اور ای میرے بھائی میں نے تمہارے طور سے معلوم کیا کہ اگر تم سے اور اُنسے کچھہ بات ہوئی ہوتی تو تم صرف ایک حملہ کرتے اور بعد اُسکے بیٹھہ رہتے۔ ابھی تو وے ہم سے دور ہیں اگر وے تمہارے پاس آتے جیسا وے اُسکے پاس آئے تھے تو وے تم کو دوسرے ہی خیالوں کی طرف مائل کرتے ✦

پھر غور کرنا چاہئے کہ وے صرف مزدور کے طور پر چور ہیں اور وے اتھاہ کوئے کے بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں۔ اگر ضرور ہو تو وہ آپ اُن کی مدد کے لئے آویگا اور اُس کی آواز ایک غرندہ شیر کی سی ہی (۱ پطرس ۵-۸) میں خود اِس کم اعتقاد کی طرح ایسے مقابلہ میں پڑا تھا اور میں نے اِسکو ایک ہولناک کام پایا۔ یے تینوں ٹھگ مجھہ پر حملہ کرتے تھے اور میں نے مسیحی کی مانند اُنکا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ تب اُنہوں نے ایک آواز دی اور فوراً اُنکا آقا آپہنچا۔ میری جان ہونٹھوں پر آگئی تھی لیکن خدا کی مرضی سے میرے سلح بہت مضبوط تھے تسپر بھی میں نے اِس لڑائی کو نہایت مشکل پایا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا ہی کہ اُس لڑائی میں ہمارا کیا حال ہوتا ہی سوا اُسکے جو آپ ایسی لڑائی کر چکا ہی +

بھروسا نے کہا بھلا تو اب تم دیکھتے ہو کہ جب اُنہوں نے گمان کیا کہ ایک بڑا فضل راہ میں چلا آتا ہی تو وے بھاگے +

مسیحی بولا یہہ سچ ہی کہ جب بڑا فضل دکھائی دیتا تو وے اور اُنکا آقا بھی دونوں کے دونوں اکثر بھاگ جاتے ہیں اور اِسمیں کچھہ تعجب نہیں ہی کیونکہ وہ بادشاہ کا پہلوان ہی۔ لیکن تم کو کم اعتقاد کے اور بادشاہ کے پہلوان کے درمیان کچھہ فرق کرنا چاہئے۔ سب بادشاہ کے سب بندے اُس کے پہلوان نہیں ہیں اور جب آزمائے جائیں تو جنگ میں ایسا کرتب نہیں کر سکتے جیسا کہ وہ کرتا ہی۔ کیا یہہ

بات خیال میں آسکتی ہی کہ ایک چھوٹا لڑکا جولیت کا مقابلہ کر سکے جیسا داؤد نے کیا۔ یا ایک چڑیا میں بیل کا سا زور ہو سکتا ہی۔ بعض تو مضبوط ہیں بعضے کمزور بعض کو ایمان بہت ہوتا ہی اور بعض کو تھوڑا ہوتا ہی۔ یہہ مرد کمزوروں میں سے تھا اور اسواسطے وہ مغلوب ہو گیا *

پھر وسا نے کہا کاش کہ بڑا فضل اُس کی خاطر آیا ہوتا *

مسیحی بولا اگر وہ آیا ہوتا تو اُس کے لئے بھی مشکل ہوتی کیونکہ اگرچہ بڑا فضل اپنے ہتھیار میں بڑا چالاک ہی اور جب تک کہ وہ اُنہیں تلوار کی نوک پر رکھتا ہی تب تک وہ اُن سے خوب مقابلہ کر سکتا ہی تسپر بھی اگر اُسکے نزدیک یہہ دشمن آن پہنچیں تو بڑی مشکل ہوگی بلکہ وے اُسے لنگی مار کے گرا دینگے اور جب کوئی مرد نیچے پڑ گیا تو وہ کیا کر سکتا ہی *

جو کوئی بڑے فضل کے چہرے پر بخوبی نظر کرے تو اُن زخموں کے نشانوں کو دیکھیگا جو میرے اِس کہنے کو ثابت کر دینگے۔ ہاں ایک مرتبہ میں نے اُسکو یہہ کہتے سُنا (اور یہہ تو اُسوقت ہوا جب وہ لڑائی میں تھا) کہ ہم نے زندگی سے بھی ہاتھ دھو یا۔ اِن مشٹنڈے ٹھگوں اور اُن کے ساتھیوں نے کیونکر حضرت داؤد سے ماتم کروایا۔ ہاں ہر چند کہ ہامن اور حزقیاہ دونوں اپنے دنوں میں پہلوان تھے لیکن جب اُنسے گھیرے گئے تو وہ بھی کشمکش میں آ گئے اور

اُنہوں نے اُنکے کپڑوں کو بُری طرح سے نوچ کھسوٹ دیا۔ ایک مرتبہ پطرس نے بھی یہہ آزمانا چاہا کہ دیکھوں میں کیا کرسکتا ہوں لیکن اگرچہ بعض کہتے ہیں کہ وہ حواریوں کا سردار ہے اُنہوں نے اُسکا بھی اِسی طرح سے مقابلہ کیا یہانتک کہ آخر کو اُنہوں نے اُسے ایک پوچ لونڈی سے ڈرایا ۔

علاوہ اِسکے اُنکا بادشاہ اُنکی سیٹی کی آواز سُنکے آتا ہے کیونکہ وہ کبھی اتنی دور نہیں رہتا کہ اُن کی آواز نہ سنے اور اگر کسی وقت وے تنگ حالی میں پڑیں تو اگر ممکن ہو تو وہ اُن کی مدد کے لئے آجاتا ہے اور اُس کی بابت یوں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی اُسپر تلوار چلاوے تو وہ نہیں لگتی نہ بھالے نہ تیر نہ برچھی سے کچھہ بن پڑتا ہے۔ وہ لوہے کو سوکھی گھاس جانتا اور پیتل کو سڑی لکڑی بوجھتا ہے۔ تیر اُسے بھگا نہیں سکتا فلاخن کے پتھر کھونٹیوں کی مانند اُس سے پھیرے جاتے ہیں۔ بھالے اُس کے نزدیک باد کی مانند ہیں اور برچھی کے ہلانے پر وہ ہنستا ہے (ایوب ۴۱-۲۶-۲۹) ایسی حالت میں آدمی کیا کرسکتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس ایوب کا گھوڑا ہو اور وہ اُسپر سوار ہونے کا ہنر اور ہمت رکھتا ہو تو البتہ وہ نامور کام کرسکتا ہے کیونکہ وہ اپنی گردن میں رعد پہنے ہوئے ہے وہ ٹڈی کی مانند خوفناک نہ ہوگا۔ اُس کے نتھنوں کی شوکت مہیب ہے۔ وہ زمین میں ٹاپتا ہے اور اپنے زور سے خوشی کرتا ہے وہ سلحبندوں سے ملنے کو آگے

بڑھتا۔ وہ دہشت پر ہنستا ہے اور ہراساں نہیں ہوتا تلوار کی طرف سے وہ پیٹھ نہیں پھیرتا۔ ترکش کے تیر اُسپر کھڑ کھڑاتے ہیں بھالے اور برچھے اُس پر جھلجھلاتے ہیں۔ وہ جوش اور خروش سے مٹی کو کھا جاتا ہے اور تُرہی کی آواز کو نہیں مانتا ہے۔ تُرہیوں کے درمیان وہ ہاہا کرتا ہے دور سے خونریزی کو پہچانتا ہے سرلشکروں کا گرجنا اور نعرہ مارنا (ایوب ۳۹-۱۹-۲۵)+

لیکن ایسے پیادوں کے لئے جیسا تو اور میں ہیں کسی دشمن سے ملنے کی خواہش ہرگز نہ کرنی چاہئے اور جب دوسروں کی شکست کی بابت ہم سنیں تو یہہ ڈینگ مارنا نہ چاہئے کہ اگر ہم ہوتے تو ایسا کچھ کرتے اور نہ اپنی مردمی کے خیال پر ناز کریں کیونکہ ایسے لوگ اکثر جب آزمائے جاتے تو نکمّے نظر آتے ہیں پطرس نے اسی طرح کی شیخی کرنی چاہی ہاں یہہ کہا کہ میں بہت خوب کام کرونگا اور اپنے استاد کی خدمت میں سب آدمیوں سے زیادہ قایم مزاج رہونگا لیکن کس نے ایسی شکست کھائی جیسی کہ اُسنے کھائی اور کس پر یہہ ملکحرام ایسے غالب آئے جیسے کہ اُسپر+

اسلئے جب ہم بادشاہ کی شاہراہ پر ایسی چوریوں کی خبر سنیں تو ہم کو دو باتیں کرنی مناسب ہیں پہلے یہہ کہ جب ہم باہر نکلیں تو ہتھیار باندھ کے چلیں اور ایک ڈھال ضرور اپنے پاس رکھیں۔ اسلئے ایک بڑے دانشمند نے یہہ کہا ہے

کہ اُن سب کے اوپر ایمان کی سپر لگاؤ جس سے تم اُس شریر کے سارے جلتے تیروں کو بجھا سکو (افسیوں ۶-۱۶) *

یہہ بھی مناسب وواجب ہی کہ ہم بادشاہ سے مددگار (یعنے اپنی نگہبانی کے لئے سپاہیوں) کے لئے درخواست کریں بلکہ یہہ بھی چاہیں کہ وہ آپ ہی ہمارے ساتھہ چلے۔ اِس سے حضرت داؤد خوش ہوئے جب وے موت کے سایہ کی وادی میں تھے اور حضرت موسیٰ نے اپنے خدا کے بغیر اُس جگہ سے جہاں وے کھڑے تھے ایک قدم آگے بڑھنے سے مرنا زیادہ پسند کیا (خروج ۳۳-۱۵) ای میرے بھائی اگر وہ ہمارے ساتھہ چلے تو ہمکو اُن دس ہزاروں سے جو ہمارے مقابلے کے لئے تیار ہوں کیا ڈر ہو سکتا ہی (زبور ۳-۵-۸ و ۲۷-۱-۳) لیکن ہرگز بغیر اُسکے مغرور مددگار مقتولوں میں ہو کے پڑے رہینگے (ایوب ۱۰-۴) *

میں اپنی بابت کہتا ہوں کہ اِس سے بیشتر میں بہت سے خوف و خطرے میں پڑ چکا ہوں اور اگرچہ میں اُس نیک تر کی نیکی سے زندہ ہوں تسپر بھی میں اپنی کسی مردانگی پر فخر نہیں کر سکتا ہوں۔ خدا کرے تو کوئی اور ایسی دہشت راہ میں نہ ملے اور بالفرض اگر ملے بھی تو جس حال کہ میں شیر اور ریچھہ کے منہہ سے اب تک بچا رہا ہوں تو مجھے امید ہی کہ خدا ہمکو دوسرے نامختون فلستیوں سے بھی رہائی بخشیگا۔ تب مسیحی نے یہہ نظم پڑھا *

ٹھگوں سے لوٹا گیا کم اعتقاد + ای مسافرو تم اِس کو رکھو یاد
خدا بخشے ایمان تب ہوگے فتحیاب + ورنہ ہرگز نہ ہوگے ظفریاب

تب وے آگے کو بڑھے اور ناوان اُنکے پیچھے پیچھے چلا جاتا تھا چلتے چلتے ایک ایسی جگہ میں آئے جہاں کہ ایک راہ اُن کی راہ میں آکے مل گئی تھی اور دیکھنے میں اُسی راہ کے برابر سیدھی معلوم ہوئی۔ اُنہوں نے نہ جانا کہ اِن دو میں سے کسکو اختیار کریں کیونکہ دونوں اُنکے سامہنے سیدھی نظر آتی تھیں اِسلئے وے یہاں پر سوچنے کے لئے چپ چاپ کھڑے ہوگئے۔ وہ کھڑے سوچ ہی رہے تھے کہ دیکھو ایک کالے سے آدمی نے جو ہین کپڑے پہنے ہوئے تھا اُنکے پاس آکے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم آسمانی شہر کو جاتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اِن راہوں میں سے کسکو اختیار کریں۔ وہ بولا میرے پیچھے چلے آؤ میں بھی وہیں کو جاتا ہوں چنانچہ وے اُس راہ میں اُسکے پیچھے ہو لئے لیکن وہ راہ تھوڑی دور جا کے بالکل اور ہی طرف کو پھر گئی تھی ایسا کہ اُن کے مُنہہ آسمانی شہر کی طرف سے مڑ گئے تسپر بھی وے اُسکے پیچھے چلے ہی گئے۔ لیکن وہ اُن دونوں کو ایک دام میں ایسے گھیر لایا کہ وے دونوں ہی اُسمیں پھنس گئے اور نہیں جانتے تھے کہ کیا کریں اور عین اِس ہی وقت وہ سفید کپڑا اُس کالے آدمی کی

بیٹھہ پر سے گر پڑا۔ تب اُنہوں نے دیکھہ لیا کہ ہم کہاں آ گئے۔ اِسلئے کچھہ عرصہ تک وہاں پڑے چلاتے رہے کیونکہ نکل نہ سکتے تھے *

تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا اب میں اپنی بھول دیکھتا ہوں۔ کیا گڈریوں نے ہم سے نہیں کہا تھا کہ خوشامدی سے خبردار رہنا۔ ہم نے آج دانشمند کے اس قول کو سچ پایا کہ وہ انسان جو اپنے ہمسایہ کی خوشامد کرتا ہے سو اُسکے قدموں کے لئے جال بچھاتا ہے (امثال ۲۹-۵) *

بھروسا نے کہا کہ اُنہوں نے راہ کے لئے ہمیں ایک ہدایت نامہ بھی تو دیا تھا لیکن اُسکو بھی پڑھنا ہم بھول گئے اور اپنے تئیں ہلاک کرنیوالے کی راہوں سے باز نہ رکھا۔ یہاں پر حضرت داؤد ہم سے زیادہ ہوشیار نکلے کیونکہ اُنہوں نے کہا ہے کہ انسان کے کاموں کو دیکھکر تیرے لبوں کے سخن کے سبب میں نے اپنے تئیں ہلاک کرنیوالی راہوں سے بچا رکھا (زبور ۱۷-۴) یونہیں وے آہ بھرتے ہوئے اُس جال میں پڑے رہے۔ آخر کو اُنہوں نے دور سے دیکھا کہ ایک شخص چمکیلی پوشاک پہنے ہوئے اُنکے پاس چلا آتا ہے اور اُس کے ہاتھہ میں چھوٹی رسیوں کا ایک کوڑا تھا *

جب وہ پہنچا تو اُس نے اُن سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور یہاں کیا کرتے ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم غریب مسافر ہیں اور کوہ صیہون کو جاتے تھے لیکن ایک

کالے آدمی نے سفید کپڑے پہنکے ہمکو راہ سے بہکا دیا۔ تب اُسنے کوڑا ہلاتے ہوئے کہا وہ ایک خوشامدی ہی ایک جھوٹھا رسول جسنے اپنی صورت کو ایک نوری فرشتے سے بدل ڈالا (دانئیل ۱۱-۳۲ و ۲ قرنتیوں ۱۱-۱۳ و ۱۴) یہہ کہتے ہی اُسنے جال پھاڑ کے اُنہیں نکالا اور کہا کہ میرے پیچھے آؤ تاکہ میں تم کو پھر راہ میں قایم کروں چنانچہ وہ اُنہیں پیچھے پھیر لے کے اُس راہ پر لیگیا جو اُنہوں نے خوشامدی کی پیروی کرنے سے چھوڑی تھی ٭

تب اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم آج کی رات کہاں سوئے تھے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ دلپذیر کوہستان پر گڈریوں کے ساتھہ ہم سوئے تھے۔ تب اُسنے پوچھا کہ کیا تم نے اِس راہ کے لئے ہدایت نامہ نہیں پایا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ اُسنے کہا کہ کیا جب تم سوچنے کو کھڑے ہوگئے تھے اُس نامہ کو اپنی بغل سے نکال کے نہ پڑھا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اُسنے پوچھا کیوں۔ اُنہوں نے کہا ہم بھول گئے۔ اُسنے یہہ بھی سوال کیا کہ کیا گڈریوں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ خوشامدی سے ہوشیار رہنا۔ وہ بولے ہاں اُنہوں نے تو بتلا دیا تھا لیکن ہم کو یہہ گمان بھی نہ تھا کہ یہہ جو ایسی میٹھی باتیں کر رہا ہی وہی خوشامدی ہو سکتا ہی (رومیوں ۱۶-۱۷ او ۱۸) ٭

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ اُسنے اُنہیں حکم کیا کہ لیٹ جاؤ۔ سو

جب وے لیٹ گئے تو اُسنے اُنہیں سخت مار ماری تاکہ اُنہیں تعلیم دے کہ کس راہ پر اُنکو چلنا مناسب ہے (استثناء ۲۵-۲ و ۲ تواریخ ۶-۲۷) اور جب اُنہیں سزا دی تو اُسنے اُنسے یہہ کہا کہ میں جتنوں کو پیار کرتا اُنہیں ملامت او تنبیہ کرتا ہوں اسواسطے سرگرم ہوا ور توبہ کرو (مکاشفات ۳-۱۹) یہہ کر کے اُس نے کہا اُٹھو اپنی راہ لو اور گڈریوں کی دوسری ہدایتوں کو یاد رکھو۔ تب اُنہوں نے اُسکی سب مہربانیوں کا شکر کیا اور یہہ گاتے ہوئے آہستہ آہستہ سیدھی راہ میں چلنے لگے +

تم سب جو ملتے ہو اپنے رہنما + دیکھو اُنکا حال جو گئے ہیں گمراہ
جب اُسکی مشورت دل نے بھلایا + تب دشمن کے جال نے ہمکو پھنسایا
سچ تو ہے خداوند نے جال کو توڑا + لیکن ہمکو بھی خوب سا مارا کوڑا

اٹھارواں باب

مسافروں کا ناستک سے ملنا اور جادو کی زمین پر سے گذر جانا۔

تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ اُنہوں نے دور سے ایک شخص کو اکیلے آہستہ آہستہ سامھنے سے اُنکے ملنے کے لئے چلے آتے دیکھا۔ تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا سامہنے سے ایک آدمی جسکی پیٹھ کوہ صیہون کی طرف ہے ہمارے ملنے کے لئے چلا آتا ہے +

بھروسا نے کہا میں بھی اُسے دیکھتا ہوں آؤ ہم خبردار ہو جائیں ایسا نہ ہو کہ یہہ بھی کوئی خوشامدی ہو۔ چنانچہ وہ آتے آتے آخر کو اُن کے پاس آپہنچا۔ اِس کا نام ناستک تھا اور اُسنے اُنسے پوچھا تم کہاں جاتے ہو ✣

مسیحی بولا ہم کوہ صیہون کو جاتے ہیں ✣

تب ناستک بہت زور سے ہنسا ✣

مسیحی نے کہا کیوں صاحب یہہ کیا تمہارے ٹھٹھا مارنیکے کیا معنی ہیں ✣

ناستک نے جوابدیا میں یہہ دیکھہ کے ہنستا ہوں کہ تم لوگ کیسے نادان ہو کہ ایسے تماشے کا سفر اپنے اوپر لیا ہے اور تسپر بھی تکلیف کے سوا اپنے سفر کا پھل اور کچھہ نہ پاؤگے ✣

مسیحی نے کہا کیوں کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم مقبول نہونگے ✣

ناستک بولا مقبول ہونا کسے کہتے ہو۔ اِس تمام جہان میں کوئی ایسی جگہہ جسکا خواب تم دیکھتے ہو موجود ہی نہیں ہے ✣

مسیحی نے کہا بھلا یہہ جگہہ تو جہان آیندہ میں ضرور ہے ✣

ناستک بولا کہ جب میں اپنے وطن میں تھا تو میں بھی یہی سُنتا تھا اور اِسی کو سُنکے میں بھی دیکھنے کو پردیس میں آیا لیکن بیس برس سے میں اِسی شہر کی تلاش میں

ہوں مگر جو میں نے اپنے سفر کے پہلے دن پایا تھا اِس سے زیادہ اور کچھہ اُس کا پتا نہیں پایا ہوں (واعظ ۱۰-۱۵ و یرمیا ۱۷-۱۵) *

مسیحی نے کہا ہم دونوں نے بھی سُنا ہی اور ایمان بھی لاتے ہیں کہ ایسی جگہ ضرور موجود ہی *

ناستک نے جوابدیا اگر میں یقین نہ کرتا تو اتنی دور اُسکی تلاشمیں نہ آتا لیکن چونکہ میں نے کچھہ نہ پایا اِسلئے میں پھر لوٹا جاتا ہوں اور اِن چیزوں میں اپنی خوشی ڈھونڈونگا جن کو میں نے اُس کی امید پر جسکو اب میں دیکھتا ہوں کہ ہی ہی نہیں تب چھوڑ دیا تھا *

تب مسیحی نے اپنے ساتھی بھروسا سے کہا کیا یہہ شخص سچ کہتا ہی *

بھروسا نے کہا خبردار رہنا وہ خوشامدیوں میں سے ایک ہی یاد کرو کہ اِس قسم کے لوگوں کی بات سُننے سے ایک مرتبہ ہم پر کیا گذر چکا ہی۔ کیا کوہ صیہون نہیں ہی۔ کیا ہم نے دلپذیر پہاڑوں پر سے اُس شہر کے پھاٹک کو نہیں دیکھا۔ اور کیا اب ہم کو ایمان کے ساتھہ بھی چلنا نہیں ہی (۲ قرنتیوں ۵-۷) آؤ ہم آگے بڑھیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ چابک والا ہمکو پھر پکڑ پاوے۔ یہہ بات لکھی ہی یا نہیں کہ میرے بیٹے وہ تربیت جو معرفت کی باتوں سے باز رکھتی ہی اُس سے تو آپ کو باز رکھہ (امثال ۱۹-۲۷) ای میرے بھائی اُسکے سُننے سے باز آ اور آؤ ہم اُسکا یقین رکھیں تا کہ اپنی جان کی نجات کو پائیں *

مسیحی بولا بھائی میں نے یہہ سوال تجھہ سے اِسلیئے نہیں کیا گویا کہ مجھکو تیرے
ایمان کی سچائی میں شک تھا مگر تا کہ تجھے آزماؤں اور تیرے دل کی راستی کا کوئی
پھل تجھہ میں سے نکالوں۔ اِس آدمی کی بابت تو میں جانتا ہوں کہ اِس دنیا کے
سردار نے اِسکو اندھا کر رکھا ہی۔ آؤ ہم تم آگے بڑھیں یہہ جانکے کہ ہم سچائی پر ایمان
رکھتے ہیں اور کہ کوئی جھوٹھہ سچ میں سے نہیں ہی (۱ یوحنا ۲-۲۱) *

بھروسا نے کہا اب میں خدا کے جلال کی اُمید میں خوش ہوتا ہوں چنانچہ
وے اُس آدمی کی طرف سے پھر گئے اور وہ اُنپر ہنستا ہوا اپنی راہ چلا گیا *

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وے جاتے جاتے ایک ملک میں
پہنچے جسکی ہوا ایسی تھی کہ اگر کوئی اجنبی اُسمیں جاوے تو اُسے سلا دیتی تھی۔ چنانچہ
یہاں پر بھروسا بہت ہی سُست اور نیند سے بھاری ہوگیا اِسواسطے اُسنے مسیحی
سے کہا مجھے تو ایسی نیند لگ رہی ہی کہ مشکل سے اپنی آنکھیں کھول سکتا ہوں اسلیئے
آؤ ہم یہاں ایک ذرا لیٹ جائیں اور ایک جھپکی لے لیں *

مسیحی نے کہا کبھی نہیں ایسا نہو کہ ہم سو جائیں اور پھر نہ جاگیں *

بھروسا بولا ای میرے بھائی کیوں۔ نیند تو محنتی کے لئے میٹھی ہی اگر ہم ایک
جھپکی لے لیں تو پھر تازہ دم ہو جائینگے *

مسیحی نے کہا کیا تمہیں یاد نہیں ہی کہ اُن گڈریوں میں سے ایک نے ہمسے

کہا تھا کہ جادو کی زمین سے ہوشیار رہنا۔ اُسکا مطلب اِس سے یہی تھا کہ ہم سونے سے پرہیز کریں۔ اسواسطے چاہیئے کہ اوروں کی طرح نہ سودیں بلکہ بیدار اور ہوشیار رہیں (اتسلنیقیوں ۵-۶) +

بھروسا بولا میں اپنے قصور کا اقرار کرتا ہوں اگر میں یہاں اکیلا ہوتا تو اب سو رہنے سے موت کے خطرے میں پڑ جاتا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ اُس عقلمند کا قول سچ ہے کہ ایک سے دو بہتر ہیں (واعظ ۴-۹) اب تک تیری سنگت میرے لئے بڑی برکت کا باعث ہوئی ہے اور تو اپنی محنت کا نیک پھل پاویگا +

تب مسیحی نے کہا آؤ ہم اچھی اچھی باتوں کے چرچے میں مشغول ہوں تا کہ نیند کا غلبہ ٹہل جائے +

بھروسا بولا میں اپنے سارے دل سے راضی ہوں +

مسیحی نے کہا ہم کون سی بات شروع کریں +

بھروسا بولا کہ وہاں سے شروع کیجیئے جہاں سے خدا نے اپنا کام ہمارے ساتھہ شروع کیا لیکن مہربانی کرکے آپ ہی شروع کیجئے +

مسیحی نے کہا بھلا تو پہلے میں یہہ گیت گاؤنگا +

خواب آلودہ مقدس ہوویں جب + بس چلے آویں ادھر فوراً وہ تب

اور اُن دو نو مسافروں کے تئیں + بات کرتے دیکھیں باہم بالیقیں

ہاں کسی صورت سے اُنسے سیکھہ لیں * یوں کشادہ اپنی آنکھوں کو رکھیں
فیض صحبت کی مقدس سے اگر * انتظام اُسکا ہوا ہو خوب تر
تو اُنہیں دوزخ کے آگے بھی ای یار * رکھے گی ہوشیار اور بیدار وار

یہہ منظومہ پڑھکے مسیحی نے یوں شروع کیا کہ اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں یعنے کیونکر پہلے تمہارے دل میں اِسطرح کے کاموں کے خیال پیدا ہوئے جو کہ اب تمہارے جی میں بس رہے ہیں *

بھروسا نے کہا کیا تم یہہ پوچھتے ہو کہ کیونکر پہلے مجھہ کو اپنی جان کی بھلائی کی تلاش ہوئی *

مسیحی بولا ہاں میرا یہی مطلب ہی *

بھروسا نے کہا کہ بہت عرصہ تک تو میں اُن چیزوں میں جو ہمارے میلے میں دکھائی جاتی اور بیچی جاتی تھیں خوش رہا کیا یعنے وے چیزیں جو مجھے تباہی اور ہلاکت میں ڈبا دیتیں *

مسیحی نے پوچھا وے کونسی چیزیں تھیں *

بھروسا نے جواب دیا دنیا کے سارے خزانے اور دولت چنانچہ میں مستی کرنے دھوم دھام مچانے شراب پینے قسم کھانے جھوٹھہ بولنے ناپاک بازی کرنے اور سبت کے ٹال دینے میں بھی بہت خوش رہتا اور کیا کچھہ نہیں کرتا جو میری جان کو

ہلاک کرنے کی طرف مایل تھا۔ لیکن آخر کو الہٰی باتوں کے سُننے اور سمجھنے سے جو
میں نے تم سے اور پیارے ایماندار سے سنی تھیں یہہ پایا کہ اِن سب باتوں کا انجام
موت ہی (رومیوں ۶-۲۱-۲۳) اور کہ ایسی باتوں کے سبب خدا کا غضب نافرمانی
کے فرزندوں پر پڑتا ہی (افسیوں ۵-۶) +

مسیحی نے پوچھا کیا تم جھٹ پٹ گناہوں کی پہچان کے غلبے تلے پڑ گئے +

بھروسا نے جواب دیا نہیں میں گناہ کی بُرائی اور اُس کی سزا کے جاننے کو
جھٹ پٹ راضی نہ ہوا بلکہ جب میرا دل کلام کے سُننے سے پہلے دق ہونے لگا
تو میں نے اُس کی روشنی سے اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی کوشش کی +

مسیحی نے پوچھا تم نے کس واسطے خدا کی پاک روح سے یوں ضد کی +

بھروسا نے جواب دیا وہ سبب یہہ تھے پہلے کہ میں اِس سے ناواقف تھا
کہ یہہ خدا کا کام ہی جو مجھ پر ہوتا ہی۔ کیونکہ یہہ میں نے کبھی نہیں خیال کیا تھا کہ خدا
اول گناہ کی پہچان کرانے سے گنہگار کے دل کو تبدیل کرنے لگتا ہی۔ دوسرے یہہ
کہ گناہ مجھے بہت میٹھا لگتا تھا اِسلئے میں اُسکو چھوڑنا نہ چاہتا تھا۔ تیسرے یہہ
کہ میں نہیں جانتا تھا کہ اپنے قدیم رفیقوں سے کیونکر جدا ہوں۔ چوتھے یہہ کہ وہ گھڑیاں
جب گناہ کی پہچان مجھ پر آیا کرتی تھیں ایسی میرے دل کی ڈرانیوالی گھڑیاں تھیں کہ
میں اُن کی برداشت نہ کر سکتا تھا نہیں بلکہ اُنکی یاد بھی میرے دلکو ناپسند تھی +

مسیحی نے کہا تمہارے کہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کبھی کبھی تم اپنی تکلیف سے رہائی بھی پاتے تھے *

بھروسا بولا اِسمیں کیا شک ہی لیکن پھر اُسکا خیال میرے دل میں آجاتا اور تب میں ایسا بد ہوجاتا کہ گویا آگے سے بھی خراب بنجاتا *

مسیحی نے پوچھا وہ کیا تھا جو تمہارے گناہ کو پھر تمہیں یاد دلاتا تھا *

بھروسا نے جواب دیا بہت سی باتیں تھیں مثلاً جب مجھے کوئی بھلا مانس گلی کوچے میں ملتا یا جب میں کسی کو بائبل پڑھتے سنتا یا جب میرے سر میں درد ہونے لگتا یا جب مجھے اپنے کسی پڑوسی کی بیماری کی خبر ملتی یا جب میں کسی کے مرجانے کا حال سنتا یا جب میں اپنے مرنے کا خیال کرتا یا جب میں دوسروں پر ناگہانی موت آجانے کی خبر سنتا لیکن خاص کرکے جب میں اپنی بابت یہہ خیال کرتا کہ میں ضرور بڑی جلدی سے عدالت میں لایا جاؤنگا تب میرا گناہ مجھے یاد آتا تھا *

مسیحی نے پوچھا کہ جب تمہارا گناہ اِس طور پر تمہیں یاد آتا تو کیا تم گناہ کی سزاواری کی پہچان سے کسیوقت سہج سے آرام پاجاتے تھے *

بھروسا نے جوابدیا ہرگز نہیں بلکہ تب یہہ باتیں میری تمیز کو بڑی مضبوطی

سے پکڑ لیتی تھیں اور اگر اُسوقت میں گناہ کی طرف لوٹ جانے کا خیال کرتا (اگرچہ میرا دل اُسکی طرف سے پھر گیا تھا) تو مجھ پر دونی اذیت ہوتی +

مسیحی نے پوچھا تب تم نے کیا کیا +

بھروسا نے کہا تب میں نے خیال کیا کہ مجھے اپنے کاموں کو درست کرنا چاہئے نہیں تو میں ضرور لعنتی ہونگا +

مسیحی نے پوچھا کیا تم نے سُدھرنے کی کوشش کی +

بھروسا نے کہا ہاں میں نہ صرف گناہ سے بھاگا بلکہ گنہگاروں کی صحبت سے بھی پرہیز کیا اور دینی کام کرنے پر متوجہ ہوا مثلاً دعا مانگنا اور پاک نوشتوں کا پڑھنا گناہوں کے لئے رونا اپنے پڑوسیوں سے سچ بولنا۔ یے سب کام اور بہتیرے اور بھی کام میں نے کئے جنکا بیان کرنا یہاں پر بیفایدہ ہے +

مسیحی نے پوچھا کیا تب تم نے اپنے تئیں بھلا جانا +

بھروسا نے کہا ہاں کچھ عرصہ تک لیکن آخر کو میری مصیبت لڑھکتی پڑھکتی پھر مجھپر آجاتی یہانتک کہ میں سدھر سدھرا یا پھر خراب ہو جاتا +

مسیحی نے پوچھا جب کہ تم سدھر گئے تھے تو پھر یہہ کیونکر ہوا +

بھروسا نے کہا ایسی بہت سی باتیں تھیں کہ جنسے میرے گناہ مجھے یاد آجایا کرتے تھے خصوصاً یے باتیں کہ ہماری ساری راستبازیاں گندی دھجی کی مانند

ہیں (یسعیاہ ۶۴-۶) کوئی آدمی شریعت کے کاموں سے راستباز گنا نہ جائیگا (گلتیوں ۳-۶) جب یہہ سب کچھہ تم کر چکے تو کہو کہ ہم نالایق بندے ہیں (لوقا ۱۷-۱۰) ایسی ایسی بہت سی باتیں تھیں - اِسواسطے میں اپنے دل میں یوں بحث کرنے لگا کہ اگر میری ساری راستبازی گندی دھجیاں ہیں اگر شریعت کے کاموں سے کوئی آدمی راستباز نہیں گنا جا سکتا اور اگر جبکہ ہم نے سب کچھہ کیا تو بھی نالایق ہیں تو شریعت کی راہ سے آسمان میں پہنچنے کی امید رکھنی نادانی ہے - علاوہ اِسکے میں نے یہہ بھی خیال کیا کہ اگر کوئی آدمی کسی دوکاندار کا دس ہزار روپیہ کا قرضدار ہو اور بعد اُس کے جو کچھہ وہ اور خریدے اُسکا دام دیدیوے تسپر بھی اگر اُسکا پُرانا قرض اُسکی بہی میں بغیر چُکایا ہوا موجود ہو تو اُس پچھلے قرض کے لئے وہ دوکاندار اُسپر نالش کر سکتا ہے اور جب تک وہ قرض دے نہ دیوے اُسے قید خانہ میں ڈلوا دے سکتا ہے ✦

مسیحی نے کہا بھلا تو تم نے اِس بات کو اپنے حال سے کیونکر برابر پایا ✦

بھروسا نے کہا میں نے اپنے دل میں یہہ خیال کیا کہ میں نے اپنے گناہوں کے سبب خدا کی کتاب میں بہت سی جگہہ روکی ہے اور میرا اب کا سدھرنا اِس حساب کو پورا نہ کریگا اسواسطے اگر میں اب درست بھی ہو جاؤں تو بھی یہہ خیال کرنا چاہیے کہ میں اُس لعنت سے جو میں اپنے اگلے گناہوں کے سبب اپنے اوپر لایا ہوں کیونکر بچونگا ✦

مسیحی نے کہا کیا خوب بھلا اور آگے کہئے +

بھروسا نے کہا کہ ایک دوسری بات نے مجھے پریشان کیا یعنے جب سے کہ میرے حال کی درستی ہوئی ہی تب سے اگر میں اپنے اچھے کاموں کو غور کر کے دیکھوں تو اب تک اُن میں گناہ پاتا ہوں یعنے نیا گناہ اُس اچھے کام کے ساتھ جو میں کرتا ہوں ملا ہوا ہی یہاں تک کہ مجھے اِس سے یہہ نتیجہ نکالنا پڑا کہ اگر میری پہلی زندگی بے عیب بھی ہوتی تو بھی میں نے ایک دن میں اتنا گناہ کیا ہی کہ اُس سے جہنم کے لایق ہوا ہوں +

مسیحی نے پوچھا بھلا تب تم نے کیا کیا +

بھروسا نے کہا کرنے کی کیا پوچھتے ہو۔ جبتک میں نے اپنے دل کی حالت ایماندار پر نہ کھولی تب تک میں نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں۔ اُسنے مجھہ سے کہا کہ جب تک تم کسی ایسے آدمی کی راستبازی جسنے کبھی گناہ نہ کیا ہو نہ پاؤ گے تب تک نہ تو تمہاری اپنی نہ تمام دنیا کی راستبازی تمہیں بچا سکیگی +

مسیحی نے کہا کیا تم نے اُسکی یہہ بات سچ مانی +

بھروسا بولا کہ اگر وہ یہہ بات اُسوقت کہتا جب کہ میں اپنی آراستگی سے خوش تھا تو البتہ میں اُسے احمق جانتا لیکن جب کہ میں نے اپنی کمزوری کو اور

اُس گناہ کو جو میرے اچھے سے اچھے کاموں میں ملا ہوا ہی دیکھا تو مجھے اُسی کو سچ ماننا پڑا *

مسیحی نے کہا کہ جب اُسنے پہلے تمھیں یہہ صلاح دی تو کیا تم نے خیال کیا کہ کوئی ایسا شخص مل سکتا ہی کہ جس نے کبھی گناہ نہیں کیا ہو *

بھروسا بولا البتہ یہہ باتیں پہلے میرے سُننے میں عجیب معلوم ہوئیں لیکن اُسکے ساتھہ ایک تھوڑی سی اور صحبت رکھنے اور گفتگو کرنیکے بعد مجھے اُس کی بابت بخوبی یقین ہوا *

مسیحی نے کہا کیا تم نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی اور اُس کی راستبازی مجھے کیونکر ملیگی *

بھروسا بولا ہاں اُسنے مجھے بتلایا کہ وہ خداوند عیسیٰ ہی جو قادر مطلق کے داہنے ہاتھہ بیٹھا ہی (عبرانیوں ۱۰-۱۲ و ۲۱) اور اُس نے کہا کہ جو کام اُسنے آپ مجسم ہوکے اِس دنیا میں کئے اور جو دُکھہ اُسنے صلیب پر اُٹھائے اُنپر بھروسا کرنے سے تم اُسکے وسیلے راستباز ٹھہرائے جاؤگے (رومیوں ۴-۵ وقلسیوں ۱-۱۴ و ا پطرس ۱-۱۹) تب میں نے اُس سے پوچھا کہ اِس مرد کی راستبازی کیونکر ایسی موثر ہوسکتی ہی کہ کسی دوسرے شخص کو خدا کے سامھنے پاک ٹھہراوے۔ اُسنے مجھہ سے کہا کہ وہ قادر خدا تھا اور اُسنے جو کچھہ کیا بتلا کہ موت کا مزہ بھی چکھا سو

نہ اپنے لئے پر میرے لئے کیا اور اگر میں اُسپر ایمان لاؤں تو اُسکے نیک اعمال اور اُنکا ثواب سب مجھے محسوب ہونگے +

مسیحی نے پوچھا تب تم نے کیا کیا +

بھروسا نے کہا میں نے اپنے ایمان کی بابت یہہ کہا کہ میرا ایمان لانا بیفایدہ ہی کیونکہ وہ مجھے بچانے پر راضی نہیں ہی +

مسیحی نے پوچھا تب ایماندار نے تم سے کیا کہا +

بھروسا بولا اُسنے مجھے کہا کہ اُسکے پاس جاؤ اور دیکھو۔ تب میں نے کہا کہ یہہ گستاخی ہی۔ اُسنے کہا کہ نہیں کیونکہ میری بھی اُس کے پاس آنے کی دعوت ہوئی تھی (متی ۱۱-۲۸) تب اُسنے مجھے ایک کتاب دی جس میں یسوع نے بہت باتیں لوگوں کے بُلانے کے واسطے لکھی تھیں۔ اور اُس کتاب کی بابت اُسنے کہا کہ ہر ایک نقطہ اور ہر ایک شوشہ اُسکا آسمان و زمین سے زیادہ پکا ہی (متی ۲۴-۳۵) تب میں نے اُس سے پوچھا کہ جب میں آؤں تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اُسنے مجھے کہا کہ تمہیں گھٹنے ٹیک کے اپنے تمام دل و جان سے اُسکے حضور یہہ التماس کرنی چاہئے کہ ای باپ اُسکو مجھہ پر ظاہر کر (زبور ۹۵-۶ و دانیل ۶-۱۰ و یرمیاہ ۲۹-۱۲ و ۱۳) تب میں نے اُس سے پھر پوچھا کہ مجھے اُس سے کیا مناجات کرنی چاہئے۔ اور اُسنے کہا کہ جا اور تو اُسے رحمت کے تخت پر بیٹھا ہوا پاویگا جہاں وہ آنیوالوں کی

معافی کے لئے تمام سال بیٹھا رہتا ہی (خروج ۲۵-۲۲ و احبار ۱۶-۲ و گنتی ۷-۸۹ و عبرانیوں ۴-۱۶) +

میں نے اُس سے کہا کہ جب میں اُسکے حضور جاؤں تو میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کہوں اُسنے مجھے فرمایا کہ تو اِسطرح کہو کہ ای خدا مجھ گنہگار پر رحم کر اور مجھے یسوع مسیح کو جاننے اور اُسپر ایمان لانے کی طاقت بخش کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اگر اُسکی راستبازی نہ ہوتی یا میں اُسکی راستبازی پر ایمان نہ لاتا تو میں بالکل تباہ ہو جاتا ای خداوند میں نے سُنا ہی کہ تو رحیم خدا ہی اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کو تو نے جہان کا نجات دینیوالا مقرر کیا ہی اور تو ایسے گنہگار پر جیسا کہ میں ہوں بخشنے کو راضی ہی (اور میں البتہ گنہگار ہوں) ای خداوند یہی وقت ہی اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلے سے میری جان کی نجات کے لئے اپنے فضل کو بڑھا دے - آمین +

مسیحی نے پوچھا تمنے اُسکے کہنے کے موافق کیا +

بھروسا نے کہا ہاں میں نے بار بار کیا +

مسیحی نے پوچھا کہ باپ نے بیٹے کو تم پر ظاہر کیا +

بھروسا بولا نہیں نہ تو پہلی نہ دوسری نہ تیسری نہ چوتھی نہ پانچویں اور نہ چھٹی مرتبہ +

مسیحی نے پوچھا تب تم نے کیا کیا +

بھروسا نے کہا کیا کہوں میں نہیں جان سکتا کہ کیا کروں *

مسیحی نے کہا کیا تم نے دعا کو چھوڑنے کا خیال نہیں کیا *

بھروسا بولا ہاں سو مرتبہ دُہرا دُہرا کے میں نے یہہ خیال کیا *

مسیحی نے پوچھا تم نے کس سبب سے ایسا نہ کیا *

بھروسا نے کہا میں اس بات کے سچ ہونے پر ایمان لایا کہ بغیر مسیح کی راستبازی کے تمام جہان مجھے نہیں بچا سکتا ہی اور اسواسطے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر میں چھوڑدوں تو میں مرونگا تو کیوں میں فضل کے تخت کے سامہنے ہی نہ مروں۔ اور مجھہ کو یہہ بات بھی یاد آئی کہ اگرچہ وہ دیری کرے تو بھی اُس کا منتظر رہ کہ وہ یقیناً پہنچیگا اور توقف نہ کریگا (حبقوق ۲-۳) چنانچہ میں دُعا کرتا ہی گیا جب تک کہ باپ نے اپنے بیٹے کو مجھہ پر ظاہر نہ کردیا *

مسیحی نے پوچھا کسطرح سے وہ تم پر ظاہر ہوا *

بھروسا نے کہا میں نے اُسکو اپنی جسمانی آنکھونسے تو نہیں مگر اپنے فہم کی آنکھوں سے دیکھا اور یہہ یوں ہوا کہ ایک دن میں بڑا اُداس تھا شاید اپنی زندگی میں کبھی ایسا غمگین نہ ہوا تھا اور یہہ اُداسی میرے گناہ کی زیادتی اور خرابی کے دیکھنے سے ہوئی تھی۔ اور چونکہ اُسوقت میں سوا جہنم اور اپنی جان کے ابدی عذاب کے اور کچھہ نہ دیکھتا تھا ایکا ایک میں نے خداوند عیسیٰ کو آسمان پر سے مجھہ پر نظر

کرتے اور یہہ کہتے ہوئے دیکھا کہ خداوند عیسی مسیح پر ایمان لا اور تو بچ جائیگا (اعمال ۱۶-۳۱) +

لیکن میں نے جواب دیا کہ ای خداوند میں ایک بڑا ہاں بہت ہی بڑا گنہگار ہوں۔ اُسنے جواب دیا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہی (۲ قرنتیوں ۱۲-۹) تب میں نے کہا کہ ای خداوند ایمان لانا کیا ہی۔ اور تب اُس قول سے میں نے معلوم کیا یعنے یہہ کہ وہ جو میرے پاس آتا ہی کبھی بھوکھا نہ ہوگا اور وہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ہی کبھی پیاسا نہ ہوگا (یوحنا ۶-۳۵) کہ ایمان لانا اور آنا دونوں ایک ہی بات ہی اور کہ وہ جو آتا ہی اُس سے یہہ مراد ہی کہ جو اپنے دل اور محبت سے مسیح کے وسیلے نجات کے لئے دوڑتا ہی وہی حقیقت میں مسیح پر ایمان لاتا ہی۔ تب میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور میں نے پھر پوچھا کہ ای خداوند کیا ایسا گنہگار جیسا میں ہوں حقیقت میں تیرے حضور قبول ہو سکتا ہی اور تیرے وسیلے سے نجات پا سکتا ہی تب میں نے اُسے یہہ کہتے ہوئے سُنا کہ وہ جو میرے پاس آتا ہی میں اُسے کسی طرح سے نکال نہ دونگا (یوحنا ۶-۳۷) تب میں نے کہا ای خداوند جب میں تیرے پاس آؤں تو اپنے آنے میں مجھے تیری بابت کیا سمجھنا چاہیے تاکہ میرا ایمان تجھہ پر راستی کے ساتھہ ہو۔ تب اُسنے کہا کہ مسیح گنہگاروں کو بچانے کے لئے دنیا میں آیا (۱ تمطاؤس ۱-۱۵) وہ ہر ایک ایماندار کی راستبازی کے

لئے شریعت کا انجام ہی (رومیوں ۱۰-۴) وہ ہماری خطاؤں کے واسطے حوالہ کردیا گیا اور پھر کے جلایا گیا تاکہ ہم راستباز ٹھہریں (رومیوں ۴-۲۵) اُسنے ہمیں پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمکو ہمارے گناہوں سے پاک کیا (مکاشفات ۱-۵) وہ ہمارے اور خدا کے بیچ ایک درمیانی ہی (۱ تمطاوس ۲-۵) وہ ہماری سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہی (عبرانیوں ۷-۲۵) اِن سب باتوں سے میں نے یہہ حاصل کیا کہ مجھہ کو اپنی راستبازی کے لئے اُس کی ذات پر اور اپنے گناہوں کے بدلے کے لئے اُسکے خون پر نظر کرنی چاہئے اور جو کچھہ اُسنے اپنے باپ کی شریعت کی فرمانبرداری میں کیا اور جو سزا اُسنے اُٹھائی سو اپنے لئے نہیں مگر اُسکے لئے جو اُسکو اپنی نجات کے لئے منظور کرے اور شکرگذار ہو۔ اور تب میرا دل خوشی سے بھر گیا اور میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور میری محبت یسوع مسیح کے نام اور اُسکے لوگوں اور اُسکی راہوں کی طرف پیار کے ساتھہ دوڑی +

مسیحی نے کہا البتہ تمہاری جان پر مسیح کا یہہ ایک ظہور تھا لیکن مجھے یہہ بتاؤ کہ تمہاری روح پر اُسکی کیا تاثیر ہوئی +

بھروسا نے کہا اُسنے مجھے دکھلایا کہ تمام جہان باوجود اپنی ساری راستبازی کے گناہ کے الزام میں پڑا ہی اُسنے مجھے دکھلایا کہ خدا باپ اگرچہ وہ راستباز ہی لیکن جو گنہگار اُس کے پاس آتا ہی اُسکو وہ راستی سے راستباز ٹھہرا سکتا ہی اُسنے مجھے

میری پچھلی پوچھن سے نہایت شرمندہ کیا اور میری اپنی بیوقوفی سے مجھے افسوس دلایا کیونکہ اِس سے پیشتر کبھی میرے دلمیں ایسا خیال نہیں آیا جسنے مجھکو عیسیٰ مسیح کا ایسا حسن دکھایا۔ اُسنے مجھ سے پاکیزگی پسند کرائی اور خداوند عیسیٰ کی عزت اور جلال کے لئے کچھ کرنے کو مجھے مشتاق کیا ہاں میں نے خیال کیا کہ اب اگر میرے جسم میں ایک ہزار بنسیری خون ہوتا تو میں خداوند عیسیٰ کی خاطر سب کا سب بہا سکتا +

اُنیسواں باب

مسافروں کا نادان کے ساتھ پھر مباحثہ کرنا

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ بھروسا نے پیچھے نگاہ کر کے نادان کو آتے ہوئے دیکھا۔ تب مسیحی سے کہا دیکھو تو وہ لونڈا کتنی دور دور پیچھے لگا چلا آتا ہے +

مسیحی بولا ہاں میں بھی اُسے دیکھ رہا ہوں اُسکو ہماری صحبت کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے +

بھروسا نے کہا کہ اگر وہ ہمارے ساتھ قدم اُٹھائے چلا آتا تو میں جانتا ہوں کہ اُسکو کچھ ضرر نہ پہنچتا +

مسیحی بولا یہہ تو سچ ہے لیکن میں تمہیں جتا دیتا ہوں کہ اُس کے خیال اور ہی طرح کے ہیں +

بھروسا نے کہا یہہ میں جانتا ہوں کہ اُسکے خیال اور طرح کے ہیں لیکن تسبر بھی آؤ ہم ٹھہر جاویں چنانچہ وے ٹھہر گئے +

تب مسیحی نے اُنسے کہا میاں آگے بڑھہ آؤ تم اتنے پیچھے کیوں رُک رہے ہو +

نادان بولا کہ مجھے اکیلا چلنا زیادہ خوش آتا ہی بجز اِسکے کہ جب ساتھہ چلنا مجھے پسند آئے +

تب مسیحی نے بھروسا سے کہا (مگر آہستہ سے) کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ وہ ہماری سنگت کی پرواہ نہیں کرتا ہی۔ لیکن آؤ ہم اِس الگ تھلگ جگہ میں تھوڑی دیر بات چیت کرلیں۔ تب نادان سے یہہ کہا کہو میاں صاحب اب کیا حال ہی۔ اب تمہارے اور خدا کے درمیان کیسی گذرتی ہی +

نادان بولا امید تو ہی کہ اچھی کٹتی ہی کیونکہ میرے دلمیں ہمیشہ اچھی حرکتیں بھری رہتی ہیں جنسے مجھہ کو راہ میں بڑی تسلی ملتی ہی +

مسیحی نے کہا مہربانی کرکے ہمکو بھی بتائیے کہ وہ اچھی حرکتیں کیا ہیں +

نادان بولا صاحب میں خداوند اور بہشت کے خیال میں رہتا ہوں +

مسیحی نے کہا کہ شیاطین اور ملعون روحیں بھی اسطرح سے خیال کیا کرتی ہیں +

نادان بولا میں صرف اُنکا خیال ہی نہیں کرتا بلکہ اُنکی خواہش بھی رکھتا ہوں +

مسیحی نے کہا ایسے بہتیرے اور بھی کرتے ہیں جو شاید کبھی وہاں دخل نہ پائینگے۔ سست آدمی کا جی بہت کچھ چاہتا ہی لیکن اُسے کچھ نہیں ملتا (امثال ۱۳-۴) نادان نے جوابدیا میرا تو یہہ حال ہی کہ میں نہ صرف اُنکا خیال کرتا ہوں پر اُنکے لئے سب کچھ چھوڑ بھی دیا ہی +

مسیحی نے کہا مجھے اِس میں کچھ شک ہی کیونکہ سب کچھ چھوڑنا مشکل کام ہی اگرچہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ آسان ہی لیکن کیونکر اور کس بات سے تمکو یقین ہوا کہ تم نے خدا کے اور بہشت کیواسطے سب کچھ چھوڑا ہی +

نادان بولا کہ میرا دل مجھے ایسا بتلاتا ہی +

مسیحی نے کہا کہ دانا کا قول ہی کہ وہ جو اپنے دلپر بھروسا کرتا ہی سو بیوقوف ہی (امثال ۲۸-۲۶) +

نادان بولا یہہ قول بُرے دل کی بابت ہی لیکن میرا دل تو نیک ہی +

مسیحی نے پوچھا تم کیونکر اِسے ثابت کرتے ہو +

نادان نے جوابدیا میرا دل بہشت کی امید پر مجھے تسلی دیتا ہی +

مسیحی نے کہا کہ یہہ تو دل کے فریب سے ہو سکتا ہی کیونکہ دل اُس چیز کی امید پر تسلی دے سکتا ہی جس کی امید رکھنے کا اب تک کوئی سبب نہیں ہی +

نادان بولا میرے دل اور میرے بیوہار دونوں میں باہم موافقت ہی اور اِسی سبب سے میری امید کی بنیاد اچھی ہی *

مسیحی نے پوچھا کسنے تمکو بتایا کہ تمہارا دل اور گذران باہم موافق ہیں *

نادان بولا میرا دل مجھے بتلاتا ہی *

مسیحی نے کہا یہہ تو وہی مثل ہی کہ اگر میں چور ہوں تو میرے ساتھی سے پوچھیے تمہارا دل تمکو ایسا بتلاتا ہی سوا خدا کے کلام کی گواہی کے اور کسی گواہی کی قدر نہیں ہی *

نادان نے پوچھا کیا وہ نیک دل نہیں ہی جس میں نیک خیال رہتے ہیں اور کیا وہ زندگی نیک نہیں ہی جو خدا کے حکم کے مطابق بسر ہوتی ہی *

مسیحی نے کہا ہاں جس دل میں نیک خیال رہتے ہیں وہ بیشک نیک تو ہی اور وہ زندگی بھی نیک ہی جو خدا کے حکم کے مطابق بسر ہوتی ہی لیکن درحقیقت اِن کو رکھنا ایک بات ہی اور صرف یہہ خیال کرنا کہ میں اُنہیں رکھتا ہوں دوسری بات ہی *

نادان بولا میری آپ سے عرض یہہ ہی کہ آپ کسبات کو نیک خیال سمجھتے اور کیسے بیوہار کو خدا کے حکم کے مطابق جانتے ہیں *

مسیحی نے کہا نیک خیال کئی قسم کے ہیں مثلاً بعضے اپنی بابت بعض خدا کی بابت بعض مسیح کی اور بعضے دوسری چیزوں کی بابت *

ناداں نے پوچھا اپنی بابت نیک خیال کیسے ہوتے ہیں *

مسیحی نے کہا وہ جو خدا کے کلام سے موافقت کرتا ہے +

نادان نے پوچھا کہ اپنی بابت ہمارے خیال کب خدا کے کلام سے موافقت کرتے ہیں +

مسیحی نے جواب دیا جب ہماری راے کلام کی باتوں سے ملجاتی ہے یعنے خدا کا کلام انسان کی بابت یوں کہتا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نیکوکار نہیں یہہ بھی لکھا ہے کہ انسان کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں (پیدائش ۶-۵) اور رومیوں ۳ باب) اور پھر انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے (پیدائش ۸-۲۱) جب کہ اِس طرح سے ہم اپنی بابت خیال کرتے ہیں اور اُن کے معنی سمجھتے ہیں تب ہمارے خیال نیک ہوتے ہیں کیونکہ خدا کے کلام کے مطابق ہوتے ہیں +

نادان بولا میں کبھی یقین نہ کرونگا کہ میرا دل ایسا برا ہے +

مسیحی نے کہا اِسی سبب سے میں کہتا ہوں کہ تم نے اپنی زندگی بھر کبھی ایک نیک خیال بھی اپنی بابت نہیں کیا۔ لیکن مجھے کہنے دو۔ جیسا کلام ہمارے دلپر فتویٰ دیتا ہے ویسا ہی وہ ہماری راہوں پر بھی فتویٰ دیتا ہے۔ اور جب کہ ہمارے دل کے خیال اور ہماری راہیں اُس فتویٰ کے ساتھہ موافقت کرتی ہیں تب وے دونوں کے دونوں نیک ہوتے ہیں کیونکہ وے اُسکے ساتھہ موافقت کرتے ہیں +

نادان نے جواب دیا میں آپ کا مطلب نہیں سمجھتا ہوں ذرا صاف صاف کہئے ✦

مسیحی نے کہا خدا کا کلام کہتا ہے کہ انسان کی راہیں ٹیڑھی راہیں ہیں سیدھی نہیں مگر کج ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ انسان اپنی ذات سے سیدھی راہ سے باہر ہیں کہ اُنہوں نے اُسکو نہیں پہچانا (زبور ۱۲۵-۵ و امثال ۲-۱۵ اور رومیوں ۳-۱۲) جبکہ آدمی اِسطرح سے اپنی راہونکی بابت خیال کرتا ہے میں کہتا ہوں جب وہ حواس کی درستی کے ساتھہ یہہ کام کرتا اور دلی فروتنی کے ساتھہ یوں خیال کرتا ہے تب وہ اپنی راہونکی بابت اچھے خیال رکھتا ہے کیونکہ اب اُسکے خیال خدا کے کلام کے فتوی کے ساتھہ موافقت کرتے ہیں ✦

نادان نے پوچھا خدا کی بابت اچھے خیال کیا ہیں ✦

مسیحی نے کہا کہ اسی طرح جیسا ہم نے اپنی بابت کہا کہ جب ہمارے خیال کلام کے ساتھہ موافقت کرتے ہیں یعنے جب ہم خدا کی ہستی اور اُس کی صفتوں کی بابت جیسا کلام نے ہمکو سکھایا ہے خیال کرتے ہیں۔ اُسکی بابت اِس وقت میں گفتگو زیادہ نہیں کر سکتا لیکن سچ تو یہہ ہے کہ ہمارے خیال خدا کے حق میں تب درست ہوتے ہیں کہ جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم اپنے تئیں اُسقدر نہیں جانتے ہیں جسقدر کہ خدا ہم کو جانتا ہے اور کہ وہ گناہ کو ہم میں اُس حال میں دیکھہ سکتا ہے

جب کہ ہم اپنے میں کچھہ نہیں دیکھہ سکتے ہیں۔ جب ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندرونی خیال جانتا اور ہمارا دل معہ اپنے کل حالات کے اُس کی نگاہ میں ہمیشہ کھلا ہی۔ جب ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ ہماری ساری راستبازی اُس کے نتھنوں میں بدبو کرتی ہی اور اِسواسطے وہ ہمکو باوجود ہمارے اچھے کاموں کے اعتماد کے ساتھ اپنے حضور میں ہمارا کھڑا ہونا نہیں دیکھہ سکتا ہی +

نادان بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ایسا احمق ہوں کہ خدا کو اپنے سے زیادہ دیکھنیوالا نہ سمجھوں۔ یا یہہ کہ میں اپنے نیک کاموں سے اُسکے حضور مقبول ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ یا کہ میں اپنے بہترین کاموں کے سبب اُسکے حضور جاؤنگا +

مسیحی نے کہا تم اِس مقدمہ میں کیا سمجھتے ہو +

نادان بولا میری سمجھہ میں راستباز ٹھہرنے کے لئے مسیح پر ایمان لانا ضروری ہی +

مسیحی نے کہا کہ جب کہ تم دیکھتے ہو کہ تم کو مسیح کی کچھہ ضرورت نہیں ہی تو کیونکر خیال کرتے ہو کہ اُسپر ایمان لانے کی ضرورت ہی۔ اور نہ تو تم اپنی اصلی نہ عملی کمزوریوں کو دیکھتے ہو بلکہ اپنے تئیں اچھا جانتے ہو اور اپنے کاموں کو ایسا اچھا مانتے ہو کہ تمہاری سمجھہ میں مسیح کی راستبازی کی تم کو کچھہ ضرورت نہیں ہی۔ تب تم کیونکر کہتے ہو کہ میں مسیح پر ایمان رکھتا ہوں +

نادان بولا تسپر بھی میں اچھی طرح سے ایمان لاتا ہوں +

مسیحی نے کہا تم کیونکر ایمان لاتے ہو *

نادان بولا میں ایمان لاتا ہوں کہ مسیح گنہگاروں کی خاطر موا اور میں خدا کے حضور لعنت سے بری کیا جاؤنگا جب وہ اپنی رحمت سے میری فرمانبرداری کو منظور کریگا۔ یا یوں کہیں کہ مسیح اپنی لیاقتوں کی خوبی سے میرے دینی کاموں کو اپنے باپ سے قبول کراویگا اور اِسطرح سے میں راستباز ٹھہرایا جاؤنگا *

مسیحی نے کہا ہم تمہارے ایمان کے اِس اقرار کا جواب دینگے *

اول ۔ تمہارا ایمان وہمی ہے کیونکہ اِس ایمان کا بیان کلام میں کہیں نہیں ہوا ہے *

دوسرے ۔ تمہارا ایمان جھوٹھا ہے کیونکہ تم مسیح کی ذاتی راستبازی میں سے کچھ لیکے اپنی راستبازی پر لگاتے ہو *

تیسرے ۔ ایسا ایمان مسیح کو تیری ذات کا راستباز ٹھہرنیوالا نہیں بناتا ہے مگر تیرے اعمال کا اور تمہارے اعمال کی خاطر تمہاری جان کا اور یہہ تو جھوٹ ہے *

چوتھے ۔ ایسے ایمان میں دھوکھا ہے یعنے یہہ ایسا ہے کہ جو تم کو خدا قادر مطلق کے انصاف کے دن غضب کے نیچے چھوڑ دیگا کیونکہ سچا ایمان انسان کی روح کو اپنی تباہی کی حالت سے ایسا آگاہ کرتا ہے کہ وہ پناہ کے لئے مسیح کی راستبازی کی طرف بھاگتا ہے۔ اُسکی راستبازی ایسی تو نہیں ہے کہ اُس کے وسیلے تمہارے کام خدا کو پسند آئیں

مگر یہہ ہی کہ مسیح کی اپنی فرمانبرداری تمہاری نافرمانبرداری کے عوض بھری جاتی ہی۔ ہاں سچا ایمان اِس راستبازی کو قبول کرتا ہی اور اِس کے تلے روح پناہ لیتی ہی اور اُسکے وسیلے خدا کے حضور پیش ہو کے مقبول ہوتی اور سزا سے بری ہو جاتی ہی +

نادان بولا کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اُن کاموں پر بھروسا کریں جو مسیح نے ہمارے بغیر اپنی ذات سے پورے کئے ہیں۔ یہہ خیال تو ہماری ہوس کی لگام کو ڈھیلی کر دیگی اور ہم کو اپنی خواہش کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت دیگی۔ کیونکہ جب ہمارا یہہ ایمان ہی کہ مسیح کی ذاتی راستبازی کے سبب ہم سب برائیوں سے بری کئے جائینگے تو ہم کسی طرح سے کیوں نہ زندگی بسر کریں کیا اندیشہ ہی +

مسیحی نے کہا تمہارا نام نادان ہی اور جیسا تمہارا نام ہی ویسے ہی تم ہو۔ دیکھو تمہارا جواب ہی جو کچھ کہ میں کہتا ہوں اُسپر دلالت کرتا ہی تم بچانیوالی راستبازی سے ناواقف ہو پس جب کہ تم ناواقف ہو تو کیونکر اپنی جان کو ایسے ایمان کے وسیلے سے خدا کے بھاری غضب سے بچاؤ گے۔ ہاں تم ایمانکی سچی تاثیر سے بھی ناواقف ہو جو یہہ ہی یعنے اپنے تئیں مسیح میں خدا کے حضور چھوٹا کرنا اور دل کو جیتنا اور اُس کے نام اور کلام اور اُس کی راہوں اور اُس کے لوگوں کو پیار کرنا اور نہ ایسا جیسا کہ تم نادانی سے سمجھتے ہو +

بھروسلے نے کہا بھلا اُنسے پوچھو تو کہ مسیح آسمان سے کبھی تمپر ظاہر ہوا ہی یا نہیں +

نادان بولا کیا تم ایسے مرد ہو کہ تم کو مکاشفا ہوتا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جو کچھ تم دونوں اور باقی تمہارے برابر لوگ اِس مقدمے میں کہتے ہیں سو صرف سودائی آدمی کی باتیں ہیں +

بھروسا نے کہا کیوں میاں مسیح انسان کی طبعی سمجھ سے خدا میں اِسطرح پر پوشیدہ ہے کہ کوئی آدمی اُسکو نجات کے طور پر جان نہیں سکتا ہے سوا اِسکے کہ خدا باپ اُسکو آنپر ظاہر کرے +

نادان بولا کہ تمہارا تو ایسا ہی ایمان ہے میرا نہیں تسپر بھی بے شبہہ میرا ایمان تمہارے ایمان کے برابر اچھا ہے اگرچہ میرے سر میں ایسے بہت وہمی خیال نہیں ہیں جیسے تمہارے سر میں ہیں +

مسیحی نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ایک لفظ میں اِسبات کو تمام کروں۔ تم کو اِسمقدمے میں ایسی ہلکی سی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے اس کی بابت میں دلیری سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص عیسیٰ مسیح کو جان نہیں سکتا بجز اِسکے کہ باپ اُسکو ظاہر کرے۔ ہاں ایمان بھی کہ جس کے وسیلے سے جان مسیح پر آسرا کرتی ہے اُسکی بڑی قدرت کی بیحد بزرگی سے کام کرتا ہے دمتی ۱۱۔۲۷ و ۱ قرنتی ۱۲۔۳ و افسیون ۱۔۱۷۔۱۹) اِس ایمان کی تاثیر سے نادان صاحب میں جانتا ہوں کہ تم بالکل بے خبر ہو۔ اِسلئے جاگ اُٹھو اور اپنی بدبختی کو دیکھو اور خداوند عیسیٰ کے پاس

بھاگو اور اُسکی راستبازی سے جو خدا ہی کی راستبازی ہے (کیونکہ وہ آپ خدا ہے) تم سزا کے فتوی سے بچ جاؤ گے ✤

ناوان بولا کہ تم ایسا جلد چلتے ہو کہ میں تمہارے ساتھہ قدم اُٹھا نہیں سکتا ہوں۔ اِسلئے تم آگے بڑھو اور میں کچھہ دیر پیچھے ٹھہرا رہونگا ✤

تب مسیحی اپنے رفیق سے یوں کہنے لگا بھلا بھروسا میں دیکھتا ہوں کہ ہم ہی تم پھر ایک ساتھہ چلینگے ✤

چنانچہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وے قدم اُٹھائے ہوئے آگے کو بڑھے چلے گئے اور ناوان مٹکتا ہوا پیچھے پیچھے چلا۔ تب مسیحی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھے اِس بیچارے آدمی پر بڑا ترس آتا ہے البتہ اخیر کو اِسکا انجام بد ہوگا ✤

بھروسا نے کہا افسوس ہمارے شہر میں بہتیرے ایسی حالت میں گرفتار ہیں ہاں گھرانے کے گھرانے محلے کے محلے اور مسافروں کے محلے بھی۔ اور جبکہ اسقدر ہمارے ہی ملک میں ہوں تو اُسکے ملک میں کتنے نہ ہونگے ✤

مسیحی نے کہا سچ ہے کلام میں لکھا ہے کہ اُسنے اُن کی آنکھیں بند کردی ہیں تا نہ ہو کہ وے دیکھیں لیکن اب تو ہم تم اکیلے ہیں ایسے آدمیوں کی بابت تم کیا خیال کرتے ہو۔ وے کسی وقت اپنے گناہ سے واقف ہو کر اپنے خطرے سے ڈرتے نہیں جاتے ہونگے ✤

بھروسل نے کہا صاحب آپ ہی اِسکا جواب دیجئے کیونکہ آپ بڑے ہیں +

مسیحی نے کہا بھلا تو میں ہی بیان کرتا ہوں - میری سمجھہ میں وے کبھی ڈر جاتے ہیں - لیکن جو کہ اصل میں نادان ہیں وہ یہہ نہیں سمجھتے ہیں کہ یہہ الزام اُن ہی کی بھلائی کے لئے ہی اور اِسواسطے وے دلیری کر کے اُسے دبانے چاہتے اور ڈھٹھائی سے اپنے تئیں اپنی مرضی کی راہ میں خوش رکھتے ہیں +

بھروسا بولا کہ جو تم کہتے ہو اُسکا مجھے یقین ہی کہ ڈر انسان کی نیکی کیطرف بہت مایل ہی اور اُنکے سفر کے شروع میں اُنہیں درست کرتا ہی +

مسیحی نے کہا بلاشک اگر وہ صحیح ہو تو ایسا ہی کرتا ہی - چنانچہ کلام اللہ میں بھی یوں فرمایا گیا ہی کہ خدا کا خوف حکمت کا آغاز ہی (ایوب ۲۸ - ۲۸ و زبور ۱۱۱ - ۱۰ و امثال ۱ - ۷ و ۹ - ۱۰) +

بھروسا بولا کہ صحیح ڈر کا بیان تم کیونکر کروگے +

مسیحی نے کہا کہ راست یا صحیح ڈر تین چیزوں سے ظاہر ہوتا ہی - اول اُسکے پیدا ہونے سے اور وہ پیدا کیا جاتا ہی گناہ کے نجات رساں الزام سے - دوسرے وہ جان کو کھینچکے لیجاتا ہی کہ مسیح کو اپنی نجات کے لئے مضبوطی سے پکڑ لے - تیسرے وہ جان میں خدا کی اور اُس کے کلام کی اور اُس کی راہوں کی بڑی عظمت پیدا کرتا اور اُنہیں بنائے رکھتا ہی اور اُسکو ملایم رکھتا ہی اور اُسکو خدا کی راہوں سے داہنے یا

یا بائیں کسی اور چیز کی طرف جو خدا کی بے عزتی اور اُس کے یعنے جان کے آرام میں فرق ڈالنے اور روح القدس کے رنجیدہ کرنے اور دشمن کے لعن طعن کرنیکے باعث ہوں مُڑنے سے ڈراتا ہی +

بھروسا بولا کیا خوب کہا میں یقین کرتا ہوں کہ تم نے سچ کہا۔ کیا اب ہم جادو کی زمین کو طی کر آئے +

مسیحی نے پوچھا کیوں کیا تم اِس کلام کو سُنتے تھک گئے +

بھروسا بولا نہیں میں تھک تو نہیں گیا پر میں نے یوں ہی پوچھا کہ اب ہم کہاں پر ہیں +

مسیحی نے کہا کہ اب کوس ایک باقی رہگیا ہی۔ لیکن آؤ ہم اُس مقدمے پر پھر گفتگو کریں۔ نادانوں کو اِس بات کی خبر نہیں ہی کہ گناہ کے ایسے الزام جو اُنہیں ڈر کی طرف مائل کرتے اُنکی بہتری کے لئے ہیں اِس سبب وے اُنہیں دبا دینا چاہتے ہیں +

بھروسا نے پوچھا کہ وہ کیونکر اُنہیں دبانے چاہتے ہیں +

مسیحی نے کہا کہ پہلے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ڈر شیطان کی طرف سے ہی حالانکہ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہی اور ایسا خیال کرکے وہ اُسکا مقابلہ کرتے کہ گویا وہ ایسی چیز ہی جو صاف صاف اُن کی خرابی کے واسطے ہی۔ دوسرے وہ

یہہ بھی گمان کرتے ہیں کہ یہہ ڈر اُن کے ایمان کو غارت کرنے کیواسطے ہی حالانکہ افسوس ہی کہ اُنکا تو کچھہ ایمان بھی نہیں اور اِسواسطے وے اپنے دل کو اُسکی طرف سے سخت کر لیتے ہیں۔ تیسرے وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کو ڈرنا مناسب نہیں ہی اِسواسطے وہ دلیری کے ساتھہ ڈھیٹھہ ہو جاتے ہیں۔ چوتھے وے دیکھتے ہیں کہ یہہ ڈر اُنکے قدیم پوچھہ خودپسند پاگیزگی کو اُنسے چھین لیتا ہی اِسواسطے وے اپنے تمام زور کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کرتے ہیں +

بھروسا بولا اِسکی بابت میں بھی کچھہ جانتا ہوں کیونکہ میرے اپنے تئیں جاننے سے پیشتر میرا بھی یہہ حال تھا +

مسیحی نے کہا بھلا اب ہم اِسوقت نادان کا تذکرہ چھوڑکے ایک دوسرا فایدہ مند بحث شروع کرینگے +

بھروسا بولا کہ میں دل و جان سے شریک ہونگا لیکن آپ ہی پھر شروع کیجئے +

مسیحی نے کہا تو تم جانتے ہو کہ دس برس کا عرصہ ہوتا ہی کہ ایک شخص چندروزہ نامے تمہارے شہر میں رہتا تھا جو اُسوقت دین کی باتوں میں بڑا جلدباز تھا +

بھروسا بولا ہاں میں اُسے جانتا ہوں وہ بےفضل نامے ایک بستی میں جو

شہر بستی سے کوس ایک دور ہی رہتا تھا اور اُسکا گھر پیچھے ہٹنیوالے نامے ایک شخص کے گھر سے ملا ہوا تھا +

مسیحی نے کہا ٹھیک وہ اُسی گھر میں اُسکے ساتھ رہتا تھا۔ بھلا وہ شخص ایک مرتبہ بہت جگایا گیا۔ مجھے یقین ہی کہ اُسوقت اُسکو اپنے گناہ کا اور گناہ کی تنخواہ کا کچھہ علم حاصل ہو گیا تھا +

بھروسا بولا سچ ہی۔ اور جو کہ میرا گھر اُس سے ڈیڑھہ کوس سے زیادہ دور نہ تھا وہ اکثر روتا ہوا میرے پاس آتا۔ میں نے بھی اُسپر ترس کھایا اور بالکل اُسکی طرف سے نا اُمید نہ تھا لیکن اسبات کو ہر کوئی دیکھہ سکتا ہی کہ وہ اُن میں سے نہ تھا جو خداوند خداوند کہہ سکتا ہی +

مسیحی نے کہا اُسنے ایک مرتبہ مجھہ سے کہا کہ میرا قصد مسافرت کا ہی جیسے اب ہم مسافرت میں ہیں۔ سو ایسا ہوا کہ اتفاق سے اُسکی ملاقات ایک آدمی خود بچاؤ نامے سے ہو گئی تب سے وہ مجھے بالکل بھول بیٹھا +

بھروسا بولا کہ اب چونکہ ہم اُسکی بابت گفتگو کر رہے ہیں تو آؤ ایک ذرا اُسکے اور دوسروں کے یکبیک برگشتہ ہو جانے کے سبب کو دریافت کریں +

مسیحی نے کہا کہ یہہ بات بہت مفید ہو گی لیکن آپ ہی شروع کیجئے +

بھروسا بولا بھلا تو میری دانست میں اُسکے چار سبب ہیں +

پہلے۔ اگرچہ ایسے شخصوں کی تمیز جگائی گئی ہی تو بھی اُنکے دل نہیں بدلے ایسی حالت میں جبکہ گناہ کے الزام کا زور گھٹ جاتا وہی جو اُنہیں دینداری کی طرف اُبھارتا موقوف ہو جاتا ہی تب وے اپنے قدیم میلان کی طرف پھر لوٹتے ہیں۔ اِسطرح جیسا ہم کتّے کو دیکھتے کہ جب وہ کسی کھانے کے سبب سے بیمار ہو جاتا تو جب تک کہ وہ بیماری اُسپر غالب رہتی تب تک وہ قی کیا کرتا اور سب اُگل دیتا ہی اِسلئے کہ اُس کھانے سے اُس کے پیٹ کو تکلیف ہی۔ لیکن جب اُسکی بیماری جاتی رہتی اور اُسکا پیٹ صاف ہو جاتا ہی تب بسبب اِسکے کہ اُسکی خواہش اُس کی قی سے بالکل جدا نہ ہوئی تھی وہ اُسکی طرف لوٹتا اور اُسے چاٹ لیتا ہی اور اِس طرح سے وہ قول سچا ٹھہرتا ہی جو لکھا ہی کہ کتّا اپنی قی کی طرف پھر پھیرا (۲ پطرس ۲-۲۲) اِس طرح سے میں کہتا ہوں کہ وے صرف جہنم کے عذاب کی جیبت اور ڈر کی تاثیر سے بہشت کو چاہتے ہیں مگر جیوں جیوں جہنم کا جیبت اور سزا کا ڈر کم ہوتا اور ٹھنڈا ہوتا ہی تیوں تیوں بہشت کی اور نجات کی آرزو بھی سرد ہو جاتی ہی۔ چنانچہ تب ایسا ہوتا ہی کہ جب اُنکے گناہ کا الزام اور ڈر جاتا رہتا ہی تب بہشت کی خوشی اور آرزو بھی مرجاتی اور وے اپنے میلان کی طرف پھر لوٹتے ہیں +

دوسرا سبب یہہ ہی کہ وے غلامانہ ڈر رکھتے ہیں جو اُنپر سرداری کرتا ہی

میں اُس ڈر کا ذکر کرتا ہوں جو وے آدمیوں سے رکھتے ہیں کیونکہ آدمی سے ڈرنا آدمی کو پھنساتا ہی۔ چنانچہ جب تک جہنم کے شعلے اُنکے کاموں کے نزدیک ہیں تب تک تو وے بہشت کو بہت چاہتے ہیں مگر جب وہ خوف ایک ذرا دھیما ہو جاتا تب وے دوسرے ہی خیالوں میں پڑ جاتے ہیں یعنے وے خیال کرتے ہیں کہ دانشمند ہونا بہتر ہی نہ کہ اپنے تئیں سب کچھ گنوا دینے کے خطرے میں ڈالنا یا اپنی ذراسی لاچاری اور بے ضرورت تکلیف میں پھنسانا۔ یوں وے خیال کر کے پھر دنیا کی طرف لوٹ جاتے ہیں ✣

تیسرے۔ شرم بھی جو دین کے ساتھ لگی رہتی اُنکی راہ کے لئے پھندا بن جاتی ہی۔ چونکہ وے مغرور ہیں اِسواسطے مذہب اُن کی آنکھوں کے تلے ناچیز معلوم ہوتا ہی اِس سبب سے جب جہنم اور آنیوالے غضب کا خیال اُنکے دل سے جاتا رہتا تب وے پھر اپنی اگلی راہ پر آجاتے ہیں ✣

چوتھے۔ الزام اور خوف پر سوچنا اُنکے نزدیک بُری بات ہی اور وے مصیبت میں پڑنے سے پیشتر اُسکو دیکھنا نہیں چاہتے ہیں اگرچہ شاید اگر پیشبینی کرتے تو سلامتی کے لئے اُسطرف کو بھاگتے جدھر راستباز بھاگتے ہیں۔ مگر چونکہ وے گناہ کے الزام اور خوفسے پرہیز کرتے ہیں اِسواسطے جب وے خوف اور خدا کے غضب کے چیت سے ایک مرتبہ چھٹکارا پاتے تو وے اپنے دلونکو

خوشی سے سخت کر لیتے اور اُن راہوں کو پسند کرتے ہیں جو اُنکو زیادہ تر سخت کر دیتی ہیں +

مسیحی نے کہا سچ کہتے ہو اور سبب یہی ہی کہ سب کے سب دل اور مرضی کی تبدیلی کے محتاج ہیں۔ اور اسواسطے وہ اُس قصوروار کے مانند ہیں جو حاکم کے سامہنے کھڑا ہو کے کانپتا اور تھرتھراتا ہو اور دیکھنے میں توتوبہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہو لیکن بنیاد اُس خوف کی یہی ہی کہ وہ پھانسی سے ڈرتا ہی نہ یہہ کہ اُسکو گناہوں سے کسیطرح کی نفرت ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ اگر وہ چھوٹے تو وہ چور بنا رہیگا اور اسی طرح لچا بھی ہو جائیگا لیکن اگر اُسکا دل بدل جاتا تو وہ اور ہی طرح کا آدمی ہو جاتا +

بھروسا بولا میں نے تو اُن کے پیچھے ہٹنے کا سبب بیان کر دیا اور اب تم اُنکا طور بیان کرو +

مسیحی نے کہا میں خوشی سے بیان کرونگا۔ وہ خدا کی اور موت کی اور آنیوالی عدالت کی یاد سے اپنے خیالوں کو ہٹا لیتے۔ تب وہ رفتہ رفتہ اچھے کاموں کو مثلاً خلوت میں دعا مانگنا اپنی نفسانی خواہشوں کو دبانا ہوشیار رہنا گناہ کے لئے غمگین ہونا ترک کرتے تب وہ سعدمسیحیونکی صحبت سے بھاگتے بعد اسکے وہ عام فرضوں کے بجالانے میں مثلاً کلام کے پڑھنے اور سننے اور دین

کی باتونکا چرچہ کرنے اور ایسی ایسی باتوں سے سست ہوجاتے۔تب وہ دیندارونپر
عیب لگانا شروع کرتے اور وہ بھی شیطانت کے طور پرتاکہ وے کوئی بہانہ پاویں
کہ جس سے دین کو اپنی پیٹھہ کے پیچھے پھینک دیں۔تب وہ نفسانی بے حیا
اور عیاش آدمیوں سے ملنے اور اُن کی صحبت میں رہنے لگتے تب وے نفسانی
اور بیحیا باتوں کو پوشیدگی میں راہ دینے لگتے اور اگر کسی میں جو دیانتدار گنے جانے
ہیں کوئی ایسی بات دیکھتے تو خوش ہوتے تاکہ اُنکے ناموں سے اُنکو اُس کے
کرنے کی زیادہ دلیری ملے۔بعد اِسکے وہ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے آشکارا
کھیلنے لگتے۔اور تب وے سخت ہوکے اپنے تئیں ویسے ہی دکھلاتے ہیں جیسے
وے خود ہیں۔یوں وہ پریشانی کے دریا میں غوطہ مار کے اگر فضل کا کوئی معجزہ
اُنھیں نہ روکے تو ابدالآباد اپنے فریبوں میں تباہ ہوتے ہیں +

بیسواں باب

مسافروں کا نفیس ملک بعولا سے سفر کرنا۔موت کے دریا سے سلامتی
کے ساتھہ گذر جانا۔اور خدا تعالیٰ کے جلالی شہر میں مقبول ہونا

پھر میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ اِس عرصے میں مسافر جادو کی زمین سے
گذر گئے اور بعولا کے ملک میں داخل ہوئے جس کی ہوا نہایت نفیس اور

تازہ بھی اور اُسکی راہ میں اُنہوں نے چند روز مقام کرکے اپنے تئیں آرام بخشا۔ ہاں
یہاں پر اُنہوں نے ہمیشہ چڑیونکی آواز سُنی اور ہر روز زمین سے پھول پھوٹتے دیکھا
اور اِس سرزمین میں اُنہوں نے قمری کی آواز سُنی اِس ملک میں سورج رات دن
برابر بنا رہتا ہے کیونکہ یہہ موت کے سایہ کی وادی کے اُس پار تھا اور نا اُمید دیو
وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا اور نہ وہ وہاں سے شکی قلعہ کو دیکھہ سکتے تھے۔ یہاں سے وہ
شہر اُنکو نظر آتا تھا جہاں وہ جاتے تھے اور یہاں پر اُنہیں وہاں کے بعض بعض باشندے
بھی ملے کیونکہ اِس زمین میں وہاں کے لوگ چمکتی ہوئی پوشاکیں پہنے ہوئے اکثر
سیر کرنے کو آتے تھے اِسلئے کہ یہہ آسمان کی سرحد پر تھی۔ اِس سرزمین میں دُلہا
اور دُلہن کے درمیان نیا عہد باندھا جاتا تھا۔ ہاں یہاں پر جسطرح کہ دُلہا دُلہن
سے خوش ہوتا ہے اُسیطرح اُنکا خدا اُنسے خوش ہے۔ یہاں پر اُنکو غلہ اور وین کی
کچھہ کمتی نہوئی کیونکہ اِس جگہ میں اُنکو وہ چیزیں بہتایت سے ملیں جن کی تلاش
اُنہوں نے اپنی مسافرت میں کی تھی یہاں پر اُنہوں نے شہر سے آوازیں آتی ہوئی سنیں
یعنے بڑی آوازیں جو یہہ کہتی تھیں۔ تم بنت صیحوں سے کہو دیکھہ تیری نجات نزدیک
ہے دیکھو اُسکا اجر اُس کے ساتھہ ہے یہاں پر اُس ملک کے باشندوں نے اُنہیں یہہ
نام دیئے مقدس گروہ خداوند کے خریدے ہوئے اور طلب کئے ہوئے +

اِس ملک میں ایک اور بڑی خوبی کی بات یہہ تھی کہ جیوں جیوں وے اپنے

سفر کی تمام کے نزدیک آتے جاتے تھے تیوں تیوں اُنکے دل کی خوشی بڑھتی جاتی تھی اور جیوں جیوں وے شہر کے نزدیک جاتے تھے تیوں تیوں وہ اُنکو خوب صاف نظر آتا جاتا تھا۔ یہہ موتیوں اور قیمتی پتھروں سے بنا تھا اور اُس کی سڑکیں سونے سے گچکاری کی ہوئی تھیں ایسا کہ اُس شہر کے ذاتی جلال اور اُسکی اُس روشنی کی چمک کے سبب جو اُس پر پڑتی تھی مسیحی اُس کے اشتیاق میں بیمار ہو گیا بھروسا نے بھی ایک یا دو جھونکا اُسی بیماری کا پایا۔ اِسواسطے وے کچھ عرصہ تک یہاں پڑے رہے اور اپنے درد کے سبب یہہ کہکے چلّاتے تھے کہ اگر تم میرے محبوب کو دیکھو تو کہیو کہ میں محبت کا بیمار ہوں +

لیکن کچھ طاقت پاکے اور اپنی بیماری برداشت کرنے کے لئے زور پاکے آگے کو بڑھے اور اور بھی نزدیک پہونچے جہاں باغ اور انگور کے پیڑ اور پھول لگے تھے اور باغوں کے پھاٹک شاہ راہ کی طرف کھلے تھے۔ جب یہاں آئے تو دیکھا کہ باغبان راہ میں کھڑا تھا۔ مسافروں نے اُسسے پوچھا یہہ دلکش باغ کسکے ہیں۔ اُسنے جواب دیا کہ یہہ باغ بادشاہ کے ہیں جو اُسنے یہاں پر خود اپنی خوشی اور مسافروں کے آرام کے لئے بھی لگا رکھے ہیں۔ چنانچہ باغبان اُنہیں باغ میں لیگیا اور اُنہیں کہا کہ اِن چیزوں کو کھاکے اپنے تئیں تر و تازہ کرو (استثنا ۲۳ – ۲۴) وہاں پر اُسنے اُنکو

بادشاہی روشوں اور چبوتروں کو بھی دکھایا جہاں کہ وہ خود رہنے سے خوش ہوتا تھا اور یہاں پر وہ ٹھہرے اور سو گئے +

پھر میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ اُسوقت اپنی نیند میں ایسی بہت سی باتیں بولے کہ کبھی اپنے تمام سفر میں نہ بولے تھے۔ میں اسپر کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ باغبان نے مجھ سے کہا آپ اِس مقدمے میں سوچ کیوں کر رہے ہیں اِن انگوروں کی یہی خاصیت ہو کہ ایسی شیرینی سے حلق کے نیچے جاتے ہیں کہ سونیوالوں کے ہونٹھوں سے باتیں کرواتے ہیں +

چنانچہ میں نے دیکھا کہ جب وہ جاگے تو اُنہوں نے شہر میں جانے کی تیاری کی۔ لیکن جیسا میں نے بیان کیا آفتاب کی وہ روشنی جو شہر پر پڑتی تھی اُس شہر کے خالص سونے پر (مکاشفات ۲۱-۱۸) ایسی چمکتی تھی کہ وہ اپنی آنکھوں سے اُسکو نہ دیکھ سکتے تھے لیکن ایک اوزار سے جو اِس کام کے لئے بنایا گیا تھا دیکھ سکتے تھے (۲ قرنتیوں ۳-۱۸) تب میں نے دیکھا کہ جب وہ چلے جاتے تھے تو دو شخص سونے کی مانند چمکتی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے اُنہیں ملے اُن کے چہرے بھی اُجالے کی مانند چمکتے تھے +

اِن مردوں نے مسافروں سے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو۔ سو اُنہوں نے بتلایا۔ اُنہوں نے یہہ بھی پوچھا کہ تم کہاں کہاں ٹکے اور راہ میں کیسی کیسی مصیبتیں

اور خطرے اور کیسی کیسی تسلیاں اور خوشیاں تمکو ملیں ۔ یہہ بھی اُنہوں نے بتلا دیا
تب اُن مردوں نے جو اُنہیں ملے تھے کہا کہ ابھی تم کو دو اور مشکل ملینگی تب تم
شہر میں سلامت داخل ہو جاؤ گے +

تب مسیحی اور اُسکے رفیق نے اُن مردوں سے عرض کی کہ ہمارے ساتھہ
چلئے ۔ اُنہوں نے اُنسے کہا ہم تمہارے ساتھہ چلنے کو تیار ہیں لیکن تمکو اسے
اپنے ایمان سے حاصل کرنا ہوگا ۔ چنانچہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ
پھاٹک کے سامہنے تک اُنکے ساتھہ ساتھہ چلے آئے +

میں نے یہہ بھی دیکھا کہ اُنکے اور پھاٹک کے درمیان ایک ندی تھی اور
پار جانے کے لئے اُس پر پل نہ تھا اور دریا بڑا گہرا تھا ۔ اِس دریا کو دیکھتے
ہی مسافر بہت ہی پریشان سے ہو گئے لیکن اُن مردوں نے جو اُن کے ساتھہ
ہو لئے تھے اُنسے کہا تمکو اِسی میں سے ہو کے جانا ہی نہیں تو تم پھاٹک پر ہرگز
پہنچ نہ سکو گے +

مسافر تب پوچھنے لگے کہ کیا کوئی دوسری راہ پھاٹک پر جانے کے لئے
نہیں ہے ۔ اِسپر اُنہوں نے جوابدیا کہ ہاں راہ تو ہی لیکن دنیا کی پیدایش سے لیکے
آج تک سوا دو شخصوں یعنے حنوخ اور ایلیاہ کے اور کسی کو اُس راہ سے جانیکی

اجازت نہیں ملی اور اب جبتک کہ پچھلی تُرہی پھونکی نہ جائیگی تب تک کسی کو پھر اُسے طی کرنے کے لئے اجازت نہ ملیگی +

تب یہہ مسافر خاصکر کے مسیحی اپنے دلمیں نا امید ہونے لگے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ کہیں کوئی راہ مل جائے تا کہ اِس دریا سے بچ جائیں مگر کوئی راہ نہ پا سکے۔ تب اُنہوں نے اُن مردونسے پوچھا کیا سب جگہ پانی ایک سا گہرا ہی۔ اُنہوں نے کہا نہیں۔ لیکن ہم بھی اِس مقدمے میں تمہاری کچھہ مدد نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جیسا تمہارا ایمان اُس جگہ کے بادشاہ پر ہوگا ویسا ہی تم اُسے گہرا یا اتھاہ پاؤگے +

تب اُنہوں نے پانی میں اُترنے کی تیاری کی اور گھستے ہی ہوئے مسیحی ڈوبنے لگا اور بھروسا کو پکارکے کہا میں گہرے پانی میں دوبتا ہوں ڈھیو میرے سر پر سے گذرتے ہیں اُسکی ساری موجیں مجھہ پر سے گذرتی ہیں +

اُسنے جواب دیا ای میرے بھائی خاطر جمع رکھہ مجھے تھاہ ملتی ہی اور سب کچھہ اچھا ہی۔ تب مسیحی بولا ہائے میرے دوست موت کے غم نے مجھے چاروں طرف سے گھیرا ہی میں اُس زمین کو جسمیں دودھہ اور شہد بہتا ہی نہ دیکھونگا۔ اتنے میں ایک بڑی تاریکی اور خوف مسیحی پر آپڑے ایسا کہ وہ اپنے سامھنے نہ دیکھہ سکا اُسکے حواس بھی کسیقدر جاتے رہے ایسا کہ وہ اُن تازگیوں کو جو اُس نے اپنی



مسافرت کی راہ میں پائی تھیں یاد نہ کر سکا اور نہ اُنپر صحیح گفتگو کر سکا۔ لیکن ساری باتیں جو وہ کہتا تھا اُسکے جی کو ہیبت اور دلی خوف کے ظاہر کرنیکی طرف مایل ہوتی تھیں ایسا کہ وہ سمجھتا تھا کہ میں اِس ہی دریا میں ڈوب مرونگا اور پھاٹک کے اندر ہرگز دخل نہ پاؤنگا۔ یہانپر اُنہوں نے بھی جو پاس کھڑے تھے معلوم کیا کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب جو اُسنے پیشتر اور پھر اپنی مسافرت کے دنوں میں کئے تھے نہایت تکلیف میں تھا۔ یہہ بھی دریافت ہوا کہ وہ بھوتوں اور ناپاک روحوں کی صورتوں سے بہت ستایا گیا کیونکہ وہ اپنی باتوں سے کبھی کبھی ایسا اشارہ کرتا تھا +

اِسلئے یہانپر بھروسا کو اپنے بھائی کے سر کو پانی کے اوپر رکھنے میں بڑی تصدیع ملی ہاں کبھی تو وہ بالکل نیچے جاتا رہتا اور تب تھوڑی دیر بعد وہ ادھموا ہو کے پھر اوپر کو اُٹھتا۔ بھروسا نے یہہ کہکے اُسکو تسلی دینے کی کوشش بھی کی کہ اَی بھائی میں پھاٹک کو کھلا ہوا دیکھتا ہوں اور لوگ ہمارے استقبال کے لئے اُسپر کھڑے ہوئے ہیں لیکن مسیحی یہہ جواب دیتا کہ یہہ تم ہی ہو تم ہی ہو جسکا انتظار وے کرتے ہیں کیونکہ جب سے میں نے تم کو جانا تم برابر بھروسا رہے ہو اُسنے مسیحی سے کہا ایسے ہی تم بھی تو رہے ہو۔ اُسنے کہا آہ میرے بھائی اگر یہہ بات درست ہوتی تو اب وہ میری مدد کو اُٹھ کھڑا ہوتا۔ اُسنے تو میرے گناہوں کے سبب مجھے پھندے میں ڈالا اور مجھے چھوڑ دیا ہے۔ تب بھروسا نے کہا اَی میرے

بھائی کیا تم وہ کلام بالکل بھول گئے جہاں شریروں کی بابت یوں کہا گیا ہے کہ اُنکی موت میں کسی طرح کا بند نہیں ہے بلکہ اُن کی طاقت پایدار ہے۔ وے اور آدمیوں کی طرح دُکھہ نہیں اُٹھاتے اور نہ وے اور لوگوں کی مانند ستائے جاتے ہیں (زبور ۷۳۔ ۴ و ۵) اِس دریا سے گذرنے کی یہہ اذیتیں اور مصیبتیں اِس بات کا نشان نہیں ہیں کہ خدا نے تم کو ترک کر دیا ہے بلکہ یہہ اِس لئے بھیجی گئی ہیں تاکہ تم کو آزماویں کہ تم اُن چیزوں کو جو تم نے اُس کی نیکوئی سے ابتک پایا ہے یاد کرتے ہو یا نہیں اور اپنی مصیبتوں میں اُسپر توکل کرتے ہو یا نہیں ✣

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ مسیحی کچھہ عرصے تک سوچ میں آیا۔ تسپر بھروسا نے یے باتیں کہیں خوش ہو عیسی مسیح تجھے چنگا کرتا ہے اتنے میں مسیحی زور سے چلا اُٹھا آہ میں اُسے پھر دیکھتا ہوں اور وہ مجھہ سے کہتا ہے کہ جب تو پانیوں میں گذر کریگا تو میں تیرے ساتھہ ہونگا اور جب تو نہروں میں ہوگا تو وے تجھے نہ ڈوبائینگی (یسعیاہ ۔ ۴۳ ۔ ۲) تب اُن دونوں نے ہمت پکڑی اور بعد اُسکے اُنکے پار جانے تک دشمن پتھر کی مانند چپ چاپ رہا۔ غرض کہ مسیحی نے کھڑے ہونے کی جگہ فوراً پائی اور بعد اُس کے ایسا ہوا کہ باقی دریا اُتھلا تھا اور یوں وہ پار ہو گئے ۔ اب اُس پار دریا کے کنارے پر اُنہوں نے

پھر دو آدمیوں کو چمکتی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے دیکھا جو وہاں کھڑے اُن کی راہ دیکھہ رہے تھے۔ چنانچہ جب وے دریا سے باہر نکلے تو اُنہوں نے یہہ کہکے اُنہیں سلام کیا کہ ہم خدمتگذار روحیں ہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت کے لئے بھیجی گئی ہیں۔ یوں ہی وے ساتھہ ساتھہ پھاٹک کی طرف گئے +

اب معلوم کرنا چاہیے کہ شہر بڑے مضبوط پہاڑ پر بنا تھا لیکن مسافر آسانی کے ساتھہ اُس پہاڑ پر چڑھہ گئے کیونکہ یہہ دونوں شخص جو اُن کے ساتھہ تھے اُنکی بانہہ پکڑکے اُنکو اوپر لیگئے اُنہوں نے اپنے فانی لباس کو بھی اپنے پیچھے دریا ہی میں چھوڑا کیونکہ اگرچہ وے لباس کے ساتھہ اُس میں بیٹھے تھے لیکن بغیر لباس کے اُس سے باہر آئے۔ چنانچہ وے بڑی چالاکی اور تیزی کے ساتھہ اوپر کو چڑھے اور اِس سبب سے شہر کی نیو بادلوں سے اونچی تھی وہ ہوا کے اقلیم سے ہوکے اوپر کو گئے اور بہ سبب اِس کے کہ وے دریا سے سلامتی کے ساتھہ پار گذر گئے اور ایسے جلالی رفیق اُنکے ساتھہ تھے وے تسلّی پاکے اچھے اچھے کلام کرتے ہوئے اوپر کو چلے جاتے تھے +

جو کلام وہ اُس وقت اُن چمکتی ہوئی پوشاک والوں کے ساتھہ کرتے تھے سو اُس جگہہ کے جلال کی بابت تھا۔ اُنہوں نے اُن سے کہا کہ اُس کا جلال اور خوبصورتی بے بیان ہیں اور وہاں کوہِ صیہون آسمانی یروسلم بیشمار فرشتوں کی جماعت اور

مکمل صادقوں کی روحیں ہیں۔ اب تم خدا کے فردوس میں جاتے ہو جہاں تم حیات کے درخت کو دیکھوگے اور اُس کے پھل جو کبھی پژمردہ نہیں ہوتے ہیں کھاؤگے۔ اور جب تم وہاں پہنچوگے تو تم کو سفید پوشاک دیجائیگی اور تم ہر روز ابدالآباد بادشاہ کے ساتھہ چلوپھروگے اور بات چیت کروگے (مکاشفات ۲-۷ و ۳-۴ و ۵ و ۲۲-۵) وہاں پر تم پھر ایسی چیزیں نہ دیکھوگے جیسی تم نے زمین میں دیکھی ہیں یعنے غم بیماری مصیبت اور موت کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئی ہیں (یسعیاہ ۶۵-۱۶ و ۱۷) اب تم ابرہام اضحاق اور یعقوب اور نبیوں کے پاس جاتے ہو جن کو خدا تعالیٰ نے آنیوالی خرابی سے بچالیا ہی جو اب اپنے بستروں پر آرام کرتے اور ایک ایک اپنی صداقت میں سیر کرتے ہیں +

تب اُن مردوں نے پوچھا کہ ہمکو اُس پاک جگہ میں کیا کرنا ہوگا۔ اِسکا اُنکو یہہ جواب ملا کہ تم وہاں اپنی سب محنتوں سے آرام پاؤگے اور اپنے غم کے بدلے میں خوشی حاصل کروگے اور جو کچھہ تم نے بویا ہی سو ہی کاٹوگے یعنے اپنی دعاؤں اور آنسوؤں کا اور اِس راہ میں جو دُکھہ تم نے بادشاہ کے لئے اُٹھائے ہیں اُنکا پھل پاؤگے۔ اُسجگہ تم کو سونے کے تاج پہننے کو ملینگے اور قدوس مطلق کو ابدالآباد دیکھہ دیکھہ کے خوش ہوگے کیونکہ وہاں تم اُسے ویسا ہی دیکھوگے جیسا وہ ہی۔ وہاں تم اُس کی عبادت بھی حمد کے ساتھہ اور زمزمہ پردازی اور شکرگذاری کے ساتھہ

کروگے جسکی عبادت کرنیکی خواہش تم نے دنیا میں اپنی جسمانی کمزوری کے سبب بڑی مشکل سے کی تھی۔ وہاں تمہاری آنکھیں قادرِ مطلق کے دیکھنے اور تمہارے کان اُسکی لطیف آواز کے سننے سے تازہ ہونگے وہاں تم اپنے دوستونکی ملاقات سے جو تم سے آگے وہاں گئے ہیں پھر شادمان ہوگے اور وہاں تم ہر ایک کو جو تمہارے پیچھے اُس پاک جگہ میں آتا ہے قبول کرنے سے خوش ہوگے۔ وہاں تم جلال کے کپڑے پہنوگے اور جلال کے بادشاہ کے ساتھ سوار ہونے کو ایک مناسب سواری تم کو ملیگی۔ جب وہ تُرہی کی آواز کے ساتھ بادلوں پر سوار ہوکے جس طرح ہوا کے پنکھو نپر آتا ہے آویگا تو تم بھی اُسکے ساتھ آؤگے اور جب وہ عدالت پر بیٹھیگا تو تم بھی اُس کے پاس بیٹھوگے۔ ہاں اور جب وہ خطاکاروں پر خواہ فرشتے ہوں خواہ آدمی ہوں سزا کا حکم دیگا تو تم بھی اُس حکم میں بول سکوگے کیونکہ وے اُسکے اور تمہارے دشمن تھے اور جب وہ پھر شہر کو لوٹ آویگا تو تم بھی تُرہی کی آواز کے ساتھ آؤگے اور ہمیشہ اُسکے ساتھ رہوگے (۱ تسلونیقیوں ۴-۱۳ و ۱۷ و یہوداہ ۱۴-۱۵ و دانئیل ۷-۹ و ۱۰ و ۱ قرنتیوں ۶-۲ و ۳) ✚

اب ایسا ہوا کہ جب وہ یوں پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے چلے جاتے تھے تو آسمانی لشکر کی ایک جماعت اُنکے استقبال کو آئی۔ اُس لشکر سے اِن چمکتی ہوئی پوشاک والوں نے کہا کہ یہہ وہ شخص ہیں جنھوں نے دنیا میں ہمارے خداوند کو

پیار کیا ہی اور جنہوں نے اُسکے پاک نام کی خاطر سب کچھ چھوڑا ہی اور اُسنے ہمکو اُنکے لانیکے لئے بھیجا ہی سو ہم اُنکو یہانتک لائے ہیں تاکہ وے اندر جاویں اور اپنے نجات دینیوالے کے چہرے کو خوشی کے ساتھہ دیکھیں۔ تب آسمانی لشکر نے ایک ساتھہ للکار کے یہہ کہا۔ مبارک وے ہیں جو برے کی شادی کی مہمانی میں بلائے گئے (مکاشفات ۱۹-۹) وہانپر اُسوقت اُن کے استقبال کے لئے بادشاہ کے بہت سے قرناچی بھی سفید اور چمکیلے لباس پہنے ہوئے نکل آئے جنہوں نے اپنی بلند اور خوش آوازی سے آسمانوں کو گویا گونجا دیا۔ اِن قرناچیوں نے مسیحی اور اُسکے ساتھی کو سلام کیا اور للکارتے ہوئے اور قرنے پھونکتے ہوئے اُنکو ہزارہا شاباشیاں دیں ✧

یہہ کہکے اُنہوں نے چاروں طرف سے اُنہیں گھیر لیا بعض تو آگے اور بعض پیچھے اور بعض داہنے اور بعض بائیں ہاتھہ ہوئے (گویا اوپر کی اقلیم سے گذرتے ہوئے اُن کی چوکیداری کرتے گئے) اور جب وے چلے جاتے تھے تو برابر خوش الحانی کے ساتھہ آسمانی سُر چھیڑتے جاتے تھے ایسا کہ وہ بات اُنکے لئے جو اُسے دیکھہ سکتے تھے ایسی تھی کہ گویا خود آسمان اُنکے استقبال کے لئے اُتر آیا ہی۔ چنانچہ وے یوں ہی باہم آگے کو چلے اور جب وے چلے جاتے تھے تو برابر جب تک یہہ قرناچی اسطرح خوشی کی آوازکے ساتھہ اپنے نغمے اور نگاہ اور انداز

سے مسیحی اور اُسکے بھائی پر گویا یہہ ظاہر کرتے تھے کہ ہم تمہاری ہی سنگت سے بہت ہی خوش ہیں اور بڑی خوشی کے ساتھہ تمہارے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ اب یے دونوں شخص فرشتوں کو دیکھہ کے اور اُن کے خوش آواز گمنوں کو سُنکے ایسے ہو گئے کہ بہشت میں پہونچنے سے پیشتر گویا اُسی میں تھے۔ یہانپر خود شہر ہی اُنکو دکھائی دیتا تھا اُنہوں نے خیال کیا کہ ہم اپنے آنیکی مبارکبادی کے لئے شہر میں گھنٹہ بجانے کی آواز سُنتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اُنکے خیال وہاں ابدالآباد ایسی صحبت میں رہنے کی بابت ایسے دلسوز اور فرحت بخش تھے کہ آہ کس کی زبان اور کس کی قلم سے اُن کی جلالی خوشی کا بیان ہو سکتا ہے غرض اِس طرح سے وے پھاٹک پر آئے ✣

اب ایسا ہوا کہ جب وے پھاٹک پر پہونچے تو اُنہوں نے اُسپر سونیکے حرفوں سے لکھا ہوا دیکھا کہ مبارک وے ہیں جو اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تاکہ زندگی کے درخت پر اُنکا اختیار ہو اور وے اُن دروازوں سے شہر میں داخل ہو ویں (مکاشفات ۲۲-۱۴) ✣

تب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ اُن چمکتی ہوئی پوشاک والوں نے پھاٹک پر پکارنے کے لئے اُنہیں حکم کیا چنانچہ جب اُنہوں نے پکارا تو بعض نے بلندی پر سے پھاٹک پر نگاہ کی یعنے حنوخ اور موسیٰ اور ایلیاہ نے جن سے

یہہ کہا گیا تھا کہ یہہ مسافر اِس مقام کے بادشاہ کی محبت کے سبب جو اُس سے رکھتے تھے شہر ہلاکت سے چلے آئے ہیں۔ تب اُن دونوں مسافروں نے اپنی اپنی سندیں جو اُنہوں نے ابتدا میں پائی تھیں اُنہیں دیں وہ سندیں بادشاہ کے حضور میں پہونچائی گئیں اور اُسنے اُنہیں پڑھکے پوچھا کہ یہہ مرد کہاں ہیں تسپر یہہ جواب دیا گیا وہ پھاٹک کے باہر کھڑے ہیں تب بادشاہ نے پھاٹک کھولنے کا حکم کیا اور کہا کہ راستباز قوم جو راستبازی کی حفاظت کرتی ہے اندر آوے (یسعیا ۲۶-۲)*

اب میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ یے دونوں آدمی پھاٹک کے اندر گئے اور دیکھو جوں ہی وے داخل ہوئے تیوں ہی اُن کی صورت بدل گئی اور اُنکو ایسی پوشاک پہنائی گئی جو سونے کی مانند چمکتی تھی۔ وہانپر وے بھی تھے جو بربط اور تاج لیکے اُنکو ملے اور اُنہیں اُنکو دیا بربط تو مدح سرائی کے لئے اور تاج عزت کے نشان کے لئے۔ تب میں نے اپنے خواب میں سُنا کہ شہر کے سب گھنٹے خوشوقتی کے لئے بجے اور اُنسے یہہ کہا گیا کہ اپنے خداوند کی خوشی میں شامل ہو (متی ۲۵-۲۳) میں نے اُن مردوں کو بھی آپ بلند آواز سے یہہ کہکے گاتے ہوئے سُنا کہ اُس کے لئے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّے کے لئے برکت اور عزت اور جلال اور قدرت ابدالآباد ہے (مکاشفات ۵-۱۳)*

اب جیوں ہی پھاٹک اُن مردوں کو اندر لینے کے لئے کھولے گئے تو میں نے اُن کے پیچھے بھیتر پھاٹک کے جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شہر سورج کی مانند چمک رہا ہے اور اُس کی سڑکیں سونے سے گچکاری کی ہوئی ہیں اور اُنپر بہت سے لوگ اپنے سروں پر تاج پہنے ہوئے اور کھجور کی ڈالیاں اور مدح سرائی کے لئے سنہلے بربط اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے سیر کر رہے ہیں *

وہاں وہ بھی تھے جنکے پر ہیں اور اُنھوں نے ایک دوسرے کو برابر یہہ کہتے ہوئے جواب دیا قدوس قدوس قدوس خداوند خدا۔ بعد اُس کے اُنھوں نے پھاٹک کو بند کر لیا۔ جب میں نے یہہ دیکھا تو میں نے کہا کاش کہ میں بھی اُن میں شریک ہوتا *

اب ایسا ہوا کہ جب تک کہ میں اُن باتوں کو دیکھہ رہا تھا کہ ایکایک میں نے پیچھے تاکنے کے لئے اپنا سر جو پھیرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نادان بھی دریا کے کنارے آپہنچا جو مشکل مسیحی اور بھروسا نے پائی تھی اُن کی آدھی بھی مشکل اُسکو نہ ہوئی وہ فوراً پار اُتر گیا کیونکہ ایسا ہوا کہ اُسوقت وہاں باطل بھروسا نامے ایک ملاح حاضر تھا جس نے اپنی ناؤ پر اُسے چڑھا کے پار پہنچا دیا۔ سو میں نے دیکھا کہ وہ اُن دوسروں کی مانند پہاڑ پر چڑھ گیا اور پھاٹک پر جا پہنچا پر وہ اکیلا ہی گیا کوئی اُسکو ایک ذرا سی بھی ہمت دینے کے لئے اِس عرصے میں نہ ملا۔

جب وہ پھاٹک پر پہنچا اور اُس نوشتے کو جو اوپر تھا دیکھا تو یہہ گمان کر کے کہ جلد اُس کے لئے کھولا جائیگا پھاٹک کھٹکھٹانے لگا۔ لیکن اُس آدمی نے جو پھاٹک کے اوپر سے دیکھتا تھا کہا تم کہانسے آتے ہو۔ اور کیا چاہتے ہو۔ اُسنے جواب دیا کہ میں نے بادشاہ کے حضور میں کھایا اور پیا ہی اور اُسنے ہمارے کوچوں میں نصیحت کی ہی۔ تب اُنہوں نے اُس سے سند مانگی تاکہ وے اُسے لیجا کے بادشاہ کو دکھلادیں۔ سو اُسنے اپنی بغل میں ہاتھہ ڈالکے ٹٹولا پر کچھہ نہ پایا۔ تب اُنہوں نے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھہ نہیں ہی۔ لیکن اُسنے کچھہ جواب نہ دیا۔ تب اُنہوں نے بادشاہ کو خبر دی لیکن وہ اُسے دیکھنے کے لئے نیچے نہ آیا مگر اُن دو چمکتی پوشاک والوں کو جو مسیحی اور بھروسا کو شہر میں لائے تھے حکم کیا کہ باہر جاؤ اور نادان کو پکڑ کے اُسکے ہاتھہ پاؤں باندھو اور اُسکو یہاں سے لیجاؤ۔ تب اُنہوں نے اُسے اُٹھالیا اور اُسے ہوا پر اُڑا کے اُس دروازے پر لیگئے جو میں نے پہاڑ کے پہلو میں دیکھا تھا اور اُسکے اندر اُسے رکھدیا۔ تب میں نے دیکھا کہ جسطرح سے شہر ہلاکت سے اُسی طرح سے بہشت کے دروازوں سے بھی ایک راہ جہنم کو گئی تھی۔ تب میں جاگ اُٹھا اور دیکھا کہ خواب تھا ✣

تمام شد

PILGRIM'S PROGRESS.

مسیحی مسافر کا احوال

حصّہ دوسرا

اِس حصّہ میں مسیحن نامے مسیحی مسافر کی بی بی اور اُس کے لڑکے بالوں کے سفر کرنے اور اُن کے سفر کے خطروں اور سلامتی سے منزل مقصود پر پہنچ جانے کا حال درج ہے +

میں نے بہت سی تشبیہیں دیکھیں (ہوسیع ۱۲ - ۱۰)

بابو یونس سنگھ مترجم

مسیحی مسافر کا احوال

دوسرا حصّہ

پہلا باب

کچھہ دن ہوئے کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا جس میں یہہ بیان ہوا کہ مسیحی مسافر نے کیونکر اپنے وطن کو چھوڑا اور آسمانی شہر کی راہ لی اور کیسے کیسے خطروں سے بچ کے اپنا سفر سلامتی کے ساتھہ تمام کیا۔ اُس بیان سے مجھکو بڑی خوشی ہوئی تھی اور میں جانتا ہوں کہ پڑھنیوالوں کے لئے بھی فائدہ مند ہوا ہوگا۔ اُسوقت میں نے یہہ کہا تھا کہ مسیحی کی بی بی اور بچوں کا کیا حال ہوا اور یہہ بھی بتلایا کہ اُسوقت وہ یہہ نہ چاہتے تھے کہ مسیحی کے ساتھہ سفر کریں یہانتک کہ وہ لاچار ہو کے اکیلا ہی چل نکلا۔ کیونکہ وہ شہر ہلاکت کے باشندوں کے ساتھہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا نہ چاہتا تھا ٭

اب ایسا ہوا کہ کام کی زیادتی کے سبب سے مجھہ کو اتنی فرصت نہ ملی کہ اُس

اطراف میں جاتا اور اُسکے گھر والوں کا حال دریافت کر کے لکھتا۔ لیکن تھوڑے دن ہوئے کہ کسی کام سے میرا جانا اُسطرف کو ہوا اور شہر سے آدھ کوس کے فاصلے پر مکان لیا اور وہاں پڑ کے سو گیا اور پھر خواب دیکھا +

اُس خواب میں میں نے یہہ دیکھا کہ ایک بوڑھا بھلا مانس آدمی میرے پاس آیا اور اِسلیئے کہ میرا اور اُسکا کچھہ دور تک ساتھہ ہونیوالا تھا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں بھی اُٹھہ کے اُسکے ساتھہ ہو لیا۔ راہ میں مسافروں کی عادت کے موافق میری اور اُس کی بات چیت ہونے لگی چنانچہ بات بات میں مسیحی اور اُس کے سفر کا ذکر آپڑا۔ میں نے پہلے اُس سے پوچھا +

صاحب من اِس بستی کا جو ہمارے بائیں ہاتھہ نشیب میں ہی کیا نام ہی +

اُس بوڑھے نے جسکا نام تیز فہم تھا جواب دیا اُسکو ہلاکت کا شہر کہتے ہیں وہ جگہ تو بہت آباد ہی لیکن اُس کے باشندے نہایت ہی کمبخت اور سست مزاج آدمی ہیں +

میں نے کہا مجھے بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہہ وہی شہر ہوگا میں خود بھی ایک بار وہاں گیا تھا اور جانتا ہوں کہ آپ کا یہہ بیان سچ ہی +

تیز فہم نے کہا صاحب یہہ بات بہت سچ ہی کاش اُسکے باشندوں کے بہتر حال کا میں سچ سچ بیان کر سکتا +

میں نے کہا صاحب آپ کے اِس کہنے سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ نیک نیت آدمی ہیں اور سچی باتوں کے کہنے اور سُننے سے خوش ہوتے ہیں۔ بھلا آپ نے مسیحی نامے ایک شخص کا حال بھی کبھی سُنا جو یہاں سے نکل کے آسمانی شہر کو راہی ہوا تھا +

ہاں میں نے نہ صرف اُسکا حال سُنا بلکہ مجھکو یہہ بھی خبر ہی کہ اِس راہ میں اُسکو کیسی کیسی روک اور تکلیف ملی اور کیسی لڑائیوں اور گرفتاریوں اور آہ وزاری اور خوف اور خطروں کا مقابلہ ہوا تھا۔ علاوہ اِسکے ہمارے تمام شہر میں اُسکے نام کی دہوم مچ رہی ہی کوئی ہی گھر ایسا ہوگا جسنے اُسکا اور اُسکے کاموں کا حال نہ سُنا ہوگا بلکہ اِن لوگوں نے اُس کے سفر کا احوال بھی ڈھونڈھ ڈھانڈھ کے نکال لیا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اُسکے سفر کے مشکلات کے باعث سے بہتیرے اُس کے خیرخواہ ہو گئے تھے کیونکہ اگرچہ اُسکے یہاں ہوتے ہوئے لوگ اُسے پاگل یا بیوقوف کہتے تھے پر جب سے وہ چلا گیا تب سے سب اُسکی تعریف کرتے ہیں اور یہہ کہتے ہیں کہ وہ اب مردانہ زندگی کرتا ہی بلکہ ایسے بھی ہیں جو اگرچہ اُس کے سے خطرے میں پڑنا منظور نہیں کرتے تو بھی اُس کے اب کے حالات کو سُن سُن کے اُنکے مُنہہ میں پانی بھر بھر آتا ہی +

میں نے کہا کہ اگر اُنکا ایسا صحیح خیال ہی کہ جہاں وہ رہتا ہی وہاں اچھے طور پر زندگی کرتا ہی تو اُنکا یہہ خیال بہت درست ہی کیونکہ وہ اب زندگی کے چشمے کے پاس

بلکہ خود اُس ہی میں رہتا ہی اور یہہ سب آرام اُسکو بلا مشقت اور بلا رنج کے حاصل ہی اور اُسکو کسی طرح کا غم نہیں ہی۔ پر یہہ تو فرمائیے کہ لوگ اُس کے حق میں کہتے کیا ہیں ✣

تیز فہم نے کہا جناب لوگ اُس کے حق میں عجب عجب طرحکی باتیں کہتے ہیں بعض یہہ کہتے ہیں کہ وہ اب سفید پوشاک پہنے ہوئے چلتا پھرتا ہی (مکاشفات ۳-۴) اور اُس کے گلے میں ایک سونے کی زنجیر پڑی ہوئی ہی اور وہ سونے کا تاج موتیوں سے مرصع پہنے ہوئے ہی بعض یہہ کہتے ہیں کہ اُسکو اُن کی سنگت حاصل ہی جو کہ راہ میں چمکتی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے اُسکو نظر آیا کئے تھے اور وہاں وہ اُنکے ساتھہ ایسا ملا جلا رہتا ہی جیسا کہ یہاں لوگ اپنے ہمسایے سے ملے ہوئے رہتے ہیں۔ علاوہ اِسکے لوگوں کو یہہ یقین ہو گیا ہی کہ بادشاہ نے اُسکو اپنے برابر میں بہت ہی عمدہ اور عالیشان محل رہنے کے لئے عطا کیا ہی اور وہ اُس کے ساتھہ جو کہ اُسجگہ کا حاکم ہی کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا ہی اور اُسکا لطف و کرم اُسکے شامل حال رہتا ہی (زکریا ۳-۷ لوقا ۱۴-۱۴ و ۱۵) اِس کے سوا بعض کا یہہ گمان ہی کہ اُس ملک کا مالک جو اُسکا بادشاہ ہی جلد اِس طرف میں آئیگا اور لوگوں سے یہہ دریافت کریگا کہ جب مسیحی نے اپنے سفر کا ارادہ ظاہر کیا تھا تب تم لوگوں نے اُسے کیوں حقیر و ذلیل سمجھہ کے ٹھٹھوں میں اُڑایا (یہوداہ ۱۴-۱۵ آیت) ✣

وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اب اپنے بادشاہ کی نگاہ میں ایسا پیارا ہی اور بادشاہ کو اُس کی ایسی فکر ہی کہ وہ مسیحی کی بےعزتیاں اپنی ہی بےعزتی سمجھتا ہی اور اُنسے اِسکا حساب لیگا (لوقا ۱۰-۱۶) اور یہہ کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی کیونکہ بادشاہی کی محبت کے باعث سے مسیحی سنے جو کچھہ کیا سو کیا *

کیا خوب میں بھی اِس بات سے خوش ہوں - میں مسیحی کی خاطر خوش ہوں کیونکہ وہ اب اپنی محنتوں سے آرام پاتا ہی اور اپنے آنسوؤں کا پھل خوشی کے ساتھہ حاصل کر رہا ہی اور میں اِس سے بھی خوش ہوں کہ وہ اپنے دشمنوں اور نفرت کرنیوالوں کی پہنچ سے باہر ہی (مکاشفات ۱۴-۱۳ و زبور ۱۲۶-۵ و ۶) مجھہ کو اِس سے بھی خوشی ہی کہ اِن باتوں کی خبر اِس ملک میں پھیل رہی ہی کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگوں میں سے اکثروں پر اِسکا اثر کچھہ نہ کچھہ ضرور ہی فایدہ بخش ہوگا - لیکن اب یہہ تو فرمائیے کہ آپ سنے اُس کی بی بی اور بچوں کا بھی کچھہ حال سُنا ہی - مجھے اُن بیچاروں پر بڑا ترس آتا ہی کیا معلوم وہ کیا کرتے ہونگے *

تیز فہم سنے کہا آپ کسکا حال پوچھتے ہیں کیا مسیحن اور اُسکے بیٹوں کا حال پوچھتے ہیں - وہ بھی مسیحی کے نمونے کی پیروی کرنے لگے ہیں کیونکہ اگرچہ اُن لوگوں نے پہلے اُسے بیوقوف سمجھا اور نہ اُس کے آنسوؤں نہ منتوں کا اُن کے اوپر اثر ہوا پر جب

اُنہوں نے اُس بات پر فکر کرنی شروع کی تو اُن کے اوپر عجب طرح کا اثر ہوا۔ یہانتک کہ وہ بھی اپنا اسباب باندھ بوندھ کے اُسکے پیچھے پیچھے چلدئے ✣

میں نے کہا یہہ تو بہت خوب بات ہوئی۔ لیکن کیا اُس کی بی بی اور لڑکے بالے سبکے سب چلدئے ✣

ہاں میں تو اُسوقت وہیں حاضر تھا اور کل حال سے ایسا واقف ہوں کہ اگر آپ سُنا چاہیں تو میں اُسکا بخوبی بیان کر سکتا ہوں ✣

تب میں نے کہا آپ کے کہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس بات میں کچھہ شک نہیں ہی ✣

اسکا آپ خوشی سے اور بیدھڑک چرچا کیجیے۔ مسیحی کی نیک بی بی اور اُسکے چار لڑکے سفر کر گئے اور اِس سبب سے کہ ہمکو کچھہ دور تک آپ کے ساتھہ ہی جانا ہی میں یہہ سب احوال آپ سے بیان کر دونگا ✣

جب مسیحن نے دیکھا کہ میرا شوہر دریا پار ہو گیا اور اب اُس کی خبر نہیں ملتی تب اُس کے دل میں عجب عجب طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے۔ وہ پہلے یہہ سوچی کہ میرا شوہر تو اب چلا ہی گیا اور ہماری اور اُس کی محبت کا رشتہ بالکل ٹوٹ گیا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ جب رشتہ داروں کی جدائی یاد آتی ہی تب دلپر بڑا صدمہ ہوتا ہی۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر کو یاد کر کے بہت سا روئی بعد اِسکے وہ یہہ بھی سوچنے



لگی کہ میں نے جو اپنے شوہر کے ساتھہ بدسلوکی کی ہی کہیں شاید اِسی کے سبب سے تو یہہ نتیجہ نہیں ہوا کہ میں اپنے شوہر کو نہیں دیکھتی ہوں اور وہ اِسی سبب سے مجھہ سے جدا ہوگیا۔ اِسکے ساتھہ ہی اُس کے بیرحم اور خلاف معلوم سلوک بھی اُسے یاد آگئے جس کے باعث سے اُس کا ضمیر اُسے ستانے اور پریشان کرنے لگا۔ اِس کے سوا جب اُس کو اُس کے شوہر کا رونا اور گریہ وزاری کرنا اور اُسکی منتوں کی طرف سے بے پرواہ ہونا یاد آگیا تو اُسکا دل بالکل ٹوٹ گیا یہانتک کہ اُسکے شوہر کی باتیں اور اُسکے سلوکات مثل بجلی کے اُسکے دل پر کوندھہ گئے اور اُسکا دل پارہ پارہ ہوگیا۔ خاصکر اُس کی یہہ آواز کہ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں اُسکے کانوں میں بڑی غمناک صدا سی گونجتی رہی ÷

اِس حال میں اُسنے اپنے لڑکوں سے کہا ای بیٹو ہم سب کا کام تمام ہی۔ میں نے اپنے گناہوں کے سبب سے تمہارے باپ کو ایسے رنج میں ڈالا کہ وہ ہم سبکو چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ تو ہم سب کو اپنے ساتھہ لیجانا چاہتا تھا پر میں نے آپ منظور نہ کیا اور تم کو بھی زندگی کی راہ سے باز رکھا۔ یہہ سُنکے اُس کے بیٹے رو پڑے اور کہا کہ ہم سب کو بھی باپ کے پاس لے چلئے مسیحن نے کہا کاش ہم سب اُسی وقت اُسکے ساتھہ چلے گئے ہوتے تو مجھے یقین ہی کہ ہمارا حال بہت ہی اچھا ہو گیا ہوتا۔ کیونکہ اگرچہ میں پیشتر اپنی نادانی سے ایسا سمجھتی تھی کہ تمہارے باپکی تکلیفیں

صرف وہم تھیں اور اُسکو سودا ہو گیا ہی لیکن اب میرے جی میں یہہ بات بس رہی ہی
کہ اُسکا سبب ہی اور تھا یعنے کہ اُس کو زندگی کی روشنی مل گئی تھی (یعقوب ۱-۲۳
و ۲۵ و یوحنا ۸-۱۲) جسکی مدد سے وہ موت کے پھندوں سے بچ گیا ہی (امثال
۱۴-۲۷) یہہ بات سُن کے وہ سب پھر رو دئے اور بولے افسوس اُسدن پر +

دوسرے روز رات کے وقت مسیحن نے یہہ خواب دیکھا کہ میرے آگے ایک لمبا اور چوڑا کاغذ کھلا ہوا رکھا ہی اور اُس میں میرے کردار لکھے ہوئے ہیں چنانچہ اُس کے گناہ اُسکو بہت بھاری معلوم ہوئے - تب وہ سوتے سوتے یہہ چلا اُٹھی ای خداوند مجھہ گنہگار پر رحم کر (لوقا ۱۸-۱۳) بلکہ اُس کے لڑکوں نے بھی یہہ سن لیا +

بعد اسکے اُسکو خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ دو بدبختیں میرے بستر کے پاس کھڑی ہوئی یہہ کہتی ہیں ہم اس عورت کے ساتھہ کیا سلوک کریں وہ تو سوتے اور جاگتے ہمیشہ رحم ہی رحم پکارا کرتی ہی اگر اُس کا یہی حال رہے تو اندیشہ یہہ ہی کہ جیسا ہم اُسکے شوہر کو کھو بیٹھے ہیں ویسے ہی اُسکو بھی کھو بیٹھینگے - اِسلئے کسی نہ کسی طرح سے اُسکے خیالوں کو عاقبت کی طرف سے پھیر دینا چاہئے نہیں تو اگرچہ تمام دنیا اُلٹ پڑے تو بھی وہ مسافرت کرنے سے نہ رک سکیگی +

یہاں اُس کی آنکھہ کھل گئی اور وہ پسینے میں تر بلکہ کانپتی ہوئی نظر آئی لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر سو گئی سو اُسوقت اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ میرا شوہر یعنے مسیحی غیر فانی

آدمیوں کی جماعت کے ساتھہ بڑی خوشی کی جگہ میں ہی۔ اُسکے ہاتھہ میں ایک بربط ہی اور وہ اُسکو ایک شخص کے آگے جو تخت کے اوپر سر پر دہنک رکھے ہوئے بیٹھا ہی کھڑا ہوکے بجا رہا ہی۔ اُس نے یہہ بھی دیکھا کہ میرا شوہر اُس شہزادے کے پاؤں کے تلے کے فرش کی طرف سر جھکائے ہوئے کھڑا ہوکے یہہ کہتا ہی اے میرے خداوند اور بادشاہ میں دل و جان سے تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو مجھہ کو اِس جگہ میں لے آیا ہی۔ تب ایک جماعت نے جو اُس کے گرد کھڑی ہوکے بربط بجا رہی تھی ایک نعرہ مارا پر سوا مسیحی اور اُس کے ساتھیوں کے کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ جماعت کیا کہتی ہی ٭

دوسرے روز جب وہ صبح سویرے جاگی اور دعا سے فراغت کر کے اپنے لڑکوں سے بات چیت کر رہی تھی کسی نے دروازہ پر بڑے زور سے دستک دی مسیحن نے اُسکو یہہ آواز دی کہ اگر تم خدا کی طرف سے آئے ہو تو اندر آجاؤ۔ وہ بولا آمین اور دروازہ کھول کے اُس سے سلام و علیک ہوا۔ تب پوچھا مسیحن تم جانتی ہو کہ میں یہاں کسلئے آیا ہوں۔ مسیحن شرما گئی اور کانپ اُٹھی اور اُسکو اِس بات کے جاننے کا بڑا اشتیاق ہوا کہ یہہ شخص کہاں سے آیا اور کیا پیغام لایا ہی۔ پر اُسی نے اُسکا جواب دیا اور کہا میرا نام بھید ہی میں آسمانیوں کے ساتھہ رہتا ہوں۔ وہاں یہہ افواہ ہی کہ تم کو بھی وہاں جانے کی تمنا ہی اور یہہ بھی خبر ہی کہ تم جانتی ہو کہ میں نے اپنے

شوہر کے ساتھہ کیسا بُرا سلوک کیا اور اپنا دل اُس کی راہوں کی طرف سے سخت کیا اور اِن بچوں کو بھی نادانی میں رکھہ چھوڑا۔ ای مسیحن اُس رحیم نے مجھے یہہ کہنے کو یہاں بھیجا ہی کہ میں ایسا خدا ہوں جو معاف کرنے پر تیار ہوں اور خطاؤنکی زیادتیوں کے معاف کرنے سے بہت ہی خوش ہوتا ہوں۔ وہ تم کو اِس بات کی اطلاع بھی دینا چاہتا ہی کہ اُس کی یہہ خواہش ہی کہ تم اُس کے حضور میں اور اُس کے دسترخوان پر حاضر ہو جاؤ تو وہ تم کو اپنے گھر کی لطیف غذائیں کھلائیگا اور تمہارے باپ یعقوب کی میراث تمکو عطا کریگا ✦

وہاں تمہارا شوہر مسیحی بھی موجود ہی اور اپنے لکھوکھا ساتھیوں کے ہمراہ ہمیشہ اُسکے چہرے کو تاکتا رہتا ہی کہ جس سے دیکھنیوالے زندگی پاتے ہیں اور جب وہ تمہارے باپ کی چوکھٹوں کے اوپر تمہارے پیروں کی آواز سنیگا تو سب کے سب نہایت ہی خوش ہو جائینگے ✦

یہہ باتیں سُنکے مسیحن نہایت ہی شرمندہ ہوگئی اور شرم کے مارے سر جھکا دیا۔ تب وہ شخص بولا۔ ای مسیحن میں تمہارے لئے ایک خط تمہارے شوہر کے بادشاہ کی طرف سے لایا ہوں۔ مسیحن نے اُس خط کو لیکے جو کھولا تو اُسمیں سے نہایت عمدہ عطر کی سی خوشبو اُڑی (غزل الغزلات ۱-۳) وہ خط سونے کے حرفوں میں لکھا تھا اور اُسکا مضمون یہہ تھا کہ بادشاہ چاہتا ہی کہ مسیحن اپنے شوہر کے نمونہ پر عمل کرے



کیونکہ اُس شہر میں آنے اور بادشاہ کے حضور میں ہمیشہ تک خوشی کے ساتھ رہنے کی بھی راہ ہی۔ اس خط کو پڑھ کے مسیحن میں تاب نہ رہی اور وہ بلند آواز سے بول اُٹھی۔ ای صاحب آپ مجھے اور میرے لڑکوں کو اپنے ہمراہ لے چلینگے کہ ہم بھی چلکے بادشاہ کو سجدہ کریں *

اُس شخص نے کہا ای مسیحن شیرینی کے آگے تلخی ہوتی ہی۔ تم کو تمہارے شوہر کی طرح تکلیفوں میں سے گذر کرکے اس آسمانی شہر میں داخل ہونا ضرور ہوگا۔ سو میری صلاح یہہ ہی کہ جیسا تمہارے شوہر نے کیا تھا تم بھی اِس میدان کے سرے پر کے کھڑکی پھاٹک پر چلی جاؤ کیونکہ وہ تمہاری عین راہ میں ہی۔ اور خدا تمہارے ساتھہ ہو۔ اور میری ایک اور بھی صلاح لو کہ اِس خط کو اپنے سینے میں رکھہ لو اور اُسکو آپ یہانتک پڑھو اور اپنے لڑکوں کو یہانتک سُناؤ کہ وہ تم سب کو بالکل حفظ ہو جائے کیونکہ یہہ ایک ایسی غزل ہی جو تمکو اِس مسافر خانے میں ضرور گانا ہوگا (زبور ۱۱۹-۵۴) اور اخیری پھاٹک پر اِس خط کو دیدینا بھی ضرور ہوگا *

اب میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ جب یہہ پیر مرد یہہ باتیں کہہ رہا تھا تو ایسا معلوم ہوا کہ ان باتوں کا اثر خود اُسکے بھی دل پر ہو رہا ہی۔ اس کے سوا اُسنے اور بھی کچھہ کہا حتی کہ مسیحن نے اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بُلا کے اُنسے خود بھی یہہ کہنا شروع کیا۔ ای میرے بچو تم جانتے ہو کہ تمہارے باپ کے مرجانے کے سبب سے میرا

جی کتنے دنوں سے بہت گھبرایا ہوا ہی۔ نہ اِسلئے کہ مجھے یہہ ڈر ہی کہ وہ خوشی کی حالت میں نہیں ہی کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم ہی کہ وہ اب بہت سی خوش ہی۔ مجھکو تمہارے اور اپنے حال سے بھی بہت پریشانی ہوئی ہی کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ ہمارا حال حقیقت میں نہایت ہی خراب و خستہ ہی۔ جو سلوک میں نے تمہارے باپ کے ساتھہ اُس کی مصیبت میں کیا وہ بھی ایک بھاری بوجھہ کیطرح میرے جی کو دبائے ڈالتا ہی۔ کیونکہ میں نے نہ صرف اپنے دل کو بلکہ تمہارے دل کو بھی اُس کی طرف سے سخت کردیا اور اُس کے ساتھہ سفر کرنا نا منظور کیا +

یہہ خیالات تو مجھکو مار ہی ڈالتے۔ لیکن رات کو میں نے ایک خواب دیکھا جس سے مجھہ کو تسلّی ملی اور اِس اجنبی کی صلاح سے بھی آج فجر کے وقت مجھہ کو بڑا دلاسا ہوا۔ ای بچّو آؤ ہم بھی اپنا اسباب باندھہ کے اُس پھاٹک کی راہ لیں جہانسے آسمانی شہر کو راہ گئی ہی کہ وہاں تمہارے باپ سے ملیں اور اُس ملک کے قانون کے بموجب اُسکے اور اُسکے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں سلامتی سے رہیں +

جب اِن لڑکوں نے اپنی ماں کی طبیعت کو اِسطرح پر رجوع دیکھا تو مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے بلکہ رو رو پڑے۔ چنانچہ وہ مرد پیر اُنسے رخصت ہوگیا اور لوگ بھی اپنے سفر کی تیاری میں لگ گئے +

لیکن جب کہ وہ سب چل نکلنے کی سوچ میں تھے تو ایسا ہوا کہ مسیحن کی دو ہمسایہ

نے اُس کے گھر پر آ کے دستک دی۔ اُسنے آگے کی طرح اُنسے کہا اگر تم خدا کے نام سے آئی ہو تو بھیتر آؤ۔ اِسکو سُنکے وہ دونوں عورتیں حیران ہو گئیں کیونکہ اُنھوں نے ایسی باتیں کبھی نہ سُنی تھیں اور نہ اُنکو اِس طرح کی بات کے سُننے کا گمان تھا پر جب وہ گھر کے اندر آئیں تو اپنی پڑوسن کو سفر کرنے کی تیاری میں مشغول پایا +

یہہ حال دیکھ کے اُنھوں نے پوچھا کہو پڑوسن یہہ کیا کر رہی ہو +

مسیحن نے اُن میں سے بڑی کو جسکا نام بی بی ڈرپوکنی تھا کہا میں سفر کرنے کی تیاری کر رہی ہوں +

یہہ بی بی ڈرپوکنی اُس شخص کی بیٹی تھی جو مسیحی کو مشکل پہاڑ پر ملا تھا اور چاہتا تھا کہ شیروں کے ڈر کے مارے مسیحی اپنے گھر کو لوٹ جائے +

بی بی ڈرپوکنی نے پوچھا آپ کہاں کا سفر کرنا چاہتی ہیں +

مسیحن بولی میں اپنے نیک بخت شوہر کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ اور اِتنا کہہ کے رونے لگی +

بی بی ڈرپوکنی نے کہا ای پڑوسن مجھے امید ہے کہ آپ ایسا نہ کرینگی مہربانی کر کے اپنے بچوں پر ترس کھائے اور اُن کی خاطر اپنے کو برباد نہ کیجئے +

مسیحن بولی میرے بچے میرے ساتھ جائینگے اُن میں سے ایک بھی یہاں رہنا نہیں چاہتا ہے +

بی بی ڈرپوکنی نے کہا مجھہ کو بڑا تعجب آتا ہی کہ کس بات سے آپ کی طبیعت میں یہہ بات آگئی +

مسیحن بولی ای ٹرپوسن اگر تم اتنا جانتیں جتنا کہ میں جانتی ہوں تو بیشک تم بھی میرے ساتھہ چلنے کو راضی ہوتیں +

بی بی ڈرپوکنی نے کہا مہربانی کرکے یہہ بتلائیے کہ کون سی ایسی نئی بات کی پہچان آپ نے حاصل کی ہی کہ جس کے سبب آپکا دل آپ کے دوستوں کیطرف سے پھر گیا ہی اور جس سے تم ایسی جگہ جانے کو راضی ہو کہ جس کا حال کوئی نہیں بتلا سکتا ہی +

مسیحن نے جوابدیا جب سے کہ میرا شوہر میرے پاس سے چلا گیا تب سے میں بڑی ہی آفت میں پڑ رہی ہوں خاصکر جب سے کہ وہ دریا کے پار اُتر گیا لیکن مجھہ کو اِسکا بڑا ہی رنج ہی کہ جب وہ مصیبت میں پڑا تھا تو میں اُس کے ساتھہ بہت بُری طرح سے پیش آئی تھی۔ اِسکے سوا اب میری بھی وہی حالت ہو رہی ہی جو کہ اُسوقت اُس کی حالت تھی چنانچہ اب سوا سفر کرنے کے مجھہ سے اور کچھہ بن ہی نہیں پڑتا۔ کل رات کو خواب میں میں نے اُسے دیکھا تھا۔ کاش کہ میری روح بھی اُس ہی کے ساتھہ ہوتی۔ وہ اُس ملک کے بادشاہ کی حضوری میں رہتا ہی اور اُس کے ساتھہ اُٹھتا بیٹھتا اور اُسی کے دسترخوان پر اُسکے ساتھہ کھاتا پیتا ہی وہ غیرفانیوںکا

ساتھی ہو گیا ہی اور اُسکو رہنے کے لئے ایک ایسا گھر ملا ہی کہ جس کے مقابل میں زمینی عمدہ سے عمدہ محل میری نظر میں گھورا سے معلوم ہوتا ہی (۲ قرنتیوں ۵-۱-۴) اُس ملک کے بادشاہ نے مجھے بھی بُلایا ہی اور یہہ وعدہ کیا ہی کہ اگر میں وہاں جاؤں تو وہ میری بھی بڑی خاطرداری کریگا۔ اُسکا قاصد ابھی میرے پاس آیا تھا اور اُسکی طرف سے میری طلبی کے لئے ایک خط بھی لایا ہی اور وہ خط یہہ موجود ہی اتنا کہکے اُسنے وہ خط کھولکے پڑھا اور پوچھا کہو اب کیا کہتی ہو +

بی بی ڈرپوکنی بولی افسوس تم دونوں کیسی دیوانی ہو گئی ہو کہ اپنے تئیں ایسی مشکل میں ڈالدیا ہی۔ مجھے یقین ہی کہ آپ نے سُنا ہو گا کہ آپ کے شوہر پر سفر کے شروع ہی میں کیسی کیسی آفتیں آئیں جسکی سچائی ضدنامے پڑوسی سے اب بھی معلوم ہو سکتی ہی کیونکہ وہ تو اُسکے ساتھہ گیا تھا۔ بلکہ بھولا بھی اُن کے ہمراہ ہوا تھا پر ان دونوں نے بڑی عقلمندی کی کہ اُسکا ساتھہ چھوڑ دیا۔ اِسکے سوا ہم نے یہہ بھی سُنا ہی کہ اُس کو شیروں کا اور ملاکو کا اور موت کے سایہ کا اور بہت سی اور بھی شیئونکا مقابلہ ہوا۔ اور آپ کو یہہ بھی بھولنا نہ چاہئے کہ بطلان کے میلے میں اُسکا کیا حال ہوا تھا۔ اگر وہ جو مرد آدمی تھا ایسی آفت میں پڑا تو آپ جو عورت ہیں ایسے حال میں کیا کرینگی۔ اِسکو بھی سوچئے کہ یہہ چار پیارے بچے آپ کے بیٹے آپ ہی کے گوشت و پوست ہیں

اِسلئے اگرچہ آپ اپنی طرف سے بیفکر ہو کے اپنے کو برباد کرنا پسند کرتی ہو تو بھی اپنی اِس اولاد کی خاطر گھر سے باہر جانے کا ارادہ چھوڑ دیجئے ✦

مسیحن نے کہا پڑوسن مجھے نہ روکو کیونکہ میرے فایدے کی چیز اب میرے ہاتھ لگ گئی ہے اور اگر اس موقع کو ضایع کر دوں تو پلے سرے کی بیوقوف بنوگی۔ راہ کی مصیبتوں کا جو تم ذکر کرتی ہو اُنسے ہمت ہار دینے کے بدلے میں اُنسے یہہ ثابت ہو جائیگا کہ میرا ارادہ راست ہے۔ بیشک میٹھے کے پہلے کڑوا تو آئیگا لیکن اُس سے میٹھا زیادہ تر میٹھا ہو جائیگا۔ اس لئے ازبسکہ تم خدا کے نام سے میرے گھر میں نہیں آئی ہو میں منت کرتی ہوں کہ یہاں سے چل دیجئے اور مجھے زیادہ پریشان نہ کیجئے ✦

تب بی بی ڈرپوکنی نے اُسکو لعنت ملامت کرکے اپنی ساتھی بی بی رحیمن سے کہا یہہ تو ہماری صلاح اور صحبت پسند نہیں کرتی ہے سو آؤ ہم بھی اُسکو اُسی کی مرضی پر چھوڑ دیں اور اپنے گھر کی راہ لیں لیکن رحیمن ٹھٹھک رہی اور اپنی پڑوسن کی بات جھٹ پٹ نہ مانی اِسکے دو سبب تھے۔ ۱۔ اُس کا جی مسیحن کے لئے اُمنڈ آیا سو اُسنے یہہ سوچ لیا کہ اگر ہماری پڑوسن سفر کے لئے تیار ہے تو میں کچھہ دور تک اُس کے ساتھہ جا کے اُسکی مدد کر دونگی۔ ۲۔ اُسکا جی خود اپنے لئے بھی اُمنڈ آیا کیونکہ مسیحن کی باتیں اُسکے دل میں گڑ گئی تھیں اِسلئے اُسنے یہہ ٹھانا کہ مسیحن کے ساتھہ اِسکے بارے میں

اور بات چیت کرونگی اور اگر اُس کی باتوں میں سچائی اور زندگی پاؤنگی تو میں بھی دل و جان سے اُسکے ساتھ ہولونگی۔ اِن باتوں کے باعث سے رحیمن نے ڈرپوکنی بی بی سے یہہ کہا *

ای ڈرپوکنی سچ ہے کہ میں آج تمہارے ساتھ مسیحن کی ملاقات کرنے کو آئی لیکن اسلئے کہ وہ اب اپنے ملک سے وداع ہونے پر ہے اور وقت بھی بہت عمدہ ہے میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کچھہ دور تک اُن کے ہمراہ جاکے اُنکی کچھہ مدد کردوں۔ البتہ اپنی دوسری وجہہ اُسنے نہ بتلائی پر اپنے ہی دل میں رکھہ چھوڑا *

بی بی ڈرپوکنی بولی میں دیکھتی ہوں کہ تم بھی اُسی کی سی بیوقوفی کیا چاہتے ہو۔ لیکن وقت پر ہوشیار ہوکے دانا بنجاؤ جبتک کہ ہم خطرے سے بچے ہیں تب تک خیر ہے پر جب پھنسے تو پھنسے *

اتنا کہکے بی بی ڈرپوکنی اپنے گھر کو لوٹ گئی اور مسیحن نے اپنے سفر کی راہ پکڑی۔ جب بی بی ڈرپوکنی گھر پہنچ گئی تو اپنے ہمسایوں میں سے بی بی چشم پست بی بی بیفکری بی بی سبکدل اور بی بی نادانی کو بلوا بھیجا۔ جب وہ اُسکے گھر پر آئیں تو اُسنے اُنسے مسیحن اور اُسکے سفر کا قصہ چھیڑا اور اُنسے یوں مخاطب ہوئی *

ای ہمسائیو آج صبح کے وقت بیکاری کی وجہہ سے میں مسیحن کی ملاقات کو نکل گئی اور اُس کے گھر پر پہنچکے اپنے دستور کے موافق اندر سے بولی کہ اگر تم خدا کے

نام سے آئی ہو تو اندر آؤ۔ میں یہہ سمجھ کے کہ سب کچھ بخیر ہی اندر چلی گئی لیکن جا کے یہہ دیکھا کہ مسیحن معہ لڑکے بالوں کے سفر کی تیاری میں لگ رہی ہی۔ میں نے پوچھا کہو پڑوسن یہہ کیا کر رہی ہو۔ اُسنے کہا میں اپنے شوہر کی مانند سفر کرنیکی فکر میں لگ رہی ہوں۔ اُسنے یہہ بھی کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہی اور جس ملک میں میرا شوہر رہتا ہی وہاں کے بادشاہ نے مجھے خط لکھہ کے بُلوا بھیجا ہی +

بی بی نادانی یہہ سن کے بولی کیا تم سمجھتی ہو کہ وہ چلی جائیگی +

بی بی ڈرپوکنی نے کہا وہ بھلا کب رکتی ہی جو ہو سو ہو پروہ روکے رکتی نہیں اور میں اسلئے کہتی ہوں کہ اگرچہ میں نے اُسے بہتیرا سمجھایا کہ وہ اپنے سفر سے باز آئے پر اِس سے اُس کے دل میں اور بھی آگ لگ گئی اور وہ بولی پہلے تلخی پیچھے شیرینی ہوتی ہی اور اِس کے باعث سے شیرینی زیادہ تر شیرینی معلوم ہوتی ہی +

بی بی چشم بست بولی یہہ عورت کیسی اندھی اور بیوقوف ہی اور کیا اُس کے شوہر کی تکلیفوں سے اُسکو ہوشش نہ آئے گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر وہ اب خود یہاں ہوتا تو وہ اپنی سلامتی کے سبب سے اپنے کو نہایت خوش نصیب جانتا اور ہرگز اپنے کو پھر ایسے بنیادہ خطروں میں نہ ڈالتا +

بی بی بے فکری نے کہا ایسے لوگوں کو اِس بستی سے دفع ہی کرو اُس کے چلے جانے سے بڑا جنجال کٹ جائیگا۔ اگر وہ اپنے گھر میں رہے اور ایسے ہی خیال

اپنے دل میں باندھا کرے تو کون اُسکے پڑوس میں آرام سے رہ سکیگا۔ کیونکہ وہ یا تو اُداس رہیگی یا کسی سے میل جول نہ رکھیگی یا ایسی باتیں بکا کریگی کہ کوئی اُنکی برداشت نہ کر سکیگا۔ مجھے تو ایسے لوگوں کے چلے جانے کا ذرا بھی افسوس نہ ہوگا بہتر ہی کہ وہ یہاں سے نکلجائے اور اچھے لوگ اُس کی جگہ میں آکے رہیں۔ جب سے ایسے سنکی بیوقوف لوگ یہاں آکے بس گئے ہیں تب سے اِس دنیا کی حالت بگڑ گئی ہی +

بی بی سبکی کے بولنے کی باری آئی تو یہہ بولیں۔ اجی کیا باتیں کر رہی ہو اِسکو دور دفع بھی کرو۔ میں کل بی بی یار باشن کے یہاں تھی اور وہاں ہمارا وقت نہایت ہنسی خوشی سے کٹا۔ وہاں بی بی جسم پرست اور تین چار اور معہ بی بی شہوت اور بی بی گندگی وغیرہ ہمارے ساتھہ تھیں وہاں خوب ہی ناچنا اور گانا ہوا اور خوشی کا پورا پورا سامان موجود تھا۔ میں سچ کہتی ہوں کہ میری بی بی خود نہایت ہی نفسانیہ عورت ہی اور بی بی شہوتی بھی نہایت ہی حسین ہی +

اِس عرصے میں مسیحن نے اپنی راہ پکڑ لی تھی اور بی بی رحیمن اُنکے ساتھہ ساتھہ چلی جاتی تھی۔ غرض اپنے لڑکوں کے ہمراہ چلتے چلتے مسیحن نے گفتگو چھیڑی اور کہا ای رحیمن مجھے امید نہ تھی کہ گھر سے نکلکے آپ کچھہ دور تک بھی میرا ساتھہ دینگی + تب وہ کم سن رحیمن بولی اگر میرا آپ کے ہمراہ ہونا میرے لئے فایدہ مند معلوم ہو تو میں ہرگز آپ کو چھوڑ کے اُس بستی کے پاس بھی جانے تک کا خیال نہ کرونگی +

مسیحن نے کہا بھلا رحیمن تم میرا ساتھہ پکڑ لو۔ میں خود جانتی ہوں کہ ہمارے سفر کا انجام کیا ہوگا۔ میرا شوہر ایسی جگہ میں ہی کہ اگر دنیا کی دولت اُس کے ہاتھہ لگے تو بھی وہ اُسجگہ کو چھوڑنا پسند نہ کریگا۔ اور تم بھی اُس سے محروم نہ رہوگی اگرچہ صرف میرے کہنے پر میرے ساتھہ چلتی ہو۔ وہ بادشاہ جس نے مجھے اور میرے لڑکونکو بلوایا ہی رحم کرنے سے بہت ہی خوش ہوتا ہی۔ اِسکے سوا اگر تم منظور کرو تو میں تم کو نوکر کرلونگی اور تم میری خادمہ کی مانند میرے ساتھہ ساتھہ چل سکتی ہو۔ تو بھی جو کچھہ ہمکو ملے وہ ہم تمہارے ساتھہ بانٹ لیا کرینگی صرف تم میرے ساتھہ چلی چلو۔

رحیمن نے کہا مجھے اسبات کی کیونکر دلجمعی ہوگی کہ میری بھی وہاں مہمانداری ہوگی۔ اگر کوئی واقف کار آدمی مجھہ کو اسبات کی امید دیدیتا تو میں کسی طرح کا حیلہ نہ لاتی بلکہ اُس کی مدد سے جو مدد کرسکتا ہی مدد پاکے برابر چلی جاتی راہ کیسی مشکل کیوں نہ ہوتی۔

مسیحن بولی ای پیاری رحیمن تم میرے ساتھہ اُس کھڑکی پھاٹک تک چلی چلو میں وہاں تمہارے حق میں اور پوچھہ پاچھہ کرلونگی اگر وہاں تمہاری دلجمعی نہو تو میں خوشی کے ساتھہ تمہاری واپسی منظور کرلونگی۔ اور تم جو میرے اور میرے بچونکے ہمراہ ہوئی ہو تو اِس مہربانی کا تمکو کچھہ عوض بھی دونگی۔

رحیمن نے کہا خیر جو ہو سو ہو میں وہاں تک چلی چلونگی اور خدا کرے کہ میرا وہاں یہہ حال ہو کہ آسمان کا بادشاہ مجھہ سے خوش ہو جائے +

تب مسیحن دل ہی دل میں خوش ہو گئی نہ صرف اِس سبب سے کہ اُس نے ایک ساتھی پایا پر اِس سبب سے بھی کہ اُس کے باعث سے رحیمن کو اُس کی نجات کی فکر ہو گئی تھی۔ سو وہ ساتھہ ساتھہ چلی جاتی تھیں کہ رحیمن یک بیک رو پڑی۔ مسیحن نے پوچھا کیوں بہن تم اتنا روتی کیوں ہو +

رحیمن نے جوابدیا افسوس جو شخص کہ اسبات پر واجب طور سے غور کریگا کہ میرے بیچارے رشتہ دار جو ہماری اُس گناہ کی بھری ہوئی بستی میں رہتے ہیں کیسی حالت میں ہیں تو وہ کیونکر رونے سے باز رہ سکیگا۔ اور میرے زیادہ غم کا یہہ سبب ہے کہ وہاں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُنکو تعلیم دے یا اُنسے کہے کہ تم پر یہہ یہہ کچھہ ہونیوالا ہے +

مسیحن نے کہا تم اپنے دوستوں کے لئے وہ کام کرتی ہو جو میرے شوہر نے مجھکو چھوڑتے وقت میرے لئے کیا تھا۔ اُسنے اُسکا بڑا غم کیا کہ میں اُسکو اور اُس کی باتوں کو خیال میں نہ لاتی تھی۔ لیکن اُسکے اور ہمارے آقا نے ہمارے آنسوؤں کو اپنے قرابے میں جمع کر کے رکھہ چھوڑا اور اب میں اور تم اور میرے بچے اُسکا نفع حاصل کر رہے ہیں۔ ای رحیمن مجھے امید ہے کہ تمہارے آنسو ضایع نہ ہونگے کیونکہ کلام حق میں یوں آیا ہے جو آنسوؤں کے ساتھہ بوتے ہیں وہ ترنم کے ساتھہ کاٹینگے اور یہہ کہ وہ جو اپنے بیج کا

بوجھہ اُٹھائے ہوئے روتا ہوا چلا جائیگا اپنے پولے اٹھائے ہوئے ترنم کے ساتھ آئیگا (زبور ۱۲۶۔۵و۶) +

تب رحیمن نے کہا +

خداوندا ہدایت میری کر گر تیری مرضی ہو + در اپنے اور گھر پر پہونچا دے مجھ کو اور اپنے فضلِ کامل سے اِس راہ میں قایم کر + تو میرے پاؤں نہ چلنے دے دنیا کی راہ پر جن دوستوں کو میں چھوڑتی ہوں دل اُنکے رجوع کر + اپنے ہی طرف تاکہ وہ لائیں ایمان تجھ پر

دوسرا باب

مسیحن اور رحیمن کا راہ کی مشکلات کو طی کرکے کھڑکی دروازہ میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جانا

اب میرے قدیمی دوست نے پھر اپنا بیان شروع کیا اور کہا کہ جب مسیحن ناامیدی کے دلدل پر آئی تو وہ ٹھٹھکنے لگی اور بولی یہہ وہی جگہ ہی جس کی کیچڑ میں میرا شوہر بالکل لت پت ہوکے دم بخود ہو گیا تھا اُسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ بادشاہ نے یہہ حکم جاری کیا ہی کہ یہہ جگہ مسافروں کے لئے پختہ کردی جائے پھر بھی وہ پہلے سے بدتر ہو رہی ہی چنانچہ میں نے پوچھا کہ کیا یہہ بات سچ ہی۔ اُس پیر مرد نے جواب دیا ہاں اِسمیں کسیطرح کا شک نہیں ہی کیونکہ بہتیرے ہیں جو اگرچہ آپ کو بادشاہی مزدور بتلاتے اور یہہ کہتے ہیں کہ ہم شاہ راہ کی مرمت

کرتے ہیں پر پتھر کے بدلے میں کوڑا کرکٹ ڈال کے مرمت کیا کرینگے اُسکو اور بھی ستیاناس کر ڈالتے ہیں۔ غرض کہ اِس جگہ پر مسیحن اپنے لڑکوں کو لے کے ٹھہر گئی لیکن رحیمن نے کہا آؤ ہمت کر کے آگے بڑھیں لیکن ذرا ہوشیار ہو جاؤ غرض کہ اُنہوں نے پاؤں خوب تول تول کے رکھے اور لڑکھڑاتے ہوئے پار نکل آئے +

پر مسیحن کئی بار دھنستے دھنستے بچی۔ پر جیوں وہ پار اُتر گئی تو اُنکو ایسا سُن پڑا کہ گویا کوئی یہہ کہہ رہا ہی مبارک ہی وہ جو ایمان لاتی ہی کیونکہ جو باتیں خداوند کی طرف سے کہی گئیں وہ پوری ہونگی (لوقا ۱-۴۵) +

سو اُنہوں نے پھر قدم بڑھایا اور رحیمن نے مسیحن سے کہا اگر مجھکو یہہ پوری امید ہوتی کہ میری بھی تمہاری طرح کھڑکی دروازے پر پیار کے ساتھہ خاطر داری ہوگی تو کسی طرح کی نا امیدی کی دلدل سے میں نا امید نہ ہوتی +

مسیحن نے کہا خیر بہن تم اپنے رنج سے واقف ہو اور میں اپنے رنج سے واقف ہوں اور ظاہر ہی کہ جب تک ہمارا سفر طے نہ ہو جائے تب تک ہم سب پر بڑی بڑی مصیبتیں پڑینگی کیونکہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم ایسے لوگوں پر جو ایسے جلال اور خوشی میں پہنچنے کی تمنا رکھتے ہیں ہمارے مخالفوں کی طرف سے تکلیف اور مصیبت نہ آئے +

میاں تیز فہم مجھے خواب کی حالت میں چھوڑ کے چل دیئے۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں گویا یہہ دیکھہ رہا ہوں کہ مسیحن اور اُسکے سب لڑکے اور رحیمن

پھاٹک پر آپہنچے۔ اور وہاں پہنچکے آپس میں یہہ بات چیت کرنے لگے کہ ہم پھاٹک پر کسطرح آواز دیں اور دربان سے کیا کہیں۔ اور یہہ بات طے پائی کہ زیادہ سندار ہونے کے سبب سے مسیحن ہی دروازے پر دستک دے اور سبکی طرف سے دربان کے ساتھہ وہی بات چیت کرے۔ غرض کہ مسیحن نے دروازہ کھٹ کھٹانا شروع کیا اور جیسا اُسکے شوہر نے کیا تھا وہ بھی کھٹکھٹاتی ہی چلی گئی۔ لیکن جواب پانے کے بدلے میں اُنکو کتّے کے بھونکنے کی سی آواز سُن پڑی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کتّا اُنہیں کے اوپر لپکا ہوا چلا آتا ہے اور اِس سبب سے کہ کتّا دیکھنے میں بڑا زبردست معلوم ہوتا تھا یہہ عورتیں اور لڑکے سہم اُٹھے اور اِس ڈر سے کہ کہیں کتّا ہمارے اوپر چڑھہ نہ بیٹھے وہ تھوڑی دیر تک کھٹکھٹانے سے باز رہگئی۔ اب وہ بڑی فکر میں پڑگئی کہ کیا کروں کتّے کے ڈر کے مارے دروازے کو کھٹکھٹانے کی ہمت نہ پڑتی تھی اور پھر جانے کی بھی جرأت نہ پڑتی تھی اِس خوف سے کہ کہیں دربان لوٹتے ہوئے دیکھہ کے آزردہ نہ ہو جائے۔ اسی حیص بیص میں اُنہوں نے پھر دستک دینے کی ٹھانی اور پہلے سے بھی زیادہ زور سے دروازہ کھٹکھٹایا یہہ سُنکے دربان نے آواز دی کون ہے۔ کتّے کا بھونکنا بھی موقوف ہوگیا اور دربان نے دروازہ کھولدیا ✦

مسیحن نے بہت جھکے سلام کیا اور کہا کہ ہمارا آقا دروازہ کھٹکھٹانے سے

سبب اپنی لونڈیوں سے ناخوش نہ ہو۔ دربان نے پوچھا تم کہاں سے آئی ہو اور کیا چاہتے ہو ✣

مسیحن نے جوابدیا کہ ہم اُس ہی ملک سے آئے ہیں جہاں سے کہ مسیحی آیا تھا اور جس مقصد سے وہ آیا تھا ہم بھی اُسی مقصد سے آئی ہیں یعنے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے ہمکو اس پھاٹک میں دخل دیکے آسمانی شہر کی راہ لینے دیجئے۔ اور آپکو معلوم ہو کہ میں اُسی مسیحی مسافر کی بی بی ہوں جو کہ چند عرصہ گذرا کہ اسی راہ سے نکل گیا تھا اور میرا نام مسیحن ہے ✣

دربان نے حیرت میں آکے کہا کیا اُسنے بھی مسافرت اختیار کی ہے جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ اِس کام سے بالکل نفرت کرتی تھی۔ وہ سر جھکا کے بولی جناب سچ ہے اور یہہ میرے بچے بھی میرے ساتھ ہیں ✣

وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کے اُسکو اندر لے آیا اور کہا چھوٹے لڑکوں کو بھی میرے پاس آنے دو اور یہہ کہہ کے دروازہ بند کر لیا۔ اور ایک قرناچی کو پھاٹک پر سے بلوا کے کہا کہ خوشی کی قرنا پھونکتے ہوئے مسیحن کی مہمانداری کرو۔ سو اُسنے حکم پاتے ہی اِس زور شور سے قرنا پھونکا کہ اُس کی خوش الحانی سے سارا آسمان گونج اُٹھا ✣

اِس اثنا میں بیچاری رحیمن باہر کھڑی ہوئی روتی اور کانپ رہی تھی اِس خوف

سے کہ مجھکو اندر جانا نصیب نہ ہوگا۔ پر جیوں ہی مسیحن اور اُسکے لڑکے اندر پہنچ گئے اُسنے فوراً رحیمن کے لئے سعی و سفارش کرنی شروع کی +

وہ بولی ای آقا من میری ایک ساتھن اب تک باہر دروازے پر کھڑی ہی وہ میرے ساتھہ ساتھہ اور میرے ہی سے مقصد سے چلی آئی ہی۔ اُسکا جی بہت ہی اُداس ہی کیونکہ وہ جانتی ہی کہ میں بے بلائے چلی آئی ہوں۔ البتہ میں تو اپنے شوہر کے بادشاہ کی طلبی پر جاتی ہوں +

رحیمن نہایت ہی بے صبر ہوگئی یہانتک کہ اُسکو ہر لحظہ سر گھنٹا سا معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ اُسکو اتنی تاب نہ تھی کہ مسیحن کی سفارش کی منتظر ہوتی بلکہ اُسنے خود ہی دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا اور اِس زور شور سے دستک دی کہ خود مسیحن چونک پڑی تب اُس دربان نے آواز دی کہ دروازے پر کون ہی۔ مسیحن نے کہا یہہ میری وہی دوست ہی جس کا ذکر آپسے کر رہی ہوں +

اُسنے جو دروازہ کھول کے باہر جھانکا تو رحیمن کو غش کھاکے زمین پر گری پڑی دیکھا کیونکہ وہ بیچاری اس صدمے سے کہ دروازہ میرے لئے نہ کھلیگا بیہوش ہوگئی تھی + پر اُسنے رحیمن کا ہاتھہ پکڑ کے اُس سے کہا ای لڑکی میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ اُٹھہ کھڑی ہو +

وہ بولی صاحب مجھے غش آگیا ہی اور مجھہ میں جان باقی نہیں رہگئی ہی لیکن اُسنے

اُسنے یہہ جوابدیا کہ کسی نے ایکبار یہہ کہا تھا جسوقت میرا جی مجھہ میں ڈوب گیا تب میں نے خداوند کو یاد کیا اور میری دعا تیری مقدس ہیکل میں تجھہ تک پہونچی (یوناہ نبی ۲-۷) سو مت ڈر اور اُٹھہ کھڑی ہو اور بتلا کہ تو یہاں کیونکر آئی ہے +

رحیمن نے کہا میں تو یہاں بے بلائے آئی ہوں۔ میری دوست مسیحن کو تو بادشاہ نے طلب کیا ہے پر میں صرف مسیحن کے کہنے سے اُسکے ساتھہ ہولی۔ اس لئے مجھے یہہ خوف ہے کہ میں نے بڑی گستاخی کی +

دربان نے پوچھا کیا مسیحن نے تم سے یہہ بات کہی تھی +

رحیمن بولی جناب میں اُس کے کہنے کے مطابق یہانتک آگئی ہوں۔ سو اگر کچھہ فضل اور معافی باقی ہے تو میں منت کرتی ہوں کہ اپنی لونڈی پر بھی مہربانی کیجئے +

وہ دربان پھر اُسکا ہاتھہ پکڑ کے اُسے آہستہ سے اندر لایا اور کہا کہ میں اُن سب کے لئے دعا مانگتا ہوں جو مجھہ پر ایمان لاتے ہیں چاہے جسطرح وہ میرے پاس آویں۔ تب اُسنے اُن لوگوں سے جو پاس کھڑے تھے کہا کوئی خوشبودار چیز لاکے رحیمن کو سونگھا دو کہ وہ پھر غش نہ کھا جائے چنانچہ اُنہوں نے کچھہ مر لاکے اُسے سونگھا دیا اور وہ کچھہ عرصے کے بعد تازہ دم ہوگئی +

غرض کہ اُس راہ کے سرے پر صاحبِ خانہ نے خود مسیحن اور اُس کے لڑکوں اور رحیمن کی ملاقات کی اور بڑی مہربانی سے اُنکے ساتھہ بات چیت کی۔ اِن عورتوں

نے یہہ بھی کہا کہ ہم اپنے گناہوں کے سبب سے بڑا افسوس کرتی ہیں اور اپنے آقا سے معافی چاہتی ہیں اور یہہ جاننا چاہتی ہیں کہ آئندہ ہمکو کیا کرنا لازم ہے +

اُسنے کہا میں کلام اور کام دونوں سے معاف کرتا ہوں کلام سے اس طور پر کہ میں معافی کا وعدہ کرتا ہوں اور کام سے اُس طور پر کہ جس طور سے میں نے اُسکو حاصل کیا۔ کلامی معافی میرے لبوں سے بوسے کے ساتھہ لو اور دوسرے کی علامت آپ پر آگے آشکارا ہو جائیگی (غزل الغزلات ۱-۲ و یوحنا ۲۰-۲۰) +

اب میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ اُس نے اُنکے ساتھہ بہت اچھی اچھی باتیں کیں جس سے اُنکا جی نہایت ہی خوش ہو گیا۔ وہ اُنکو پھاٹک کے اوپر چڑھا لے آیا اور اُنکو دکھلا دیا کہ تم اِن اِن کاموں کے سبب سے بچ گئی ہو اور کہا کہ تمہاری آئندہ تسلی کے لئے یہہ تم کو راہ برابر نظر آتا رہیگا +

وہ اُنکو بائیں دالان میں کچھہ دیر تک اکیلا چھوڑ گیا تاکہ وہ آپس میں اطمینان کے ساتھہ بات چیت کریں غرض مسیحن نے کہا میں کیسی خوش ہوں کہ ہم اندر یہانتک آگئی ہیں +

رحیمن بولی آپ کو یہہ خوشی نصیب ہو لیکن میرے لئے سب سے زیادہ مارے خوشی کے اُچھلنے کودنے کا موقع ملا ہے +

مسیحن نے کہا جب میں پھاٹک پر کھڑی کھٹکھٹاتی تھی اور جواب نہ ملا تو میرے

دل میں یہہ خیال آیا کہ ہماری ساری محنت برباد ہوئی خاصکر جب وہ بدشکل کتا ہمکو دیکھکے بیدھڑک بھوکنے لگا +

رحیمن بولی جب میں نے دیکھا کہ وہ تم پر مہربان ہوا اور میں پیچھے رہگئی تو اُس وقت مجھہ پر حد سے زیادہ خوف غالب آیا۔ اُسوقت مجھے یہہ خیال آیا کہ وہ نوشتہ میرے حق میں پورا ہوا کہ دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لیجائیگی اور دوسری چھوڑی جائیگی (متی ۲۴-۴۱) اور قریب تھا کہ میں یہہ کہکے چلا اُٹھتی۔ ہاے میرا کام تمام ہوا۔ بلکہ میں دروازہ کھٹکھٹانے سے ڈری لیکن جب میں نے پھاٹک کے اوپر کا کتابہ دیکھا تو میں نے ہمت پکڑی۔ میں یہہ سوچی کہ مجھہ کو یا تو کھٹکھٹانا یا مرجانا ضرور ہے غرض کہ میں نے کھٹکھٹایا لیکن یہہ نہیں کہہ سکتی ہوں کہ کیونکر کھٹکھٹایا کیونکہ اُسوقت میری جانپر آبنی تھی +

مسیحن بولی کیا تم یہہ نہیں کہہ سکتی ہو کہ کیونکر کھٹکھٹایا تھا۔ تم نے تو اِس زور وشور سے اور مستعد ہوکے کھٹکھٹایا کہ میں اُس کی آواز سے چونک پڑی مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اپنی ساری عمر ایسا کھٹکھٹانا ہی نہیں سُنا تھا میں سمجھتی تھی کہ تم گویا جبر کر کے اندر آنا یا زبردستی سے بادشاہت کو چھین لینا چاہتی ہو (متی ۱۱-۱۲) +

رحیمن نے کہا افسوس میری وہ حالت تھی کہ اگر کوئی دوسرا میری جگہہ ہوتا تو وہ بھی میری طرح کھٹکھٹانے سے کب باز رہ سکتا۔ آپ نے تو دیکھا تھا کہ میں باہر ہی

تھی اور دروازہ بند ہو گیا تھا اور ایک ہولناک کتا بھی اُس جگہ کے قریب قریب غرّا رہا تھا۔ کون میرے جیسا پریشان ہو کے زور شور سے دروازے پر دستک نہ دیتا۔ لیکن خیر یہہ تو کہئے کہ میرے آقا نے میری گستاخی پر کیا کہا۔ وہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہوا +

مسیحن نے کہا جب اُسنے تمہارے ایسے بیطرح کھٹکھٹانے کی آواز سُنی تو عجب طور پر مسکرایا اور مجھے یقین ہوا کہ وہ تمہارے کام سے بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ناراضی کی کوئی علامت اُس کے چہرے پر نظر نہ آئی۔ لیکن مجھے تعجب یہہ ہے کہ وہ ایسا کتا کیوں پالے ہوئے ہے اگر مجھکو یہہ پہلے سے معلوم ہوتا تو یقین ہے کہ مجھ کو اِسطرح پر ہمت کرنے کی جرات نہ پڑتی۔ پر اب تو ہم اندر آہی گئے اور اسکی مجھے بڑی خوشی ہے +

رحیمن نے کہا افسوس آپ کی مرضی ہو تو جب ہمارا آقا اگلی بار آئے تو میں اُس سے پوچھوں کہ آپ ایسا بیہودہ کتا اپنے احاطے میں کیوں پالے ہوئے ہیں پر کہیں وہ اِس بات سے بُرا تو نہ مان جائے +

لڑکے بولے مہربانی کر کے ضرور پوچھیگا اور صلاح دیجیگا کہ اُسکو دور دفع کر دیوے کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو وہ ہمکو کاٹ کھائیگا +

غرض وہ اُن کے پاس پھر آیا اور رحیمن اُس کے آگے سربسجود ہو کے بولی

میرا آقا میری تعریف کی قربانی کو جو میں اب اُسے نذر گذرانتی ہوں قبول کرے +

اُسنے اُس سے کہا تیری سلامتی ہو اُٹھ کھڑی ہو۔ پر وہ اوندھے مُنہہ پڑی رہی اور بولی ای خداوند تو صادق ہی تو بھی مجھے اپنے سے عرض کرنے دے (یرمیاہ ۱۲-۱) آپ اپنے احاطے میں ایسا تند روکتا کیوں رکھتے ہیں جسکو دیکھکے ہم ایسی عورتیں اور لڑکے ڈر کے مارے بھاگ نکلنے کی خواہش کرنے لگتے ہیں +

اُسنے جوابدیا یہہ کتّا میرا نہیں ہی اُسکا مالک اور ہی کوئی ہی وہ غیر آدمی کی زمین میں بندھا رہتا ہی اور میرے مسافر صرف اُسکے بھونکنے کی آواز سُنتے ہیں وہ اُس قلعدار کا کتا ہی جو یہاں سے کچھہ دور پر نظر آتا ہی لیکن وہ اسجگہ کی دیوار تک چلا آسکتا ہی اُسنے اپنے بھونکنے کی سخت آواز سے بہت سے سچے مسافروں کو ڈرا دیا ہی لیکن اُس سے اُنکا بہت ہی بھلا ہوگیا ہی۔ اُسکا مالک اُسکے پالنے سے یہہ مطلب نہیں رکھتا ہی کہ اُس سے میرا یا اُنکا بھلا ہو لیکن وہ چاہتا ہی کہ مسافر میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں اور اِس پھاٹک پر نہ آئیں تاکہ اندر دخل پاویں۔ وہ کبھی کبھی کھل بھی گیا ہی اور میرے پیاروں کو بہت سا پریشان کر دیا ہی لیکن میں سب کو صبر سے سہہ لیتا ہوں میں اپنے مسافروں کی بھی عین وقت پر مدد کر دیتا ہوں ایسا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا ہی کہ اپنی طبیعت کی مانند اُنسے جیسا چاہے ویسا کرے۔ لیکن ای میری خریدی ہوئی میں جانتا ہوں کہ اگر تو پیشتر سے بھی اتنا جانتی تو بھی کتّے سے ہرگز نہ ڈرتی۔ جو لوگ

بھیک مانگتے پھرتے ہیں اُن کی دُھن خیرات پانے پر ایسی لگی رہتی ہے کہ اُنکو کتّے کے غرّانے اور بھونکنے بلکہ کاٹ کھانے کی بھی مطلق پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے آدمی کے کتّے سے جو اُسی کی زمین میں بندھا رہتا ہے اور جسکا بھونکنا مسافروں کے لئے فایدہ کا باعث ہوتا ہے کوئی آدمی میرے پاس آنے سے رُک جائے۔ میں اُنہیں شیروں سے بچاتا ہوں اور اپنی وحیدہ کو کتّے کے مُنہہ سے ✤

تب رحیمن نے کہا میں اپنی نادانی کو مان لیتی ہوں میں نے بغیر سوچے باتیں کہیں ہیں اقرار کرتی ہوں کہ آپ جو کچھہ کرتے ہیں سب اچھا ہی کرتے ہیں ✤

بعد اِسکے مسیحن نے اپنے سفر کے بارے میں بات چیت کرنی اور راہ کا حال چال پوچھنا شروع کیا۔ اُسنے اُنکو کھلایا پلایا اُن کے پاؤں دھوئے اور جیسا اُسکے شوہر کے ساتھہ پہلے کیا تھا اُن کے قدموں کو اپنی راہوں میں قایم کر دیا۔ تب میں نے خواب دیکھا کہ اُنہوں نے پھر راہ پکڑی اور راہ کی حالت اُسوقت ہر صورت سے اُنکے لئے موافق و مناسب تھی اور وہ بہر صورت خوش و خرم تھیں ✤

تیسرا باب

اُن تکلیفوں کا ذکر جو آگے راہ میں اُن پر آئیں اور اُن کا سلامتی کے ساتھ بازکشا کے مکان پر پہنچنا اور اُس کی سیر سے مستفید ہونا۔

اتفاق سے ایسا ہوا کہ اُنکی راہ سے ملا ہوا اُنکو ایک باغ ملا یہہ باغ اُسی شخص کا تھا جو کہ اُس کتے کا مالک تھا جسکا اوپر مذکور ہو چکا ہی۔ اُس کے باغ کے چند میوہ دار درختوں کی ڈالیاں دیوار کے باہر کی جانب اِس سڑک کی طرف لٹکتی تھیں اور اِس سبب سے کہ وہ دیکھنے میں پکے ہوئے نظر آئے جن کی نگاہ اُنپر پڑتی تھی وہ اُنکو اُٹھا کے منہہ ہی میں رکھہ لیتے تھے پر اُس کے کھانے سے اُنکا جی دق ہو جایا کرتا تھا۔ مسیحن کے لڑکوں کی بھی چلتے چلتے جو اُن پھلوں پر نظر پڑی تو اُنسے کب رہا جاتا تھا لڑکوں کی عادت کے مطابق اُنہوں نے بھی اُنکو توڑ توڑ کے کھانا شروع کردیا۔ اگرچہ اُنکی ماں نے اُنکو روکنا چاہا پر لڑکے کب سُننے تھے +

مسیحن نے اُنسے کہا ای بچو یہہ پھل تو ہمارا نہیں ہی گو اُسکو یہہ نہ معلوم تھا کہ یہہ باغ ہمارے دشمن کا ہی کیونکہ یقین جانئے کہ اگر وہ اِس سے خبردار ہوتی تو مارے خوف کے اُسکی جان فنا ہو جاتی۔ پر خیر یہہ بھی طی ہو گیا اور اُنہوں نے پھر راہ پکڑی سو اب ایسا اتفاق ہوا کہ وہ بمشکل دو ہی تیر کے ٹپتے تک نکل آئی تھیں کہ اُنہوں

نے یہہ دیکھا کہ دو سو کھے سا کھے بدشکل آدمی ہم سے ملنے کو جھپٹے ہوئے چلے آتے ہیں۔ اُنکو دیکھہ کے اِن دونوں عورتوں نے اپنے برقعے مُنہہ پر ڈال لئے اور آگے چلی گئیں لڑکے اُنکے آگے آگے چلے جاتے تھے پر آخر کو اُنکی مٹھبھیڑ ہو گئی۔ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ اِن عورتوں سے لپٹ جایا چاہتے ہیں پر مسیحن نے کہا یا تو یہاں سے ہٹ جاؤ یا چپ چاپ چلدو۔ پر اُنہوں نے اُن کی نہ سُنی بلکہ اُنپر ہاتھہ ڈالنا چاہتے تھے۔ یہہ حالت دیکھہ کے مسیحن مارے غصّے کے اُنپر لاتیں چلانے لگی اور رحیمن سے جو کچھہ ہو سکا اُسنے بھی دریغ نہ رکھا۔ مسیحن نے اُنسے پھر کہا سوچو خبردار ہٹو یہاں سے رخصت ہو جاؤ کیونکہ ہم غریب مسافر دوسروں کی خیرات پر پلتے ہیں اور ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ جسکو تم کھو بیٹھنا منظور کر سکتی ہیں +

اُن دونوں بدشکلوں میں سے ایک بولا ہم روپئے کے لئے تمہارے اوپر ہاتھہ نہیں ڈالتے ہیں پر تم سے یہہ کہنے کو آئے ہیں کہ اگر تم صرف ہماری ایک چھوٹی سی درخواست کو منظور کر لوگی تو ہم ہمیشہ تک کے لئے تم کو آدمی بنا دینگے +

مسیحن نے اُنکا مطلب سمجھہ کے اُنسے کہا۔ ہم نہ تو تمہاری درخواست سُنینگی نہ اُسکو خیال میں لائینگی نہ تمہاری تابعدار ہو وینگی۔ ہم کو بڑی جلدی لگ رہی ہے ہم ٹھہر نہیں سکتی ہیں ہمارے کام پر زندگی یا موت موقوف ہے۔ غرض ان دونوں عورتوں

نے اُنکے پاس سے ہوکے نکل جانے کی پھر کوشش کی پر اُنہوں نے انکی راہ روکدی اور بولے کہ ہم تمہاری جان کے گاہک نہیں ہیں لیکن اور ہی طرح کی بات چاہتے ہیں +

مسیحن نے کہا سچ ہے تم ہماری جان اور بدن دونوں کو چاہتے ہو کیونکہ ہم جانتی ہیں کہ تم اِس ہی لئے آئے ہو لیکن ہمکو اسی مقام پر مرجانا قبول ہے پر ایسے پھندے میں پھنسنا منظور نہیں ہے کہ جس سے ہماری آیندہ بہتری میں خلل پڑے۔ اتنا کہنے کے ساتھہ ہی وہ چیخ پڑیں اور خون خون کہکے آواز کرنے لگیں تاکہ اُس قانون کی آڑ میں پناہ ملجائے جو عورتوں کی حفاظت کے لئے جاری ہوا ہے۔ دیکھو (استثنا ۲۲۔ ۲۵۔ ۲۷) لیکن وہ مرد اُنپر غالب آنے کی غرض سے اُنپر پل پڑے۔ سو وہ پھر چلا اُٹھیں +

اِس سبب سے کہ جیسا مذکور ہوا وہ ہنوز اُس دروازہ کے پاس ہی تھیں جسمیں سے نکلکے آئی تھیں اُنکے چلانے کی آواز اُسجگہ تک پہونچی اور مسیحن کی آواز کو پہچان کے لوگ اُسکی مدد کو دوڑے۔ پر جب تک یہہ لوگ پہنچیں تب تک خوب مٹھہ بھیڑ ہوگئی تھی اور لڑکے بھی پاس کھڑے ہوئے رو رہے تھے۔ تب اُس شخص نے جو اِنکی مدد کو آیا تھا اُن بدمعاشوں سے چلا کے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو کیا تم میرے آقا کے لوگونکو خطا کار بنایا چاہتے ہو۔ اُسنے چاہا کہ اُنکو پکڑلے پر وہ دیوار کود کے کتے

والے کے باغ کی حد میں بھاگ آئے غرض کہ کتوں کے سبب سے اُنکو پناہ مل گئی
تب یہہ مددگار اِن عورتوں کے پاس آیا اور پوچھا کہو کیا حال ہی۔ اُنہوں نے
کہا ہم آپ کے شہزادے کے نہایت احسانمند ہیں پر صرف تھوڑا سا ڈر اُٹھی ہیں
ہم آپ کی خاص مدد کے سبب سے آپ کی بھی احسانمند ہیں کیونکہ اگر آپ نہ آتے
تو ہم ضرور مغلوب ہو جاتیں +

تھوڑی دیر تک اور اِسطرح پر بات چیت کر کے اِس مددگار نے کہا۔ مجھے بڑا
تعجب آتا ہی کہ جب تمہاری پھاٹک کے بالاخانے میں مہانداری ہو رہی تھی تو اپنے
تئیں کمزور عورتیں جانکے تم نے کیوں یہہ درخواست نہیں کی کہ کوئی راہ بر ہمارے ساتھ
کر دیجئے کیونکہ تب تم اسطرح کے خطرے اور مشکل میں نہ پڑتیں اِسلئے کہ صاحب خانہ
ضرور کوئی نہ کوئی آدمی تمہارے ساتھ کر دیتا +

مسیحن نے جواب دیا افسوس ہمارا دل حال کی برکتوں میں ایسا لگ رہا تھا کہ آیندہ
کی تکلیفوں کا متعلق خیال نہ رہا۔ سوا اِسکے کسکو یہہ خیال تھا کہ محل شاہی کے اتنے قریب
ایسے بُرے لوگ ہونگے۔ اِسمیں شک نہیں کہ اگر ہم کسی آدمی کے لئے درخواست کرتے
تو ہمارے لئے بہت بہتر ہوتا لیکن ہمارے آقا کو معلوم تھا کہ اِس سے ہمارا فایدہ ہوگا
پر تعجب یہہ ہی کہ اُنہوں نے کوئی آدمی ساتھ نہ کر دیا +

مددگار نے کہا ہمیشہ یہہ ضرور نہیں ہوتا ہی کہ بیمانگی چیز ملے تا نہ ہو کہ وہ کم قدر

ہو جاے لیکن جب کسی بات کی حاجت ہوتی ہی تو محتاج اُس شی کی واجبی قدر کرتا ہی۔ اگر میرا آقا کوئی آدمی آپ کے ہمراہ کر دیتا تو تم اپنی غلطی کے سبب سے ایسا افسوس نہ کرتیں جیسا کہ اب کرتی ہو۔ یوں ساری چیزیں بھلائی کے لئے کام کرتیں اور تم کو آیندہ کے لئے ہوشیار بنا دینے کی میلان رکھتی ہیں +

مسیحن نے پوچھا ہم پھر اپنے آقا پاس لوٹ چلیں اور اپنی نادانی کا اقرار کر کے اُنسے ایک رہبر مانگ لیں +

مددگار نے کہا میں تمہاری نادانی کا اُنسے بیان کر دونگا۔ تم کو پلٹ جانا ضرور نہیں ہی۔ کیونکہ جہاں کہیں تم ہو گی تم کو کسی بات کی حاجت نہ ہو گی۔ اِسلئے کہ جتنے ٹکنے کے مکان میرے آقا نے بنوائے ہیں اُن میں ایسی کچھ تیاری کر رکھی ہی کہ مہماندار کے آرام کے لئے کفایت کرتی ہیں۔ لیکن جیسا میں نے کہہ دیا ہی ضرور ہی کہ لوگ اپنی حاجت کے موافق اُس سے درخواست کریں (حزقیل ۔ ۳۶ ۔ ۳۷) اور جو چیز مانگنے کے لائق نہیں ہی وہ بے حقیقت ہی۔ اتنا کہہ کے وہ پلٹ آیا اور اُن عورتوں نے آگے راہ لی +

رحیمن نے کہا یہہ کیسی اچانک بلا ہمپر آ پڑی۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ خطرے سب طی ہو گئے اور ہمکو کسی طرحکی تکلیف نہ ہو گی +

مسیحن نے اُس سے کہا اے بہن رحیمن تمہاری معصومیت تو تمکو معاف ہو سکتی ہی لیکن میرا قصور بہت بڑا ہی کیونکہ دروازے سے نکلتے نکلتے میں نے یہہ خطرہ دیکھا

اور اگرچہ راہ نکل سکتی تھی لیکن میں بالکل بیفکر ہوگئی۔ قصور میرا ہی زیادہ ہی +

رحیمن نے کہا گھر سے نکلتے نکلتے آپ نے اِسکو کیونکر جان لیا۔ مہربانی کرکے یہہ بھید مجھے کھولکے بتلا دیجئے +

مسیحن نے کہا خیر میں بتلاتی ہوں۔ گھر سے باہر نکلنے کے پہلے ایک روز رات کو پڑے پڑے یہہ خواب دیکھا کہ اسی ہی شکل و صورت کے دو آدمی میرے بستر کے پاس کھڑے ہوکے یہہ بندش باندھ رہے ہیں کہ کیونکر میری نجات کو روک دیں۔ اُنہوں نے اُسوقت یہہ کہا ہم اس عورت سے کیا کریں وہ تو سوتے جاگتے معافی معافی پکارتی پھرتی ہی اگر اِسکا یہی حال رہے تو اِس کے شوہر کیطرح ہم اس کو بھی کھو بیٹھینگے۔ تو کیا نہ چاہیئے تھا کہ میں اِس سے ہوشیار ہو جاتی اور وقت پر تدبیر کر لیتی +

رحیمن نے جواب دیا خیر اِس لئے کہ اِس غفلت سے ہمکو اپنی کمی کے دیکھنے کا موقع ملگیا ہی ہمارے آقا نے بھی اُسکو اپنے فضل کی دولت کے آشکارا کرنیکا موقع بنا دیا ہی کیونکہ اُسنے ہم پر بے پوچھے ہوئے اپنی مہربانی دکھلائی ہی اور صرف اپنی نیک مرضی سے ہمکو اُنکے ہاتھ سے بچا لیا ہی جو کہ ہم سے قوی تر تھے +

یوں بات چیت کرتے کرتے اُنکو تھوڑے ہی عرصہ میں ایک مکان راہ میں نظر آیا۔ یہہ مکان مسافروں کے آرام کے لئے بنایا گیا تھا جیسا کہ اِس کتاب کے پہلے

حصے میں مذکور ہو چکا ہی۔ اِس مکان میں بھید کھولنیوالا یا راز کشا رہتا تھا جب
یہہ دونوں دروازے پر آئیں تو گھر کے اندر سے لوگوں کی بات چیت کی آواز
سنائی دی اور جو کان دیکے سُنا تو مسیحن کے نام کا مذکور سنا کیونکہ اُسکی اور اُسکے
لڑکوں کی مسافرت کی خبر یہاں پہلے سے اُڑائی تھی۔ اِسکو سُن کے وہ بہت ہی
خوش ہوئی اِسکے سوا لوگوں کو اپنی تعریف کرتے ہوئے سُنا گو اُنکو یہہ معلوم نتھا
کہ دروازے پر کون کھڑا ہی۔ آخر کو مسیحن نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُسکی آواز سُنکے
ایک چھوکری دروازے پر آئی اور دروازہ کھول کے دو عورتوں کو کھڑے دیکھا +

تب اُسنے پوچھا تم کس سے بات کیا چاہتی ہو +

مسیحن نے کہا مجھے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جگہ مسافروں کے آرام کے لئے
بنی ہی اور ہم بھی مسافر ہیں سو ہمکو یہاں پناہ دیجئے کیونکہ دن ڈھلگیا اور رات کو
سفر کرنا منظور نہیں ہی +

آپ کا نام کیا ہی میں اپنے آقا سے کیا کہوں +

میرا نام مسیحن ہی میں اُسی مسیحی کی بی بی ہوں جو کچھہ روز ہوے کہ اس راہ
سے سفر کر گیا اور یہہ اُسکے چار لڑکے ہیں اور یہہ چھوکری بھی میری ساتھی مسافر ہی +

تب اُس لڑکی نے جسکا نام معصومن تھا اندر جا کے کہا آپ کو خبر ہی کہ دروازے
پر کون کھڑا ہی مسیحن اور اُسکے لڑکے اور اُسکی ساتھی سب یہاں ٹکنا چاہتے ہیں وہ

مارے خوشی کے اُچھل پڑے اور جا کے اپنے آقا کو خبر دی وہ دروازے پر نکل آیا اور پوچھا کیا آپ مسیحی مسافر کی بی بی مسیحن ہیں جو کہ اُسکا ساتھ چھوڑ کے گھر رہگئی تھیں +

مسیحن بولی میں وہی سخت دل عورت ہوں جو اپنے شوہر کی تکلیفوں کو خیال میں نہ لائی تھی اور اُسکو چھوڑ دیا تھا ایسا کہ اُسنے اکیلے ہی سفر کیا اور یہہ اُسکے چار لڑکے ہیں لیکن اب میں بھی آئی ہوں کیونکہ مجھے خوب یقین ہوگیا ہی کہ اِس کے سوا کوئی راہ درست نہیں ہی +

تب رازکشا نے کہا تو یہہ وہ بات پوری ہوئی جو کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا جا آج میرے باغ میں کام کر۔ اُسنے اپنے باپ سے کہا میں نجاؤنگا پر بعد اِسکے پچھتایا اور گیا (متی ۲۱-۲۹) +

مسیحن مؤدب بولی کاش ایسا ہی ہو آمین۔ خدا اِسکو میرے حق میں سچ کرے اور یہہ بخشے کہ میں آخر کو سلامت بیداغ اور بے عیب نکلوں +

تب رازکشا نے کہا تم دروازہ پر اِس طرح کیوں کھڑی ہو۔ ای دختر ابیرہام اندر آ ہم تو ابھی تمہارا ہی ذکر خیر کر رہے تھے کیونکہ تمہارے سفر کرنیکی ہمکو خبر ملگئی تھی۔ آؤ لڑکو اندر آؤ اور ای لڑکی تو بھی اندر آ۔ غرض کہ وہ سب گھر کے بھیتر آگئے۔ جب وہ اندر آگئے تو اُنسے کہا گیا کہ بیٹھ جاؤ اور تھہ دل ہولو۔ جب وہ آرام کریں تو اُس گھر کے مہمان تو اُنکے دیکھنے کو آئے اور وہ سب کے سب مسیحن کے



سفر کرنے کی خوشی میں مسکراتے رہے۔ اُنہوں نے لڑکوں کو بھی دیکھا اور اپنے ہاتھہ سے اُنکے گال ٹھونکے بلکہ رحیمن کے ساتھہ بھی بڑی محبت سے پیش آئے اور اُن کو مبارکبادی دی +

تھوڑے عرصہ کے بعد اِسلئے کہ کھانا ہنوز تیار نہ تھا راز کشا اُنکو اپنی معنوی کوٹھریوں میں لے آیا اور اُنکو وہ دکھلایا جو کہ مسیحی کو آگے دکھلائی گئی تھیں وہاں اُنہوں نے اُس آدمی کو دیکھا جو پنجرے میں بند تھا اور اُسکو جس نے خواب دیکھا تھا اور اُسکو جو دشمن کے پھندے سے بچ نکلا تھا اور اُسکی تصویر دیکھی جو سب میں بڑا تھا معہ اور چیزوں کے جو کہ مسیحی کے لئے فائدہ مند ہوئی تھیں +

جب اُنہوں نے اِس سے فراغت پائی اور اِن باتوں پر خوب غور و فکر کر لیا تو راز کشا اُنکو پھر الگ لایا اور پہلے ایک کمرے کے اندر لے گیا جہاں ایک آدمی تھا جو سوا نیچے دیکھنے کے اور کسی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا تھا۔ اِس شخص کے ہاتھہ میں ایک پنجا تھا جس سے وہ بھوسا اور تنکا اور زمین کی دھول بٹور رہا تھا +

مسیحن نے کہا اِس شخص کا کچھہ حال میری سمجھہ میں آتا معلوم ہوتا ہی۔ اے صاحب کیا یہہ دنیا دار آدمی کی نظیر نہیں ہی +

راز کشا نے جواب دیا تم نے سچ کہا اور اُس کے پنجے سے اُسکی نفسانی طبیعت معلوم ہوتی ہی۔ اور تم جو یہہ دیکھتی ہو کہ وہ گھاس اور دھول جمع کرنے پر متوجہ ہی

اور اُسکی آواز نہیں سُنتا ہی جو کہ اپنے ہاتھہ میں ایک آسمانی تاج لئے اُسکو بُلاتا ہی
اِس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ بعض آدمیونکو بہشت ایک افسانہ معلوم ہوتا ہی اور وہ
صرف اِس دنیا کی چیزوں کو قایم اور پایدار سمجھتے ہیں - اور یہہ جو تم نے دیکھا کہ
اُسکی نظر نیچے ہی کو لڑی ہوئی ہی اِس سے یہہ ثابت کرنا مراد ہی کہ جب دنیا کی چیزیں
آدمی کے دل پر زور کرتی ہیں تب اُسکا دل خدا کی طرف سے بالکل پھر جاتا ہی +

تب مسیحن نے کہا مجھے اِس پنجے سے بچالے (امثال ۳۰ - ۸) +

رازکشا نے کہا یہہ دعا اِتنے عرصے سے پڑی رہی ہی کہ اُس میں عنقریب
زنگ لگ گئی ہی بمشکل وہ ہزار میں سے ایک کی یہہ دعا ہوتی ہی - مجھے دولت
نہ دے پر لوگ گھاس پھوس اور دھول کا بہت ہی خیال رکھتے ہیں +

یہہ سُنکے مسیحن اور رحیمن رو دیں اور بولیں افسوس یہہ بات بہت ہی سچ ہی +

اِس سے فرغت کرکے وہ اِن عورتوں کو اپنے گھر کے سب سے عمدہ کمرے میں
لایا - وہ کمرہ خوب ہی آراستہ تھا - اُسنے اُنسے کہا اِدھر اُدھر دیکھئے تو سہی اُسمیں کہیں
کوئی بھی شی فایدہ مند نظر آتی ہی - اُنہوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھیں پر دیوار پر
ایک مکڑے کے سوا کچھہ بھی دیکھنے میں نہ آتا تھا اور اِس سے اُنہوں نے درگذر کی +

تب رحیمن بولی جناب مجھے تو کچھہ نظر ہی نہیں آتا ہی لیکن مسیحن چپ ہو رہی +

رازکشا نے کہا پھر دیکھئے اُس نے پھر دیکھکے کہا کہ ایک بد مکڑے کے سوا جو دیوار

سے چھپتا ہوا ہی اور کچھہ نہیں معلوم ہوتا ہی راز کشا نے پوچھا کیا اس بڑے کمرے میں صرف ایک ہی مکڑی ہی۔ مسیحن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اِسلئے کہ وہ بڑی تیز فہم عورت تھی۔ اُسنے کہا جناب یہاں تو کئی نظر آتے ہیں اور اُنکا زہر اِسکے اندرونی زہر سے بہت ہی زیادہ مہلک ہی۔ تب راز کشا نے اُسپر بڑی خوش نگاہ ڈالی اور بولا تو نے سچ کہا۔ اِسپر رحیمن شرمندہ ہونے لگی اور لڑکے اپنا مُنہہ چھپانے لگے اِسلئے کہ وہ سب اب اِس بھید کو سمجھنے لگے تھے +

راز کشا نے پھر کہا تم دیکھتی ہو کہ مکڑی اپنے ہاتھوں سے پکڑتی ہی اور بادشاہ کے محل میں ہی (امثال ۳۰-۲۸) اور یہہ اِسلیئے لکھا گیا ہی تا کہ تم پر یہہ ظاہر کرے کہ ہر چند تمہارے گناہ زہر آلودہ ہوں لیکن تم ایمان کے ہاتھوں سے بادشاہ کے آسمانی مکان کو تھام لے سکتی ہو اور اُسکے سب سے بہتر کمرے میں سکونت کر سکتی ہو +

مسیحن بولی میرا بھی کچھہ کچھہ اِس ہی طرح کا خیال تھا لیکن میں سب کو اچھی طرح نہ سمجھہ سکی۔ میں سوچتی تھی کہ ہم مکڑی کی مانند ہیں اور کیسی ہی عمدہ جگہہ میں کیوں نہ ہوں پر بدشکل ہی نظر آئینگی لیکن اِس مکڑی سے ایمان کی تعلیم لینا میرے خیال میں نہ سمایا تھا تو بھی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھوں سے پکڑ رکھا اور جیسا کہ میں دیکھتی ہوں وہ اِس گھر کے سب سے عمدہ کمرے میں موجود ہی۔ خدا نے کوئی شی بیفایدہ نہیں بنائی ہی +

تب وہ سب خوش تو معلوم ہوئے پر سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ ایک ایک کو تاکنے لگے اور رازکشا کے آگے خم ہوئے +

تب وہ اُنکو ایک دوسرے کمرے میں لایا اور کہا کہ یہاں ذرا ٹھہر کے غور کیجئے۔ اِس کمرے میں ایک مرغی اپنے بچے لئے ہوئے تھی۔ اِن بچوں میں سے ایک پانی پینے کے لئے ایک کوٹھری کی طرف دوڑ آیا اور ہر ہر گھونٹ میں اپنا سر اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا دیا کرتا تھا۔ اُسنے کہا دیکھو یہہ بچہ کیا کرتا ہی اور اُس سے برکتوں کے داتا کے شکر گذار ہونا سیکھو اور اُنکو قبول کر کے اوپر نظر کرو۔ اُسنے پھر کہا اب ذرا پھر غور سے دیکھئے سو اُنہوں نے جو نظر کی تو دیکھا کہ مرغی اپنے بچوں کے ساتھہ چار طور کے اوپر عمل کرتی ہی۔ ۱۔ وہ ایک عام طور پر دن بھر آواز دیا کرتی تھی ۲۔ وہ کبھی کبھی خاص طور پر آواز دیا کرتی تھی۔ ۳۔ وہ بچوں کو اپنے پروں کے نیچے بٹھلانے کے لئے آواز دیتی تھی (متی ۲۳ - ۳۷) اور ۴۔ خطرے کی حالت میں بڑے زور شور کی آواز کیا کرتی تھی +

رازکشا نے کہا اِس مرغی کو اپنے بادشاہ کی نظیر سمجھو اور اِن بچوں کو بادشاہ کے تابعدار لوگ تصور کرو کیونکہ اِس مرغی کی مانند تمہارا بادشاہ بھی اپنے لوگوں کے ساتھہ پیش آتا ہی۔ جب وہ عام طور پر بلاتا ہی تب کچھہ نہیں دیتا ہی پر جب خاص طور پر بلاتا ہی تو کچھہ نہ کچھہ ضرور ہی دیتا ہی وہ پناہ دینے کے لئے اُنکو اپنے پروں کے سائے

تلے بلاتا ہی اور جب دشمن کو آتے دیکھتا ہی تو اُنکو ہوشیار کر دینے کے لئے چلّا کے آواز دیتا ہی۔ اے میری پیاریو میں تم کو ایسی جگہوں میں لانا اِسلئے پسند کرتی ہوں کہ تم عورتیں ہو اور اِنکا سمجھہ لینا تمہارے لئے آسان بات ہی +

مسیحن پھر بولی اب اور کچھہ دکھلائے۔ تب وہ اُنکو ایک قصاب خانہ میں لایا جہاں کہ ایک قصاب ایک بھیڑ کو ذبح کر رہا تھا وہ بھیڑ چپ چاپ پڑی ہوئی ذبح ہو رہی تھی۔ تب اُسنے کہا اِس بھیڑ سے تکلیفوں کی برداشت کرنی سیکھو اور مصیبت اُٹھانے کے لئے بیزبان ہو کے تیار رہو۔ دیکھو وہ کیسی چپ چاپ ذبح ہو رہی ہی اور گو اُسکی کھال کھینچی جاتی ہی لیکن کچھہ عذر نہیں کرتی ہی۔ تمہارا بادشاہ تم کو بھی اپنی بھیڑ کہتا ہی +

یہانسے وہ اُنکو ایک باغ میں لے آیا جہاں طرح طرح کے پھول لگے ہوئے تھے اور اُسنے کہا تم اِن پھولوں کو دیکھتی ہو۔ دیکھو اُن میں کوئی چھوٹا ہی کوئی بڑا اور اُنکی صفات اور رنگت اور بو اور خوبی میں بڑا ہی فرق ہی بعض پھول اوروں سے بہتر و افضل ہیں۔ یہہ بھی دیکھو کہ جہاں باغبان نے اُنکو لگا دیا ہی وہ وہاں بے تکرار لگ رہے ہیں +

یہاں سے نکال کے وہ اُنکو ایک کھیت میں لایا جسمیں اُسنے گیہوں اور اناج بو رکھے تھے لیکن جب اُنہوں نے دیکھا تو غلہ کے خوشے نادارد تھے اور صرف ٹھونٹھہ ہی ٹھونٹھہ رہگیا تھا۔ تب اُسنے کہا اِس زمین میں پانس دیگئی اور وہ جوتی اور بوئی گئی

تھی لیکن ہم اِس فصل کو کیا کریں۔ مسیحن بولی کچھہ جلا دیجئے اور باقی کا کھاد بنا ڈالئے۔ رازکشا نے کہا دیکھو تم پھل چاہتی ہو اور اُس کے نہ ہونے سے اُسکو آگ میں جھونکنے کے لایق بتلاتی ہو اور کھاد بنوا دینا چاہتی ہو۔ خبردار کہ ایسا کہکے تم اپنے کو آپ ملزم نہ ٹھہراؤ +

اِسکے بعد جب وہ باہر سے گھر کے اندر پھر آنے لگیں تو اُن کی نظر ایک چڑیا کے اوپر پڑی جو اپنی چونچ میں ایک بڑی سی مکڑی دبائے ہوئے بیٹھی تھی۔ تب رازکشا نے کہا یہہ دیکھئے۔ وہ تو اُسے دیکھنے لگے پر رحمین نے بڑا تعجب کیا۔ مسیحن نے کہا کہ ایسی خوبصورت چڑیا کی یہہ کیسی بیجا حرکت ہے کیونکہ اُسکو آدمیوں کے ساتھہ رہنا بہت ہی پسند ہے میں یہہ سمجھتی تھی کہ وہ روٹی کے چور چار اور اِس قسم کی اور سب خاص چیزوں پر زندگی کرتی ہے اور سچ تو یوں ہے کہ وہ آگے کی بہ نسبت اب میری نگاہ سے زیادہ گر گئی +

رازکشا نے اِسکے جواب میں کہا یہہ چڑیا بعض مذہب کے اقرار کرنیوالوں کی بہت ہی ٹھیک علامت ہے کیونکہ ایسے لوگ اِسی چڑیا کی مثل رنگ و روپ و خوش الحانی میں بظاہر بہت ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ مذہب کے اور حقیقی پیرؤنکو بہت ہی پیار کرتے معلوم ہوتے ہیں اور اُنکی صحبت میں رہنا اُنکو بہت ہی خوش آتا ہے اور وہ گویا یہہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اِن نیک آدمیوں کے ٹکڑوں ہی پر گذران کرنا

چاہتے ہیں۔ وہ یہہ بھی حیلہ پیش لاتے ہیں کہ ہم اِسی سبب سے دینداروں کے گھروں میں آمدورفت رکھتے ہیں اور دینی ضوابط معین کی پابندی میں رہتے ہیں لیکن جب اُنکا حال علحدہ دیکھا جائے تو وہ اِسی چڑیا کی مانند مکڑیوں کو پکڑ پکڑ کے نگلجایا کرتے ہیں۔ وہ اپنی خوراک کو بدل ڈالتے ہیں۔ وہ شرارت کو پیتے ہیں اور گناہ کو مثل پانی کے حلق سے اُتار جاتے ہیں +

جب وہ گھر میں واپس آئیں اور ازبسکہ کھانا ہنوز تیار نہ تھا مسیحی نے رازکشا سے کہا کہ یا تو کوئی فایدہ مند چیز دکھائے یا اُنکا کچھہ تذکرہ کیجئے +

تب رازکشا نے یوں کہنا شروع کیا سورنی جتنی زیادہ موٹی ہوتی ہے اُتنا زیادہ کیچ میں لوٹنا بھی پسند کرتی ہے بیل جسقدر موٹا ہوتا ہے اُسیقدر خوشی کے ساتھہ اپنے مقتل پر جاتا ہے اور شہوت پرست آدمی جسقدر زیادہ تندرست ہوتا ہے اُسیقدر زیادہ تر بدی کی طرف مایل ہوتا ہے۔ مستورات میں خوشپوشی اور خوش اسلوبی کی تمنا ہوتی ہے پر اُس چیز سے آراستہ ہونا کیسا خوشنما معلوم ہوتا ہے جو کہ خدا کی نظر میں بیش قیمت ہے ایک یا دو رات شب بیداری کرنی سال بھر برابر جاگ کے کاٹنے سے بہتر ہے ایسا ہی کسی شخص کا مذہبی اقرار کو شروع کرنا آسان ہے بہ نسبت اِسکے کہ آخر تک اُسپر ثابت قدم اور پایدار رہنا۔ جہازی جب طوفان میں پڑتا ہے تو کشتی پر کی کم قیمت چیزوں کو خوشی سے پہلے دریا میں چھوڑ دیتا ہے لیکن سوا اُس شخص کے جس کے دل میں خوف خدا نہیں ہے

کون ایسا ہوگا کہ سب سے عمدہ چیزوں کو پہلے دریا میں ڈالدے۔ اگر کشتی میں ایک بھی ایسی جگہ ہو کہ جہاں سے پانی اندر آسکے تو وہ کشتی کو غرق کرنے کے لئے کافی ہے اِسی طرح سے ایک ہی گناہ گنہگار کو ہلاک کر ڈالیگا۔ وہ جو اپنے دوست کو بھول جاتا ہے اُس سے احسان فراموشی کرتا ہے پر وہ جو اپنے منجی کو بھول جاتا ہے سو اپنے ساتھ آپ ہی بیرحمی کرتا ہے۔ وہ جو گناہ میں زندگی بسر کرتا ہے اور عاقبت میں خوشی کا منتظر رہتا ہے اُس شخص کی مانند ہے جو کڑوے دانے بو کے اپنے کھتے میں گیہوں یا جو بھر لینے کی امید رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوش گذران ہوا چاہے تو چاہئے کہ وہ اپنے انجام کے دنکو اپنی آنکھوں کے آگے لائے اور اُس سے ہمیشہ رفاقت رکھے کانا پھوسی کرنے اور خیالوں کے بدلتے رہنے سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہ دنیا میں ہے۔ اگر آدمی اِس دنیا کو جو خدا کی نگاہ میں بیقدر ہے اپنی نظر میں قابل شی سمجھتے ہیں تو بہشت کو جس کی تعریف خدا کرتا ہے کیسی قابل شی سمجھنی چاہئے۔ اگر اِس دنیا کی زندگی کو چھوڑنے سے جس میں تکلیفیں بھری ہوئی ہیں انسان کو قلق گذرتا ہے تو آسمانی زندگی کے چھوڑنے میں کیا زیادہ قلق نہ گذرنا چاہئے۔ ہر شخص انسان کی نیکی کی تعریف کرتا ہے لیکن خدا کی مہربانی کا کامل اثر کسکے اوپر ہوتا ہے۔ اکثر جب آدمی کھانا کھانے کو بیٹھتا ہے تو کھا کے کچھہ نہ کچھہ چھوڑ ہی دیتا ہے۔ اِسی طرح یسوع مسیح میں کل عالم کی حاجت سے زیادہ تر خوبی اور راستبازی موجود ہے۔

اِن نصیحت آمیز کلمات سے فراغت کر کے وہ اُنکو پھر اپنے باغ میں لایا اور ایک درخت کے پاس کھڑا کر دیا کہ جسکا اندر سے بالکل پولا ہو رہا تھا تو بھی وہ کھڑا تھا اور اُسمیں پتیاں لگ رہی تھیں۔ رحیمن نے پوچھا اِس سے کیا مراد ہے۔ اُسنے کہا یہہ درخت جسکا ظاہر اچھا اور باطن خالی ہے ایسی شی ہے کہ جس سے بہت سے لوگ جو خدا کے باغ میں لگے ہیں مشابہ ہو سکتے ہیں ایسے لوگ جو کہ زبان سے خدا کی بڑی بڑائی کرتے ہیں پر جو فی الحقیقت اُسکے لئے کچھہ نہیں کرنا چاہتے ہیں جن کی پتیاں دیکھنے میں خوشنما ہیں پر اُن کے دل بالکل بیکام ہیں اور صرف اِس ہی قابل ہیں کہ شیطان کے چولھے کی ایندھن بنیں +

اِس عرصے میں کھانا تیار ہوا اور خاصہ دسترخوان پر چُن دیا گیا۔ غرض ایک نے برکت مانگی اور سب کھانے میں مصروف ہوئے۔ اور اِس لئے کہ رازکشا کا یہہ دستور تھا کہ اپنے مہمانداروں کے جیوں کو باجے سے بھی خوش کر دیا کرتا تھا تا جا بھی بجنے لگا۔ ایک گویا بھی وہاں حاضر تھا اور وہ بڑا خوش گلو آدمی تھا۔ اُسنے یہہ گیت گایا +

خداوند میرا ہی چوپان + ہرگز کمی نہیں مجھکو
حاجت میری ہی ہر آن + پوری اُس سے رہے مبارک وہ

جب باجا گاجا ختم ہو گیا تو رازکشا نے مسیحن سے پوچھا تم کو اِس سفر کے اختیار

کرنے کے لئے پہلے کس بات سے تحریک ہوئی۔ مسیحن نے جوابدیا پہلے تو میرے شوہر کی جدائی میرے دل پر چھائی جس سے میری جان کی نوبت آئی۔ بعد اسکے اُس کی تکلیفوں نے میرے اوپر ہجوم کیا اور میرے سلوک نے جو اُس کے ساتھ ہوا تھا میرے جی کو بیقرار کیا۔ یوں میرے کردار کی بُرائی میرے جی میں جم گئی اور یقین ہے کہ مجھہ کو نا امیدی میں ڈبا دیتی پر عین اسی موقع پر میں نے خواب میں اپنے شوہر کو بھلا چنگا دیکھا اور اُس کے بادشاہ کی طرف سے میرے بُلانے کے لئے ایک خط بھی میرے ہاتھہ آیا۔ یوں اُس خواب اور خط دونوں کا مجھہ پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے مجبور ہو کے یہہ سفر اپنے اوپر لیا +

رازکشا نے پوچھا کیا دروازے سے نکلتے نکلتے تم کو کسی سے کسی طرح کا روک نہ ملا +

مسیحن نے جوابدیا ہاں بی بی ڈرپوکتی نامے میری ایک پڑوسن نے مجھے آ تو بنا دیا۔ یہہ اُس ہی شخص کی رشتہ دار تھی جسنے شیروں کے ڈر سے میرے شوہر کو پلٹانا چاہا تھا۔ اِس عورت نے مجھے بیدل کر دینے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی اور میرے شوہر کی تکلیفوں کا حال مجھے سُنا گئی پر خیر گذری کہ میں اُس کے پھندے سے نکل بھاگی۔ لیکن مجھہ کو زیادہ تکلیف ایک خواب سے ہوئی جس میں میں نے یہہ دیکھا کہ دو بدشکل شخص مجھے راہ سے بیراہ کرنے کے لئے بڑی جستجو کر رہے ہیں۔ اِسنے مجھکو

ایسا پریشان کیا کہ وہ ابتک میرے جی میں بس رہا ہے بلکہ ہر راہ گذر کو دیکھہ کے مجھہ کو یہہ خوف آجاتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ میرا برا کریں اور میری راہ سے مجھہ کو بہکا نہ دیں بلکہ اب آپسے کیا چھپاؤں پھاٹک سے اِسمکان تک آتے آتے دو موذیوں نے ہم دونوں پر ایسا سخت حملہ کیا کہ ہمکو خون خون کہکے زور سے چلانا پڑا۔ یہہ دونوں موذی اُسی شخص سے مشابہ تھے جنکو کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا +

تب رازکشا نے کہا تمہارا آغاز اچھا ہے اور تمہارا انجام اِس سے بھی افضل و بہتر ہوگا۔ بعد اِسکے وہ رحیمن سے مخاطب ہوا اور پوچھا اے میری پیاری کہئے تو کہ آپ پر اول کس بات سے تحریک ہوئی +

رحیمن یہہ سُنکے حجابانہ کانپ اُٹھی اور ایک عرصے تک خاموش ہو رہی +
رازکشا نے اُسے دلاسا دیکے کہا ڈرو مت صرف ایمان رکھو اور دل کھولکے اپنا حال بتلا دو +

رحیمن بولی میری ناتجربہ کاری مجھے خاموشی سکھلاتی ہے اور مجھہ میں یہہ ڈر سمایا ہوا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آخر کو پوری نہ نکلوں۔ میں نے اپنے دوست مسیحن کی مانند رویا اور خواب نہیں دیکھے نہ میں اُن کی طرح اپنے نیک رشتہ داروں کی صلاح کے نہ ماننے کے قلق سے آشنا ہوں +

خیر تو کوئی نہ کوئی بات تمہارے دلپر ضرور ہی گذری ہوگی کہ جس کے باعث سے تم نے یہہ کچھہ کیا ہی +

اُس نے کہا سچ تو یوں ہی کہ جب ہماری یہہ ہمسائی شہر سے نکلنے کے لیئے باندھہ چھاندھہ میں لگ رہی تھیں تو میں اپنی ایک اور ساتھی کے ہمراہ اتفاق سے اُنسے ملنے کو گئی۔ جب ہم گھر میں آئے اور اُنکو مشغول دیکھا تو پوچھا کہ آپ یہہ کیا کرہی ہیں۔ اُسنے کہا کہ میری بُلاہٹ آئی ہی سو میں اپنے شوہر کے پاس جاتی ہوں اور یہہ کہا کہ میں نے اُسکو خواب میں ایک عجیب و غریب محل میں غیر فانی لوگوں کے ساتھہ تاج پہنے بربط بجاتے اور بادشاہ کے دسترخوان پر کھاتے پیتے اور اُس کی بڑائیاں گاتے ہوئے دیکھا ہی۔ جب وہ یہہ باتیں کر رہی تھیں تو میرے سینے میں آگ بھڑک گئی۔ میں نے اپنے جی میں کہا اگر یہہ بات سچ ہی تو میں اپنے باپ اور ماں اور اپنے وطن سب ترک کر کے اگر ممکن ہو تو مسیحن کے ساتھہ ہولونگی۔ غرض میں نے اِس ماجرے کی اور حقیقت اُس سے پوچھی اور یہہ استفسار کیا کہ آپ مجھے بھی اپنے ساتھہ لیچلینگا کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اب اِس بستی میں رہنے سے ہلاکت کے سوا اور کچھہ نظر نہیں آتا ہی۔ تسپر بھی میرے دلپر ایک بوجھہ سا دھرا تھا نہ اِسلیئے کہ میں آنے پر راضی نہ تھی پر اِسلیئے کہ میرے بہت سے رشتہ دار اُس بستی میں چھوٹ

گئے تھے۔ میں اپنے دل کی ساری خواہش سے آئی ہوں اور اگر جاسکونگی تو مسیحن کے ساتھ اُس کے شوہر اور اُسکے بادشاہ کے پاس جاؤنگی +

رازکشا نے کہا تمہارا نکلنا بخیر ہی کیونکہ تم نے سچائی کا یقین کیا ہی تم روت سی ہو جس نے نومی کی اور خداوند اُس کے خدا کی محبت سے باپ اور ماں اور اپنے جنم بھوم کو چھوڑا اور ایسے لوگوں کے ساتھ رہنے کو چلی آئی کہ جن سے وہ ہنوز واقف نہ تھی (روت ۲-۱۱ و ۱۲) خداوند تیرے کام کا تجھ کو اجر دے اور اسرائیل کے خداوند خدا کی طرف سے جس کے بازوں کے تلے تو بھروسا کرنے کو آئی ہی تجھ کو اِسکا پورا بدلا ملے +

اب دسترخوان بڑھایا گیا اور سونے کی تیاری ہونے لگی۔ عورتیں ایک طرف الگ الگ کردی گئیں اور لڑکے ایک طرف کر دیئے گئے۔ رحمین کی نیند مارے خوشی کے غایب ہوگئی کیونکہ اُسکے سب شبہے رفع ہو گئے اور اُس کی امید بخوبی بندھ گئی۔ چنانچہ وہ بڑی بڑی خدا کی مہربانی کی تعریف اور ستایش کرتی رہی +

چوتھا باب

اِن عورتوں کا وہاں سے سفر کرنیکے لئے طیار کیا جانا۔ ایک خادم کا رہبری کے لئے اُنکے ساتھ ہونا اُس سفر کی کیفیت اور اُن کا خوشنما محل میں خیریت سے پہنچنا۔

صبح کے وقت آفتاب نکلتے نکلتے وہ بھی جاگ اُٹھیں اور سفر کی تیاری کرنے لگیں لیکن رازکشا نے اُنسے کہا ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ تم کو یہاں سے درستی کے ساتھ روانہ ہونا ہوگا۔ تب اُس نے اُس چھوکری سے جس نے پہلے اُنکے لئے دروازہ کھولا تھا کہا اِنکو باغ کے اندر حمام میں لیجاؤ اور نہلا دُھلا کے صاف سُتھرا کردو تاکہ راہ کی کسافت اور تھکاوٹ اُتر جاے۔ تب وہ چھوکری معصومن نامی اُنکو باغ میں لائی اور حمام پر لا کے کہا یہاں آپ نہا دھو کے صاف ہو جئے کیونکہ ہمارے آقا کا یہہ دستور ہی کہ جو عورتیں یہاں سے سفر کرتی ہیں اُنکو غسل کرنا واجب ہوتا ہی چنانچہ وہ سب معہ لڑکے حمام میں اُترے اور نہا دھو صاف سُتھرے اور ہلکے اور تازے ہو کے نکلے۔ جب وہ نہا کے گھر میں آئیں تو دیکھنے میں پہلے سے زیادہ تر خوبصورت معلوم ہوئیں ✦

رازکشا نے اُنکو دیکھ کے کہا یہہ تو چاند سی چمک دمک میں شفاف معلوم ہوتی ہیں۔ بعد اِسکے مُہر منگوائی گئی جو وہاں کے غسل یافتہ لوگوں پر لگائی جاتی تھی



اور اُنپر مہر کردیگئی تاکہ آیندہ راہ میں اُنکی پہچان ہو - اِس مہر کا مادہ عید فصح کا مادہ تھا جسکو بنی اِسرائیل نے ملکِ مصر سے نکلتے وقت کھایا تھا (خروج ۱۲ – ۸ – ۱۰) اور اُس مہر کی چھاپ اُن کی آنکھوں کے بیچ میں لگائی گئی - اِس سے وہ دوچند خوبصورت نظر آنے لگیں کیونکہ یہہ اُن کے چہروں کی زینت تھی - اُس سے اُن میں سنجیدگی بھی آگئی اور اُنکے چہرے مثل فرشتوں کے چمکنے لگے +

بعد اِسکے رازکشا نے اُس چھوکری سے جو اِن عورتوں سے بات کر رہی تھی کہا توشہ خانے میں سے جا کے اِنکے لئے کپڑے نکال لاؤ - وہ حکم کے موافق گئی اور سفید کپڑے نکال لائی اور اُنکو پہنا دیئے - یہہ پوشاک باریک کتانی سفید اور شفاف تھی - اِنسے آراستہ ہو کے ہر عورت دوسری کی نگاہ میں ہیبت زدہ معلوم ہونے لگی کیونکہ وہ اپنے اپنے جلال کو ویسا نہ دیکھہ سکتی تھیں جیسا کہ ایک دوسرے میں اُسکو دیکھتی تھیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھنے لگیں - ایک نے کہا تم تو مجھہ سے ہوشمیں کہیں زیادہ ہو اور دوسری نے کہا تم مجھہ سے زیادہ تر خوبصورت ہو - لڑکے بھی اپنی اس نوبت کے باعث سے حیرت میں آ کے ٹھٹھک رہے +

تب رازکشا نے اپنے ایک خادم دلاور نامے کو بُلا کے کہا تم تلوار و ڈھال اور خود لگا لو اور میری اِن بیٹیوں کو خوشنما نامے محل میں پہنچا آؤ کیونکہ اُنکے ٹکنے کی وہی جگہ ہے - وہ مسلح ہو کے اُنکے آگے ہو لیا - رازکشا نے اُنکو خدا حافظ کہکے رخصت کیا - اُن کے

گھرانیوالوں نے بھی اُن کو دعا رخیر دیکے روانہ کیا۔ غرض کہ اُنہوں نے پھر اپنی راہ لی اور خراماں خراماں نغمہ سرائی کرتی ہوئی وہاں سے چلیں +

اب میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہادر کے پیچھے پیچھے لگی ہوئی آگے کو بڑھی چلی جاتی تھیں اور چلتے چلتے اُس مقام پر پہونچیں جہانکہ مسیحی کا بوجھ اُس کی پیٹھ پر سے کھل کے قبر کے اندر جا گرا تھا۔ یہاں وہ قدرے ٹھہر گئیں اور خدا کا شکر کیا۔ مسیحن نے کہا اب مجھے وہ بات یاد آتی ہی جو ہم سے پھاٹک پر کہی گئی تھی کہ ہم کو کلام و کام دونوں سے معافی ملیگی کلام سے یعنے وعدے سے کام سے اُسطور پر کہ جسطور پر وہ حاصل ہوئی۔ وعدے کی ماہیت سے تو میں کچھ کچھ واقف ہوں پر کام سے معافی پانے کے حال سے میاں دلاور آپ کچھ کچھ واقف ہونگے سو مہربانی کرکے کچھ اُسکا حال بتلائیے +

دلاور نے کہا کام سے معافی اُس معافی کو کہتے ہیں جو کہ دوسرے نے کسی ایسے شخص کے لئے جو اُسکا حاجتمند ہو حاصل کی ہو۔ مثلاً جو معافی تم نے اور رحیمن نے اور اِن لڑکوں نے پائی ہی سو دوسرے کی طرف سے حاصل ہوئی یعنے اُسکو اُس شخص نے حاصل کی تھی جس نے کہ تم کو پھاٹک کے اندر داخل کیا۔ اور اِسکو اُس نے دو طور پر حاصل کیا اُسنے رستبازی کے کام کئے تاکہ تم کو اُس سے چھپالے اور اپنا لہو بہایا تاکہ تم کو اُس کے اندر دھو ڈالے +

مسیحی نے پوچھا اگر وہ اپنی راستبازی ہمکو دیدے تو اُسکے اپنے لئے اُس کے پاس کیا رہجائیگا +

اُسکے پاس تمہاری اور خود اپنی حاجت سے بہت زیادہ راستبازی موجود ہے +

یہہ جواب پاکے مسیحی نے کہا اسکا بیان زیادہ صاف کر دیجئے +

بہادر نے کہا میں بدل و جان اِس بیان کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پہلے بطور تمہید کے جس شخص کا ذکر کرنا ہے اُس کے حق میں مجھے یہہ کہنا ہے کہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اُسکا کوئی ہمتا نہیں ہے۔ اُس کی ایک شخصیت میں دو ذاتیں ہیں جن میں تمیز کرنا آسان پر اُنکا ایک دوسرے سے جدا کرنا غیر ممکن ہے۔ ان ہر دو ذاتوں کی راستبازی الگ الگ ہے اور ہر راستبازی اُس ذات کے لئے ضروری ہے یہانتک کہ آدمی نہ تو آسانی سے اِن ذاتوں کو معدوم کر سکتا ہے نہ اُن کی راستبازی کو جدا کر سکتا ہے۔ اِس لئے ہم اِن راستبازیوں میں اِسطرح پر شریک نہیں ہوتے ہیں کہ ہم اُنکو یا اُن میں سے کسیکو پہن لیں تاکہ ہم راستباز بن سکیں اور اُس کے موافق زندگی کر سکیں۔ اِنکے علاوہ اِس شخص کے پاس ایک دوسری راستبازی ہے کیونکہ یہہ دو ذاتیں ایک میں آمیز ہیں اور یہہ راستبازی الوہیت کی وہ راستبازی نہیں ہے جو اِنسانیت سے علیحدہ ہو اور نہ یہہ اِنسانیت کی وہ راستبازی ہے جو الوہیت سے علیحدہ ہو لیکن یہہ ایک راستبازی ہے جو دونوں ذاتوں کے میل میں قایم ہے اور اِسکو وہ راستبازی کہہ سکتے ہیں جو کہ خدا

کیطرف سے اُسکے واسطے میانجی گری کے عہدے کے قابل بننے کے لئے ضرور تھی اگر وہ اپنی پہلی راستبازی کو چھوڑ دے تو وہ اپنی الوہیت کو چھوڑ دیتا ہی اور اگر اپنی دوسری راستبازی کو چھوڑ دے تو وہ اپنی خالص اِنسانیت کو چھوڑ دیتا ہی اور اگر اپنی تیسری راستبازی کو چھوڑ دے تو اپنی اُس کمالیت کو چھوڑتا ہی جو اُسے میانجی گری کے عہدے کی لیاقت بخشتی ہی۔ اِسلئے اُسکے پاس ایک اور راستبازی ہی جو کہ عمل کے اوپر یعنے ظاہر کی ہوئی مرضی کی تابعداری پر موقوف ہی اور یہی وہ راستبازی ہی جسکو وہ گنہگاروں کے ذمے لگاتا ہی اور اِسی سے اُنکے گناہ ڈھپ جاتے ہیں۔ اِسلئے وہ یہہ کہتا ہی کیونکہ جیسے ایک شخص کی نافرمانبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک کی فرمانبرداری کے سبب بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے (رومیوں ۵ - ۱۹)

مسیحی نے پوچھا تو کیا یہہ اور راستبازیاں ہمارے کام کی نہیں ہیں +

بہادر نے جواب دیا ہاں کام کی کیوں نہیں ہیں کیونکہ اگرچہ وہ اُس کی ذاتوں اور اُس کے عہدوں کے لئے ضروری ہیں اور کسی دوسرے کو دی نہیں جا سکتی ہیں تو بھی اُنہیں کے سبب سے یہہ صادق ٹھہرانیوالی راستبازی صادق ٹھہرانیکے لئے متاثر اور کارگر ہوتی ہی۔ اُس کی الوہیت کی راستبازی اُس کی تابعداری میں خوبی ڈالتی ہی اور اُس کی اِنسانیت کی راستبازی اُسکی تابعداری کو راستباز ٹھہرانے کی

قابلیت عطا کرتی ہی اور وہ راستبازی جو اُسکے عہدے سے متعلق اِن دو ذاتوں کے میل میں ہی اُس راستبازی کو مستند بناتی ہی جس کے باعث سے مقصود کام انجام کو پہنچ جائے +

غرض کہ یہاں ایک راستبازی ہی جس کا مسیح خدا ہو کے محتاج نہیں ہی کیونکہ اُس کے بغیر وہ خدا ہی اور یہاں ایک راستبازی ہی جس کا وہ اِنسان ہو کے محتاج نہیں ہی کیونکہ وہ بغیر اُس کے کامل اِنسان ہی۔ پر یہاں ایک راستبازی ہی کہ جس کا مسیح خدا اور خدا انسان ہو کے اپنی نسبت محتاج نہیں ہی یہہ ایک صادق ٹھہرانیوالی راستبازی ہی جس کا وہ خود حاجتمند نہیں ہی اور اِسیلئے اُس کو دیڈالتا ہی۔ اِسی سبب سے اُسکو راستبازی کی بخشش کہا ہی (رومیوں ۵-۱۷) تو اِس سبب سے کہ مسیح اپنے تئیں شریعت کے تحت میں لایا ہی یہہ راستبازی ضرور دوسرے کو دیدئے جانے کے لئے ہی کیونکہ شریعت کا صرف یہی غرض نہیں ہی کہ اُس شخص سے ساتھہ جو شریعت کے تحت میں آیا اِنصاف آ پیش آئے بلکہ یہہ بھی کہ محبت کو کام میں لائے چنانچہ شریعت کی رو سے اگر آدمی کے پاس دو کرتے ہوں تو چاہیئے کہ ایک اُسکو دیڈالے جس کے پاس نہیں ہی۔ تو ہمارے خداوند کے پاس دو کرتے ہیں ایک اپنے لئے اور ایک فاضل اِسلئے وہ اُسے اُسکو جسکے پاس نہیں ہی خوشی سے دیدیتا ہی۔ یوں اَی مسیحن اور رحمین اور تم سب جو یہاں

حاضر ہو کام سے معافی حاصل کرتی ہو یعنے دوسرے شخص کے کردار سے معاف کیجاتی ہو۔ تمہارے خداوند مسیح نے کام کیا ہی اور اپنے کام کا بدلا اُس کنگال کو جو سامھنے آگیا دیدیا ہی +

لیکن عمل سے معافی حاصل کرنیکے لئے صرف اتناہی کافی نہیں ہی کہ کوئی چیز تیار کیجائے جس سے ہم اپنے تئیں ڈھانپ لیں بلکہ یہہ بھی درکار ہی کہ کوئی چیز بطور قیمت کے خدا کو دیجائے۔ گناہ نے ہمکو ایک راستباز شریعت کی واجبی لعنت کے سپرد کر دیا ہی اس لعنت سے صرف فدیا کے ذریعہ سے ہمکو رہائی ملنا ضرور ہی یعنے ہمکو اُس نقصان کے بدلے میں جو ہمنے کیا ہی ایک قیمت ادا کرنا واجب ہی اور یہہ تمہارے خداوند کے خون کی بدولت ہوا ہی جسنے آکے تمہاری جگہ لی اور تمہاری خطاؤں کے بدلے میں تمہاری موت کو اُٹھالیا اور آپ مرگیا۔ اِس طرح اُسنے تمہاری خطاؤں سے تم کو اپنے خون کے وسیلے خلاصی بخشی اور تمہاری نجس اور بدشکل روحونکو ڈھانپ دیا (رومیوں ۸-۳۴) اور اسی کے باعث سے خدا تم سے درگذر کرتا ہی اور جب وہ دنیا کا انصاف کرنے کو آئیگا تو تم کو ضرر نہ پہنچیگا (گلتیوں ۳-۱۳) +

مسیحن نے کہا کیا خوب۔ اب میں یہہ دیکھتی ہوں کہ کلام و کام سے معافی حاصل کرنے کے حق میں بھی ہم کو کچھہ نہ کچھہ سیکھنا تھا۔ ای پیاری رحمین چاہئے کہ ہم کوشش کرکے اِس بات کو اپنے ذہن نشین کرلیں اور ای میرے بچو تم بھی اِسکو یاد رکھو

لیکن صاحب من یہہ تو فرمائے کہ کیا یہی بات نہ تھی کہ جس کے باعث سے میرے خوش نصیب مسیحی کا بوجھہ اُسکے کاندھے پر سے کھل کے گر گیا اور اُسنے مارے خوشی کے تین چھلاگیں ماریں +

بہادر نے کہا سچ ہی اِسی یقین نے اُس کی رسیوں کی وہ گرہیں کاٹ ڈالیں جو اور کسیطور پر کٹ نہ سکتی تھیں بلکہ اِسی کی خوبی کے ثبوت کے لئے اُسکو اپنا بوجھہ لئے ہوئے صلیب تک آنا ضرور تھا +

مسیحن بولی میں بھی یہی سمجھتی تھی کیونکہ اگرچہ میرا جی پہلے بھی ہلکا اور خوش تھا پر اب میں دس گُنا زیادہ تر ہلکی اور خوش ہوگئی ہوں اور جو کچھہ اثر کہ مجھہ پر ایک ہوا ہی اُس ہی سبب سے میں یہہ سمجھہ گئی ہوں کہ اِس دنیا کے سب سے بھاری بوجھہ سے دبا ہوا بھی آدمی یہاں کیوں نہ حاضر ہوتا اور میری طرح دیکھتا اور ایمان لاتا تو میں سمجھتی ہوں کہ اُسکا بھی جی خوش اور ہلکا ہوجاتا +

بہادر نے جوابدیا کہ اِن چیزوں کے دیکھنے اور اُنپر غور و فکر کرنے سے نہ صرف بوجھہ سے آرام ملتا ہی پر جی میں پیار بھی اُٹھتا ہی کیونکہ اگر کوئی آدمی ایک بار بھی اِس کو سوچے کہ معافی صرف وعدے سے نہیں بلکہ اِسطور پر حاصل ہوتی ہی تو ضرور اُسکے اوپر اُس کی مخلصی کے طور اور وسیلے کا اثر ہوگا اور یوں اُس شخص کا اثر اُسکے دل کے اوپر بیٹھہ جائیگا کہ جس نے یہہ کچھہ اُسکے لئے کیا ہی +

مسیحن نے کہا سچ ہی اُسکو لہولہان دیکھ کے میرے دل سے خون ٹپکتا ہی۔
اَی میرے پیارے تو مبارک ہی تو مجھے پانے کے قابل ہی۔ تو نے مجھے خرید لیا ہی تو
اِس لائق ہی کہ میرا سب کچھہ پا جائے تو نے میری لیاقت سے دس گنا زیادہ دام
میرے لئے دیدیا ہی۔ کچھہ تعجب نہیں کہ اِس سے میرے شوہر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
اور اُسکے پاٰنوں آگے کو خوب تیز اُٹھے۔ مجھے یقین ہی کہ وہ یہہ چاہتا ہوگا کہ کاش
میں اُسکے ساتھہ ہوتی۔ لیکن میں کیسی کمبخت تھی کہ میں نے اُسکا ساتھہ نہ دیا پر اُسے
اکیلا چھوڑ دیا۔ اَی رحیمن کاش تیرے والدین یہاں ہوتے بلکہ ہائے کہ بی بی ڈرپوکنی
اور بی بی یار باش بھی یہاں ہوتیں۔ سچ مچ اُن کے دل پر بھی اثر ہوتا اور نہ ایک کا
ڈر نہ دوسرے کی یار باشی اُنپر غالب آتی اور نہ وہ گھر لوٹ جانے پر آمادہ ہوتیں
نہ مسافرت کرنے سے اِنکار کرتیں +

بہادر نے جواب میں کہا تم تو اِسوقت اپنی محبت کے جوش سے باتیں کر رہی ہو
کیا تم یہہ سمجھتی ہو کہ تمہارا ہمیشہ ایسا ہی حال رہیگا۔ اِسکے سوا یہہ جوش تو ہر شخص کو
نہیں ملتا ہی بلکہ اُن میں سے بھی ہر ایک کو نہ ملا جنہوں نے تمہارے عیسیٰ کو خون میں
لت پت دیکھا۔ لوگ وہاں کھڑے تھے جنہوں نے اُس کے دل سے خون کو زمین پر
ٹپکتے دیکھا پر اُن کے دل میں ذرا بھی جوش نہ آیا یہانتک کہ ماتم کرنے کے بدلے
میں وہ اُسپر ٹھٹھے کر رہے تھے اور اُسکے شاگرد ہو جانے کے بدلے میں اپنے دلوں کو



اُس کی طرف سے سخت کر لیا۔ سوای میری بیٹیو تمہاری سرگرمی ایک خاص تاثیر ہی جو میری باتوں کے اوپر غور کرنے سے تمہارے اوپر ہوئی ہی۔ یاد رکھو کہ تم یہہ بات سُن چکی ہو کہ جب مرغی عام طور پر اپنے بچوں کو بُلاتی ہی تو اُنکے آگے کھانا نہیں رکھہ دیتی ہی۔ چنانچہ تمہاری یہہ حالت ایک خاص فضل سے ہی +

اب میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ سب چلتے چلتے اُس مقام پر پہنچے جہاں کہ بھولا اور سستی اور ڈھیٹھہ پڑ کے سو گئے تھے جسوقت کہ مسیحی کا اُسطرف سے گذر ہوا تھا اور راہ کی ایک طرف وہ تینوں پھانسی کی لکڑی پر لوہے کی زنجیر سے بندھے ہوئے لٹک رہے تھے +

تب رحیمن نے اپنے بہادر رہنما سے پوچھا کہ یہہ تین آدمی کون ہیں۔ اور پھانسی کیوں پائی +

بہادر نے کہا یہہ تینوں بدصفت آدمی تھے اُنکا جی مسافرت میں نہ لگتا تھا اور جتنوں کو روک سکے اُنکو روکدیا۔ وہ خود سست اور بیوقوف تھے اور جنپر غالب آسکے اُنکو بھی اپنی ہی مانند بنا لیا اور اُنکو یہہ ترغیب دیتے رہے کہ تمہارا آخر کو بھلا ہی ہوگا۔ جب مسیحی ادھر سے گذرا تو وہ سو رہے تھے اور اب تمہاری گذر کے وقت وہ پھانسی پائے ہوئے لٹک رہے ہیں +

رحیمن نے پوچھا کیا وہ کسی پر غالب آئے اور اُنکو اپنا سا بنا لیا +

بہادر نے کہا ہاں اُنہوں نے کیتوں کو راہ سے بیراہ کر دیا۔ وہ شست قدم نامے ایک شخص پر غالب آئے اور اُسنے بھی اِنہیں کی سی وضع اختیار کی۔ اُنہوں نے جبس دم اور بیدل اور ہوس پرست خواب ناک اور کاہل نسا نامے ایک عورت پر بھی غلبہ پایا اور وہ بھی بیراہ ہو کے اُنہیں کے سے ہو گئے سوا اِس کے اُنہوں نے تمہارے خداوند کے حق میں بُری خبر اُڑائی اور لوگوں سے کہا کہ وہ تو بڑا سخت مالک ہے۔ وہ اُس اچھی زمین کی بھی بُری خبر لائے اور بولے کہ جیسا کچھ اُسکے بارے میں کہا جاتا ہے وہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہے۔ وہ اُسکے نوکروں کی بھی بدی کرنے لگے اور اُن میں سے بہتر سے بہتر کو شریر اور بیہودہ بتلایا۔ وہ خدا کی دی ہوئی روٹی کو چھلکے کہنے لگے اُس کے فرزندوں کے آرام کو خیالی بتلایا اور مسافروں کے سفر اور محنتوں کو بیکار مشہور کیا +

تب مسیحن بولی اگر وہ ایسے تھے تو میں اُنکے لئے ہرگز افسوس نہ کرونگی وہ اپنے کئے کو پہنچ گئے اور میری سمجھ میں اُنکا راہ کے اتنے پاس ٹنگا ہونا بہتر ہے تاکہ دوسرے اُنکو دیکھ کے ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن کیا بہتر نہ ہوتا کہ اُنکے کردار لوہے یا پیتل کے پتر پر کھود دیئے جاتے اور یہاں رکھہ دیئے جاتے کہ دوسروں کو اُسکے وسیلے سے عبرت ہوتی +

بہادر نے کہا ایسا ہی تو ہو گیا ہے اگر ذرا دیوار کے پاس جاؤ تو تم اُسکو دیکھ لوگی +

رحیمن بولی اُنکو لٹکا رہنے دو اُن کے نام سڑ گل جائیں اور اُن کے گناہ ہمیشہ تک اُنکے اوپر گواہ رہیں۔ میری دانست میں اُنکا ہمارے یہانتک آنے سے پہلے پھانسی پا جانا بہت عمدہ بات ہوگئی کیونکہ کیا معلوم کہ وہ ہم ایسی غریب عورتوں کا کیا حال کرتے ✦

سو اُنہوں نے وہاں سے قدم اُٹھایا اور تھوڑے عرصے میں مشکل نام پہاڑ کے نیچے پہنچے۔ یہانپر بہادر نے اُنسے بیان کیا کہ جب مسیحی اِس طرف سے گذرا تھا تو یہاں اُسکا ایسا حال ہوا تھا۔ وہ اُنکو پہلے ایک چشمہ کے پاس لایا اور اُنسے کہا۔ یہہ وہی چشمہ ہی جسکا پانی مسیحی نے اِس پہاڑ پر چڑھنے سے پہلے پیا تھا اُسوقت اِسکا پانی بہت صاف اور عمدہ تھا لیکن اب اُن لوگوں نے جو یہہ نہیں چاہتے ہیں کہ مسافر اِس سے اپنی پیاس بجھائیں اِسکو اپنے پیروں سے گدلا کر رکھا ہی (حزقیل ۳۴۔ ۱۸ و ۱۹) رحیمن نے پوچھا یہہ لوگ کس سبب سے اتنا حسد کرتے ہیں۔ اسپر اُنکے رہبر نے اتنا کہا اگر یہہ پانی ایک اچھے اور صاف برتن میں لیکے رکھہ لیا جائے تو اُس سے مطلب نکلجاتا ہی کیونکہ کیچ نیچے بیٹھہ جاتی ہی اور صاف پانی اوپر آجاتا ہی۔ غرض کہ مسیحن اور اُس کی ساتھیوں نے بھی یوں ہی کیا اور ایک ٹھلیا میں پانی بھر کے اُسکو رکھہ لیا جب اُسکی کیچ اُس میں بیٹھہ گئی اور پانی صاف ہوگیا تو اُن لوگوں نے وہ پانی پی لیا ✦

اِس کے بعد اُسنے اُنکو وہ دو پگڈنڈیاں دکھلائیں جو اِس پہاڑ کے دامن میں تھیں جن میں چلکے ظاہر پرست اور مکار گم ہو گئے تھے۔ اُسنے اُنسے کہا یہہ پگڈنڈیاں بڑی خطرناک ہیں۔ جب مسیحی یہاں سے ہو کے گذرا تھا تو دو آدمی اِن میں بہک گئے تھے اور اگرچہ اُنکا راستہ اب زنجیروں سے اور ایک کھائی سے جیسا تم دیکھتی ہو روکدیا گیا ہے تسپربھی ایسے لوگ ہیں جو اِس پہاڑ پر سے ہو کے جانے نہیں چاہتے بلکہ پھاند پھوند کے اور اِس راہ میں آکے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا پسند کرتے ہیں +

مسیحن نے کہا خطاکاروں کی راہ مشکل ہے (امثال ۱۳-۱۵) بڑا تعجب ہے کہ لوگ ان پگڈنڈیوں میں سلامتی سے نکل آتے ہیں اور اُنکو کسی طرح سے چوٹ نہیں لگتی +

بہادر بولا وہ اپنی جان لڑاتے ہیں۔ بلکہ اگر کسیوقت بادشاہ کے کسی نوکرنے اُنکو دیکھہ لیا اور پکار کے کہہ بھی دیا تم تو راہ بھول گئے ہو دیکھو تمہارے آگے بڑے بڑے خطرے ہیں ہوشیار رہو جاؤ تو وہ اُنپر طعن کرتے اور یہہ کہتے ہیں یہہ بات جو تونے خداوند کا نام لے کے ہم سے کہی ہم کبھی نہ مانینگے بلکہ ہم تو وہ بات کرینگے جو ہمارے مُنہہ سے نکلتی ہے (یرمیاہ ۴۴-۱۶ و ۱۷) بلکہ اگر تم ذرا نگاہ لگا کے دیکھو تو معلوم کروگی کہ اِس راہ کو نہ صرف کھمبوں اور خندقوں اور زنجیروں ہی سے بند کر رکھا ہے بلکہ اُنہیں کھائی بھی ماردی ہے تاکہ لوگ اُن میں جانے سے باز رہیں تسپربھی وہ وہاں جانا ہی پسند کرتے ہیں +

مسیحن نے کہا وہ کاہل ہیں وہ تکلیف گوارا کرنا نہیں چاہتے۔ پہاڑ کے اوپر کی راہ اُنکو اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ اُن کے حق میں کلام کی وہ بات پوری ہوتی ہے کہ کاہل انسان کی راہ کانٹوں کی ٹٹی سی ہے (امثال ۱۵-۱۹) بلکہ اِس پہاڑ پر سے ہو کے سیدھے شہر کو نکلجانے کی بہ نسبت وہ اپنے کو پھندے میں پھنسا دینا پسند کرتے ہیں +

خیر وہ آگے بڑھے اور پہاڑ پر چڑھنے لگے بلکہ اُسپر چڑھ آئے۔ پر اُسکی چوٹی تک پہنچتے پہنچتے مسیحن ہانپھ اُٹھی اور بولی مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پہاڑ دم کو پھولا دیتا ہے سو کچھہ تعجب نہیں ہے کہ جو لوگ اپنی جانوں کی بہ نسبت اپنے آرام کا زیادہ خیال رکھتے ہیں اپنے لئے زیادہ آرام کی راہ کو پسند کر لیتے ہیں رحیمن نے کہا میں تو بیٹھہ جاتی ہوں اور چھوٹے چھوٹے لڑکے بھی رونے لگے۔ پر بہادر نے کہا چلو چلو یہہ بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے یہاں سے ذرا آگے بڑھ کے بادشاہی آرامگاہ ملیگی اُسنے لڑکونکا ہاتھہ پکڑ لیا اور اُنکو وہاں پہنچا دیا +

وہ سب مارے گرمی کے ایسے دق تھے کہ وہاں آتے ہی بیٹھہ گئے۔ تب رحیمن نے کہا تھکے ہوئے لوگوں کو آرام کیسا پیارا معلوم ہوتا ہے (متی ۱۱-۲۸) اور مسافروں کا بادشاہ کیسا نیک ہے کہ اُنکے آرام کے لئے ایسی عمدہ جگہیں تیار کروا رکھی ہیں۔ میں نے اِس آرامگاہ کا حال تو بہت کچھہ سُنا تھا پر اِسکے دیکھنے کی نوبت

نہ آئی تھی۔ لیکن چاہئے کہ ہم ہوشیار ہو جائیں اور یہاں سوتر میں کیونکہ سُننے میں آیا کہ یہاں بیچارے مسیحی کے اوپر کیسی آن بنی تھی +

بہادر نے اُن لڑکوں سے پوچھا کہو بچو تمہارا کیا حال ہے۔ اب آگے سفر کرنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ اُن میں سے سب سے چھوٹے لڑکے نے جواب دیا ای صاحب میں تو بالکل بیدل ہو گیا تھا لیکن آپ کا احسانمند ہوں کہ آپ نے میری حاجت کے وقت میری دستگیری کی۔ اور اب مجھے میری ماں کی وہ بات یاد آتی ہے جو اُسنے کہی تھی کہ بہشت کی راہ سیڑھی کی مانند ہے پر جہنم کی راہ پہاڑ کی اُتارسی ہے۔ لیکن مجھے سیڑھی پر چڑھکے بہشت کو جانا قبول ہے پر پہاڑ کے اُتار سے ہوکے جہنم کو جانا منظور نہیں ہے +

رحیمن نے کہا مثل ہے کہ پہاڑ کا اُتار آسان ہے۔ لیکن اُس لڑکے نے جسکا نام یعقوب تھا کہا میری سمجھہ میں یوں آتا ہے کہ جب پہاڑ کا اُتار از حد مشکل ہو جائیگا۔ اُس رہبر نے کہا شاباش کیا خوب جواب دیا ہے۔ رحیمن یہہ سُن کے مسکرا اُٹھی پر وہ لڑکا شرما گیا +

مسیحن نے کہا جب تک یہاں ہمارے پاؤں کو آرام ملتا ہے آؤ ہم ایک ٹکڑا کھاکے اپنا مُنہہ بھی میٹھا کرلیں۔ میرے پاس ایک ٹکڑا انار کا ہے جو رازکشا نے دروازے

سے نکلتے نکلتے مجھے دیا تھا۔ اور شہد کے چھتے کا ایک ٹکڑا بھی اُنہیں کا دیا ہوا اور ایک بوتل شراب بھی موجود ہے +

رحیمن بولی جب وہ آپ کو بُلا کے ایک کنارے لیگیا تھا تو مجھے یہہ خیال گذرا تھا کہ اُسنے آپ کو کچھ دیا۔ مسیحن نے کہا ہاں دیا تو صحیح اور جیسا میں نے گھر سے چلتے وقت تم سے کہا تھا میں اُن ساری نعمتوں میں جو مجھ کو ملے تمکو بھی حصہ دونگی کیونکہ تم نے خوشی سے میری سنگت قبول کر لی تھی۔ چنانچہ مسیحن نے وہ چیزیں اُنہیں بانٹ دیں اور رحیمن نے اور سب لڑکوں نے مل جل کے اُسکو کھایا پیا۔ مسیحن نے بہادر سے بھی پوچھا آپ بھی شریک ہو جیئے گا۔ پر اُسنے کہا تمہارا کھانا پینا خدا تمکو مبارک کرے تم مسافر ہو اور میں تو جلد لوٹ جاؤنگا میں تو ہر روز گھر پر یہی نعمتیں کھاتا پیتا ہوں۔ جب وہ کھا پیکے تر و تازہ ہو گئے اور کچھ دیر تک بات چیت کر کرا کے فارغ ہو گئے تو اُن کے رہنما نے کہا دن ڈھلتا جاتا ہے سو اگر مناسب سمجھو تو یہاں سے چلدیں۔ غرض وہ اُٹھہ کھڑی ہوئیں اور لڑکے آگے ہو لیئے پر مسیحن اپنی شراب کی بوتل بھول گئی تھی سو اُسنے اپنے چھوٹے لڑکے کو اُسکے لانے کو بھیجدیا۔ رحیمن نے کہا یہہ تو مجھے بھولنیوالی جگہ معلوم ہوتی ہے یہاں مسیحی اپنے قول کی بلندی بھول گیا تھا اور یہاں مسیحن اپنی شراب کی بوتل بھول گئی صاحب اِسکا سبب کیا ہے۔ اُس رہبر نے جواب دیا اِسکا سبب نیند اور فراموشی ہے۔ بعض آدمی

جاگنے کی جگہ میں سوجاتے ہیں اور جس بات کو یاد رکھنا چاہیئے اُسکو فراموش کرجاتے ہیں اِنہیں سببوں سے اکثر مسافروں کا بعض بعض چیزوں میں نقصان ہوتا ہے۔ مسافروں کو ہوشیار رہنا چاہیئے اور جو نعمتیں حاصل ہو چکی ہیں اُن کو بھولنا نہ چاہیئے جب اِس میں غفلت ہوتی ہے تو اکثر اُنکا ہنسنا رونے میں بدل جاتا ہے اور اُن کی خوشی میں غم کا پردا چھا جاتا ہے۔ اِس جگہ پر مسیحی کا حال یاد کرنا چاہیئے +

جب وہ اُس جگہ پہونچے جہاں کہ بے بھروسا اور ڈرپوکنا مسیحی سے مقابل ہوئے تھے تاکہ اسے شیروں کے ڈر کے سبب لوٹ جانے کی ترغیب دیں تو وہاں ایک چبوترا سا معلوم ہوا جس کے آگے سڑک کی طرف ایک پتھر کھڑا تھا جسپر کچھ شعر لکھے ہوئے تھے اور اُس کے نیچے اُس پتھر کے کھڑے کئے جانے کی وجہہ لکھی ہوئی تھی یعنے کہ یہہ چبوترا اُن لوگوں کی سزا کے لئے بنایا گیا ہے جو ڈر کے مارے یا بے بھروسا ہو کے سفر کرنے سے خوف کھا جاتے ہیں اِسی چبوترے پر ڈرپوکنا اور بے بھروسا کی زبانیں گرم سوئے سے چھیدی گئی تھیں اِسلئے کہ اُنہوں نے مسیحی کو اپنے سفر سے روک دینے کی کوشش کی تھی +

اِسپر رحیمن نے کہا یہہ تو اُس کلام کے مطابق ہے جو حضرت داؤد نے (۱۲۰ زبور کی ۳ و ۴) آیتوں میں فرمائی ہیں ای جھوٹھی زبان تجھے کیا دیا جائیگا اور تجھے کیا حاصل ہوگا۔ پہلوان کے تیز تیر اور رتما کے جلتے ہوئے انگارے +



وہاں سے آگے بڑھکے چلتے چلتے اُن کو شیر ببر نظر آئے - بہادر تو شیر دل آدمی تھا اور شیروں سے مطلق نہ ڈرتا تھا لیکن جب وہ اُنکے پاس پہنچ آئے تو لڑکے جو ہمیشہ آگے ہی رہتے تھے اب مارے ڈر کے پیچھے دبکنے لگے - یہہ دیکھکے اُنکا رہبر مسکرایا اور بولا ای لڑکو تمہیں کیا ہو گیا ہی جہاں خطرہ نہ تھا وہاں تو تم آگے آگے چلا کرتے تھے پر شیروں کو دیکھتے ہی پیچھے دبکتے جاتے ہو +

بہادر نے شیروں کے بیچ میں سے اپنے مسافروں کے لئے راہ کرنے کو اپنی تلوار کھینچی - اسپر ایک آدمی نظر آیا جو شیروں کی حمایت کرنا چاہتا تھا اور اُسنے اس رہبر سے پوچھا تم یہاں کیوں آئے ہو - اس شخص کا نام مہیب یا خونی تھا - وہ دیونکی اولاد میں سے تھا اور اِس لئے کہ مسافروں کو مار ڈالا کرتا تھا اُسکو یہہ نام دیا گیا تھا +

اُس رہبر نے جواب دیا ہم اِن مسافر عورتوں اور لڑکوں کو لئے جاتے ہیں اور اِسی راہ سے اُنکو جانا ہی اور تیرے اور اِن شیروں کے ڈر سے نہ رُکینگے +

وہ بولا اُن کی راہ یہہ نہیں ہی اور وہ اودھر سے گذرنے نہ پائینگے - میں اُن کی راہ مارنے کو یہاں آیا ہوں اور اِسلئے شیروں کی حمایت کرونگا +

اب حقیقت تو یہہ ہی کہ شیرونکی تندی اور اُنکے حامی کی مہیبت کے باعث سے اِس راہ میں لوگ کم چلتے تھے اور وہ بالکل گھاس سے چھپ رہی تھی +

تب مسیحن نے کہا اگرچہ یہہ شاہراہ اب تک سونی پڑی رہی ہے اور اگرچہ مسافر پگڈنڈیوں سے ہو کے نکلجاتے تھے لیکن اب کہ میں اسرائیل میں ایک ماں ہونے کو اُٹھی ہوں ہرگز یہہ راہ بند نہ ہوگی (قاضیوں ۵-۶ و ۷) +

اُس مہیب نے شیروں کی قسم کھا کے کہا کہ ادھر سے تو گذرنے دینے کا نہیں بہتر ہے کہ وہ یہاں سے ہٹ جائیں کیونکہ اِدھر سے اُنکو راہ نہ دونگا +

اِسپر بہادر نے پہلے پہونچکے مہیب پر ایسی سخت وار کی کہ وہ وہاں سے ہٹ گیا اور بولا +

کیا تم مجھے میری ہی زمین میں قتل کروگے +

بہادر نے کہا ہم تو شاہراہ میں ہیں اور تم نے یہاں شیروں کو رکھہ چھوڑا ہے۔ لیکن یہہ عورتیں اور لڑکے اگرچہ کمزور ہیں اور تمہارے شیر راہ میں ہیں ضرور اِس ہی راہ سے گذرینگے۔ اور اتنا کہکے ایسا ہاتھہ مارا کہ مہیب اپنے گھٹنوں پر آ تا رہا۔ اِس ضرب سے اُس کی خود بھی ٹوٹ گئی اور دوسرا ہاتھہ مار کے اُس نے اُس کا ایک بازو کاٹ ڈالا۔ تب تو مہیب نے ایسی چیخ ماری کہ اُسکی آواز سے لڑکے ڈر پڑے تو بھی وہ اُسکو زمین پر لوٹتے دیکھہ کے بہت ہی خوش ہوئے۔ یہہ شیر تو زنجیروں میں بندھے تھے اور آپ سے ہرگز کچھہ نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ جب شیروں کا حامی یہہ مہیب مارا گیا تب بہادر نے اُن مسافروں سے

کہا اب میرے پیچھے چلی آؤ تم کو شیروں سے کچھ ضرر نہ پہنچیگا۔ وہ آگے تو بڑھیں لیکن اُنکے پاس سے گذرتے ہوئے یہہ عورتیں کانپ اُٹھیں اور لڑکے مردے سے نظر آنے لگے پر اُنکو کسی طرح سے ضرر نہ پہنچا +

غرض اب دربان کا مکان نظر آنے لگا اور وہ سب وہاں جلد تر پہنچ گئے پر بعد اِسکے اُنھوں نے وہاں جانے کے لئے زیادہ پاؤں اُٹھائے کیونکہ اُس اطراف میں رات کو سفر کرنا خطرناک ہوتا تھا جب وہ پھاٹک پر آئے تو رہبر نے کھٹکھٹایا اور دربان چلایا کون ہی۔ جب رہبر کی آواز سُنی کہ میں ہوں تو اِسلئے کہ وہ اُس راہ سے بارہا گذرا تھا وہ اُس کی آواز پہچانکے فوراً نیچے اُتر آیا اور دروازہ کھولدیا۔ جب اُسکو آگے دیکھا اور ہنوز اُسکی نظر عورتوں اور لڑکوں پر نہ پڑی تھی تو پوچھا کہئے بہادر صاحب آج اتنی رات چڑھاکے یہاں کیسے آئے۔ اُسنے کہا میں مسافروں کو یہاں لایا ہوں اور بادشاہ کا حکم ہی کہ وہ یہاں ٹکینگے میں تو کبھی کا آگیا ہوتا لیکن شیروں کے حامی سے میری مٹھبھیڑ ہوگئی سو کچھ عرصہ کے بعد میں نے اُسے مار لیا اور مسافروں کو یہاں سلامت لایا ہوں +

دربان نے پوچھا کیا آپ رات کو یہاں نہ ٹھہرینگے +

بہادر نے جواب دیا مجھے تو رات ہی کو اپنے آقا کے پاس لوٹ جانا ہی سو مجھے معاف رکھیئے +

مسیحن نے کہا ای صاحب میں نہیں جانتی ہوں کہ کیونکر اسپر راضی ہوں کہ آپ ہمارا ساتھہ چھوڑ دیں آپ ہم لوگوں سے بڑی وفاداری اور محبت سے پیش آیے ہیں آپ ہمارے لئے بڑی دلیری سے لڑے اور ہمیں ایسی عمدہ صلاحیں دی ہیں کہ میں آپ کی مہربانی کو ہرگز نہ بھولونگی +

رحیمن نے کہا کاش آپ رات بھر برابر ہمارے ساتھہ رہتے آپ ایسے دوست اور حامی کے بغیر ہم بیچاری عورتیں ایسی خطرناک راہ میں کیا کرتیں +

یعقوب نامے سب سے چھوٹے لڑکے نے کہا ای صاحب مہربانی کرکے ہمارا ساتھہ نہ چھوڑیئے ہمارے ساتھہ چلکے ہماری مدد کیجئے کیونکہ ہم کمزور ہیں اور راہ خطرناک ہی +

بہادر نے کہا میں تو اپنے آقا کے حکم کا تابع ہوں اگر وہ آپ کی رہنمائی کے لئے مجھے حکم کرینگے تو میں بڑی خوشی سے آپ کا برابر ساتھہ دونگا لیکن تم تو یہاں پہلے ہی چوک گئیں کیونکہ جب اُنہوں نے مجھہ کو یہاں تک آنیکا حکم دیا تھا تب ہی چاہئے تھا کہ آپ اُنسے راہ بھر کے لئے مجھے مانگ لیتے وہ آپ کی درخواست کو ہرگز نامنظور نہ کرتے۔ پر خیر اب تو مجھے جانا ہی اسلئے ای نیک مسیحن اور رحیمن اور ای بچو میں رخصت ہوتا ہوں۔ خدا حافظ +

پانچواں باب

خوشنما محل میں اِن عورتوں اور بچّوں کی خاطر داری کا تذکرہ۔

جب بہادر رخصت ہوگیا تو اُس دربان میاں بیدار نامے نے مسیحن سے اُسکے ملک اور گھر والوں کا حال استفسار کیا۔ مسیحن نے کہا میں شہر ہلاکت سے آتی ہوں میں تو بیوہ عورت ہوں میرا شوہر مرگیا اُسکا نام مسیحی مسافر تھا۔ یہہ سُن کے دربان نے کہا کیا مسیحی تمہارا شوہر تھا۔ اُسنے کہا ہاں اور یہہ اُس کے لڑکے ہیں اور رحمین کی طرف اشارہ کرکے کہا یہہ عورت میری بستی کی ہے۔ تب دربان نے اپنے معمول کے موافق اپنی گھنٹی بجائی سو ساتھہ ہی اُسکے ایک چھوکری حلیمن نامے دروازے پر آ کھڑی ہوئی۔ دربان نے اُس سے کہا اندر خبر کردو کہ مسیحی مسافر کی بی بی مسیحن اور اُس کے لڑکے سفر کرکے یہانتک آئے ہیں۔ اُسنے اندر جا کے اطلاع کردی اور اُس کی زبان سے یہہ بات نکلی ہی تھی کہ مارے خوشی کے اندر ایک شور مچگیا +

وہ سب دربان کے پاس دوڑے ہوئے چلے آئے اور اُن میں سے ایک نے کہا ای مسیحن مسیحی نیک مرد کی بی بی اندر آئیے ای مبارک عورت آئیے آپ اور جتنے آپ کے ہمراہ ہوں سب اندر چلے آئیں۔ غرض اُسنے اندر پاؤں رکھا اور اُس کے لڑکے اور رحمین اُسکے ساتھہ ہولئے۔ وہ ایک بڑے کشادہ کمرے میں لا کے بٹھال

دی گئیں اور گھر کے سردار بُلائے گئے کہ اُنکو آکے دیکھیں اور قبول کریں۔ تب وہ بھی اندر آئے اور اُنکا حال معلوم کرکے ایک ایک کو بوسہ دے کے سلام علیک ہوئے اور اُنہیں یہہ مبارکبادی دی کہ ای خدا کے فضل کے ظروف مبارک باشد تمہارے لئے بھی مبارک ہو +

اب اِسلئے کہ رات زیادہ آگئی تھی اور وہ سب اپنے سفر کی وجہہ سے تھک گئی تھیں اور لڑائی کے اور شیروں کے دیکھنے سے پریشان ہو گئی تھیں اُنہوں نے جلد تر آرام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ پر اُس گھر والوں نے کہا کہ ایک ٹکڑا گوشت کا کھا کے تازہ دم ہو لیجئے کیونکہ دربان کے اطلاع دینے سے اُنہوں نے ایک برہ ذبح کرکے اُنکے لئے گوشت پکا رکھا تھا (خروج ۱۲-۲۱ و یوحنا ۱-۲۹) غرض جب کھا پی چکے اور زبور پڑھکے دعا کر چکے تو آرام کرنے کی خواہش ظاہر کی پر مسیحن نے کہا گستاخی معاف اگر ہو سکے تو مجھے وہی کمرہ ملے جس میں مسیحی ٹکا تھا۔ اُنہوں نے اُسکو وہاں ہی پہنچا دیا اور وہ سب ایک کمرے میں لیٹ گئے جب وہ آرام سے لیٹ گئیں تو مسیحن اور رحیمن نے باموقع باتوں کے اوپر گفتگو شروع کی +

مسیحن نے کہا جب میرا شوہر سفر کرنے کو نکلا تھا تو مجھے کہاں یہہ خیال تھا کہ میں بھی کبھی اُسی کیطرح سفر کرونگی +

رحیمن بولی اور یہہ بھی خیال نہ گذرا ہوگا کہ میں اُسی کے کمرے میں اور اُسی کی چارپائی پر لیٹ کے آرام کرونگی جیسا کہ اِسوقت کر رہی ہو +

مسیحن نے کہا اور مجھے یہہ بھی امید نہ تھی کہ میں سلامتی سے اُسکا مُنہہ دیکھونگی اور اُسکے ہمراہ اُسکے مالک و بادشاہ کی خدمت بجا لاؤنگی ۔ اب تو البتہ مجھہ کو یہہ بھی نصیب ہو جائیگا +

رحیمن نے پوچھا سنو تو تم کو کچھہ غل شور کی آواز بھی سُنائی دیتی ہی +

مسیحن بولی ہاں سُنتی تو ہوں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہماری آمد کی خوشی کا باجا بج رہا ہی +

رحیمن نے کہا کیسے تعجب کی بات ہی ۔ ہماری آمد کی خوشی میں گھر میں اور دل میں اور بہشت میں بھی باجا بج رہا ہی اِسطرح سے کچھہ دیر تک باتیں کر کرا کے وہ سو رہیں +

جب وہ صبح کو جاگیں تو مسیحن نے رحیمن سے پوچھا تم کل رات کو نیند میں ہنستی کیوں تھیں مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تم خواب دیکھتی تھیں +

رحیمن نے کہا سچ میں خواب ہی دیکھتی تھی اور کیسا عمدہ خواب تھا لیکن سچ کہو کیا میں ہنستی تھی +

مسیحن بولی ابھی تم خوب کھل کھلا کے ہنسیں پر خیر اپنا خواب کہہ چلو +

رحیمن نے جواب دیا میں یہہ خواب دیکھتی تھی کہ ایک سُنسان مکان میں اکیلے

بیٹھی ہوئی اپنی سخت دلی کے اوپر ماتم کر رہی ہوں۔ پر مجھے وہاں بہت دیر نہوئی تھی
کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایک بڑی بھیڑ مجھے دیکھنے اور میری بات سُننے کے لئے میرے
گرد کھڑی ہے وہ سُنتی رہی اور میں ماتم کرتی رہی۔ اسپر اُمیں سے ایک مجھہ کو دیکھکے
ہنس پڑا کسی نے مجھے بیوقوف کہا اور کسی نے مجھے دھکے دینا شروع کیا۔
ساتھہ ہی اِسکے میں نے جو اوپر نظر کی تو ایک پردار شخص میری طرف اُڑکے آیا
اور پوچھا رحمین تم کو کیا دُکھہ ہے۔ اُسنے میری فریاد سُنکے کہا تجھہ پر سلامتی ہو اُسنے
اپنے رومال سے میرے آنسو پونچھہ ڈالے اور مجھے سنہلی و روپہلی پوشاک پہنادی
حزقیئیل ۱۶ - ۸ - ۱۱) اُسنے میرے گلے میں زنجیر اور میرے کانوں میں بالیاں
پہنادیں اور ایک تاج میرے سر پہ رکھدیا۔ اور میرا ہاتھہ پکڑکے مجھے کہا میرے پیچھے
پیچھے چلی آ و غرض ہم چلتے چلتے ایک سنہلے پھاٹک پر پہنچے اُسنے اُسکو کھٹ کھٹایا اندر
والوں نے دروازہ کھولدیا اور میں اُسکے ساتھہ چلی چلی ایک تخت کے پاس آئی
جسپر ایک شخص بیٹھا تھا اُسنے مجھے کہا ای بیٹی مبارکباد۔ وہ جگہ مجھے روشن اور چمکتی
ہوئی ستاروں کیا آفتاب سی چمکتی ہوئی نظر آئی اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں نے وہاں
تمہارے شوہر کو بھی دیکھا اتنے میں میری آنکھہ کھل گئی۔ لیکن کیا میں ہنسی تھی +
بیشک ہنسی تو تھیں اور ایسا عمدہ خواب دیکھہ کے ہنسنا کیا کچھہ تعجب کی بات
تھی سچ تو یوں ہے کہ تمہارا خواب بہت ہی عمدہ ہوا اور امید ہے کہ جیسا تم نے پہلے حصّے

کو سچ پایا شروع کیا ہی ویسا ہی آخر کو دوسرا بھی صحیح نکلیگا۔ خدا ایکبار بولتا ہی بلکہ دو بار مگر آدمی شنوا نہیں ہوتا خواب میں رات کے رویا میں جب بھاری نیند لوگوں پر پڑتی ہی اور وہ بچھونے پر سوتے ہیں (ایوب ۳۳-۱۴ و ۱۵) جب ہم سوتے ہیں تو خدا سے باتیں کرنے کے لئے پڑے پڑے جاگنا کچھ ضرور نہیں ہی وہ سوتے میں بھی ہماری ملاقات کر سکتا ہی اور ہمکو اپنی آواز سُنا دیسکتا ہی۔ جب ہم سوتی رہتی ہیں تو اکثر ہمارے دل جاگتے رہتے ہیں اور خدا اُس دل سے مثل جاگتے ہوؤنکے طرح طرح پر کلام کر سکتا ہی یعنے وہ کلام سے یا تمثیل سے یا اشارے سے یا مثالوں سے باتیں کر سکتا ہی ✣

رحیمن نے کہا خوب میں تو اپنے خواب سے خوش ہوں کیونکہ مجھے امید ہی کہ اُسکو جلد پورا پاؤنگی۔ اور پھر ہنسونگی ✣

مسیحن نے فرمایا اب تو اُٹھنے اور اپنے کام سے واقف ہو جانے کا وقت آگیا ہی ✣

رحیمن نے کہا اگر وہ ہمیں ٹھہرنے کو کہیں تو مہربانی کر کے خوشی سے اُنکی درخواست کو منظور کر لیجئے۔ میں تو تھوڑا اور ٹھہرنا چاہتی ہوں کہ اِن چھوکریوں سے زیادہ واقف ہو جاؤں۔ دانایں اور دینداری اور الفتن کے مکھڑے مجھے بہت ہی پیارے معلوم ہوتے ہیں ✣

مسیحن بولی ہم دیکھینگے کہ وہ کیا کرتی ہیں +

غرض وہ تیار ہو کے نیچے اُتریں اور ایک نے دوسرے سے یہہ پوچھا کہو رات آرام سے گذری کچھہ تکلیف تو نہیں ہوئی +

رحیمن بولی رات بڑے مزے میں کٹی ہم نے زندگی بھر رات کو اِسطرح کا آرام نہ پایا تھا +

تب دانایں اور دیندارں نے کہا کہ اگر آپ یہاں تھوڑا اور ٹھہریں تو جو کچھہ گھر میں موجود ہی حاضر کر دیا جائیگا +

الفتن بولی یہاں ہنسی خوشی سے رہئیے۔ سو وہ راضی ہوئیں اور عنقریب ایک مہینے تک ٹکی رہیں اور سبکو باہم دیگر بہت فایدہ پہنچا۔ دانایں یہہ دیکھنا چاہتی تھی کہ مسیحن نے اپنے لڑکوں کو کس طرح کی تعلیم دی ہی اور اُس سے اجازت چاہی کہ لڑکونسے کچھہ سوال کرے۔ وہ بھی اسپر راضی ہوگئی۔ تب اُسنے یعقوب کو جو سب سے چھوٹا تھا اپنے پاس بُلا کے یہہ پوچھا +

یعقوب تم بتلا سکتے ہو کہ کس نے تم کو بنایا۔ اُس نے جواب دیا خدا باپ خدا بیٹا اور خدا روح القدس نے +

شاباش۔ اور تم کو بچاتا کون ہی +

خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا روح القدس +

شاباش۔ شاباش۔ پر بتلاؤ تو کہ خدا باپ تم کو کیونکر بچاتا ہی +

اپنے فضل سے +

خدا بیٹا کیونکر بچاتا ہی +

اپنی راستبازی اور موت اور خون اور زندگی سے +

خدا روح القدس تمہیں کیونکر بچاتا ہی +

ہمیں روشن کرنے اور نیا بنانے اور ہماری حفاظت کرنے سے +

تب دانا ئین نے مسیحن سے کہا آپ نے اپنے اپنے لڑکوں کو بہت ہی اچھی تعلیم دی ہی۔ جب کہ سب سے چھوٹے لڑکے نے ایسے جواب دیئے تو باقیوں سے سوال کرنا تو شاید کچھ ضرور نہیں ہی۔ پر خیر +

آؤ تو یوسف صاحب میں تم سے کچھ سوال کروں +

میں تو دل جان سے حاضر ہوں +

تو آدمی کیا ہی +

وہ ایک ذی عقل مخلوق ہی خدا نے اِسے ایسا ہی بنایا ہی جیسا کہ میرے بھائی نے بیان کیا ہی +

لفظ بچانے سے کیا مراد لیتے ہو +

یہہ کہ گناہ کے سبب سے آدمی نے اپنے کو غلامی اور مصیبت میں ڈالدیا ہی +

تو تثلیث سے بچائے جانے کے کیا معنی ہیں +

یہہ کہ گناہ ایسا بڑا اور زبردست ظالم ہی کہ خدا کے سوا کوئی اُسکو ہاتھ سے چھین لے نہیں سکتا ہی اور یہہ کہ خدا انسان پر ایسا مہربان ہی اور اُس کو یہانتک پیار کرتا ہی کہ اُس نے اُسکو اِس تکلیف کی حالت میں سے کھینچ کے نکال لیا ہی +

اِنسان کے بچانے میں خدا کا مقصد کیا ہی +

اُسکے نام اور فضل اور عدل کو جلال دینا اور اپنے مخلوق کو ابدی خوشی عطا کرنا +

کون بچائے جائینگے +

وہ جو اُس کی نجات کو قبول کرتے ہیں +

شاباش یوسف تمہاری ماں نے تمہیں خوب تعلیم کی ہی اور تم نے اُسکی باتیں خوب یاد رکھی ہیں +

اِس کے بعد اُس نے سموئیل نامے مسیحن کے دوسرے فرزند کو بُلایا اور اُس سے یہہ سوال کئے +

کہو سموئیل تم چاہتے ہو کہ میں تم سے سوال کروں +

جیسا آپ کو مناسب معلوم ہو۔ میں تو حاضر ہوں +



آسمان کیا ہی +

وہ ایک نہایت ہی مبارک حالت ہی اور ایک جگہ ہی اِسلئے کہ خدا وہاں رہتا ہی +

جہنم کیا ہی +

وہ نہایت ہی غم کی حالت اور جگہ ہی اِسلئے کہ گناہ اور شیطان اور موت اُسمیں رہتے ہیں +

تم آسمان پر کیوں جانا چاہتے ہو +

اِسلئے کہ وہیں خدا کو دیکھوں اور برابر اُس کی خدمت کرتا رہوں اور اِسلئے کہ وہاں مسیح کو دیکھوں اور اُسکو ابدالآباد پیار کرتا رہوں اور اِسلئے کہ میں اپنے میں روح القدس کی وہ بھرپوری پاؤں جسکو یہاں کسی طرح سے حاصل نہیں کرسکتا ہوں +

کیا خوب ـ خوب ہی سیکھا ہی +

اِس کے بعد اُسنے متی نامے سب سے بڑے لڑکے کو اپنے پاس بُلایا اور پوچھا کہو متی صاحب تم سے بھی کچھہ پوچھہ پاچھہ کروں +

میں تو ہر طرح سے راضی ہوں +

بھلا تو یہہ بتلاؤ کہ خدا سے آگے بھی کوئی شی موجود تھی +

نہیں کیونکہ خدا ازلی ہی اور پہلے دن کے شروع تک اُس کے سوا کوئی شی موجود نہ تھی کیونکہ خداوند نے چھہ دنمیں آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اُنمیں ہی پیدا کیا +

بیبل کو تم کیا سمجھتے ہو +

وہ خدا کا پاک کلام ہے +

کیا اُسمیں کوئی ایسی بات نہیں لکھی ہے جسے تم سمجھہ نہیں سکتے ہو +

اُسمیں تو بہت سی ایسی باتیں ہیں جو سمجھہ میں نہیں آتی ہیں +

جب تم کو ایسے مشکل مقام ملتے ہیں تو تم کیا کرتے ہو +

میں یہہ سوچتا ہوں کہ خدا مجھہ سے زیادہ تر دانشمند ہے۔ میں دعا بھی کرتا ہوں کہ خدا مجھہ پر اُن ساری باتوں کو ظاہر کردے جو وہ جانتا ہے کہ میری بھلائی کے لئے ہیں +

مُردوں کی قیامت کے بارے میں تمہارا کیا یقین ہے +

مجھے یقین ہے کہ جو بدن گاڑا گیا ہے وہی بدن اُٹھیگا ماہیت میں وہی پر خرابی کے ساتھہ نہیں۔ اور میں دو سبب سے اِس بات پر یقین لاتا ہوں۔ پہلے اِس سبب سے کہ خدا نے ایسا ہی وعدہ کیا ہے اور دوسرے اِسلئے کہ وہ اِس وعدے کو پورا بھی کر سکتا ہے +

تب دانایں نے لڑکوں سے کہا تم اب بھی اپنی ماں کی باتوں پر عمل کرتے ہو کیونکہ وہ تم کو زیادہ تعلیم کر سکتی ہیں۔ اور جو نیک باتیں اور لوگوں کی زبان سے سُنو اُسپر بھی دل لگا کے عمل کرو کیونکہ وہ لوگ تمہارے ہی فایدے کی خاطر اچھی اچھی

باتیں کہتے ہیں۔ اور بڑی ہوشیاری کے ساتھہ سیکھو کہ آسمان اور زمین تم کو کس بات کی تعلیم دیتے ہیں پر خاصکر اُس کتاب پر بخوبی دھیان رہے کہ جسکے مطالعہ سے تمہارے باپ نے سفر کرنے کے لئے ہدایت پائی۔ میں بھی جہاں تک ہوسکیگا جب تک تم یہاں ہو تم کو سکھلاتی رہونگی اور اگر وہ باتیں مجھہ سے پوچھا کرو جس سے تم کو دینداری میں ترقی ہو تو مجھہ کو بڑی ہی خوشی ہوگی +

جب اِن مسافروں کو یہاں ایک ہفتہ گذر گیا تو ایک شخص رحیمن کی ملاقات کو آنے لگا جو اُس کی نیک خواہی کا دم بھرتا تھا۔ اِس شخص کا نام حسِبت تھا یہہ شخص تو آدمی خاندانی تھا اور مذہب سے اُنس رکھنے کا بھی دعوی کرتا تھا لیکن دنیا سے زیادہ مانوس تھا۔ یہہ شخص رحیمن پاس دو یا تین مرتبہ آیا اور اُسپر اپنا تعشق ظاہر کیا۔ رحیمن تو دیکھنے میں خوبصورت تھی اور اِس سبب سے دلکش عورت تھی اور ہمیشہ اپنی اور دوسروں کی بھلائی کے فکر و اندیشے میں لگی رہتی تھی۔ جب آپ اپنے لئے کچھہ نہ کرسکتی تھی تو اوروں کے لئے موزے اور کپڑے بنایا کرتی اور اُنھیں محتاجوں کو دیدیا کرتی تھی۔ میاں حسِبت حیران تھے کہ وہ اِن چیزوں کو بنا بنا کے کیا کرتی ہے اور اِس سبب سے کہ اُسکو کبھی بیکار نہ پاتے تھے اُسے زیادہ پیار کرنے کا دم بھرتے تھے اور یہہ سوچا کرتے تھے کہ یہہ عورت میرے گھر کے بڑے کام آئیگی +

رحیمن نے اِسکا ذکر اُس گھر کی چھوکریوں سے کیا اور اُس شخص کا حال پوچھا

کیونکہ وہ اُس سے بخوبی واقف تھیں۔ اُنہوں نے کہا کہ یہہ آدمی ہی تو بڑا چست و چالاک اور مذہب کی اُلفت کا دم بھی بھرتا ہی لیکن نیکی کے زور کا اثر اُسپر بہت ہی کم معلوم ہوتا ہی +

یہہ سُن کے رحمین نے کہا میں تو اب اُسپر نظر بھی نہ ڈالونگی کیونکہ مجھے اپنی جان کے اوپر زحمت لینا منظور نہیں ہی +

دانایں نے جوابدیا اُسکا پست ہمت ہو جانا تو کچھہ بڑی بات نہیں ہی اگر تم اِسی کام میں جو تم نے غریبوں کے لئے شروع کیا ہی برابر لگی رہو تو وہ خود ہی جلد ہمت ہار کے الگ ہو بیٹھیگا +

جب وہ پھر رحمین کے پاس آیا تو اُسے اپنی عادت کے موافق کام میں مشغول پایا اور غریبوں کے لئے کپڑے بناتے دیکھا۔ تب تو اُس سے نرہا گیا اور یہہ پوچھا کیا تم ہر وقت کام ہی میں لگی رہتی ہو۔ اُسنے جوابدیا یا تو اپنے لئے یا اوروں کے لئے یوں ہی کام میں لگی رہتی ہوں۔ تم دن بھر میں کتنے کا کام بنا لیتی ہو۔ کہا میں یہہ کام اِسلئے کرتی ہوں کہ نیک کاموں میں غنی ہو جاؤں اور آیندہ کے لئے اپنے واسطے ایک اچھی بنیاد ڈال رکھوں تاکہ میں حیات ابدی کو لے لوں (۱ تمطاؤس ۶-۱۷-۱۹) تم انکو بنا کے کیا کرتی ہو۔ ننگوں کو پہنا دیتی ہوں۔ اِس کے سُنتے ہی اُسکا چہرہ اُداس ہو آیا اور وہ پھر اُسکے پاس نہ آیا۔ جب اُس سے پوچھا گیا کہ رحمین

پاس جانا موقوف کیوں کر دیا تو کہا لڑکی تو خوبصورت ہی لیکن اُس کا حال اچھا نہیں ہی +

جب اُسنے اُسکے پاس آنا جانا موقوف کیا تو دانایں نے کہا کیوں میں نے نہ کہا تھا کہ وہ جلد تمکو چھوڑ دیگا بلکہ اب تمہاری بُری خبر اُڑائیگا۔ کیونکہ اگرچہ وہ مذہب کا دم بھرتا ہی اور تم سے الفت ظاہر کرتا ہی تو بھی تم دونوں کے مزاج میں اتنا فرق ہی کہ تم دونوں میں ہرگز موافقت نہ آئیگی +

رحمین نے کہا میں نے اب تک یہہ بات کسی سے بھی نہیں کہی پر یقین کیجئے کہ اگر میں چاہتی تو کب کا شوہر کر چکتی لیکن میری اور اُن کی موافقت نہ آتی تھی گویا کسی نے کبھی میری صورت میں نقص نہ نکالا +

دانایں نے کہا ہمارے زمانے میں لوگ صرف رحمین کے نام پر مرتے ہیں پر تمہارے شرایط ایسے ہیں کہ بہت تھوڑے اُسکو قبول کرنے پر راضی ہو سکتے ہیں +

• رحمین نے کہا خیر اگر کوئی مجھہ سے بیاہ نہ کرے تو میں بے بیاہی مر جاؤنگی یا تو میرے شرایط میرے لئے بجائے شوہر کے ہو جائینگے کیونکہ میں اپنی طبیعت کو بدل نہیں سکتی ہوں اور میں ہرگز یہہ پیش نہ جانے دونگی کہ کوئی شخص میرا مخالف ہو کے مجھہ پر غالب آسکے۔ میری ایک بہن سخاوت نام تھی جو ایسے ہی ایک بیوقوف کو بیاہی تھی پر اُن دونوں میں کبھی موافقت نہ آئی۔ اور اِس سبب سے کہ میری بہن

غریبوں پر مہربانی ظاہر کرنے سے باز نہ رہ سکی اُس بیوقوف نے تو پہلے صلیب کے پاس اُس کی اہانت کی اور بعد اِسکے اُسکو گھر سے نکالدیا +

دانایں نے کہا یقین ہی کہ وہ مذہب کا دم بھرتا ہی رہا ہوگا +

رحیمن بولی اِس میں کیا شک ہی اور دنیا میں تو اب ایسے ہی لوگ بھرے پڑے ہیں۔ لیکن وہ میرے کام کے نہیں ہیں +

لیکن اِسوقت ایسا اتفاق ہوا کہ مسیحن کا بڑا بیٹا متی سخت بیمار ہو گیا اور اُسکے پیٹ میں بڑی درد اُٹھی۔ اُسجگہ سے قریب ہی ایک مشہور طبیب زیرک نامے رہتا تھا یہہ شخص لوگوں میں مشہور اور نیک نام تھا۔ یہہ طبیب مسیحن کی خواہش کے موافق بُلایا گیا۔ جب اُنہوں نے لڑکے کو خوب دیکھ بھال لیا تو کہا اِس لڑکے کو پیچش ہو گئی ہی۔ اور اُس کی ماں سے پوچھا اِن دنوں میں متی نے کیا کھایا کیا ہی۔ اُسنے کہا غذا تو بہت ہی لطیف کھاتا رہا ہی۔ طبیب سنے کہا اِس لڑکے نے کوئی نہ کوئی سخت چیز کھالی ہی جو اب تک تحلیل نہیں ہوئی اور بغیر علاج کے یہہ تکلیف رفع نہ ہوگی۔ اُس کو جلاب دینا چاہیئے نہیں تو وہ مرجائیگا +

سموئیل اُسکا بھائی بولا ماں وہ کیا چیز تھی جو اِس راہ کے سر پر پھاٹک سے نکلتے ہی ہمکو ملی تھی میرے بھائی سنے اُس کو اُٹھا کے کھا لیا تھا۔ آپ کو

یاد ہوگا کہ بائیں ہاتھہ پر ایک باغ ملا تھا اور درختوں کی ڈالیاں دیوار پر سے لٹک رہی تھیں اُسی کا پھل بھائی نے توڑ کے کھا لیا تھا +

مسیحن بولی سچ سچ اُسنے وہ پھل تو کھایا تھا میں نے اُس لڑکے کو منع بھی کیا تھا پر اُسنے کھا ہی لیا +

طبیب نے کہا مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ اُسنے کوئی سخت چیز ضرور کھائی ہے اور وہ پھل نہایت ہی مضر ہے۔ وہ تو بعلزبوب کے باغ کا پھل ہے۔ مجھے تعجب یہہ ہے کہ کسی نے تمکو یہہ نہیں بتلایا اُس پھل کو کھا کے تو بہتیرے مر گئے ہیں +

یہہ سُنکے مسیحن رونے لگی اور بولی افسوس یہہ لڑکا کیسا بُرا ہے اور میں بھی کیسی بیہوش ماں ہوں۔ ہائے میں اپنے لڑکے کے لئے کیا کروں +

طبیب نے اُسے دلاسا دے کے کہا اپنے کو بہت پریشان مت کرو لڑکا چنگا ہو جائیگا لیکن اُسکو قے اور دست کی دوا دینی پڑیگی +

مسیحن نے کہا صاحب جو ہو سو ہو آپ تا مقدور اُسکا علاج کیجئے +

اُسنے پہلے اُسے ایک جلاب دیا پر اُس سے اُسکا شکم خوب صاف نہ ہوا اِس جلاب میں بکری کا خون کلور کی راکھہ اور زوفا کا عرق تھا (عبرانیوں ۹-۱۳ و ۱۹ و ۱۰-۱-۴) تب اُسنے ایک دوسرا جلاب تیار کیا۔ یہہ جلاب مسیح کے گوشت اور لہو سے بنا تھا (یوحنا ۶-۵۴-۵۷ و عبرانیوں ۹-۱۴) اِسکی گولیاں بنی ہوئی

عقیں جن میں دو ایک وعدہ اور تھوڑا سا نمک ملا ہوا تھا (مرقس ۹-۴۹) یہہ گولی ایک خوراک میں تین تین توبہ کے آنسو کے پانی کے ساتھہ کھانی تھی اور ساتھہ اُس کے فاقہ کرنا ہوتا تھا +

جب یہہ گولی اُس لڑکے کے پاس لائی گیٔ تو اُسنے اُسکو کھانا نہ چاہا اگرچہ مارے درد کے ناک میں دم آرہا تھا۔ طبیب نے کہا اِسکو کھالو۔ لڑکے نے کہا میرا شکم اِسکو قبول نہ کریگا۔ اُس کی ماں نے کہا کھالو۔ لڑکا بولا مجھے قے ہو جائیگی مسیحن نے طبیب سے پوچھا صاحب اِسکا مزہ کیسا ہے۔ طبیب نے کہا مزہ تو اچھا ہے۔ مسیحن نے گولی کو اُنگلی سے لگا کے اپنی زبان پر رکھہ لی اور مزہ لے کے بولی متی یہہ گولی تو شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اگر تجھکو تیری ماں اور بھائی اور رحمین اور تیری جان پیاری ہے تو اِسکو کھالے۔ غرض بہت کچھہ ناک بھوں چڑھا کے چھوٹی سی دعا کے بعد وہ اُسکو کھا گیا اور اُسنے اپنا اچھا اثر دکھلا دیا۔ وہ خوب سویا اُسکا بدن گرم ہوا یا خوب پسینا نکلا اور اُس کی پیچش جاتی رہی۔ غرض کہ وہ تھوڑی دیر میں اُٹھہ بیٹھا اور لکڑی لیکے ٹہلنے پھرنے لگا اور کمرے کمرے گھوم گھوم کے دانایں اور دینداراں اور اُلفتن سے اپنی بیماری اور تندرستی کی بات چیت کرنے لگا +

جب اُس لڑکے کو آرام ہو گیا تو مسیحن نے طبیب سے پوچھا صاحب آپ اپنی مہربانی اور تکلیف کی اجرت کیا لینگے اُسنے کہا کہ آپ طبیبوں کے مدرسہ کے

مہتمم کو اُن کے قانون کے مطابق جو کچھ مقرر ہی اجرت دیدیجئے گا (عبرانیوں ۱۳-۱۱-۱۵)

پر حسیر یہہ تو فرمائے کہ یہہ گولی اور بھی کسی کام آتی ہی

طبیب نے کہا یہہ گولی ہر مرضوں میں کام آتی ہی مسافروں کے سارے دُکھہ دردوں کو دور کر دیتی ہی اور اگر اچھی طرح سے تیار کیجائے تو وہ جب تک رہے برابر کام دیسکتی ہی

تو مہربانی کر کے اِسکی بارہ ڈبئیں تیار کر دیجئے کیونکہ اگر یہہ پاس رہیں تو کوئی اور دوا کام میں نہ لاؤنگی

اِس سے نہ صرف بیمار ہی چنگے ہوتے ہیں بلکہ اُنسے مرض بھی پاس نہیں آنے پاتا۔ بلکہ اِسکا فایدہ یہانتک ہی کہ اگر وہ مناسب طور پر استعمال میں آئے تو آدمی ہمیشہ تک زندہ رہسکتا ہی (یوحنا ۶-۵۸) لیکن جیسا میں بتلاؤں اُسی طور پر دینا اگر اور طور سے دیجائیگی تو کچھہ فایدہ نہ کریگی۔ سو اُس طبیب نے مسیحن کو اُسکے اپنے اور لڑکوں کے اور رحمین کے لئے گولیاں دیدیں اور متی سے یہہ کہکے خبردار آیندہ کو کبھی سیریں نہ کھانا اور اُنہیں بوسہ دیکے وہاں سے رخصت ہو گیا

اِس بات کا ذکر ہو چکا ہی کہ دانایں نے لڑکوں سے کہدیا تھا کہ اگر تم کو کسیوقت کوئی فایدہ مند سوال کرنا ہو تو کرنا کہ اُنکا مشکل حل ہو جائیگا

چنانچہ متی سنے جو بیمار ہو گیا تھا اُس سے پوچھا کہ دوا چکھنے میں اکثر کڑوی کیوں ہوتی ہی +

اُسکو اِسکا سبب یہہ بتلایا گیا کہ یہہ اِسلئے ہی تاکہ ظاہر ہو جائے کہ جسمانی طبیعت کے لوگ خدا کے کلام اور اُس کی تاثیرات کو ناپسند کرتے ہیں +

س - اگر دوا سے فایدہ ہوتا ہی تو اُس سے دست و قی آنیکا کیا سبب ہی +

ج - اِسکا سبب یہہ ہی کہ ثابت کرے کہ جب کلام اپنا موثر کام کرتا ہی تو دل اور جان کو پاک کر دیتا ہی - کیونکہ بدن و جان دونوں پر اُسکا اثر ہوتا ہی +

س - آگ کے دھوئیں کے اوپر چڑھنے اور سورج کی کرنوں کے نیچے آنے سے ہم کیا تعلیم لے سکتے ہیں +

ج - دانا ین سنے کہا آگ کے دھوئیں کے اوپر چڑھنے سے ہمکو یہہ تعلیم لینی چاہئے کہ ہم کو بھی بڑی سرگرمی اور گرم جوشی سے آسمان پر چڑھنا واجب ہی اور سورج کی کرنوں کے نیچے آنے سے ہمکو یہہ سیکھنا چاہئے کہ اِس دنیا کا نجات دینیوالا اگرچہ بلند و بالا ہی تو بھی اپنے فضل اور اپنی محبت کو ہم پر اِس جہان میں آشکارا کرتا ہی +

س - بدلی پانی کہاں سے لاتی ہی +

ج - سمندر سے +

س۔ اِس سے ہم کیا سیکھہ سکتے ہیں +

ج۔ کہ خادم الدینوں کو چاہئے کہ خدا کی طرف سے تعلیم لائیں +

س۔ بادل پانی کو زمین پر کیوں گرا دیتے ہیں +

ج۔ کہ ہم اِس سے یہہ سیکھیں کہ اِنجیل کے خدمتگذار خدا کا جو کچھہ حال جانتے ہیں اُسکو دنیا کے لوگوں پر ظاہر کریں +

س۔ آفتاب کے وسیلے سے آسمان پر دھنش کیوں بنجاتا ہی +

ج۔ تاکہ ہمکو بتلائے کہ خدا کے فضل کا عہد مسیح کے وسیلے ہم سے قایم کیا جاتا ہی +

س۔ پانی کے چشمے سمندر سے زمین میں ہو کے کیوں بہتے ہیں +

ج۔ تاکہ ہم یہہ سیکھیں کہ خدا کا فضل مسیح کے بدن سے ہو کر ہمارے لئے نکلتا ہی +

س۔ بعض بعض چشمے پہاڑ کی بلندیوں پر سے کیوں نکلتے ہیں +

ج۔ تاکہ ہم کو یہہ سکھلائیں کہ فضل کی روح اکثر زبردست اور ذی مقدور لوگوں میں اور ساتھہ ہی اُسکے غریب اور فروتن دل والوں میں بھی جاری ہو گی +

س۔ بتی آگ سے کیوں جل اُٹھتی ہی +

ج - اِسلئے کہ ہم یہہ تعلیم پائیں کہ اگر فضل ملکے اور پر سوزاں نہ ہو تو ہم میں زندگی کی حقیقی روشنی نہیں آسکتی ہی +

س - بتی کی روشنی کو قایم رکھنے کے لئے بتی اور تیل کیوں جل جاتے ہیں +

ج - اِسلئے کہ ہم سکھیں کہ خدا کے فضل میں قایم رہنے کے لئے ہمیں تن من سے مشغول و مصروف رہنا چاہئے +

س - حواصل اپنے سینے کو اپنی چونچ سے کیوں چھید ڈالتی ہی +

ج - اسلئے کہ اپنے بچّوں کو اپنے لہو سے پالے اور اِس سے ہم یہہ سکھیں کہ ہمارا مبارک منجی یعنے مسیح اپنے لوگوں کو یہاں تک پیار کرتا ہی کہ اُنکو اپنا لہو بہا کے موت سے بچایا ہی +

س - مرغ کے بانگ دینے سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں +

ج - پطرس کے گناہ اور اُس کی توبہ کو یاد کرنا - مرغ کے بانگ دینے سے دن کی آمد کی بھی خبر ملتی ہی - اِسلئے چاہئے کہ اُسکے بانگ دینے سے قیامت کے پچھلے اور خوفناک دن کو یاد رکھیں +

اِس عرصے میں اُنکو وہاں رہنے کی ایک مہینے کی میعاد پوری ہوگئی سو اُنہوں نے گھر والوں سے کہا کہ اب تو یہاں سے رخصت ہونے کا موقع آگیا ہی سو اب چلنا چاہئے - یوسف نامے مسیحن کے ایک لڑکے نے اپنی ماں سے کہا مناسب ہی

کہ آپ رازکشا کے مکان پر آدمی بھیجکے اُنسے یہہ درخواست کریں کہ وہ مہربانی کرکے بہادر کو ہماری رہنمائی کے لئے ہمارے پاس بھیجدیں۔ اُسکی ماں نے کہا شاباش بیٹے میں تو بالکل بھول گئی تھی۔ غرض کہ اُسنے ایک درخواست تیار کی اور بیدار نامے دربان کی منت کی کہ اِسکو کسی قابل شخص کے ہاتھہ میرے دوست رازکشا کے پاس بھجوا دیجئے۔ اُس درخواست کو پڑھکے اور مطلب معلوم کرکے اُسنے یہہ کہلا بھیجا کہ اُنسے جاکے کہدو کہ میں اُسکو بھیجدونگا +

جبکہ اُس گھر والوں نے مسیحن کے آگے بڑھنے کے ارادہ کی خبر پائی تو اُنہوں نے کل گھر کے لوگوں کو جمع کیا کہ سب ملکے بادشاہ کا شکریہ ادا کریں کہ اُسنے ایسے فایدہ مند مہمان ہمارے پاس بھیجدئے۔ اور اِس سے فراغت کرکے اُنہوں نے مسیحن سے کہا کہ ہم اپنی عادت کے موافق آپ کو ایسی چیزیں دکھلائینگے کہ جسپر راہ میں آپ کا غور لگا رہیگا۔ غرض کہ وہ اُن سب کو ایک حجرے میں لے گئیں اور اُنکو وہ پھل دکھلایا جو حوا نے کھایا تھا اور اپنے شوہر کو بھی کھلایا تھا جسکے کھانے کے باعث سے وہ دونوں باغ عدن (یعنے فردوس) سے نکالدئے گئے تھے اور اُن سے پوچھا کہ بتلاؤ تو یہہ کیا ہے۔ مسیحن نے کہا میں نہیں کہہ سکتی ہوں کہ وہ کھانے کے چیز ہے یا کہ زہر ہے۔ پر اُنہوں نے اُس کی کیفیت کھولکے بیان کردی اور وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کے متعجب ہوگئی (پیدایش ۳-۶ و رومیوں ۷-۲۴) +

تب وہ اُنکو ایک اور جگہ میں لائیں اور اُن کو یعقوب کی سیڑھی دکھلائی (پیدایش ۲۸-۱۲) اُسوقت چند فرشتے اُسپر سے اوپر کو چڑھ رہے تھے۔ سو مسیحی اور اُسکی ساتھی اُن فرشتوں کا اوپر چڑھنا دیکھتی رہیں۔ جب وہ وہاں سے کوئی دوسری جگہہ دیکھنے کو اُنہیں لیچلیں تو یعقوب نے اپنی ماں سے کہا مہربانی کر کے یہاں ذرا اور ٹھہر جائیے کیونکہ یہہ تو ایک عجیب منظر ہی۔ غرض وہ ٹھہر گئے اور اُس خوشنما منظر سے اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرتے رہے (یوحنا ۱-۱۵) ❖

اِسکے بعد وہ ایک اور جگہ میں آئے جہاں ایک سونے کی زنجیر لٹک رہی تھی۔ اُنہوں نے مسیحی سے کہا کہ اسکو اُتار لیجیے کیونکہ آپ کو اِسے اپنے ساتھ رکھنا ہی اور نہایت ضرور ہی کہ آپ اُسکو جو پردے کے اندر ہی خوب مضبوطی سے تھامبھے رہیں (عبرانی ۶-۱۹) اور اگر مخالف ہوا ملے تو پائدار کھڑے رہسکیں (یوئیل ۳-۱۶) وہ اُسکو پاکے خوش ہوگئیں ❖

بعد اِسکے وہ اُنکو اُس پہاڑ پر لائیں کہ جسپر ہمارے آبا ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان کیا تھا اور اُنکو وہ قربانگاہ اور لکڑی اور آگ اور چھُری دکھلائی کیونکہ وہ اُسوقت تک وہاں موجود تھے (پیدایش ۲۲-۱۹) اِسکو دیکھہ کے اُنہوں نے اپنے ہاتھہ اُٹھائے اور اپنے تئیں مبارک کہا اور بولے اِس بزرگ میں خدا کی کیسی محبت اور اپنی نسبت کیسا انکار پایا جاتا ہی ❖

یہہ سب کچھہ دکھلا کے دانایں اُنکو اُس خانے کے ایک کمرے میں لائی جہاں ایک جوڑا بہت عمدہ باجا رکھا تھا اور اُس نے وہاں بیٹھہ کے اِس گل دیدہ کو ایک بہت عمدہ غزل مین بجا کے سب کو باغ باغ کر دیا +

اِتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور دربان نے جو دروازہ کھولا تو دیکھا کہ میاں بہادر موجود ہیں جب وہ اندر آیا تو سب مارے خوشی کے اُچھل پڑے کیونکہ اُنکو یاد آ گیا کہ اُسنے کیونکر اُس مہیب خونی دیو کو قتل کیا تھا اور اُنکو شیروں سے بچا لیا تھا +

تب بہادر نے مسیحن اور رحیمن سے کہا کہ میرے آقا نے آپ دونوں کے لئے ایک ایک بوتل شربت مفرح اور کچھہ بھونا ہوا اناج اور دو انار بھیجے ہیں۔ اور لڑکوں کے لئے کچھہ انجیر اور کشمش دی ہی تا کہ تم راہ میں تازہ دم ہو جاؤ۔ غرض کہ وہ سفر کے لئے تیار ہوئیں اور دانایں اور دیندارن اُنکے ساتھہ ہوئیں۔ جب وہ پھاٹک پر آئیں تو مسیحن نے دربان سے پوچھا کہ ہے کوئی شخص اِدھر سے حال میں بھی گذرا ہی۔ اُسنے کہا نہیں لیکن کچھہ عرصہ ہوا کہ ایک آدمی آیا تھا جس نے یہہ خبر دی کہ جس راہ میں آپ چلتے ہیں اُس میں شاہراہ پر ایک بڑی چوری ہو گئی تھی لیکن وہ چور پکڑے گئے اُنکا مقدمہ ہو رہا ہی اور اُنپر جلد قتل کا حکم لگنیوالا ہی۔ یہہ سُنکے

مسیحن اور رحیمن ڈر گئیں پر متی سے نے کہا ماں جب تک بہادر ہمارے ساتھ ہے تب تک کیا غم ہے +

تب مسیحن نے دربان سے کہا میں آپ کی اُن ساری مہربانیوں کا جو کہ ہم سب پر کی ہیں آپ کی بڑی احسانمند ہوں میں نہیں جانتی ہوں کہ اِسکا عوض آپکو کیا دوں پر مہربانی کر کے یہہ قبول کیجئے اور ایک اشرفی اُس کے ہاتھ رکھدی۔ اُسنے جھک کے سلام کیا اور کہا ہمیشہ اُجلا لباس پہنے رہ اور اپنے سر کو چکناہٹ سے خالی نہ رکھہ (واعظ ۹ - ۸) ای کاش کہ (رحیمن) جئے اور نہ مرے اور اُسکے (کام) تھوڑے نہ ہوں (استثنا ۳۳ - ۶) اور لڑکوں سے اُسنے کہا جوانی کی شہوتوں سے دور بھاگو اور اُن سب کے ساتھہ جو پاکدل سے خداوند کا نام لیتے ہیں راستبازی اور ایمان اور محبت اور صلح کی پیروی کرو (۲ تمطاؤس ۲ - ۲۲) تب تم اپنی ماں کا دل خوش رکھوگے اور سب نیک آدمی تمہاری تعریف کرینگے۔ سو وہ دربان کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے رخصت ہوئے +

چھٹواں باب

مسیحن اور اُسکے ہمراہی مسافروں کے پستی کی وادی میں سے گذر کے موت کے

سائے کی وادی میں آنے اور اُن کے وہانسے سلامت بچ کے نکل آنے کی کیفیت

اب میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ وہ سب آگے بڑھی چلی گئیں اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئیں۔ یہاں دیندارن کو جو خیال آگیا تو گھبرا کے بولی افسوس میں تو وہ لانا بھول گئی جسے مسیحن اور اُس کے ہمراہیوں کو دینا چاہا تھا۔ سو میں لانے کو جاتی ہوں۔ وہ دوڑی ہوئی چلی گئی اور اُسکو لے آئی۔ جب وہ وہاں سے چلی گئی تھی تو مسیحن کے کان میں دہنے ہاتھ کیطرف ایک کُنج میں سے عجیب طرح کی خوش آواز سُننے میں آئی۔ اُس نے جو کان لگا کے سُنا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا آپس میں سوال و جواب ہو رہا ہی اور باتیں بہت ہی پُرمضمون اور شیریں ہو رہی ہیں۔ سو اُسنے دانا ین سے پوچھا یہہ عمدہ راگ کی آواز کہاں سے آتی ہی (غز الغزلات ۲-۱۱ و ۱۲) اُسنے کہا کہ یہہ تو اِس ملک کے دیہات کی چڑیوں کی آوازیں ہیں وہ اِن راگوں کو کبھی کبھی بہار کے ایام میں گاتی ہیں جبکہ پھول پھولتے اور آفتاب خوب چمکتا ہی اور تب تو تمام دن اُنکی آوازیں سُننے میں آتی ہیں۔ میں تو اکثر اُنکا گانا سُننے کو نکلجاتی ہوں بلکہ کبھی کبھی اُنکو گھر میں بھی پال لیتی ہوں۔ جب

ہم اُداس ہوتی ہیں تو اُن کے سبب سے خوب جی بہلتا ہی اور یہہ بہار آ جنگل اور کل باغات گونج اُٹھتے ہیں اور اِن سُنسان جگہوں کو ایسا دل پسند بنا دیتی ہیں کہ وہاں ہی رہنے کو جی چاہتا ہی +

اِس عرصے میں دیندارن بھی پھر لوٹ آئی۔ اور اُسنے مسیحن سے کہا دیکھئے میں اُن سب چیزوں کا جو آپ نے میرے مکان پر دیکھی تھیں ایک نقشہ لے آئی ہوں تاکہ جب بھولنے لگو تو اُس کے دیکھنے سے تم کو وہ ساری چیزیں یاد آجائیں اور تم کو تعلیم اور تسلی ملے +

اب وہ پستی کی وادی میں اُترنے لگے۔ وہ پہاڑ تو کسیقدر کھڑا تھا اور راہ پھسلتی تھی لیکن وہ سب پانوں سمبھال سمبھال کے رکھتی تھیں غرض کہ سلامت اُتر آئیں جب وہ اِس وادی میں آگئیں تو دیندارن نے مسیحن سے کہا یہی جگہ ہی جہاں کہ تمہارے شوہر کی بلا کو نامے دُشٹ سے مٹھبھیڑ ہوئی تھی یقین ہی کہ تم نے بھی یہہ بات سُنی ہوگی۔ لیکن پست ہمت مت ہونا جب تک بہادر تمہارا ہادی اور رہبر ہی تب تک کیا غم ہی مجھے یقین ہی کہ تمہارا حال اچھا ہی رہیگا۔ غرض کہ دانا بی اور دیندارن ان سب کو بہادر کو سپرد کر واپس آئیں اور بہادر آگے آگے اور یہہ سب اُسکے پیچھے پیچھے چلیں +

بہادر نے کہا اِس وادی میں کوئی بات ڈرنیکی نہیں کیونکہ اگر ہم اپنے سر پر آپ

زحمت نہ لیں تو یہاں کوئی شے ایسی نہیں ہے کہ جس سے ہمکو نقصان پہنچ سکتا ہے - سچ
تو ہے مسیحی کی یہاں بلاکو سے خوب ہاتھا پائی ہوئی تھی لیکن وہ جو یہاں سے اُترتے
ہوئے پھسل پڑا تھا اُس کے سبب سے یہہ کشتی ہو گئی تھی اِسلئے کہ جو لوگ
اِس راہ میں پھسلتے ہیں اُنکو یہاں لڑنا بھی ہوتا ہے - بلکہ اِسی سبب سے یہہ وادی اسقدر
بدنام ہے کیونکہ جب عوام لوگ یہہ سُنتے ہیں کہ کسی شخص پر کسی جگہ میں کوئی آفت پڑی
تو یہہ سمجھتے ہیں کہ اِسجگہ پر بھوت لگتے ہیں پر افسوس کہ اُنھیں کے کردار کے سبب
سے اُنپر یہہ آفتیں آتی ہیں - میری سمجھ میں اِس وادی سے زیادہ پھلدار کوئی
دوسری جگہ نہیں ہے اور مجھے خوب یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی نشان ایسا ہوگا کہ
جس سے معلوم ہو جائیگا کہ مسیحی یہاں ایسی آفت میں کیوں پڑ گیا تھا پر دیکھئے جو
اُسکا پتا لگ جائے ؞

تب یعقوب نے اپنی ما سے کہا وہ ایک کھمبھا سا کچھہ نظر آتا ہے اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اُسپر کچھہ لکھا ہوا ہے آؤ چلکے دیکھیں - جب وہ وہاں آئے تو اُسپر یہہ لکھا
دیکھا جو یہاں آئے وہ مسیحی کے راہ میں پھسلنے اور جو کشتی اُس سے اِسمقام پر ہوئی اُسکے
سبب سے ہوشیار ہو جائے - بہادر نے کہا میں کہتا نہ تھا کہ کوئی نہ کوئی نشان
یہاں ضرور ہی ہوگا کہ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ مسیحی یہاں ایسی مشکل میں کیوں پڑ گیا
تھا - اور مسیحن سے بولا کہ مسیحی کو اُن لوگوں سے جنکا گذر اِدھر سے ہوا زیادہ تر

تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ پہاڑ پر چڑھنا اُسپر سے اُترنے سے زیادہ آسان ہی اور اِس اطراف کی بہت تھوڑی سی پہاڑیوں کی نسبت یہہ کہا جاسکتا ہی لیکن اب اُسکا ذکر موقوف کرینگے کیونکہ وہ تو اب امن و امان میں ہی اور اپنے دشمن پر بہادرانہ طور پر فتح بھی پالی ہی۔ کاش وہ جو آسمان پر سکونت کرتا ہی ہمکو یہہ بخشے کہ جب ہم اُس کی مانند آزمائے جائیں تو ہمارا حال اُس سے بدتر نہ ہو ✦

لیکن ہم اِس پستی کی وادی کا پھر بیان کرینگے۔ اِس اطراف میں اِس سے افضل اور پھلدار کوئی جگہ نہیں ہی۔ یہاں کی زمین زرخیز ہی اور اُس میں جیسا تم دیکھتے ہو بہت سے سبزہ زار ہیں بلکہ اگر کوئی آدمی یہاں گرمی کے موسم میں بھی آئے جیسا کہ ہم اب آئے ہیں اور اگر وہ اپنی آنکھہ کے دیکھنے سے خوش ہو سکتا ہی تو اغلب ہی کہ بہت سی چیزوں میں بڑی خوش نمائی دیکھہ سکیگا۔ دیکھئے یہہ وادی کیسی سبز ہی اور سوسنوں سے کیسی خوبصورت معلوم ہوتی ہی (غزل الغزلات ۲-۱) میں کئی مزدوروں سے واقف ہوں جو اِس پستی کی وادی میں بہت عمدہ عمدہ ریاستوں کے مالک ہیں اِسلئے کہ خداوند مغروروں کا مقابلہ کرتا ہی پر فروتنوں کو اپنا فضل عطا کرتا ہی (یعقوب ۴-۶ و ۱ پطرس ۵-۵) یہاں کی زمین نہایت ہی پھلدار ہی اور یہاں کثرت سے غلہ پیدا ہوتا ہی اکثروں نے یہہ بھی چاہا ہی کہ کاش



ہمارے باپ کے مکان کی راہ یہیں ختم ہو جاتی کہ پہاڑوں کا چڑھنا اُترنا موقوف ہو جاتا لیکن راہ تو یہی ہے اور اُسکا خاتمہ بھی ہے +

وہ یوں ہی باتیں کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُنکو ایک لڑکا اپنے باپ کے گلے چراتا ہوا نظر آیا۔ وہ تو بہت ہی سادے کپڑے پہنے ہوئے تھا لیکن اُسکا چہرہ سرخ سفید تھا اور اکیلا بیٹھا ہوا گیت گا رہا تھا۔ بہادر نے کہا سنو تو یہہ لڑکا کیا گاتا ہے۔ اُنہوں نے جو کان لگایا تو کچھ ایسا سننے میں آیا +

جو ہیں پست اُن کو غم ہے کیا + عجز میں فخر کا نہیں گذارا
دل سے فروتن جو کوئی ہوگا + خدا اسے مدد کو پائے گا
میں ہوں قانع اپنے حال سے + تھوڑا یا بہت ہو سب مجھے
قانع رہوں اپنے حال سے + نجات ایسوں کی ہے تجھہ سے
بھرپوری ایسے لوگوں کی + رہرو کو ہے ثواب صحیح
پر خوشی اور مبارکی + ہر دو جہان کی ہے صحیح

بہادر نے پوچھا تم نے سنا یہہ لڑکا بڑی خوشی کے ساتھہ زندگی کرتا ہے اور اُس کے جی کو ایسا چین ہے کہ ریشم اور مخمل پوش لوگوں کو بھی اسقدر اطمینان اور امن حاصل ہونا محال ہے۔ پر خیر +

ہمارے آقا کا اِس وادی میں پہلے ایک مکان تھا اور وہ یہاں رہنا بہت

پسند کرتا تھا۔ اِن سبزہ زاروں میں چلنا پھرنا اُسکو بہت ہی بھاتا تھا اِسلئے کہ ہوا کو خوشگوار پاتا تھا۔ علاوہ اِسکے وہ غل شور سے بھی بچا رہتا تھا اور اِس زندگی کی تکلیفوں سے آرام پاتا تھا۔ بستیوں میں تو غل شور اور ہو ہا لگا ہی رہتا ہی صرف پستی کی وادی ہی وہ سنسان اور بخلیش جگہ ہی۔ یہاں ہی بیٹھہ کے آدمی خوب سوچ و فکر کر سکتا ہی۔ اِس وادی میں سوا مسافروں کے اور کسی کا گذر کہاں۔ اور اگرچہ مسیحی کی یہاں بلا کو سے ملاقات اور خوب مٹھبھیڑ بھی ہوئی تاہم یہہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ یہاں آگے لوگوں کی فرشتوں سے ملاقات ہوگئی ہی (ہوسیع ۱۲-۴ و ۵) اُن کو یہاں موتیاں ملی ہیں (متی ۱۳-۴۶) اور یہیں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں اُنکے ہاتھہ لگ گئی ہیں (امثال ۸-۳۵) +

اور کیا میں نے یہہ کہا تھا کہ اگلے وقتوں میں یہاں ہمارے آقا کا ایک گھر تھا اور یہاں چلنا پھرنا اُسکو بہت پسند تھا تو اُس کے شامل حال میں یہہ بھی کہا چاہتا ہوں کہ اُن لوگوں کے لئے جو کہ یہاں آنا پسند کرتے ہیں اُس نے کچھہ سالیانہ مقرر کر دیا ہی اور یہہ اُن کے راہ خرچ کے لئے اُنکو عین وقت پر ملجایا کرتا ہی +

جب وہ کچھہ آگے بڑھے تو مسیحن کے بیٹے سموئیل نامے نے بہادر سے پوچھا صاحب آپ کے کہنے سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ میرے والد سے اور بلا کو سے

یہاں کشتی ہوئی تھی پر یہہ تو بتلائے کہ وہ کون سے مقام پر لڑے تھے یہہ وادی تو بہت ہی لمبی چوڑی معلوم ہوتی ہی *

بہادر نے کہا یہاں سے تھوڑی دور آگے سبزی فراموشی کے اُس پار ایک تنگ مقام پر یہہ لڑائی ہوئی تھی - اس کے برابر خطرناک کوئی دوسری جگہ اِس اطراف میں نہیں ہی - کیونکہ اگر کسیوقت کوئی مسافر اس آفت میں مبتلا ہو تو اُسوقت ایسا ہوتا ہی کہ جب وہ اپنی پائی ہوئی نعمتوں کو اور اُس کی نسبت اپنی بے لیاقتی کو بھول بیٹھتے ہیں - اِسی مقام پر اور لوگ بھی بڑی مشکل میں پڑ پڑ گئے تھے - لیکن اُسجگہ پر پہنچکے اُسکا پھر چرچہ کرینگے کیونکہ مجھے یقین ہوتا ہی کہ اِس لڑائی کی یادگاری کے لئے کسی طرح کا نشان ضرور ہی ملجائیگا *

رحمین نے کہا یہاں تو میں بہت ہی خوش ہوں یہہ جگہ ہر طرح سے میری طبیعت کے موافق ہی - مجھے ایسی جگہیں نہایت پسند آتی ہیں جہاں گاڑیوں کی گھڑگھڑاہٹ اور آدمیونکی ہڑبڑاہٹ کی آواز سُننے میں نہیں آتی ہی - یہاں پر آدمی بیروک ٹوک اِسبات کے اوپر فکر کر سکتا ہی کہ میں کون ہوں کہاں سے آیا ہوں اور کیا کیا ہی اور بادشاہ نے مجھے کس لئے بُلایا ہی - یہاں آدمی سوچ سوچ کے اپنا دل توڑ کے اُسکو یہانتک نرم کر سکتا ہی کہ اُس کی آنکھیں حسبون کے حوضوں کی مانند ہو جا سکتی ہیں (غزل الغزلات ۷ - ۴) وہ جو اِس بُکا کی وادی سے گذر کرتے ہیں اُسے ایک

چشمہ بنا دیتے ہیں اور یہاں آسمان کے پانیوں سے تالاب بھی بھرے ہیں۔ یہہ
وہ وادی ہی کہ جہاں سے بادشاہ اپنے لوگوں کو اُن کے تاکستان عطا کریگا اور
وہ جو اِسمیں سے گذر کرتے ہیں مارے خوشی کے گاتے جائینگے جیسا کہ مسیحی نے
اُسوقت گایا تھا کہ جب ملاکو کے ہاتھہ سے اُسکی جان بچی تھی (زبور ۸۴ - ۵ - ۷
و ہوسیع ۲ - ۱۵) +

بہادر بولا سچ ہی میرا اِس وادی سے کئی بار گذر ہوا ہی اور میں اِس جگہ کے
برابر اور کہیں خوش نہیں رہا ہوں۔ میں نے بہت سے مسافروں کو اِس راہ سے
نکالا ہی اور اُنسے بھی یہی بات سُنی گئی۔ بادشاہ نے کہا ہی کہ میں اُس شخص پر نگاہ
کرونگا جو غریب اور شکستہ دل ہی اور میرے کلام سے کانپ جاتا ہی (یسعیاہ
۶۶ - ۲)

اب وہ مسیحی کی کشتی کے مقام پر پہنچ گئے۔ تب بہادر نے مسیحن اور اُسکے
لڑکوں اور رحیمن سے کہا یہہ وہ جگہ ہی مسیحی اِسمقام پر کھڑا تھا اور ملاکو نے سامھنے
سے آکے اُسپر وار کی۔ بلکہ جیسا میں نے تم سے کہا تھا یہہ دیکھو مسیحی کے لہو کے
داغ اب تک اِن پتھروں پر پڑے ہیں اور یہہ دیکھو ملاکو کے ہتھیار کے ٹوٹے ہوئے
ٹکڑے بھی جا بجا پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھو اُنکی کشتی کے وقت کے نشان زمین پر کیسے
بنے ہیں بلکہ اُن کے واروں کی شدت سے پتھروں کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہیں یہاں

مسیحی نے سچ مچ بڑی مردانگی دکھلائی اور آپ کو رستم کر دکھلایا۔ جب بلا کو میں زیادہ تاب نہ رہی تو وہ موت کے سائے کی وادی کی طرف بھاگ نکلا ہم بھی تھوڑی دیر میں اُس وادی میں آجائینگے ۔ دیکھو وہ ایک لاٹ نظر آتی ہے جسپر اِس لڑائی اور مسیحی کے فتح پانے کا حال لکھا ہوا ہے تاکہ اُسکا شہرہ سارے عالم میں پھیلتا رہے ۔ اُن لوگوں نے دوڑکے اُس لاٹ کو بھی دیکھ لیا اور اُسپر کی کیفیت پڑھ لی +

اِسجگہ سے نکل کے وہ لوگ موتکے سائے کی سرحد پر آنے لگے ۔ یہہ وادی اِس پچھلی وادی سے زیادہ لمبی تھی اور اُس میں بُری بُری چیزیں کثرت سے بھری پڑی تھیں چنانچہ بہتوں نے اُس جگہ کی نسبت اِسی طرح کی گواہی دی ہے لیکن یہہ عورتیں اور لڑکے اُس میں سے سلامت نکل آئے کیونکہ اُسوقت روز روشن تھا اور بہادر اُنکا رہبر تھا +

جب وہ اِس وادی میں پہنچے تو اُنکو مرتے ہوئے آدمیوں کا سا کراہنا بہت سُننے میں آیا بلکہ اکثروں کو تکلیف کی وجہہ سے واویلا کرتے سُنا ۔ اِس سے لڑکے تو کانپ گئے اور عورتوں کے چہرے بھی زرد ہو گئے لیکن بہادر نے اُن سے کہا ہمت نہ ہارو +

جب وہ کچھہ آگے بڑھے تو اُنکو زمین ہلتی سی معلوم ہوئی گویا کہ وہاں زمین

خالی تھی اور سانپوں کی پھپکاری کی سی آوازیں بھی سننے میں آئیں لیکن اُنہوں نے کچھہ دیکھا نہیں۔ لڑکوں نے پوچھا کیا ابھی یہہ غم کی جگہ طے نہیں ہوئی بہادر نے کہا گھبراؤ مت پانوں خوب سنبھال سنبھال کے رکھو تا کہیں پھندے میں نہ پھنس جاؤ*

یعقوب تو مارے ڈر کے بیمار سا ہو گیا پر اُس کی ماں نے اُسکو وہ شربت پلا دیا جو راز کشا کے مکان سے لائی تھی اور دانا حکیم کی تین گولیاں بھی اُسے کھلا دیں سو اُس لڑکے کا جی پھر بحال ہو آیا۔ غرض کہ وہ چلتے چلتے وادی کے درمیان تک پہنچ گئے۔ یہاں مسیحن نے کہا کہ راہ میں سامہنے کو ایسی شکل نظر آتی ہے کہ میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ یوسف نے پوچھا کیا ہے ماں۔ اُسنے کہا بڑی بد شکل صورت ہے۔ اُسنے پھر پوچھا وہ کیسی نظر آتی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتی ہوں کہ کیسی ہے اور تھوڑی دیر میں ہمکو ملا ہی چاہتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد بولی یہہ نزدیک آیا*

بہادر نے کہا گھبراؤ مت جو زیادہ ڈرتا ہے سو میرے عین پیچھے آ جائے۔ غرض وہ شیطان آیا اور بہادر کا اُسکا سامہنا ہو گیا لیکن سامہنے آتے ہی فوراً سبکی نظر سے غایب ہو گیا۔ تب اُنکو وہ بات یاد آ گئی جو اُن سے کہی گئی تھی کہ شیطان کا مقابلہ کرو اور وہ تم سے بھاگ نکلیگا (یعقوب ۴-۷)*

تب تو اُنکے جی میں جی آیا اور اُنہوں نے قدم آگے بڑھایا۔ لیکن وہ کچھہ ہی آگے نکلے تھے کہ مسیحن نے جو پیچھے پھر کے نظر کی تو کیا دیکھتی ہے کہ کوئی شیر

شیر ببر کی صورت پیچھے پیچھے لپکا ہوا گرجتا چلا آتا ہے۔ جب جب وہ گرجتا تھا تب تب سب کے دل دہل اُٹھتے تھے اور کل وادی میں اُسکی آواز گونج اُٹھتی تھی البتہ بہادر پر اُسکا مطلق اثر نہ ہوتا تھا۔ جب وہ پاس آگیا تو بہادر پیچھے آگیا اور سارے مسافروں کو اپنے آگے کر لیا۔ اتنے میں وہ شیر بھی برابر آپہنچا اور بہادر اُس سے لڑنے کے لئے سنبھل گیا (۱۔ پطرس ۵۔ ۸ و ۹) پر جب بہادر کو مقابلے کے لئے مستعد دیکھا تو وہ بھی دبک رہا اور آگے کو قدم نہ بڑھایا +

اُنہوں نے پھر اپنی راہ لی اور بہادر کے پیچھے پیچھے ہو لئے پر چلتے چلتے ایک ایسی جگہہ پر آگئے کہ جہاں ایک بڑا غار راہ کو بالکل چھینکے ہوئے تھا اور جبتک اُسکو طے کریں اُنپر ایک کہاسا اور بڑی تاریکی چھا گئی یہانتک کہ کچھہ بھی سوجھہ نہ پڑتا تھا۔ تب یہہ مسافر بولا واہ اب کیا کریں۔ پر بہادر بولا ڈرومت چپ چاپ کھڑے رہو اور دیکھو کہ یہہ بھی کافور ہو جاتا ہے۔ سو وہ وہاں کھڑے ہو گئے کیونکہ راہ بند ہو رہی تھی۔ اِس اثنا میں اُنکو دشمنوں کی آواز صاف سُنائی دینے لگی۔ اور اُس غار میں سے آگ اور دھواں اُٹھتے ہوئے نظر آنے لگے۔ تب مسیحن نے رحیمن سے کہا اب میں دیکھتی ہوں کہ میرے بیچارے شوہر کو کیسی کیسی آفتوں کا سامہنا تھا میں نے اِس جگہہ کا بہت کچھہ حال سُنا تھا پر اب خود ہی یہاں موجود ہو کے اپنی آنکھوں سے اُسکی کیفیت دیکھہ رہی ہوں۔ میرے غریب شوہر کا یہاں پر اکیلے رات میں گذرہوا

ہاں اُسکو ساری راہ رات ہی ملی اور یہہ شیطان بھی اُسکے پیچھے پڑے تھے اور اُسکے پُرزے پُرزے کر ڈالنا چاہتے تھے۔ بہتوں نے اِسجگہ کا بیان تو کیا ہی لیکن جبتک خود ہی یہاں نہ آجائیں تب تک یہہ نہیں کہہ سکتے کہ موت کے سائے کی وادی کا کیا مطلب ہی۔ دل اپنی کڑواہٹ کو آپ بخوبی جانتا ہی اور کوئی اجنبی اُسکی خوشی میں مداخلت نہیں کرسکتا ہی (امثال ۱۴-۱۰) یہاں ہونا بڑی خوفناک بات ہی +

بہادر نے کہا یہہ گویا بڑے پانیوں سے معاملہ کرنے اور سمندر کی گہرائی میں جانے کی مانند ہی۔ یہہ گویا سمندر کے بیچمیں آنے اور پہاڑوں کی تہ میں اُترجانے کے برابر ہی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا زمین کے اڑنگے ہمیشہ کے لئے ہمارے گرد ہوگئے ہیں۔ لیکن چاہئے کہ وہ جو تاریکی میں چلتے پھرتے ہیں اور روشنی کو نہیں دیکھتے ہیں خداوند کے نام پر بھروسا رکھیں اور اپنے خدا پر تکیہ کریں (یسعیاہ ۵۰-۱۰) اپنی نسبت تو میں یہہ کہہ چکا ہوں کہ میں تو بارہا اِس طرف سے گذرا ہوں اور مجھپر بڑی سخت سخت آفتیں گذرچکی ہیں پر میں اب تک زندہ ہوں۔ پر میں فخر نہیں کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے کو آپ نہیں بچایا ہی پر مجھے امید ہی کہ ہم لوگوں کی بخوبی خلاصی ہوجائیگی۔ آؤ ہم روشنی کے لئے اُس سے دعا مانگیں جو ہماری تاریکی کو روشن کرسکتا ہی اور نہ صرف اِنکو بلکہ جہنم کے کل شیاطین کو ڈانٹ سکتا ہی +

غرض اُنہوں نے فریاد کی اور دعا مانگی اور خدا نے روشنی اور رہائی بخشی اور

اُنکی راہ میں روک مطلق نہ رہگئی حالانکہ ایک بڑے غار کے سبب سے وہ رُک گئے تھے۔ تو بھی وہ وادی ابھی تک بالکل ختم نہ ہو چکی تھی۔ غرض وہ چلے ہی گئے اور راہ میں بڑی بُری بُو نکلتی گئی جس سے اُنکو بڑی پریشانی رہی۔ تب رحیمن نے مسیحن سے کہا اِس جگہ پر ہونا ایسا دلپسند نہیں ہی جیسا کہ کھڑکی دروازہ یا رازکُشا کا مکان یا جہاں چند روز ہوئے کہ رات کو سوئے تھے تھا +

لڑکوں میں سے ایک بول اُٹھا یہاں سے ہو کے گذر جانا ایسا بُرا نہیں ہی جیسا کہ یہاں ہمیشہ کا رہنا ہوگا اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ راہ ہمارے گھر کی اِسلئے بنائی گئی ہی کہ ہمکو ہمارا مکان زیادہ تر پسندیدہ ہو جائے +

بہادر نے کہا شاباش۔ شاباش سموئیل خوب کہا تم نے تو بڑی عاقلانہ بات کہی ہی۔ اُس لڑکے نے کہا اگر میرا اِس طرف سے پھر کبھی گذر ہو تو مجھے امید ہی کہ میں روشنی اور اچھی راہ کی اتنی قدر کرونگا کہ ساری عمر ایسا نہ کیا ہوگا۔ بہادر بولا اب تھوڑی سی دیر میں یہاں سے نکل آتے ہیں +

پھر چلتے چلتے یوسف نے پوچھا کیا اب تک اِس وادی کا سرا بھی نہیں نظر آتا۔ بہادر نے کہا اب اپنے پانوں کی طرف نگاہ رکھو کیونکہ ہم پھندوں کے بیچ میں آنے ہی پر ہیں۔ سو وہ پانوں کو دیکھتے ہوئے چلے پر اُن پھندوں سے بہت سی تکلیف پائی۔ جب وہ پھندوں کے بیچ میں آئے تو اُنہوں

نے بائیں ہاتھہ پر ایک آدمی کو گڑھے میں پڑا ہوا دیکھا جسکا بدن زخمی ہو رہا تھا۔
بہادر نے کہا یہہ میاں بیخبر ہیں جو یہانسے جا رہے تھے۔ وہ یہاں بہت دن
سے پڑا ہوا ہے۔ اُنکے ساتھہ ایک اور آدمی خبردار نامے تھا وہ تو اُسیوقت قتل ہو گیا
پر یہہ بچگیا۔ تم کو گمان بھی نہیں ہے کہ یہاں کتنے آدمی قتل ہو جاتے ہیں تو بھی
لوگ ایسے ناسمجھہ ہیں کہ یوں ہی سیدھے سادے سفر کو چل نکلتے ہیں اور رہبر
کو ساتھہ نہیں لیتے۔ بیچارہ مسیحی۔ تعجب ہے کہ وہ یہاں سے بچنکلا لیکن وہ اپنے
خدا کا پیارا تھا اور آپ بھی شیردل آدمی تھا نہیں تو ہرگز اُسکی جان نہ بچتی +

اب وہ اِس راہ کے سرے کے قریب آگئے اور عین اُس مقام پر سے جہاں
کہ مسیحی نے جاتے ہوئے ایک غار دیکھا تھا ایک بڑا دیو نکلا جسکا نام ہتھوڑا دل
تھا۔ یہہ دیو کم سن جوانوں کو اپنی چترائی سے اپنی غنیمت بنالیتا تھا۔ اُسنے
بہادر کا نام لیکے اُسکو پکارا اور کہا کتنی بار میں نے تم کو اِن باتوں کے کرنے
کو منع کیا۔ بہادر نے پوچھا کونسی باتیں۔ وہ دیو بولا تم پوچھتے ہو کونسی باتیں
کیا تم آپ نہیں جانتے ہو پر دیکھو میں اب تمہارا کام ختم کئے دیتا ہوں +

بہادر نے کہا لڑنے کے پہلے یہہ تو بتلا کہ ہمکو لڑنا کیوں ضرور ہے۔ یہہ حال
دیکھکے عورتیں اور لڑکے کانپنے لگے اور حیران تھے کہ کیا کریں۔ اُس دیو نے

کہا تم ہمارے ملک کو لوٹتے ہو اور بڑی سخت چوریاں کرتے ہو۔ بہادر نے کہا گول مول باتیں کیوں کرتا ہے صاف صاف کیوں نہیں کہتا +

اُسنے کہا تو عورتوں اور لڑکوں کو پھسلا پھسلا کے ایک اجنبی ملک میں پہنچا دیتا ہے اور میرے آقا کی بادشاہت کو کمزور کئے ڈالتا ہے بہادر نے جواب دیا میں تو آسمان کے خدا کا خادم ہوں اور میرا کام گنہگاروں کو توبہ کرنے کے لئے ترغیب دینے کا ہے۔ مجھے حکم ہے کہ کوشش کر کے مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کو تاریکی سے روشنی میں لاؤں اور اُنکو شیطان کے قبضے سے نکالکے خدا کی طرف پھیروں۔ پر اگر تیرے لڑنے کی یہی بنیاد ہے تو فوراً سامھنے آجا +

وہ دیو مستعد ہوگیا اور بہادر بھی اُسکی طرف کو لپکا چلتے چلتے اُسنے اپنی تلوار میان سے نکال لی پر اُس دیو کے پاس ایک لٹھ تھا۔ غرض وہ دونوں گتھ گئے اور دیو نے اپنے پہلے ہی ضرب سے بہادر کے پانوں کو زخمی کر دیا۔ تب تو عورتیں اور لڑکے رو پڑے۔ پر بہادر نے سنبھل کے ایک ہاتھ میں اُسکے بازو کو زخمی کر ڈالا۔ یونہیں ایک گھنٹے تک ایسے خوب جھگڑے رہے کہ اُس دیو کے نتھنوں سے ایسی سانس نکلنے لگی جیسے کھولتے ہوئے دیگ میں سے بھاپھ اُٹھتی ہے +

اِس کے بعد ذرا دم لینے کو دونوں بیٹھ گئے پر بہادر دعا مانگنے میں مشغول

ہوا اور عورتیں اور لڑکے لڑائی بھر ٹھنڈھی سانسیں بھرتے اور روتے وواویلا کرتے رہے +

جب وہ دم لیچکے تو پھر بھڑ پڑے اور بہادر نے وہ ہاتھہ مارا کہ وہ دیو زمین پر آ تا رہا۔ اُسنے کہا بسکر ذرا مجھے سنبھل تو لینے دے۔ جب وہ اُٹھہ کھڑا ہوا تو لڑائی پھر جگی اور اُس دیو نے وہ وہ زور مارا کہ قریب تھا کہ اُس کی کھوپری اُس کی لاٹھی کے ضربوں سے چورچار ہو جاتی +

یہہ دیکھہ کے بہادر نے ہمت کر کے اُس کی پانچویں پسلی کے نیچے اُسے چھید دیا۔ اِس سے اُس دیو کو غشی آنے لگی اور اپنی لاٹھی نہ اُٹھا سکا۔ بہادر نے فوراً دوسرا ہاتھہ سر کیا اور اُس کے سر کو تن سے جدا کر دیا۔ تب عورتیں اور لڑکے خوش ہوئے اور بہادر نے اپنی رہائی کے لئے خدا کا شکر کیا +

بعد اِسکے اُن لوگوں نے ملکے ایک ستون کھڑا کیا اور اُس دیو کا سر اُسکے اوپر رکھہ کے اُس کی حقیقت اُسپر لکھہ دی تا کہ اَوروں کو اُس سے عبرت ہو +

ساتواں باب

اُنکا اُس وادی سے نکلکے تازہ دم ہونا اور بات چیت
کرتے ہوئے آگے بڑھنا اور گیوس کے مکان تک سلامت پہنچنا

اب میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ یہہ مسافر اُس بلندی تک پہنچے جو کہ اُس وادی سے کچھہ آگے نکل کے مسافروں کی دید کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں سے مسیحی نے اپنے بھائی ایماندار کو پہلے دیکھا تھا۔ سو وہ وہاں آرام کرنے کی نیت سے بیٹھ گئے۔ یہاں اُن لوگوں نے کچھہ کھایا پی بھی لیا اور ایسے خطرناک دشمن کے ہاتھہ سے رہائی پانے کے سبب بڑی خوشی کی۔ جب کہ وہ بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے مسیحن نے بہادر سے پوچھا آپ کو اُس موذی کے ساتھہ لڑنے میں چوٹ تو نہیں لگی۔ اُس نے کہا نہیں ایک ذرا سا گوشت البتہ چھل گیا ہی پر اُس سے میرا کچھہ حرج نہیں وہ تو سر دست میرے لئے اسبات کا نشان ہی کہ میں اپنے آقا سے اور تم سے اُلفت رکھتا ہوں اور بفضل الٰہی وہ آخر کو میرے لئے زیادہ انعام کا باعث ہو جائیگا +

بھلا صاحب جب آپ نے اُسکو لٹھہ لیکے اپنی طرف آتے دیکھا تو کیا خوف نہ لگا +

بھلا اب جو ہم لوگوں کی خوش نصیبی سے ملاقات ہوگئی ہے تو اب مہربانی کرکے یہہ بتلائیے کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کہاں سے آئے ہیں +

میاں وفادار بولے اپنا نام تو نہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن میں حماقت نامے ایک بستی کا باشندہ ہوں اور وہ جگہ شہر ہلاکت سے کچھہ دور آگے ہے +

بہادر نے کہا اگر آپ وہانسے آئے ہیں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نام دیانتداری ہوگا کیوں صاحب آپ کا یہی نام ہے نہ +

یہہ سُنکے وہ بوڑھا شرمندہ سا ہوگیا اور بولا کہ دیانتداری تو نہیں پر میرا نام دیانتدار ہے اور کاش کہ میری طبیعت میرے نام سے ملتی ہوئی ہوتی۔ پر صاحب یہہ تو بتلائیے کہ آپنے میرا نام اُس فلاں مقام سے آنیکے باعث سے کیونکر جان لیا +

بہادر بولا میں نے اپنے آقا سے تمہارا حال پہلے سے سُنا تھا کیونکہ جتنی باتیں زمین پر ہوتی ہیں وہ اُن سب سے واقف ہے۔ لیکن مجھے اکثر یہہ تعجب ہوا ہے کہ اُس بستی سے کیونکر کوئی آدمی یہاں آسکتا ہے اِسلئے کہ تمہارا شہر تو ہلاکت کے شہر سے بھی بڑھکے گیا گذرا ہے +

ہاں وہ بستی سورج سے بہت دور ہے اور اسیلئے ہم لوگ ٹھنڈے اور بیحس ہوتے ہیں۔ پر اگر آدمی برف کے پہاڑوں میں بھی رہے تو بھی اگر آفتاب صداقت اُسپر طلوع کرے تو اُسکا سخت دل بھی نرم ہو جاسکتا ہے چنانچہ میرا بھی یہی حال ہوا ہے +

سچ ہی صاحب سچ ہی میں جانتا ہوں کہ یہہ بات سچ ہی +

تب اُن بڑے میاں نے محبت کا پاک بوسہ لیکے ہر ایک کو سلام کیا اور اُنکے نام اور سفر کی کیفیت پوچھی +

مسیحن نے کہا میرا نام تو یقین ہی کہ آپ نے سُنا ہوگا۔ میرے شوہر کا نام مسیحی تھا اور یہہ چار لڑکے اُسی کے بیٹے ہیں۔ وہ بوڑھا یہہ سُن کے اچھل پڑا اور کھل کھلا کے ہنسا اور اُنکو ہزار ہا ہی دعا خیر دی اور یہہ کہا +

میں نے تمہارے شوہر اور اُس کے سفر اور اُسکی لڑائیوں کا بہت کچھہ حال سُنا ہی۔ آپ کے شوہر کا نام اِس اطراف کے سارے عالم میں گونج رہا ہی۔ اُسکا ایمان اُس کی دلیری اُس کی برداشت اور اُس کی وفاداری کی وجہ سے اُسکا نام مشہور ہو رہا ہی۔ تب اُسنے لڑکوں کی طرف مخاطب ہو کے اُن کے نام اُنسے پوچھے اور اُنسے اِسکا جواب پایا۔ تب اُسنے متی سے کہا تو متی خراجگیر کی بدی میں نہیں پر اُسکی خوبیوں میں اُس کی مانند ہو (متی ۱۰-۳) سموئیل سے اُسنے کہا تو سموئیل نبی کی مانند ایمان اور دعا کا آدمی ہو (زبور ۹۹-۶) یوسف سے اُسنے کہا تو یوسف کی طرح ہو جب کہ وہ فوتیفار کے مکان میں تھا پاک دامن اور امتحانوں سے بھاگنیوالا (پیدایش ۳۹) اور یعقوب سے کہا تو یعقوب راستکار کی طرح اور ہمارے خداوند کے بھائی یعقوب کی مانند ہو (اعمال ۱-۱۳) تب اُن لوگوں نے رحمین کا حال اُسے بتلایا اور کہا کہ

وہ اپنا گھر اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کے ہمارے ساتھ چلی آئی ہے۔ تب اُس پیر مرد نے کہا تیرا نام رحیمن ہے۔ تو رحمت سے اپنی راہ کی ساری مشکل میں سنبھالی جائیگی جب تک کہ تو خوشی کے ساتھ رحمت کے چشمے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لیگی۔ اِسکو دیکھ کے بہادر برابر خوش ہوتا اور ہنستا رہا چلتے چلتے بہادر نے اُس بڑے میاں سے پوچھا آپ کو میاں ڈرپوک نامے ایک شخص کا بھی کچھ حال معلوم ہے وہ تو آپ ہی کی اطراف سے آیا تھا +

اُسنے جوابدیا میں اُسکو خوب جانتا ہوں۔ اُس کے دل میں دینداری کی جڑ تو تھی لیکن ایسا موذی آدمی میں نے دیکھا ہی نہیں +

بہادر۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُس سے واقف ہیں کیونکہ آپ نے اُس کا بہت ہی ٹھیک پتا دیا ہے +

دیانتدار۔ جاننا کیا میں تو اُسکا بڑا رفیق تھا اور میری اُسکی خوب ہی چھنتی تھی جب اُسکے دل میں پہلے پہلے یہہ فکر ہوئی کہ آیندہ کو ہمارا کیا حال ہوگا اُسوقت میں اُسکے ساتھ ہی تھا +

بہادر۔ میرا بھی اپنے آقا کے گھر سے سامھنے شہر کے پھاٹک تک اُسکا ساتھ ہوا تھا +

دیانتدار۔ تو آپ نے اُسے بڑا موذی پایا +

بہادر - سچ تو یوں ہی ہے پر میں اُسکے ساتھہ خوب نبھہ گیا کیونکہ میرے سے آدمیوں کو اکثر ایسے لوگوں سے سابقہ پڑتا رہتا ہی +

دیانتدار - تو مہربانی کرکے اُسکا کچھہ تھوڑا سا حال اور بتلائیے اور کہیئے کہ آپ کے ساتھہ کیسی بنی +

بہادر - وہ تو ہمیشہ ڈرا کیا کرتا تھا کہ میری خواہش میرے سفر کے آخر تک قایم رہیگی یا نہیں اگر کوئی شخص کسی بات کا ذکر کرتا اور اُس میں ذرا سی بھی مخالفت کا خیال آجاتا تو وہ بالکل ڈر اُٹھتا تھا - میں نے سُنا کہ وہ نا امیدی کے دلدل کے پاس ایک مہینے برابر پڑا پچھتا رہا اور اگرچہ اُسنے لوگوں کو اُسمیں سے اپنے آگے جاتے دیکھا بلکہ یہانتک کہ بہتوں نے اُس کی مدد بھی کرنی چاہی پر وہاں سے ہٹنے کی اُس میں جرات نہ ہوتی تھی - اور طرفہ یہہ کہ وہ پیچھے کو بھی نہیں لوٹتا تھا اُسنے کہا اگر میں آسمانی شہر میں نہ پہنچا تو مر ہی جاؤنگا تو بھی ذرا ذرا سی بات میں پست ہمت ہو جاتا تھا یہانتک کہ اگر راہ میں کوئی گھاس بھی ڈالدیتا تو وہ اُسکو بڑا بھاری روک سمجھہ لیتا - پر وہاں بہت عرصے تک پڑے پڑے معلوم نہیں کہ کیونکر اُسمیں ہمت آگئی ایک روز صبح کو جب خوب دھوپ نکل رہی تھی وہ اُٹھہ کے وہانسے نکل کھڑا ہوا پر جب وہاں سے نکل آیا تو بھی اُسکو یقین نہ ہوتا تھا - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل میں اپنے ساتھہ ساتھہ نا امیدی کا ایک دلدل لیئے ہوئے پھرتا تھا

نہیں تو اُس کی ایسی حالت کبھی نہوتی۔ غرض وہ جیوں تیوں کر کے گرتے پڑتے اُس پھاٹک پر جو اِس راہ کے سرے پر ہے آن کھڑا ہوا پر وہاں بھی دروازے پر دستک دینے کی جرات نہ ہوئی سو وہاں بھی بہت دیر تک چپ چاپ کھڑا رہا۔ جب دروازہ کھلا بھی تو خود دبک گیا اوروں کو گذر جانے دیا اور کہا میں اِس لایق نہیں ہوں اور اُسکی یہہ نوبت تھی کہ دیکھنیوالے کو اُسپر ترس آتا تھا پر وہاں سے ہٹتا بھی نہیں آخر کو اُسنے ایک ہتھوڑا وہاں سے اُٹھا لیا اور دو ایک ہاتھ دروازے پر مارا پر جب ایک نے آکے دروازہ کھولا تو پھر پہلے کی طرح دبک رہا۔ تب اُس دروازے کے کھولنیوالا اُسکے پاس نکل آیا اور پوچھا ای کانپنیوالے میاں تم کیا چاہتے ہو۔ یہہ سُنکے وہ زمین پر گر پڑا اُسکو اُس کی یہہ حالت دیکھ کے بڑا ترس آیا سو اُس نے اُس سے کہا تم پر سلامتی ہو اُٹھ کھڑے ہو میں تمہارے لئے دروازہ کھولدیا ہے اندر آؤ کیونکہ تم مبارک ہو۔ سو وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کانپتے ہوئے اندر آیا پر مارے شرم کے منہہ چھپاتا پھرتا تھا۔ جب وہاں کے دستور کے موافق چند روز تک اُس کی خاطرداری ہو چکی تو وہاں راہ دکھا کے یہہ کہدیا گیا کہ اب یہاں سے رخصت ہو جیے غرض وہ چلتے چلتے ہمارے مکان تک پہنچا پر پھر گھر کی پھاٹک پر کا سا طور یہاں بھی عمل میں لایا۔ وہ رازکشا کے دروازے پر ایک عرصہ تک کھڑا کھڑا سردی کھایا کیا کیونکہ اُن دنوں راتوں کو بڑی سردی ہوتی تھی اور جرات نہوئی کہ کسی کو پکارے

اُسکے پاس میرے آقا کے لئے ایک ضروری خط بھی تھا جس میں اُسکے حق میں بہت سی تاکید ہوئی تھی اور یہہ لکھا تھا کہ ایک بڑا مضبوط آدمی راہ دکھلانے کے لئے اُسکے ساتھہ کر دینا کیونکہ وہ ازحد ڈرپوک تھا پر توبھی وہ بیچارہ آواز دینے سے ڈرا۔ وہ اُسی جگہ پڑا رہا یہانتک کہ فاقہ کی نوبت آگئی اور اگرچہ لوگوں کو کھٹکھٹاتے اور اندر جاتے دیکھا پر مارے ڈر کے آپ نہ ہلا۔ آخرش میری نگاہ جو اُس طرف کو پڑی اور وہاں ایک شخص کو اُٹھتے بیٹھتے دیکھا تو میں اُسکے پاس آیا اور پوچھا تم کون ہو پر وہ بیچارہ آنکھوں میں آنسو بھر لایا میں تب اُس کی کیفیت معلوم کر گیا۔ سو میں نے گھر کے اندر جا کے خبر کر دی اور اپنے آقا کو اطلاع کی۔ اُسنے مجھے اندر لانیکے لئے اُسکے پاس پھر بھیجا پر بڑی مشکل سے اُسکو اندر آنے پر راضی کیا۔ آخر کو وہ اندر آیا پر میرا آقا اُس سے بڑی محبت سے پیش آیا اور اُسکو کچھہ کھلایا۔ بعد اِس کے اُسنے وہ چٹھی نکالکے اُنکو دی اور میرے آقا نے اُسکو پڑھکے کہا کہ تمہاری مراد پوری ہو جائیگی۔ جب وہ وہاں کچھہ عرصے تک رہا تو کچھہ دل چلا نظر آنے لگا اور اُس کے جی میں جی پڑ گیا کیونکہ میرا آقا بہت ہی رحمدل ہے اور وہ خاصکر ڈرپوک لوگوں پر بہت ہی پیار دکھلاتا ہے تاکہ وہ ہمت پیدا کریں۔ جب وہ اُس جگہ کی چیزیں دیکھہ بھال چکا اور پھر سفر کرنے کے لئے تیار ہوا تب میرے آقا نے اُس کے ساتھہ ویسا ہی سلوک کیا جیسا کہ مسیحی سے کیا تھا اور اُسے ایک بوتل شربتِ مفرح اور کچھہ عمدہ چیزیں کھانے کو

دیں۔ یوں ہم دونوں نکل کھڑے ہوئے میں آگے آگے چلا اور وہ میرے پیچھے ہولیا لیکن باتیں بہت کم کرتا تھا اور بلند آواز سے آہِ سرد بھرتا تھا +

جب وہ اُسجگہ پر آیا جہاں کہ تین آدمی پھانسی کی لکڑی پر ٹنگے ہوئے تھے تو وہ بولا مجھے شک ہے کہ شاید میرا بھی ایسا ہی حال نہ ہو۔ البتہ جب اُسنے صلیب اور قبر کو دیکھا تب تو خوش ہوا۔ وہاں اُسنے تھوڑی دیر تک ٹھہر کے اُس کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور اُس کے کچھ عرصے کے بعد بھی خوش نظر آیا۔ جب وہ مشکل پہاڑ پر آیا تو وہاں نہ رکا اور نہ وہ شیروں سے ڈرا وہ تو ایسی چیزوں سے نہ ڈرتا تھا پر آخر کو اپنے مقبول ہونے کی نسبت اُسکو بڑا خوف تھا +

جسوقت میں اُسکو اُس محلِ خوشنما کے اندر لایا وہ اُس میں داخل ہونے کو راضی نہ تھا اور جب وہاں کی چھوکریوں سے اُس کی ملاقات کروائی وہ اُن کی سنگت سے بہت ہی شرمندہ رہتا تھا۔ وہ اکیلا رہنا زیادہ پسند کرتا تھا تو بھی اچھی باتوں سے بہت خوش ہوتا تھا بلکہ اکثر باتیں سُننے کو پردے کی آڑ میں کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔ اُسکو پُرانی چیزوں کے دیکھنے کا بھی بڑا شوق تھا اور اُنپر بہت کچھ فکر کیا کرتا تھا۔ اُسنے مجھ سے پیچھے سے کہا کہ مجھکو گھر کی پھاٹک پر اور دراز کشا کے مکان پر رہنے کو بہت جی چاہتا تھا لیکن یہہ جرات نہ ہوئی کہ اُنسے اِس بات کی درخوست کرتا +

جب وہ خوشنما محل سے نکلکے پہاڑی سے اُتر کر پستی کی وادی میں آیا تو وہ

ایسی اچھی طرح چلا کہ ہرگز کسی کو اُس طور پر چلتے نہ دیکھا تھا کیونکہ اُسکو اِسکی پرواہ نہ تھی کہ میں کیسا چھوٹا آدمی ہوں اگر اُسکو آخر میں خوشی نصیب ہوتی۔ بلکہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اُس وادی کے اور اُس کے بیچمیں ایک طرح کی ہمدردی تھی کیونکہ جیسا وہاں اُسکو خوش دیکھا ویسا راہ بھر کہیں خوش نہ دیکھا تھا۔ وہ یہاں پر لیٹ لیٹ جاتا اور زمین کو گلے سے لگا لیتا اور اُس وادی کے پھولوں کو چوما کرتا (نوحہ ۳۔ ۲۷۔ ۲۹) وہ ہر بڑے تڑکے پو پھٹتے ہوئے اُٹھتا اور اُس وادی میں ٹہلا پھرا کرتا ✤

پر جب وہ موت کے سایہ کی وادی کے سرے پر آیا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے جاتا رہیگا نہ اِس سبب سے کہ وہ چاہتا تھا کہ لوٹ جائے اِس بات سے تو اُسکو ہمیشہ بڑی نفرت تھی لیکن وہ مارے ڈر کے مُردا سا ہو گیا تھا۔ وہ یہہ چلاتا تھا کہ یہہ سب شیطان مجھے پکڑ لیجائینگے اور میں اِس ڈر کو اُس کے جی سے نہ نکال سکا۔ اُسنے یہاں پر وہ واویلا کیا کہ کچھہ تعجب نہ تھا کہ اُس کی آواز کو سُنکے وہ کمبخت ہمپر آکے ٹوٹ پڑتے۔ پر خیر یہہ گذری کہ اُسوقت اُس وادی میں بڑا ہی سناٹا تھا کہ کوئی چڑیا کا پوت بھی نظر نہ آیا۔ مجھے گمان ہوتا ہے کہ وہ سب ہمارے خداوند کی طرف سے روک دیئے گئے تھے کہ جب تک یہہ شخص گذر نہ لے تب تک کوئی نظر نہ آئے ✤

پر اب کہانتک بیان کروں اب وہ ایک اور باتیں کہکے اُسکا داستان ختم کر دیتا ہوں۔ جب وہ بطلان کے میلے میں آیا مجھے خیال ہوا کہ وہ کل میلیوالونسے لڑنے کو مستعد ہی۔ میں ڈرا کہ کہیں ہم دونوں پر آفت نہ آجائے کیونکہ وہ اُن کی بیوقوفیاں دیکھہ کے نہایت طیش میں آرہا تھا۔ جب وہ جادو کی زمین میں آیا تو بہت ہوشیار رہا پر جب دریا کنارے کشتی نہ دیکھی تو پھر حالت غیر ہوگئی۔ اُسنے کہا بس اب ڈوبے اور جس کے دیکھنے کی تمنا میں یہانتک آئے اُس کے دیدار کی کیا امید ہی +

پر یہاں بھی ایک اور عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ دریا میں اُسوقت اتنا تھوڑا پانی تھا کہ ویسا پھر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا سو جیوں تیوں کر کے اُتر گیا کیونکہ پانی اتنا تھوڑا تھا کہ اُسکا تھوڑا ہی سا پانوں بھیگ گیا تھا۔ جب وہ پھاٹک کیطرف چلا تو میں نے اُس سے رخصت چاہی اور کہا کاش تمہارا سفر تم کو مبارک ہو۔ اُسنے کہا مجھے بھی یہی یقین ہی۔ غرض ہم وداع ہوآئے اور پھر اُسے نہ دیکھا +

دیانتدار۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا انجام بخیر ہوا +

بھادر۔ اِسمیں کیا شک ہی اُس آدمی کی طبیعت تو بہت عمدہ تھی پر ہمیشہ پست رہتا تھا اِسی سے اُس کی زندگی اُس کے لئے وبال اور دوسروں کے لئے خللِ جان تھی (زبور ۸۸) وہ گناہ کی طرف سے بہت ہی بیدار تھا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے یہانتک ڈرتا تھا کہ اکثر اُن کو آزار پہنچانے کے خوفسے

خود ہی اپنے جایز کام سے آپ ہی کنارہ کش ہو جاتا تھا (رومیوں ۱۴-۲۱ و ۱-قرنتیوں ۸-۱۳) +

دیانتدار- تو اسکا کیا سبب تھا کہ ایسا نیک آدمی اپنی ساری عمر اسقدر اندھیرے میں رہا +

بہادر ساس کی دو وجہیں ہیں- اول تو یہہ کہ خدائے دانا کی ازلی مرضی ہی کہ بعض بجاتے گاتے رہیں اور بعض روتے رہیں (متی ۱۱-۱۶) میاں ڈرپوک اُنمیں سے تھے جو باجے کی بھاری آواز گاتے ہیں- وہ اور اُس کے ساتھی تنبورہ کی آواز دیتے ہیں جسکی آواز اَور باجوں سے زیادہ موٹی ہوتی ہی- اگرچہ بعض یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ موٹی آواز باجے کی بنیاد ہوتی ہی- اور میں بھی اُس اقرار کی مطلق پرواہ نہیں کرتا ہوں جس کی بنیاد دل کے بھاری پن پر نہ ہو- باجیکا پہلے تار جسے سازندے چھیڑتے ہیں ایسی بھاری آواز کا تار ہوتا ہی اور اُسی سے سارے تار کو سیدھا کر دیتا ہی- خدا بھی اِس ہی تار کو چھیڑتا ہی جب وہ چاہتا ہی کہ روح کو اپنے لئے ٹھیک کرے- اِس میں صرف یہہ بات تو البتہ تھی کہ میاں ڈرپوک ناکامل تھے اور جب تک کہ اُنکا خاتمہ نہ ہونے لگا تب تک اِسکے سوا اَور کسیطرح کا باجا بجا نہ سکتے تھے +

میں کتاب کے جوان سیر بینوں کی عقل کی پختگی کے لئے ایسی جرات کی باتیں کرتا ہوں اور اِسلئے بھی کہ (مکاشفات کی کتاب کے ۵-۸ اور ۱۴-۲ و ۳) میں لکھا ہی

کہ نجات یافتہ لوگ مطربوں کی ایک گروہ کی مانند ہیں جو تری اور بربط بجاتے اور تخت کے آگے اپنی غزلیں گاتے وبجاتے ہیں +

دیانتدار۔ تمہارے بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بڑاہی سرگرم آدمی تھا۔ مشکلوں اور شیروں اور بطالت کے میلے سے وہ مطلق نہ ڈرتا تھا وہ صرف گناہ اور موت اور جہنم سے ڈرتا تھا اِسلئے کہ اُسے شک تھا کہ کیا جانے میں آسمانی شہر میں خیریت سے پہنچوں یا نہ پہنچوں +

بہادر۔ سچ کہتے ہو یہی باتیں اُسکو پریشان کرتی تھیں اور یہہ اُسکی طبیعت کی کمزوری کی وجہہ سے تھا پر اُس کی روح کمزور نہ تھی اور یہہ مسافر کے لئے بڑی بات ہی۔ مجھے خوب یقین ہی کہ اگر آگ کی لکٹی بھی اُس کی راہ میں آجاتی تو اُسکو چبا ڈالتا پر جن چیزوں سے وہ پریشان رہتا تھا وہ ایسی ہیں کہ آج تک کسیکو ایسی جرات نہیں ہوئی ہی کہ اُس سے آسانی سے رہائی پا جاتا +

تب مسیحن نے کہا کہ میاں ڈرپوک کے اِس بیان سے مجھہ کو تو بہت فایدہ ہوا کہ میں سمجھتی تھی کہ میری مانند کوئی دوسرا ہی نہیں۔ پر میں دیکھتی ہوں کہ اُس میں مجھسے بہت سی مشابہت تھی۔ اور میرے اور اُسکے دو باتوں میں فرق تھا۔ پہلے اُسکی تکلیفیں ایسی تھیں کہ وہ ضبط نہ کرسکا پر میں اپنی تکلیفوں پر ضابط رہی۔ دوسرے وہ اُسپر ایسی سخت بیٹھیں کہ اُس میں اتنا ہواؤ نہ تھا کہ اپنے ٹکنے کی جگہوں کا دروازہ

کھٹکھٹاتا پر میں تکلیف میں پڑکے زیادہ زور سے کھٹکھٹانے پر مستعد ہوئی +

رحیمن نے کہا اگر میں جی کھول کے کہوں کہ مجھہ میں بھی اُسکی سی کچھہ کچھہ طبیعت تھی کیونکہ جتنا ڈر مجھہ کو آگ و گندھک کی جھیل سے اور فردوس میں دخل نہ پانے سے تھا اُتنا اور چیزوں کے ضائع ہونیکا خوف مجھے نہتھا۔ میں یہہ سوچتی تھی کہ کاش میں اپنی خوش نصیبی سے وہاں داخل ہو جاتی۔ پر یہہ کافی ہی جو اُس کے حاصل کرنے کے لئے ایک دنیا مجھہ سے چھوٹ جائے +

متی بولا خوف ہی کے سبب سے میں یہہ سمجھتا تھا کہ میرے اندر وہ شی نہیں ہی کہ جس سے نجات ہوتی ہی۔ لیکن اگر اُس نیک مرد کا یہہ حال ہوا تو میرا حال کیوں اچھا نہ ہوگا +

یعقوب بولا جہاں خوف نہیں وہاں فضل نہیں۔ گو جہاں جہنم کا خوف ہوتا ہی وہاں فضل ہمیشہ نہیں ہوتا ہی تو بھی یقیناً جہاں خوفِ خدا نہیں ہی وہاں فضل بھی نہیں ہی +

بہادر نے کہا شاباش یعقوب شاباش تمہارا نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ خدا کا خوف حکمت کا آغاز ہی اور یقیناً وہ جو آغاز کو چاہتے ہیں نہ درمیاں میں ہیں نہ خاتمے پر ہیں۔ پر خیر اب ہم اِس بیان کو ختم کرتے ہیں +

پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بات چیت کرتے ہوئے آگے کو چلے گئے کیونکہ جب بہادر نے ڈرپوک کا بیان ختم کیا تو میاں دیانتدار نے خودپسند نامے ایک

دوسرے شخص کا تذکرہ چھیڑا۔ وہ بولے کہ وہ اپنے تئیں مسافر بتلاتا تھا پر مجھے یقین ہی کہ وہ کھڑکی پھاٹک کی راہ سے جو اِس راہ کے سِرے پر ہی یہاں نہیں آیا تھا +

بہادر۔ کیا آپ سے اُس سے اِس بارے میں کبھی بات چیت ہوئی تھی +

دیانتدار۔ ہاں کئی بار لیکن جیسا اُسکا نام تھا وہ خودپسند ہی رہا۔ اُس کو نہ آدمیوں کی پرواہ تھی نہ دلیل کی نہ نمونے کی فکر تھی وہ ہمیشہ صرف وہی کام کرتا تھا جسکے کرنے کو اُسکا جی چاہتا تھا +

بہادر۔ آپ یہہ تو فرمائیں کہ وہ کس قاعدے پر عمل کرتا تھا +

دیانتدار۔ اُسکا یہہ خیال تھا کہ آدمی مسافروں کی نیکی اور بدی دونوں کے اوپر عمل کرسکتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر وہ اِن دونوں کاموں کو کرتا تو بیشک نجات پاتا +

بہادر۔ کیونکر صاحب۔ اگر وہ یہہ کہتا کہ ممکن ہی کہ بہتر سے بہتر آدمی میں بُرائی کا عیب ہی تو بھی وہ مسافروں کی خوبیوں میں بھی شریک ہوسکتا تھا تو اُسکا کچھہ اتنا قصور نہ ہوتا کیونکہ سچ ہی کہ کوئی شخص بالکل بدی سے بری نہیں ہوتا ہی تاوقتیکہ وہ دعا مانگتا اور جاگتا نہ رہے۔ لیکن میری سمجھہ میں آپکا یہہ مطلب نہیں ہی پر شاید آپ یہہ کہتے ہیں کہ اُس کی رائے یہہ تھی کہ ایسا ہونا بھی روا تھا +

دیانتدار۔ سچ سچ میرا یہی مطلب ہی اور اُسکا ایمان اور عمل دونوں ایسے ہی تھے +

بہادر۔ وہ کس بنیاد پر ایسا کہتا تھا +

دیانتدار۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے اِسکی سند پاک کلام سے ملتی ہے +

بہادر۔ اُسکی دلیل میں سے چند مقام مجھے بھی بتلائیے +

دیانتدار۔ بہتر۔ وہ کہتا تھا کہ جیسا خدا کے پیارے داؤد کا عمل دوسرے آدمیوں کی جوروؤں کے ساتھ ہوا ویسا ہی میں بھی کر سکتا ہوں۔ سلیمان نے بہت سی جوروان کیں سو میں بھی کر سکتا ہوں۔ سارہ اور مصر کی خداترس دائیوں نے جھوٹھ کہا اور راحب بھی جھوٹھ بولکے بچی تو میں بھی جھوٹ بول سکتا ہوں۔ شاگرد اپنے آقا کے کہنے سے ایک کا گدھا کھول لائے میں بھی ایسا ہی کر سکتا ہوں۔ یعقوب نے مکرو فریب کرکے اپنے باپ کی ریاست پائی پس میں بھی ایسا ہی کر سکتا ہوں +

بہادر۔ یہہ تو بڑا ہی کمینہ پن تھا کیا آپ کو یقین ہے کہ اُس کی یہی رائے تھی +

دیانتدار۔ میں نے اُسے اِن باتوں پر حجت کرتے ہوئے اور دلیلیں پیش کرتے اور کلام کی آیتوں سے ثابت کرتے سُنا +

بہادر۔ یہہ رائے اُس کی تو ایسی تھی کہ کسیطرح پر دنیا میں جائز ہونیکے قابل نہیں ہے +

دیانتدار۔ آپ نے میری بات خوب سمجھی۔ اُسنے یہہ نہیں کہا کہ جو آدمی چاہے

یہہ باتیں کرسکتا ہی لیکن جن آدمیوں میں ایسے کام کرنیوالوں کی خوبیاں تھیں وہ اُنکو کر سکتے تھے +

بہادر- لیکن اِس سے زیادہ لغو نتیجہ اور کیا نکل سکتا ہی- کیونکہ یہہ گویا یہہ کہنا ہی کہ اِسلئے کہ اکثر نیک آدمیوں سے کمزوری کے باعث گناہ ہوگیا ہی تو دوسرونکو دیدہ و دانستہ اُس طرح کے گناہ کرنے کی اجازت ملجاتی ہی یا کہ اِس سبب کہ لڑکا ہوا کے جھونکے سے یا پتھر پر ٹھوکر کھا کے اتفاق سے کیچ میں گرگیا اور اُس کے کپڑے میلے ہوگئے تو اِس سبب سے اُس کیچ میں قصداً گر کے سوار کی مانند لیٹا رہسکتا ہی- کون سمجھ سکتا ہی کہ کوئی آدمی شہوت کی طاقت سے یہانتک اندھا ہو جاسکتا ہی- لیکن نوشتے میں سچ لکھا ہی کہ یہہ وہ ہیں جو سرکش ہوکے کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں جسکے لئے وہ مقرر بھی ہوئے (۱- پطرس ۲- ۸) پھر اُس کا یہہ سمجھنا کہ ایسے آدمی میں جو ایسی بُرائی کرتے ہیں نیکوں کی خوبیاں بھی آسکتی ہیں یہہ بھی ایک سخت دھوکھا ہی- خدا والے لوگوں کے گناہوں کو کھا لینا (ہوشیع ۴- ۸) جس طرح کہ کتا نجاست کو چاٹ لیتا ہی اِسبات کا نشان نہیں ہی کہ وہ اُن کی خوبیاں بھی آپ میں رکھتا ہی- جس شخص کی ایسی رائے ہو اُس میں نہ ایمان ہی نہ محبت- لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ بھی اُس سے سخت اعتراض رکھتے ہیں پر وہ اپنے حق میں کیا کہہ سکتا تھا +

دیانتدار- وہ یہہ کہتا تھا کہ رائے کے طور پر اُسکا عامل ہونا زیادہ تر دیانتداری

کی بات ہی بہ نسبت ایسکے کہ اُس کو کرنا اور تو بھی اُس رائے سے اختلاف رکھنا +

بہادر۔ یہہ تو بہت ہی بُرا جواب ہی کیونکہ اگرچہ شہوت پرستی کی باگ ڈھیلی کر دینا جس حال کہ ہماری رائے ایسی باتوں کے برعکس ہو بُرا ہی تو بھی گناہ کرنا اور اُس کام کو جائز ثابت کرنا زیادہ بدتر ہی پہلی بات سے دیکھنیوالا اتفاق سے ٹھوکر کھاجاتا ہی پر اِس دوسری بات سے وہ پھندے میں پھنس جاتا ہی +

دیانتدار۔ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جنکا خیال اِسی شخص کی مانند ہی لیکن اِسکی طرح اُسکو زبان پر نہیں لاتے اور اِسی سبب سے لوگ مسافرت کی اتنی بے قدری کرتے ہیں +

بہادر۔ آپ سچ کہتے ہیں یہہ تو بڑے افسوس کی بات ہی لیکن وہ جو فردوس کے بادشاہ کا ڈر اپنے جی میں رکھتا ہی اُن سب سے بچ نکلیگا +

مسیحن بولی دنیا میں لوگوں کی عجیب عجیب رائیں ہیں۔ میں بھی ایک شخص سے واقف ہوں جو یہہ کہتا تھا کہ موتکے وقت توبہ کر لینے کے لئے بہت موقع ملجائیگا +

بہادر۔ ایسے لوگ دانش سے خالی ہیں اگر ایسے شخص سے کہا جائے کہ تمکو ایک ہفتہ کے بیچ میں دس کوس تک چلنے کی مہلت ہی تو وہ اپنا سفر اُس ہفتے کی پچھلی ساعت کے اوپر اختیار کرنے پر قناعت نہ کریگا +

دیانتدار۔ آپکا کہنا بجا ہی تو بھی بہت سے مسافر ہیں جو عموماً ایسا ہی کرتے

ہیں۔آپ دیکھتے ہیں کہ میں بوڑھا ہو گیا اور بہت دنوں سے مسافرت کر رہا ہوں سو میں نے ایسی بہتیری باتیں دیکھی اور سُنی ہیں۔میں نے بہتوں کو دیکھا ہے جو شروع میں ایسا زور دکھلاتے تھے کہ گویا ساری دنیا پر غالب آجاینگے پر تھوڑے ہی دنوں میں ایسے مرمٹے کہ جس طرح اسرائیلی بیابان میں ضائع ہوئے اور وعدے کی زمین کو دیکھا تک نہیں۔میں نے بعض کو دیکھا ہے کہ جو شروع میں بالکل بیدل تھے یہانتک کہ لوگ یہہ سمجھتے تھے کہ یہہ ایک دن بھی جی نہ سکیگا پر آخر میں پکے مسافر نکلے۔میں نے بعض کو شروع میں آگے کو خوب تیز بھاگتے ہوئے دیکھا ہے پر تھوڑے ہی عرصہ میں اُنکو اُتنی ہی تیزی سے پیچھے کو بھاگتے آتے ہوئے دیکھا۔میں نے بعض کو دیکھا ہے کہ جو شروع میں مسافرانہ زندگی کی بڑی تعریف کرتے تھے پر کچھہ عرصے کے بعد اُنکو اُس کی غیبت کرتے سُنا۔میں نے بعض کو شروع میں فردوس کے قایل دیکھا پر جب اُس کے قریب پہنچے تو لوٹ آئے اور یہہ اُڑایا کہ فردوس ایسی کوئی جگہہ نہیں ہے۔میں نے اکثروں کو یہہ ڈینگ مارتے سُنا ہے کہ اگر کوئی میرا مقابلہ کریگا تو میں یہہ یہہ کرونگا پر جب بے سر بے پانوں ڈر کی بھی خبر اُڑی تو ایمان بھی جاتا رہا راہ بھی چھوٹ گئی اور سب کچھہ ہاتھہ سے جاتا رہا +

خیر وہ یوں ہی راہ راہ چلے جاتے تھے کہ ایک شخص بے تحاشا دوڑا ہوا آیا

اور اُنسنے کہا ای صاحب اور ای عورتو اور بچو اگر آپ کی جان پیاری ہی تو بھاگئے قزاق ساہمنے سے چلے آتے ہیں +

بہادر نے کہا یہہ وہی تین ہیں جنہوں نے کم اعتقاد پر حملہ کیا تھا- پر آنے دو ہم بھی اُنکے لئے تیار ہیں- سو وہ چلے ہی گئے اور ادھر اُدھر بہت دیکھا بھالا کہ اب وہ بدذات نہ ملجائیں لیکن یا تو یہہ سُن کے کہ بہادر اُن کے ساتھہ ہی یا کوئی اور ہی چال چلے پر اُنکے نزدیک نہ آئے +

اُسوقت مسیحن نے کہا کہ کہیں سرائے ملجاتی تو ٹھہر کے آرام کر لیتے کیونکہ ہم سب تھک گئے ہیں- دیانتدار نے جواب دیا کہ تھوڑے ہی آگے ایک بڑا معزز شاگرد گیوس نامے رہتا ہی (رومیوں ۱۶-۲۳) سب نے وہاں جانے کی ٹھانی زیادہ تر اِسلئے کہ اُس پیر مرد نے اُس کی بڑی تعریف کی تھی- جب وہ وہاں آئے تو بے کھٹکھٹائے ہوئے اندر چلے گئے کیونکہ سرائے کا دروازہ کوئی نہیں کھٹکھٹاتا- جب اُنہوں نے صاحبِ مکان کو آواز دی تو وہ نکل آیا اور اِن لوگوں نے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو ہم رات بھر یہیں ٹک رہیں +

اُسنے کہا اگر آپ سچے لوگ ہیں تو کیا مضایقہ ہی میرا گھر تو مسافروں ہی کے لئے ہی- غرض وہ سب وہاں بڑی خوشی سے ٹکے +

آٹھواں باب

گیوس کا اُنکی خاطرداری کرنی اور بہادر کی علاوہ کیفیت۔

جب سارا انتظام آرام کا ہوگیا تب بہادر نے پوچھا اِن لوگوں نے آج ایسا لمبا سفر کیا ہی کہ بالکل تھک گئے ہیں کہئے تو کچھ کھانے کو بھی موجود ہی +

گیوس نے کہا رات زیادہ گئی اور کھانے کا وقت نکل گیا ہی پر جو کچھ گھر میں موجود ہی سو حاضر ہی +

بہادر۔ مضایقہ نہیں جو کچھ موجود ہی سو ہی ہی میں نے خوب دیکھ لیا ہی کہ آپ کے پاس عمدہ ہی کھانا موجود رہتا ہی +

تب گیوس نے اپنے باورچی لذیذ نامے کو بُلا کے حکم دیا کہ اتنے مسافروں کے لئے کھانا تیار کرو۔ جب وہ حکم دے کے واپس آیا تو کہا ای دوستو میں بڑا خوش ہوں کہ میرے پاس ایک مکان ہی کہ جس میں آپ کی خاطرداری کر سکتا ہوں پر جب تک کھانا تیار ہو اگر تکلیف نہ ہو تو آئیے بیٹھ کے کچھ بات چیت کر کے دل بہلائیں +

گیوس۔ یہہ عمر رسیدہ بی بی کس کی جورو ہیں اور یہہ نوجوان چھوکری کس کی بیٹی ہی +

بہادر۔ یہہ عورت قدیم زمانے کے ایک مسافر مسیحی نامے کی بی بی ہے اور یہہ چاروں لڑکے اُسی کے ہیں۔ وہ چھوکری انکی ایک ملاقاتی ہے جسکو وہ ترغیب دیکے اپنے ساتھہ لائی ہے۔ اِن لڑکوں کی طبیعت اُنکے باپ کے اوپر پڑی ہے اور وہ اُس کی پیروی کرنے کی بڑی تمنا رکھتے ہیں یہانتک کہ جہاں کہیں اُسکے لیٹنے کی جگہ یا اُس کے پاؤں کا نشان دیکھتے ہیں تو بہت ہی خوش ہوتے ہیں اور اُسجگہ پر لیٹ جانا یا اُس کے قدم کے نقش پر پاؤں رکھنا بہت پسند کرتے ہیں*

گیوس۔ کیا یہہ مسیحی کی بی بی اور اُسکے بال بچے ہیں۔ میں تو تمہارے شوہر کے باپ بلکہ اُس کے دادا سے بھی واقف تھا۔ اِس خاندان میں بہت سے اچھے اچھے لوگ ہو گئے ہیں اُنکے باپ دادے پہلے انطاکیہ میں رہتے تھے (اعمال ۱۱-۲۶) مسیحی کے باپ دادے بڑے لائق آدمی تھے اور یقین ہے کہ آپ کو بھی یہہ حال معلوم ہوگا۔ میں نے اُنکے برابر نیکبخت اور مسافروں کے آقا اور اُس کی ناموں کے پیار کرنیوالوں اور محبتوں کے حق میں دلیر کسیکو نہیں دیکھا۔ میں نے آپ کے شوہر کے کئی رشتہ داروں کا حال سُنا ہے جنہوں نے سچ کی خاطر ہر طرح کے امتحان اُٹھائے۔ تمہارے شوہر کے خاندان میں سے استیفان پہلا تھا جسکو لوگوں نے پتھراؤ کر ڈالا (اعمال ۷-۵۹ و ۶۰) اُسی پشت میں ایک دوسرا شخص یعقوب نامے تھا جو تلوار سے قتل کیا گیا (اعمال ۱۲-۲) اسی خاندان میں

پولوس اور پطرس بھی تھے۔ اِسی خاندان میں اگنیشیوس نام ایک شخص تھا جو شیروں سے پھڑوایا گیا اور رومانوس تھا جسکا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کے تن پر سے اُتار لیا گیا اور پالیکارپ تھا جو کہ جیتا جلا دیا گیا۔ ایک اور تھا جس کو ٹوکری میں ڈال کے دھوپ میں لٹکا رکھا تھا کہ بِرّے اُسے ڈنک ماریں اور ایک اور تھا جسکو بورے میں کس کے سمندر میں ڈبوا دیا۔ جو جو تکلیفیں اور مصیبتیں اِس خاندان والوں نے مسافرت کی الفت کے باعث سے اُٹھائی ہیں اُن سب کا بیان کرنا غیر ممکن ہی۔ میں اِس سے بہت خوش ہوں کہ تمہارا شوہر ایسے چار بچے چھوڑ گیا ہی کیونکہ مجھے امید ہی کہ وہ اپنے باپ کا نام قایم رکھینگے اُس کے نقش قدم پر چلینگے اور اُنکا خاتمہ بھی اُنکے باپ کا سا ہوگا *

بہادر۔ سچ یہہ لڑکے تو ہونہار ہیں وہ اپنے باپ کی روش کو بدل پسند کرتے ہیں *

گیوس۔ یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ اِسلئے مسیحی کے خاندان کی بڑی ترقی ہوگی اور وہ روئے زمین پر بہت پھیل جائیگا۔ چاہئے کہ مسیحن لڑکیاں ڈھونڈھ کے اُنسے اِن لڑکوں کا بیاہ کر دے کہ اُن کے باپ اور اُن کے خاندان کا نام دنیا میں سے نہ مٹے *

دیانتدار۔ اُس کے خاندان کا مٹنا تو بڑے افسوس کی بات ہوگی *

گیوس۔ اُسکا نام مٹ نہیں سکتا ہی کسیقدر کم ہو جاوے تو ہو جائے پر اُسکے قایم رکھنے کی یہی تجویز ہی جو میں نے بتلائی ہی اور چاہیئے کہ مسیحن میری صلاح پر عمل کرے ✣

مسیحن نے کہا آپکا اور رحیمن کا بہت ہی اچھا جوڑ ہوگا اور میں اِس کو دیکھ کے بہت خوش ہونگی ✣

گیوس نے کہا اگر آپ میری صلاح لیں تو رحیمن کو اپنی رشتہ داری میں قبول کیجئے اور اگر وہ منظور کرے تو اُسے متی کے ساتھ بیاہ دیجئے۔ اِس سے اُسکی نسل زمین پر باقی رہیگی۔ سو یہہ تجویز پکی ہوگئی اور تھوڑے عرصے میں اُنکی شادی ہوگئی۔ پر اِسکا پھر بیان ہوگا ✣

گیوس نے یہہ بھی کہا کہ میں اب عورتوں کی ذلت رفع کرنے کے لئے اُن کے بارے میں کچھہ کہونگا۔ کیونکہ جسطرح عورت کے وسیلے موت اور لعنت دنیا میں آئی (پیدایش ۳) اُسی طرح زندگی اور سلامتی بھی اُسی سے آئی۔ خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا (گلتیوں ۴-۴) اور تاکہ معلوم ہو کہ پچھلی پشت کے لوگوں نے کہاں تک اپنی ماں کے فعل سے نفرت کی پُرانے عہد نامے میں مائیں لڑکوں کی مشتاق رہیں اِس خیال سے کہ شاید اِس عورت سے یا اُس عورت سے جہان کا نجات دہندہ پیدا ہو۔ اور یہہ بھی معلوم ہو کہ مردوں اور فرشتوں کے پہلے

اِس نجات دہندے کی آمد پر پہلے عورتوں ہی نے خوشی منائی (لوقا ۱-۴۲-۴۶)
میں نے یہہ کہیں نہیں پڑھا کہ کبھی کسی مرد نے مسیح کو ایک کوڑی بھی دی ہو لیکن
عورتیں اُسکے ساتھہ سے نہ ہٹیں اور اپنے مال میں سے اُسکی خدمت کی (لوقا ۸-۲ و ۳)
جسنے مسیح کے پاؤں آنسوؤں سے دھوئے وہ ایک عورت ہی تھی (لوقا ۷-۳۷-۵۰)
اور اُس کے دفن کے لئے ایک عورت ہی نے اُس کے بدن پر عطر ملا (یوحنا ۱۱-۲
و ۱۲-۳) جب لوگ اُسے صلیب دینے کو لئے جاتے تھے تو عورتیں ہی اُسپر روتی
تھیں (لوقا ۲۳-۲۷) اور صلیب سے وہی اُس کے پیچھے ہولیں (متی ۲۷-۵۵
و ۵۶ و لوقا ۲۳-۵۵) اور عورتیں ہی بعد اُسکے دفن کے اُس کی قبر پر آکے بیٹھیں
(متی ۲۷-۶۱) جس دن مسیح جی اُٹھا تو اُس دن بھی عورتیں ہی پہلے اُس کے
ساتھہ ہوئیں (لوقا ۲۴-۱) اور عورتوں ہی نے اُس کے جی اُٹھنے کی خبر
شاگردوں کو پہلے دی (لوقا ۲۴-۲۲ و ۲۳) غرض کہ عورتیں بہت ہی مبارک ہیں
اور اِن باتوں سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہمارے ساتھہ زندگی کے فضل میں
شریک ہیں +

یہاں پر باورچی نے یہہ کہلا بھیجا کہ کھانا تیار ہی اور ایک آدمی کو بھی بھیجدیا
کہ کھانے مسلسل چن دے +

متی نے کہا کہ اِس دسترخوان کو چنتے ہوئے دیکھ کے مجھ کو زیادہ بھوک معلوم ہونے لگی ہے *

گیوس نے کہا کاش جتنی تعلیم تمکو اِس زندگی میں ملے وہ سب تم میں اُس بڑے بادشاہ کی بادشاہت میں اُس کے ساتھ کھانے پر بیٹھنے کے لئے زیادہ تر خواہش اور تمنا پیدا کریں اِسلئے کہ جتنی واعظیں اِس دنیا میں ہوتی ہیں اور جتنی کتابیں تیار کیجاتی ہیں اور جتنے ضوابط عمل میں آتے ہیں وہ سب گویا دسترخوان کا چُنا جانا ہے جو کہ خداوند کی اُس ضیافت کا پیشرو ہے جس میں وہ ہمکو اُسوقت شریک کریگا کہ جب ہم اُسکے گھر میں داخل ہوجائینگے *

غرض کہ خاصہ چُن گیا۔ پہلے اُٹھانے کا شانہ اور ہلانیکا سینہ دسترخوان پر چُن دیا گیا تاکہ ظاہر ہو کہ دعا اور تعریف کے ساتھ کھانا شروع کرنا چاہیئے۔ اُٹھانے کے شانے سے داؤد نے اپنا دل خدا کی طرف اُٹھایا اور ہلانے کے سینے سے جہاں کہ اُسکا دل تھا وہ اپنی بربط پر سہارا کر کے اُسے بجاتا تھا (احبار ۷-۳۲-۳۴ و ۱۰-۱۴ و ۱۵ و زبور ۲۵-۱ و عبرانیوں ۱۳-۱۵) یہہ دونوں چیزیں بہت تازہ اور لذیذ تھیں اور اُن سب نے اُسکو خوب دل کھول کے کھایا۔ اس کے بعد ایک بوتل شربِ مفرح حاضر کیا گیا جو دیکھنے میں خون سا سرخ تھا (استثنا ۳۲-۱۴ و قاضیوں ۹-۱۳ و یوحنا ۱۵-۵) گیوس نے اُنسے کہا خوب دل کھولکے پیجئے

یہہ انگور کا خالص نچوڑا ہوا عرق ہی جس سے خدا اور انسان کا جی خوش ہوتا ہی۔ غرض اُنہوں نے پیا اور بہت ہی خوش ہوئے +

بعد اِس کے بالائی لائی گئی اور گیوس نے کہا یہہ لڑکوں کو دو کہ وہ اُس سے بڑھنے کی طاقت پائیں (۱۔ پطرس ۲-۱ و ۲) +

اِسکے بعد مکھن اور شہد آیا۔ تب گیوس نے کہا اِسے خوب کھاؤ اِس سے تمہاری عقل اور سمجھہ دونوں مضبوط ہو جائینگی۔ ہمارا خداوند اپنے لڑکپن میں اِسی کو کھایا کرتا تھا وہ مکھن اور شہد کھائیگا جب تک کہ وہ بُرے کو ترک کرنا اور بھلے کو پسند کرنا نہ سیکھے (یسعیاہ ۷-۱۵) +

اِسکے پیچھے سیب آئے اور وہ بہت ہی لذیذ تھے۔ متی نے پوچھا ہم اِن سیبوں کو کھائیں اِنہیں کے ذریعے سے شیطان نے ہماری اول ماں کو برگشتہ کر دیا تھا +

گیوس نے کہا کہ یہہ وہ ممنوع اور مضر سیب نہیں ہی اِسکے کھانے کا حکم ہی اور بہت ہی مفید ہی +

متی نے جواب دیا کہ مجھے کچھہ شک ہوا کیونکہ کچھہ دن ہوئے کہ میں پھل کھا کے بیمار ہو گیا تھا +



گیوس نے کہا ممنوع پھل تو بیشک بیمار کر دیگا پر حکمی پھل میں کسی طرح کا نقصان نہیں ہے +

وہ یہہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک قاب میں بادام آئے (غزل الغزلات ۶-۱۱) کسی نے اُسوقت کہا کہ بادام سے لڑکوں کے ملایم دانت خراب ہو جاتے ہیں پر گیوس نے یہہ سُنکے کہا کہ اِسکی گٹھلی البتہ سخت ہوتی ہے پر اُس کے توڑنے سے اندر ملایم گودہ نکلتا ہے اِسے توڑ کے کھالو +

تب تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور ایک عرصہ تک دسترخوان پر بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہے - بڑے میاں بولے کہ جب تک آپ بادام توڑتے ہیں میں ایک پہیلی کہتا ہوں اُسے کون حل کریگا +

ایک آدمی تھا لوگ اُسے کہتے تھے دیوانہ
پر وہ زیادہ دے کے بڑھاتا تھا خزانہ

وہ سب خوب دل لگا کے سُنا کئے کہ دیکھئے اب گیوس کیا کہتا ہے وہ تھوڑی دیر چپ چاپ جواب کا منتظر رہا پر یہہ جواب دیا +

جو دیتا ہے مال اپنا غریبوں کو
ہوتا ہے اُس سے دس گنا فایدہ اُسکو

یوسف بولا صاحب شاید آپ نہ سمجھتے تھے کہ یہہ آپ سے حل ہو سکیگا +

گیوس بولا میں نے ایک عرصے سے اِس طرح کی تعلیم پائی ہی۔ تجربے سے بڑھ کے کوئی بہتر اُستاد نہیں ہی۔ میں نے اپنے خداوند سے مہربان ہونا سیکھا ہی اور تجربہ کر کے اُس سے فایدہ اُٹھایا ہی۔ کوئی ایسا ہی جو برباد کرتا ہی تب بھی بڑھتا ہی اور کوئی نیکی سے زیادہ ہاتھ کھینچتا ہی پر یہہ غریب ہو جاتا ہی۔ ایک شخص اپنے کو دولتمند ٹھہراتا ہی لیکن اُس کے پاس کچھہ نہیں ہی ایک آپ کو غریب کرتا ہی لیکن بڑا دولتمند ہی (امثال ۱۱-۲۴ و ۱۳-۷) ✤

تب سموئیل نے اپنی ماں سے آہستہ سے کہا یہہ تو بڑے ہی نیک مرد کا مکان ہی آؤ یہاں کچھہ عرصے تک ٹھہریں اور یہیں میرے بھائی متی کی رحیمن کے ساتھہ شادی ہو جائے تو بہتر ہی۔ پر گیوس نے اُسکی بات سُن لی اور بولا صاحبزادے یہاں خوشی سے رہئے۔ سو وہ وہاں ایک مہینہ رہے اور رحیمن اور متی کا بیاہ بھی ہو گیا۔ پر جب تک وہ یہاں تھے رحیمن اپنی عادت کے موافق کپڑے بنا بنا کے غریبوں کو بانٹ دیا کرتی تھی جس سے کہ مسافروں میں وہ بڑی نیکنام ہو گئی ✤

اب کھانے سے فراغت کر کے لڑکوں نے سونے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ سفر سے تھک گئے تھے۔ تب گیوس آیا کہ اُنکو اُنکے کمرے بتلا دے لیکن رحیمن نے کہا آپ تکلیف نہ کیجئے میں اِنکو سُلا دیتی ہوں۔ غرض وہ خوب خراٹے بھر کے سوئے پر باقی آدمی ایسی صحبت پا کے جُدا ہونا نہ چاہتے تھے

سو رات بھر بات چیت کرتے ہوئے بیٹھے ہی رہ گئے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتے ہوتے بوڑھے میاں تو اونگھہ پڑے۔ تب بہادر نے کہا کیا صاحب آپ کو تو جھپکی لگ گئی۔ سنبھل بیٹھئے میں ایک پہیلی کہتا ہوں اِسکا آپ ہی جواب دیں وہ بولے کہو۔ بہادر نے یہہ پہیلی کہی +

وہ جو قاتل ہوا چاہتا ہی ضرور آپ پہلے مغلوب ہوگا اور وہ جو گھر سے باہر رہنا چاہتا ہی ضرور ہی کہ پہلے گھر میں مرے +

دیانتدار صاحب بولے یہہ تو مشکل پہیلی ہی اِسکا بوجھنا بھی مشکل ہی اور اُسپر عمل کرنا زیادہ مشکل ہی۔ پر گیوس سے مخاطب ہو کے بولے جناب میں اِس کو آپ پر چھوڑتا ہوں آپ اِسکو حل کیجئے میں سنونگا کہ آپ کیا کہتے ہیں +

گیوس نے کہا اُسکا جواب آپ سے طلب ہوا ہی اور سب آپ ہی کے جواب کے منتظر ہیں۔ اپنی بلا میرے سر نہ ٹالئے۔ تب وہ پیرمرد بولے اِسکا جواب یہہ ہی +

جو پہلے فضل سے مغلوب ہوا چاہتا ہی ضرور ہی کہ گناہ کو نیست کرے اور وہ جو جیتا ہی ضرور ہی کہ اپنی طرف سے مردہ ہو جائے +

تب گیوس نے کہا سچ سچ۔ نیک تعلیم اور تجربہ دونوں کی رو سے یہہ بات درست ہی۔ کیونکہ جب تک کہ پہلے فضل ظاہر نہ ہو اور روح کو اپنے جلال سے مغلوب نہ کرے تب تک اُسمیں یہہ طاقت نہیں آتی ہی کہ گناہ کا مقابلہ کر سکے۔ اِس کے سوا

اگر گناہ شیطان کی رسی ہو جس سے کہ وہ آدمی کی روح کو جکڑ رکھتا ہی تو جب تک وہ بند نہ کھلے تب تک وہ اُسکا مقابلہ کیونکر کر سکتا ہی۔ پھر جو شخص کہ عقل رکھتا ہی اور فضل مانتا ہی ہرگز یہہ یقین نہیں کر سکتا ہی کہ جو آدمی اپنی خرابی کا غلام ہو رہا ہی وہ فضل کی زندہ علامت بھی ہو سکتا ہی۔ ہاں اب یاد آیا ایک بات کہتا ہوں جو قابل سُننے کے ہی۔ دو آدمی سفر کو نکلے اِن میں سے ایک جوان تھا اور دوسرا بوڑھا اُس جوان کو بڑی سخت سخت خرابیوں کا مقابلہ کرنا تھا پر اُس بوڑھے کے لئے ضعیفی کے سبب سے خرابیوں کا زور بہت ہی کم ہو گیا تھا۔ اُس جوان کے پیر اُس بوڑھے کی مانند برابر پڑتے تھے اور وہ ہر طرح سے اُسی کے برابر پھُرتیلا بھی تھا۔ تو اب یہہ بتلائیے کہ اِن دونوں میں سے جو ہر طرح سے برابر تھے کس کا فضل زیادہ تر روشن تھا +

بڑے میاں بولے بیشک اُس جوان کا فضل زیادہ تر روشن تھا کیونکہ جسکو بہت سی مخالفتوں کا مقابلہ رہتا ہی اُسی کی قوت زیادہ تر زور آور معلوم ہوتی ہی۔ خاص کر جس حال میں کہ وہ اُسی کے ساتھہ برابر رہتا ہی کہ جسکو ضعیفی کے باعث سے اُس کے آدھے کے برابر بھی مخالفت کا سامہنا نہیں ہوتا ہی۔ اِس کے سوا میں نے یہہ بھی دیکھا ہی کہ بوڑھے اِس غلطی پر ناز کرتے ہیں وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ ہماری طبعی کمزوری خوبیوں پر غالب آنے کی نسبت فضل کی علامت ہی اور یوں اپنے تئیں

دھوکھا دیتے ہیں۔ سچ ہی کہ فضل یافتہ بوڑھے جوانوں کو صلاح دینے کی بخوبی قابلیت رکھتے ہیں اِسلئے کہ اُنھوں نے ہر شی کی بطالت کو خوب دیکھہ لیا ہی تو بھی جوان اور بوڑھے کے ساتھہ ساتھہ نکلنے میں جوان میں یہہ خوبی نکلتی ہی کہ وہ اپنے میں فضل کے کام کا اثر اچھی طرح سے دیکھتا ہی پر بوڑھے کی طبعی خرابیوں کی طاقت میں نہایت ہی کمزوری آجاتی ہی۔ اِس طرح سے باتوں بات میں رات کٹ گئی +

جب لوگ سوتے سے جاگے تو مسیحن نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ کلام میں سے کوئی باب پڑھو سو اُسنے یسعیاہ نبی کی کتاب کا ۵۳ واں باب پڑھا۔ جب وہ پڑھہ چکا تو میاں دیانتدار نے اُس سے یہہ سوال کیا کہ ہمارا نجات دہندہ خشک زمین سے کیونکر نکلنیوالا تھا اور اُس میں کیونکر خوبی اور بہار نہیں ہی +

اِسکے جواب میں بہادر نے کہا آپ کے پہلے سوال کا یہہ جواب ہی اِسلئے کہ اُس یہودی کلیسیا کی جان جسمیں سے مسیح آیا عنقریب نکل گئی تھی اور مذہب کا زور مردہ ہو رہا تھا۔ دوسرے کے جواب میں میں یہہ کہتا ہوں کہ یہہ بات بیدینوں کے حق میں کہی گئی ہی کیونکہ اُن کی آنکھیں ایسی اندھی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے شہزادے کے دل کا حال معلوم نہیں کر سکتے ہیں اور اِسلئے اُسکی ظاہری پستی کی نظر سے اُسکو دیکھتے ہیں جسطرح کہ جب کسی اناڑی کے ہاتھہ کوئی بیش قیمت پتھر آجائے تو وہ اُسکی خوبی سے واقف نہونے کے سبب سے اُسکو عام پتھر سمجھہ کے پھر پھینکد یتا ہی +

بعد اسکے گیوس نے کہا بھلا اب تو آپ یہاں موجود ہیں اور بہادر صاحب بھی ہتھیار چلانے میں بڑے چست و چالاک ہیں تو اگر آپ کی طبع چاہے تو کچھہ ناشتہ کر کے میدان کی سیر کرینگے تا دیکھیں کہ ہماری ذات سے کچھہ فایدہ ہو سکتا ہی یا نہیں یہاں سے قریب آدھہ کوس کے فاصلے پر ایک دیو نیک کشت نامے رہتا ہی اور ادھر کے مسافروں کو بڑی تکلیف دیا کرتا ہی اور میں اُسکا گھر بھی جانتا ہوں وہ چوروں کی ایک گروہ کا سرغنہ ہی اگر یہہ اطراف اُس سے پاک ہو جائے تو کیا خوب ہوگا۔ وہ سب راضی ہو کے وہاں کو گئے۔ بہادر نے اپنی تلوار اور خود اور سپر لگالی باقی سب برچھی اور لاٹھیوں سے مسلح ہو گئے ٭

جب وہ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کمزور دل نامے ایک شخص کو پکڑے ہوئے ہی جسے اُسکے نوکر راہ میں سے پکڑ لائے تھے۔ اور ازبس کہ یہہ دیو مردم خوار تھا وہ اُسکو مارے ڈالتا تھا کہ اُسکا گوشت کھاے ٭

جب اُس کی نظر ان لوگوں پر پڑی اور دیکھا کہ وہ میرے غار کے مُنہہ پر کھڑے ہیں تو ڈپٹ کے پوچھا تمہارا یہاں کیا کام ہی ٭

وہ بولے کہ ہم تجھہ سے اُن مسافروں کے خون کا بدلا لینے کو آئے ہیں جنہیں تو نے شاہراہ میں سے پکڑ پکڑ کے ہلاک کر ڈالا ہی سو باہر نکل۔ سو وہ بھی مسلح ہو کے

نکل آیا اور بھڑ پڑا اور ایک گھنٹے بھر خوب ہی گتھم گتھی ہوئی بعد اُس کے ذرا دم لینے کو رُک گئے +

اُس دیو نے پھر پوچھا تم ہماری زمین میں کیا کرنے کو آئے ہو +

بہادر نے کہا کہ میں نے تو تجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مسافروں کے خون کا بدلا تجھ سے لینے کو آئے ہیں۔ سو وہ پھر بھڑ اُٹھے اور اُس دیو نے وہ ہاتھ لگایا کہ بہادر ذرا دب گیا پر سنبھل کے اُس کی ایسی خبر لی کہ اُسکا ہتھیار ہاتھ سے چھوٹ پڑا۔ اُسنے اُسکا کام تمام کر ڈالا اور اُس کی گردن کاٹ کے اپنے ساتھ گھر پر لے آئے اور سب کو دکھلا کے اُسے ٹانگ دیا تاکہ آئندہ کو کسیکو اسطرح کے کام کرنے کی جرات نہ ہو سکے +

تب اُنہوں نے کمزوردل سے پوچھا تم اِس موذی کے ہاتھ میں کیونکر پڑ گئے +

اُس بیچارے نے کہا آپ دیکھتے ہیں کہ میں بیمار آدمی ہوں اور اِس سبب سے کہ موت نے ایک روز میرے دروازے پر آکے دستک دی تھی مجھے یہہ خیال گذرا کہ میں گھر میں رہکے کبھی اچھا نہ رہونگا اور اسی لئے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ میں قصبہ مشکوک کا پیدا اور باشندہ ہوں اور میرا باپ بھی وہاں پیدا ہوا تھا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ مجھ میں نہ زور ہے نہ جان ہے لیکن جب تک رینگنے کی بھی طاقت باقی ہے تب تک تو سفر کرنے سے باز نہ آؤنگا۔ جب میں اُس پھاٹک پر آیا جو اِس راہ کے

سفر سے پر ہی تو وہاں کے مالک نے میری بڑی ہی خاطرداری کی اور میرے دبلے
پن اور بیجان ہونے پر کچھہ اعتراض نہ کیا بلکہ جو کچھہ میرے سفر کے لئے درکار تھا
مجھے دیا اور یہہ کہا کہ اخیر تک امید رکھنا۔ جب میں رازکشا کے مکان پر آیا تو وہ
بھی مجھہ سے بڑی مہربانی سے پیش آیا۔ اور اِس سبب سے کہ مشکل پہاڑ میرے لئے
ذرا سخت تھا اُنکا ایک نوکر مجھہ کو اُٹھا کے اُسپر پہنچا آیا۔ راہ گیروں سے بھی مجھہ کو
بہت سا آرام ملا اگرچہ وہ میری کمزوری کے سبب میرے ساتھہ آہستہ آہستہ
چلنے پر راضی نہ ہوئے تو بھی چلتے چلتے وہ مجھے دلاسا دیتے رہے اور کہا کہ ہمارے
آقا کی یہی مرضی ہے کہ کمزوردلوں کو دلاسا دیا جاوے (۱ تسلونیقیوں ۵۔۱۴) اور
اپنے قدم بڑھاتے ہوئے چلے گئے۔ جب میں حملہ گلی میں آیا تو یہہ دیو ملگیا اور بولا
کہ لڑنیکے لئے تیار ہو جا۔ پر افسوس میں تو کمزور اور قوت کا محتاج تھا ہی میں کیا کرسکتا تھا
غرض اُسنے آکے مجھے پکڑلیا میں سمجھا تھا کہ وہ مجھے مارڈالیگا۔ وہ مجھے کھینچ کھانچ کے
اپنے غار میں لایا تو بھی مجھے یقین تھا کہ میں وہاں سے زندہ نکلونگا کیونکہ میں نے
سُنا ہے کہ مسافر جو زبردستی سے گرفتار کرلئے جاتے ہیں اگر اُسکا دل اُس کے آقا کی
طرف درست ہو تو کبھی دشمن کے ہاتھہ سے مر نہیں سکتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ میں
لوٹا پیٹا تو ہوں پر میری جان بچ گئی ہے اور میں اِسکے لئے اپنے آقا کا اور آپکا جس
سے میری رہائی ہوئی ہے شکر بجا لاتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ مجھہ کو اور بھی تکلیفیں

اُٹھانی ہونگی پر میں نے ارادہ کر لیا ہی کہ جب دوڑ سکونگا تو دوڑونگا اور جب دوڑ نہ سکونگا تو آہستہ آہستہ چلونگا اور جب چل نہ سکونگا تو رینگتا ہوا جاؤنگا۔ بہرحال میں اپنے پیار کرنیوالے کا شکرگذار ہوں میرا دل قایم ہی میری راہ میرے آگے ہی اور میرا جی اُس دریا کے اُس پار لگا ہی جسپر پل نہیں ہی ہرچند کہ میں نہایت ہی کمزور ہوں +

دیانتدار نے پوچھا تم ڈرپوک نامے ایک مسافر کے حال سے بھی آگاہ ہو +

اُسنے جواب دیا میں اُس سے خوب آگاہ ہوں وہ تو میرا چچا تھا۔ میری اور اُسکی طبیعت بہت ملتی تھی وہ مجھہ سے قد میں ذرا چھوٹا لیکن مزاج ہم دونوں کا ایک ساں تھا +

دیانتدار۔ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تم اُسے خوب جانتے ہوگے اور یہہ بھی یقین ہوتا ہی کہ تم دونوں میں رشتہ داری تھی کیونکہ تمہاری صورت اور آنکھہ اور بول چال اُس سے بہت ملتی ہی +

کمزوردل۔ جو لوگ ہم دونوں سے واقف تھے یہہ بھی کہتے تھے اِسکے سوا میں اُسکے حال سے اپنے حال کو بہت ملتا ہوا پاتا ہوں +

گیوس۔ خاطرجمع رکھئے میرا گھر آپ کو مبارک ہو۔ جس چیز کو آپ کا جی چاہے بے تکلف منگوا لیجئے اور جو خدمت آپ میرے نوکروں سے چاہیں وہ اُسکو سارے دل سے بجا لائینگے +

کمزوردل نے کہا یہہ آپ کی عین مہربانی ہی اور بڑی اندھیری بدلی میں سے گویا سورج کا چمک نکلنا ہی۔ کیا جب نیک کُشت نامے دیو نے مجھے روکا تھا کیا اُسکا ارادہ تھا کہ میرے اوپر یہہ احسان کرے۔ اور جب اُسنے میری جیب خالی کردی تو کیا اُسکا یہہ منشا تھا کہ میں آپ ایسے مہمان نواز کے پاس پہنچایا جاؤنگا۔ کیونکہ میرا حال فی الحقیقت یہی ہی +

یہہ دونوں آپس میں یہہ بات چیت کر ہی رہے تھے کہ ایک شخص دوڑا ہوا آیا اور یہہ خبر دی کہ یہاں سے پون کوس کے فاصلے پر ایک مسافر ناحق نامے پر بجلی گری اور وہ مرگیا +

کمزوردل نے کہا افسوس کیا وہ مرگیا۔ کچھہ دن ہوئے کہ وہ مجھے راہ میں ملگیا تھا اور میرے ہمراہ ہونا چاہتا تھا۔ جب نیک کشت نے مجھے گرفتار کیا تو وہ میرے ساتھہ تھا پر وہ بڑا بھاگنیوالا تھا اس سبب سے کافور ہوگیا اور یوں اُس کے پنجے سے بچگیا لیکن اُسکا بھاگ کے بچ نکلنا اِسلئے تھا کہ وہ مرجائے اور میں گرفتار ہوگیا تاکہ جیتا بچوں +

اِس درمیان میں متی اور رحیمن کا بیاہ ہوگیا اور گیوس نے اپنی بیٹی فیبی کو متی کے بھائی یعقوب کو بیاہ دیا اور دس دن اور ٹھہر کے وہانسے رخصت ہونے کی تیاری کی۔ اُنکے رخصت ہونے کے پہلے گیوس نے بڑی ضیافت کی اور وہ کھا پی کے

باغ باغ ہوگئے۔ رخصت کے وقت بہادر نے حساب خرچ کا مانگا پر گیوس نے کہا کہ مسافروں سے مہمان داری کی اجرت لینے کا میرا دستور نہیں ہے میں سال بھر کا دام لے لیتا ہوں لیکن اُسکو اُس نیک سامری سا پاتا ہوں جس نے یہہ وعدہ کیا ہے کہ جب لوٹ آؤنگا تب کوڑی کوڑی ادا کر دونگا (لوقا ۱۰-۳۴ و ۳۵) +

بہادر نے کہا آپ کا یہہ سلوک نہایت عجیب ہے ای پیارے جو کچھہ کہ تو بھائیوں اور مسافروں سے کرتا ہے سو دیانت سے کرتا ہے جنہوں نے کلیسیا کے آگے تیری محبت پر گواہی دی۔ اگر تو اُنہیں اُس طرح پر جو خدا کے بندوں کے لایق ہے آگے لیچلے تو اچھا کریگا (۳ یوحنا ۵ اور ۶ آیت) +

خیر گیوس نے اُن سب کو رخصت کر دیا اور راہ میں پینے کے لئے کچھہ شربت مفرح بھی ساتھہ کر دیا +

نواں باب

مسافروں کا گیوس کے مکان سے رخصت ہو کے بطلان میلے والی بستی میں پہنچنا صاحب مکان کی خاطر داری اور اُن کی وہ کیفیت جو وہاں ہوتے ہوئے اُنپر گذری۔

وہ مسافران مذکور جب گیوس کے مکان سے سدھارے تو کمزور دل کچھہ جھکتے سے نظر آئے۔ بہادر نے یہہ کیفیت دیکھہ کے کہا کہو میاں کمزور دل کیا ہمارے

بہادر - بھائی مجھے یہہ حکم ہے کہ کمزوردلوں کو دلاسا دوں اور کمزوروں کو سنبھالوں آپ ضرور ہمارے ساتھہ چلئے ہم آپ کے ساتھہ ساتھہ چلینگے اور آپ کی مدد کرینگے ہم آپ کی خاطر سے بہت سے خیالات اور کام کو ترک کردینگے آپ کے روبرو مشکوک باتوں پر بحث نہ کرینگے ہم آپ کے لئے سب کچھہ بنجاینگے پر آپ کو پیچھے چھوڑ جانا گوارا نہ کرینگے (۱ تسلونیقیوں ۵-۱۴ و رومیوں ۱۴-۱ و ۱ قرنتیوں ۸-۹-۱۳ و ۹-۲۲) +

یہہ ساری باتیں گیوس کے مکان کے دروازے ہی پر ہوتی رہیں - اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ میاں لنگ داس اپنی بیساکھی کے سہارے وہاں پہنچ آئے وہ بھی سفر ہی کر رہے تھے +

کمزوردل - کہو صاحب آپ یہاں کیونکر آگئے - میں تو ابھی مناسب ساتھی کے بارے میں شکایت کر رہا تھا پر آپ تو میری مرضی کی مانند ملگئے - کیا خوب ملے امید ہے کہ ہم اور آپ دونوں ایک دوسرے کی بخوبی مدد کر سکینگے +

لنگداس - مجھے بھی آپ کی سنگت سے بڑی خوشی ہوئی سو آپ کو چھوڑ دوں کیا میں اپنی ایک بیساکھی آپ کی مدد کے لئے دونگا +

کمزوردل - میں آپ کی مہربانی کے لئے آپ کا احسانمند تو ہوں لیکن جبتک لنگڑا نہ ہو جاؤں تب تک لنگ مارنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے - پر خیر اگر کوئی کتا ملجائیگا تو اُسے ہانک دینے کے کام آئیگا +

لنگڑاس۔ اگر مجھ سے یا میری بیساکھی سے آپکا مطلب نکل سکے تو ہم دونوں ہی موجود ہیں +

غرض وہ اِس سلسلے سے چلے بہادر اور دیانتدار آگے آگے ہوئے اُنکے پیچھے مسیحن اور اُسکے لڑکے ہوئے اور سب کے پیچھے کمزوردل اور لنگڑاس اپنی بیساکھی پر ہو لئے تب دیانتدار نے کہا +

دیانتدار۔ صاحب اب تو راہ پر پھر آ گئے سو مہربانی کر کے اگلے مسافروں کا کچھ فایدہ مند تذکرہ کیجئے +

بہادر۔ بہت خوب۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے سُنا ہو گا کہ مسیحی کو پستی کی وادی میں ملا کو کیونکر ملا اور موت کے سائے کی وادی میں وہ کیسی مشکل میں پڑا یقین ہے کہ آپ نے یہہ بھی سُنا ہو گا کہ ایماندار کو بی بی یار باش اور بی بی آدم اول اور بی بی بے قناعت اور بی بی شرم سے کیسی تکلیف ہوئی جن سے بڑھکے کوئی دوسرا دغاباز اور بے شرم نہ ہوگا +

دیانتدار۔ میں نے یہہ سب حال سُنا ہے لیکن ایماندار شرم سے از حد تنگ آیا کیونکہ وہ بڑا مرد آدمی تھا +

بہادر۔ سچ کیونکہ جیسا راہ گیر دنے کہا تھا شرم کا نام بالکل بیجا تھا +

دیانتدار۔ خیر صاحب اب یہہ تو بتلائیے کہ مسیحی اور ایماندار کی ملاقات بکواسی سے کہاں پر ہوئی تھی۔ وہ بھی تو نامی آدمی تھا +

بہادر۔ وہ پکا بیوقوف تھا تسپر بھی بہتیرے اُس کی راہ کو پسند کرتے ہیں +

دیانتدار۔ وہ تو ایماندار کو پھینسا ہی چکا تھا +

بہادر۔ سچ پر مسیحی کے بتلانے سے اُسنے معلوم کر لیا کہ وہ کیسا شخص تھا +

اِس طور پر یہہ لوگ باتیں کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اور اُس مقام پر پہنچے جہاں خادم الدین مسیحی اور ایماندار کو ملا تھا اور اُس سے یہہ کہدیا تھا کہ تم پر بطلان کے میلے میں یہہ یہہ آفتیں آئینگی۔ بہادر نے یہہ جگہ اُنکو دکھلائی اور کہا کہ یہیں پر خادم الدین اور مسیحی اور ایماندار کی ملاقات ہوئی تھی اور خادم الدین نے اُنکو جتا دیا تھا کہ تم پر بطلان کے میلے میں کیسی کچھہ آفتیں آئینگی +

دیانتدار۔ سچ کہو۔ یہہ تو اُنکے لئے بڑی سخت خبر ہوئی ہوگی +

بہادر۔ اِسمیں کیا شک ہی پر اُس نے اُنکو دلاسا بھی دیدیا۔ لیکن ہم اُنکا کیا ذکر کرتے ہیں۔ یہہ دونوں تو شیر دل اور چقماق کی طرح سخت لوگ تھے آپ کو یاد نہیں ہی کہ جب وہ حاکم کے روبرو کھڑے تھے تو کیسے بیڈر تھے +

دیانتدار۔ ایماندار نے بڑی دلیری سے اپنے دکھوں کی برداشت کی +

بہادر- البتہ اور اُس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوا کیونکہ اُس کی موت کو دیکھہ کے بھر وسا اور کئی اور ایمان لائے +

دیانتدار- خیر پر فرمائیے کہ آگے کیا ہوا کیونکہ آپ تو کل ماجرے سے خوب واقف ہیں +

بہادر بطلان کے میلے سے نکلکے جتنے آدمی مسیحی کو ملے اُن سب میں دو مطلب نامے ایک شخص سب سے بڑھہ کے موذی نکلا +

دیانتدار- دو مطلب یہہ کون شخص تھا +

بہادر- یہہ شخص بڑا ہی موذی اور شاطر مکار تھا تھا- اُسکا مذہب دنیا کے ساتھہ ساتھہ چلتا تھا اور ایسا فطرتی تھا کہ کیا مجال تھی کہ اُسکا اِس بارے میں ایک کوڑی بھر کا بھی نقصان ہوتا- وہ اپنے مذہب کو ہر موقع پر موافق بنالیتا تھا اور اُس کی بی بی بھی ویسی ہی مکار تھی- وہ ہمیشہ بات بدل دیا کرتا تھا اور اُسپر حجت بھی کیا کرتا تھا- پر جہانتک میں واقف ہوں اُسکی اِس دو مطلبی کا بُرا نتیجہ ہوا بلکہ کوئی خداپرست آدمی اُس کے لڑکوں کو بھی خیال میں نہ لاتا تھا +

اب تو اُن کو بطلان کی بستی جہاں بطلان کا میلہ لگا کرتا تھا نظر آنے لگا- جب اُن لوگوں نے دیکھا کہ اب تو بستی نظر آنے لگی تو یہہ صلاح ہونے لگی کہ بستی میں سے کیونکر نکلینگے کسینے کچھہ کہا کسینے کچھہ- آخیر کو بہادر بولا کہ میں بستی میں اسے

مسافروں کو اکثر نکال لیگیا ہوں۔ میری ملاقات مناسون نام ایک شخص سے ہی (اعمال ۲۱-۱۶) وہ قوم کا کپرُسی اور ایک قدیم شاگرد ہی ہم اُسکے مکان پر ٹک سکتے ہیں۔ اگر مناسب سمجھو تو وہاں چلیں +

سو سب کے سب اِس بات پر راضی ہوئے۔ اُس بستی تک پہنچتے پہنچتے شام ہوگئی تھی پر بہادر اُس کے گھر کی راہ سے خوب واقف تھا۔ غرض وہ اُس کے گھر پر آئے اور بہادر نے آواز دی جسکو پہچان کے اُسنے فوراً دروازہ کھولدیا اور وہ سب اندر آگئے۔ مناسون نے اُنسے پوچھا کہ آج کہاں کے اُٹھے آتے ہو۔ وہ بولے کہ تمہارے دوست گیوس کے گھر سے آتے ہیں۔ اُسنے کہا تم نے بڑی دور کا دھاوا مارا یقین ہی کہ تھک گئے ہوگے۔ بیٹھہ جاؤ۔ سو وہ سب بیٹھہ گئے +

بہادر نے کہا کہو صاحبو کیا حال ہی یقین تو ہی کہ آپ لوگ ہمارے دوست کو دیکھہ کے بہت خوش ہوئے ہونگے +

مناسون نے کہا میں بھی بہت ہی خوش ہوں آپ کو جس بات کی ضرورت ہو فرما دیجئے اور ہم اُسکو حتی المقدور حاضر کردینگے +

دیانتدار۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ہم ٹکنے کی جگہہ اور اچھی سنگت کے بہت محتاج تھے اور یہہ دونوں ہمکو حاصل ہو گئے +

مناسون۔ ٹکنے کی جگہ جو کچھہ ہی سو تو آپ دیکھتے ہی ہیں اور اچھی سنگت کا حال آگے کھل جائیگا +

بہادر۔ بھلا اب اِن مسافروں کو جگہ بتلا دیجئے +

مناسون۔ لیجئے۔ اُس نے اُن سب کو جگہ بتلا دی اور کھانے پینے اور دل بہلانے کے لئے بھی ایک کمرہ دکھلا دیا +

خیر جب وہ کسیقدر تازہ دم ہو لئے تو میاں دیانتدار نے پوچھا کہ فرمائے اِس بستی میں کچھہ اچھے لوگ بھی ہیں +

مناسون۔ ہیں تو پر بہت ہی تھوڑے ہیں +

دیانتدار۔ بھلا اُنسے ملاقات کیونکر ہو۔ کیونکہ مسافروں کو نیک آدمیوں کو دیکھنا ایسا ہی جیسا کہ جہازیوں کے لئے چاند اور ستارے کا نظر آنا ہی +

مناسون تب مناسون نے اپنے قدم سے ایڑ ماری اور اُسکی بیٹی فضیلن آن کے موجود ہوئی۔ اُس نے کہا فضیلن میرے دوست میاں شکستہ دل میاں مقدس میاں اُلفت الاولیا میاں خائفِ دروغ اور میاں تایب سے کہہ آؤ کہ میرے گھر پر چند مہمان آئے ہیں اور آج شام کے وقت آپ لوگونسے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ فضیلن سے یہہ خبر پاکے وہ سب حاضر ہوئے اور باہم دیگر سلام علیک ہو کے بیٹھہ گئے۔ مناسون نے اُنسے کہا ای دوستو یہہ مسافر جنھیں آپ دیکھتے

ہیں بڑی دور سے آئے ہیں اور کوہِ صیہون کو جاتے ہیں لیکن مسیحن کی طرف اُنگلی سے اشارہ کرکے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہہ عورت کون ہی +

یہہ اُسی مشہور مسافر مسیحی نامے کی بی بی ہی جسکے اور جسکے رفیق ایماندار کے ساتھہ ہماری بستیوالوں نے بڑی بدسلوکی کی تھی۔ یہہ سُنکے وہ بالکل گھبرا اُٹھے اور بولے ہم کو مسیحن کے دیکھنے کی امید نہ تھی۔ تب اُنہوں نے اُس کی خیر و عافیت پوچھی اور یہہ دریافت کیا کہ یہہ سب مسیحی کے بال بچے ہیں اور یہہ معلوم کرکے کہ یہہ سب اُسی کے لڑکے ہیں بولے کاش کہ تمہارا بادشاہ جس سے تم اُلفت رکھتے اور جس کی خدمت کرتے ہو ایسا کرے کہ تم اپنے باپ ہی کی مانند ہو اور تم کو سلامتی سے اُسی جگہ پہچا دے جہاں کہ وہ اب موجود ہی +

دیانتدار۔ اِس کے پیچھے دیانتدار نے میاں شکستہ دل سے اور باقی لوگوں سے پوچھا تمہاری بستی کی اِن دنوں میں کیا حالت ہی +

شکستہ دل نے کہا کہ میلے کے ایام میں تو ہمارے ہاتھہ پاؤں بالکل پھول اُٹھتے ہیں (یعنے مارے کام کے فرصت نہیں پاتے) اور اُس حال میں اپنی طبیعت کو اپنے قبضے میں رکھنا ہی مشکل ہوتا ہی۔ جو آدمی کہ ایسی جگہ میں رہتا ہی اور جس کو اِسطرح کے لوگوں سے سروکار رہتا ہی اُسکو ہر لحظہ ہوشیار رہنے کی بڑی ضرورت رہتی ہی +

دیانتدار۔ خیر تو اب تمہارے پڑوسی تمکو بہت دق تو نہیں کرتے ہیں +

شکستہ دل۔ وہ تو اب آگے کی بہ نسبت بہت ہی نرم دل ہو گئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے مسیحی سے اور ایماندار سے کیسا سلوک کیا تھا لیکن اب اُنکا جی بہت ہی ملایم ہو گیا ہی۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایماندار کا لہو ایک بوجھ کی مانند اب تک اُن کی گردن پر رکھا ہوا ہی کیونکہ جب سے اُنہوں نے ایماندار کو جلا دیا تب سے پھر ایسی برکت دیکھنے میں نہیں آئی ہی اور اُنکو اِس بیرحمی کے کام سے شرم آتی ہی۔ اُس زمانے میں ہم کو راہ میں چلتے ہوئے ڈر آتا تھا لیکن اب ہم بخوبی چلتے پھرتے ہیں۔ اُس وقت لوگ مذہب کے اقرار کرنیوالوں سے نفرت رکھتے تھے لیکن اب اکثر لوگ مذہب کی تعظیم کرتے ہیں۔ پر اب آپ فرمائیے کہ آپ پر سفر میں کیسی گذرتی ہی۔ اور ملک کے لوگوں کا سلوک آپ کے ساتھ کیسا ہوتا ہی +

دیانتدار۔ جیسا اور مسافروں کا حال ہی ویسا ہی ہمارا بھی حال ہی۔ کبھی کبھی تو راہ صاف نظر آتی ہی کبھی میلی دکھائی پڑتی ہی کبھی پہاڑ کی بلندی پر چڑھنا ہوتا ہی کبھی وہاں سے نیچے کو اُترنا ہوتا ہی ہمکو کبھی ایک ہی سان حالت نہیں ملتی ہی اور کبھی کسی بات کا ٹھکانا نہیں لگتا ہی ہوا ہمیشہ ہماری پیٹھ کے پیچھے سے نہیں چلتی ہی اور راہ میں سب دوست ہی دوست نہیں ملتے ہیں۔ ہم پر بڑے بڑے خطرے آ چکے ہیں اور یہہ نہیں

جانتے ہیں کہ آیندہ کو کیا ہونیوالا ہے۔ ہمنے اکثر اِس بات کو سچ پایا ہے کہ نیک آدمی کو ضرور ہی تکلیف اُٹھانی ہوتی ہے +

شکستہ دل۔ آپ تکلیف اُٹھانے کا ذکر کرتے ہیں فرمائیے تو کہ آپ پر کیا کیا تکلیفیں آئیں +

دیانتدار۔ یہہ تو آپ ہمارے محافظ بہادر نامے سے تحقیق کیجئے وہ اِسکا بیان بہتر طور پر کر سکتے ہیں +

بہادر۔ ہم پر تین یا چار حملے ہو چکے ہیں۔ پہلے مسیحن اور اُسکے لڑکوں پر دو شریر بد ذاتوں نے حملہ کیا جنسے اُنکو اُنکی جان کا خوف ہو گیا۔ پھر تین بڑے دیوں نے ہمپر حملہ کیا جنکے نام مہیب یا خونی اور ہتھوڑا مل اور نیک کشت تھے البتہ نیک کشت نے ہمپر حملہ نہیں کیا بلکہ ہم ہی نے اُسپر حملہ کیا تھا۔ اور اِسکی کیفیت یہہ ہے جب ہم کچھہ عرصہ تک اپنے بلکہ کل کلیسیا کے مہماں نواز گیوس نامے کے مکان پر ٹکے رہے ایک روز ہمارے دلوں میں یہہ خیال گذرا کہ اپنے ہتھیار لگا کے مسافروں کے ایک بڑے دشمن کی جو اُسی قرب وجوار میں رہتا تھا تلاش کیجئے۔ گیوس اُسکے ملجا سے خوب واقف تھا کیونکہ اُسی کے پاس کا رہنیوالا تھا سو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُس کے غار کا مُنہہ نظر آیا سو ہم نے خوش ہو کے ہمت پکڑی اور غار میں پہنچکے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اِن میاں کمزور دل کو پکڑے ہوئے اُسکا کام تمام کیا چاہتے

تھے۔ پر جب ہمیں دیکھا تو یہہ سمجھہ کے کہ ایک اور شکار ہاتھہ آیا اُسکو اندر چھوڑ کے
باہر نکل آیا۔ غرض ہم دونوں بھڑ پڑے اُسنے بھی خوب خوب ہاتھہ کئے پر آخر کو گرا
سو اُسکا سر کاٹ کے ایسے شریروں کو خوف دلانے کے لئے راہ کے کنارے پر
اُسکو کھڑا کر دیا۔ میری بات کی سچائی اِس شخص سے ثابت ہو جا سکتی ہی کیونکہ وہ
اُس بھیڑ کی مانند ہی جو شیر کے مُنہہ سے چھوڑائی گئی ہو +

کمزور دل۔ سچ ہی صاحب سچ ہی میری جان کی نوبت آ گئی تھی وہ مجھے چٹ
کر جانے کی دھمکی سُناتا ہی رہا پر جب میں نے اپنے دوست بہادر اور اُسکے ساتھیوں
کو اپنی رہائی کے لئے ہتھیار لئے ہوئے کھڑے دیکھا تو میرے جی میں جی آ گیا +

مقدس۔ تب میاں مقدس بولے مسافروں کو دو باتوں کی بڑی ضرورت ہی
اول ہمت اور دوسرے بے عیب زندگی۔ کیونکہ اگر اُن میں ہمت نہ ہو تو اُنکا راہ میں
بنے رہنا مشکل ہو جائیگا اور اگر اُن کی زندگی بے عیب نہ ہو تو اُنکے نام مسافروں کے
لئے بدبو کا باعث ہو جائینگے +

اُلفت۔ تب میاں اُلفت الاولیا بولے مجھے امید ہی کہ اِس کی ہوشیاری کی
آپ لوگوں کو ضرورت نہیں ہی۔ پر حقیقت میں بہتیرے راہگیر ایسے ہیں جو اپنے کو
مسافرت سے ناآشنا ظاہر کرتے ہیں اور اپنے کو زمین پر اجنبی اور مسافر تصور
نہیں کرتے +

خایفِ دروغ - تب میاں خایفِ دروغ نے کہا سچ ہی - اُنکے پاس نہ تو مسافرانہ لباس ہوتا ہی نہ اُن کی سی جرات ہوتی ہی وہ سیدھے نہیں چلتے ہیں بلکہ اُنکے قدم ٹیڑھے ترچھے پڑتے ہیں ایک پاؤں اِدھر اور ایک پاؤں اُدھر رکھتے ہیں اُنکے موزے ٹوٹے پھوٹے ہوتے ہیں کہیں ایک چیتھڑا لٹکا نظر آتا ہی کہیں کپڑا پھٹا ہوا دیکھنے میں آتا ہی اور اِس سے اُن کے آقا کو بڑی بے چینی ہوتی ہی *

تایب - اِسپر میاں تایب نے فرمایا اِن باتوں کے سبب سے اُنہیں کو پریشان ہونا چاہیئے کیونکہ جب تک کہ راہ ایسے دھبّوں اور عیبوں سے صاف نہو جاے تب تک اُنکو نہ تو وہ مسافرانہ فضل حاصل ہو سکتا ہی اور نہ ویسی ترقی کر سکتے ہیں کہ جسکی اُنکو تمنا ہوتی ہی - اِسطرح بات چیت میں وقت کٹ گیا اور کھانے کا وقت بھی آگیا غرض وہ کھا پی کے تازہ دم ہو گئے اور سونے کی فکر پڑ گئی *

وہ لوگ اُس میلے میں بہت عرصہ تک مناسون کے گھر میں ٹکے رہے اور اِس عرصے میں اُسنے اپنی بیٹی فضیلن کا بیاہ مسیحن کے تیسرے بیٹے سموئیل سے اور اپنی بیٹی مرتھا کا بیاہ اُسکے چوتھے بیٹے یوسف کے ساتھ کر دیا *

اب تو اُس بستی کی حالت آگے سے بہت بدل گئی تھی چنانچہ اُنکے یہاں عرصے تک رہنے سے بستی کے بہت سے اچھے لوگوں سے ملاقات ہو گئی اور اُنسے باہم دیگر بہت سے فائدے پہنچے - رحیمن اپنی عادت کے موافق غریبوں

کے لئے بڑی محنت کرتی تھی اِسلئے اُنکے شکم اور اُن کی پیٹھیں اُسکو دعائیں دیتی تھیں اور وہ اپنے مذہب کی زینت تھی - اور نفضیلن اور فیبی اور مرتھا بھی بہت ہی نیک مزاج عورتیں تھیں اور اپنی اپنی جگہ پر اُنکی ذات سے لوگوں کو بڑا فایدہ پہنچتا تھا - وہ سب کی سب بہت ہی بار آور تھیں ایسا کہ یہہ بڑی امید تھی کہ مسیحی کا نام بہت دنوں تک اِس دنیا میں جاری اور قایم رہیگا +

وہ اب تک اِس بستی ہی میں تھے کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک عجیب اور غریب حیوان ایک جنگل سے نکلکے یہاں آیا اور بستیوالوں میں سے بہتوں کو ہلاک کر ڈالا - وہ اُن کے لڑکوں کو اکثر اُٹھا لیجاتا اور اُنکو اپنے بچوں کے دودھ پینا سکھلاتا - اِس بستی میں سے کسی کو اتنی جراُت نہ تھی کہ اُسکا مقابلہ کرتا لیکن وہ سب اُسکے آنے کی آواز کو سُنتے ہی کافور ہو جاتے +

یہہ حیوان زمین کے کسی حیوان سے مطابق نہ تھا - اُسکا جسم اژدہے کی مانند تھا اور اُس کے سات سر اور دس سینگ تھے اُسنے بہت سے لڑکوں کو تباہ کر ڈالا تھا تو بھی ایک عورت کے تابع میں تھا (مکاشفات ۱۷-۱-۳) یہہ حیوان آدمیوں کے آگے شرطیں پیش کرتا اور جن لوگوں کو اُنکی جان اُنکی روحوں سے زیادہ پیاری تھی اُن لوگوں نے اُس کی شرطوں کو قبول کر لیا اور یوں اُس کے تحت میں آگئے +

یہہ کیفیت دیکھہ کے بہادروں نے اور اُن لوگوں نے جو مناسون کے گھر پر مسافر دل

سے ملنے کو آئے تھے آپس میں یہہ عہد کیا کہ چلکے اِس حیوان سے لڑیں تا دیکھیں کہ اِس مہلک حیوان کی آفت سے اِس بستیوالوں کی رہائی ہو سکتی ہی یا نہیں +

غرض وہ سب کے سب اکٹھے ہو کے اور اپنے اپنے ہتھیار لگا کے اُسکی تلاش میں چلے - یہہ حیوان پہلے بڑا شوخ نظر آیا اور اپنے اِن دشمنوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا لیکن جو اِن کشتریوں نے چاروں طرف سے اُسکو لیا تو وہ بھاگ نکلا - سو وہ بھی مناسون کے گھر لوٹ آئے +

یہہ حیوان خاص خاص وقت پر نکلا کرتا اور بستی کے لڑکوں کو اُٹھا لیجاتا - اِن موقعوں پر یہہ لوگ اُس کی تاک میں بیٹھے اور برابر اُسپر حملہ کرتے ہی رہے یہاں تک کہ اُسکو نہ صرف زخمی کر دیا پر اُسکو لنگڑا کر دیا چنانچہ اب اُسنے بھی لڑکوں پر حملہ کرنا موقوف کیا بلکہ بعض کا یہہ گمان ہی کہ وہ اپنے زخموں سے مر جائیگا +

اِس بات سے بہادر کا اور اُس کے ساتھیوں کا بستی میں خوب ہی شہرہ پھیلا یہانتک کہ بہت سے خود پسند لوگ بھی اُن کی تعظیم اور ادب کرنے لگے - اور اِسی کے باعث سے اِنکو یہاں پر کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا - البتہ بہت سے کمینے ایسے بھی تھے کہ جو نہ اِنکی تعظیم کرتے اور نہ اُنکی بہادری اور جرات کو خیال میں لاتے +

پر اب اِنکی رخصت کا وقت آگیا اور وہ سفر کی تیاری کرنے لگے - اُن لوگوں نے اپنے دوستوں کو بُلایا اُنسے صلاح مشورہ کیا اور ایک مقرر وقت پر اُن کو اُن کے

شہزادیکی حفاظت کے سپرد کیا۔ اور بہتوں نے اُنکو ساری ضروری چیزوں سے لادپھاند دیا (اعمال ۲۸-۱۰) غرض وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور اُن کے دوست جہاں تک جا سکے اُنکے ہمراہ گئے اور ایک دوسرے کو بادشاہ کی حفاظت کے سپرد کرکے رخصت ہو آئے +

دسواں باب

مسافروں کا مناسون کے گھر سے یعنے بطلان کی بستی سے رخصت ہونا اور کوہِ دلپذیر پر پہنچکے گڈریوں کے پاس جنپسے ملنا اور اُس کیفیت کا تذکرہ جو اُن پر وہاں گذرا۔

مسافروں کی جماعت آگے ہولی۔ بہادر سب سے آگے ہوا اور عورتیں اور لڑکے آہستہ آہستہ چلتے تھے اِس سبب سے کہ کمزور تھے اور اِس کے باعث سے میاں لنگ اور میاں کمزور دل اُنکے زیادہ ہمدرد ہو گئے +

بستی سے نکل کے اور اپنے دوستوں سے رخصت ہو کے وہ جلد اُس مقام پر پہنچے جہاں ایماندار قتل کیا گیا تھا۔ وہ اُسجگہ پر ٹھہر گئے اور اُسکا شکر ادا کیا جسکی مدد سے اُنہوں نے اُس کی صلیب کو ایسے عمدہ طور پر اُٹھانے کی طاقت پائی تھی اور زیادہ اِس سبب سے کہ اُس صلیب بردار کی مردانہ تکلیف کا سہنا اُنکے لئے بہت ہی فایدہ مند ہوا تھا +

اِسکے بعد وہ مسیحی اور ایماندار اور ایماندار کے قتل ہونے پر بھروسا اور مسیحی سے ملاقات ہونے کی کیفیت پر باتیں کرتے کرتے بہت دور نکل آئے یہانتک کہ کوہ نافع پر پہنچگئے جہاں وہ چاندی کا کام تھا جسکے سبب سے دیمیں مسافرت سے بہک گیا اور جسمیں دو مطلب گر کے ہلاک ہوگیا وہاں اُنکو وہ باتیں یاد آگئیں لیکن جب وہ اُس مینار کے پاس پہنچے جو اِس کوہ کے مقابل میں تھا یعنے نمک کے کھمبے کے پاس آئے جہاں سے سدوم اور اُس کی بدبودار جھیل نظر آتی تھی تو مسیحی کی طرح وہ بھی حیرت میں آگئے اور تعجب اِس بات کا ہوا کہ اُن کے سے عقلمند اور دانا آدمی کیونکر ایسے اندھے ہوگئے کہ یہاں پھر پڑے اور بھٹک پڑے۔ پر وہ پھر یہہ سوچے کہ دوسروں کے نقصان سے طبیعت میں کچھہ خلل نہیں پہنچتا ہی خاصکر اگرچہ جس شَے کو وہ دیکھتے ہیں اُس میں بیوقوف کی نظر میں کشش کی خوبی بھی ہو +

اب میں نے دیکھا کہ وہ چلتے چلتے اُس دریا کنارے پہنچے جو کوہِ دلپذیر کی اِس جانب کو ہی۔ یعنے اُس دریا کے کنارے جس کے دونوں پہلوں پر عمدہ عمدہ درخت لگے ہوئے تھے اور جسکی پتیاں اگر پی لیجائیں تو بدہضمی کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ جہاں کہ سبزہ زار برابر سال بھر ہرے رہتے ہیں اور جہانکہ وہ لوگ سلامتی سے آرام کر سکتے تھے (زبور ۲۳-۲) +

اِس دریا کے کنارے چراگاہوں میں بھیڑ سالے بنے تھے اور ایک گھر بھی

بنا ہوا تھا کہ جس میں اُن کے میمنے یعنے مسافر عورتوں کے بچے پالے اور پرورش
کئے جاویں۔ اور یہہ سب ایک ایسے شخص کے سپرد تھے جو ترس کھا سکتا تھا جو
اُنکو اپنے بازؤں میں اُٹھا لیتا اور گود میں لئے پھرتا اور بچے والوں کو آہستہ آہستہ
لیجاتا تھا (عبرانی ۵-۲ یسعیاہ ۴۰-۱۱) مسیحن نے اپنی چاروں بہوؤں کو
یہہ تاکید کی کہ تم اپنے بچے اسی شخص کو سپرد کر دو تاکہ وہ اِن پانیوں کے پاس گھر
اور آرام اور مدد اور پرورش پائیں اور آیندہ کے لئے کسیکو کسی بات کی کمتی نہ ہو
اگر اُنمیں سے کوئی بھٹک جائے یا گم ہو جائے تو وہ اُنکو ڈھونڈھ کے پھیر لائیگا
وہ ٹوٹے ہوئے کو باندھیگا اور کمزوروں کو قوت دیگا (یرمیاہ ۲۳-۴ وحزقیل
۳۴-۱۱-۱۶) وہ یہاں کھانے پینے اور کپڑے کے کبھی محتاج نہ ہونگے یہاں
وہ چوروں اور لٹیروں سے بچے رہینگے کیونکہ اُسکو مرجانا گوارا ہی پر اُنکا ضایع ہونا
ہرگز گوارا نہیں ہے۔ اِسکے سوا وہ یہاں خوب تربیت اور تعلیم پائینگے اور سیدھی
راہوں میں چلنے کی ہدایت پائینگے اور آپ جانتے ہیں کہ یہہ نعمت کوئی ہلکی
بات نہیں ہے۔ آپ یہہ بھی دیکھتی ہیں کہ یہاں کا پانی کیسا عمدہ ہے چراگاہیں
کیسی خوشنما ہیں پھول کیسے خوشبودار ہیں اور درخت کیسے قسم قسم کے ہیں جنکے
میوے نہایت ہی فرحت بخش ہوتے ہیں۔ یہہ پھل اُن پھلوں کی مانند نہیں جو
بعلزبوب کی باغ کی دیوار پر سے لٹکتے دیکھے تھے جن کو متی کھا کے ایسا سخت

بیمار ہو گیا تھا پر یہہ پھل کمزوری میں تندرستی لاتے ہیں اور تندرستی میں زیادہ قوت پیدا کرتے اور اُسکو قایم رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے بچے اُسکے سپرد کرنے پر راضی ہوئیں اور اِس کام میں اُنکو اِس سے بھی ہمت ہوئی کہ اِس کل کا خرچ بادشاہ کیطرف سے آتا تھا اور بچوں اور یتیموں کے لئے ایک شفاخانہ بھی تھا ❊

خیر وہ وہاں سے آگے بڑھے۔ جب وہ اُس پگڈنڈی والے میدان میں اُس چبوترے کے پاس آئے جسپر سے مسیحی اور اُسکا ہمراہی امیدوار گذرے تھے جب ناامید دیو نے اُنکو گرفتار کر کے شکی قلعہ میں قید کر رکھا تھا تو وہ بیٹھ کے یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا بہتر ہوگا ہم سب تو مضبوط آدمی ہیں اور بہادر ہمارا حامی ہے کیا بہتر نہ ہوگا کہ ہم سب مل کے اُس دیو پر حملہ کریں اُس کے قلعہ کو مسمار کر ڈالیں اور اگر اُس میں کوئی مسافر ہو تو اُنہیں چھوڑا لائیں تب یہاں سے آگے قدم بڑھائیں اِسپر کسی نے کچھہ کہا کسی نے کچھہ۔ کسی نے یہہ پوچھا کہ کیا روا ہے کہ ہم غیر مخصوص جگہ میں قدم ڈالیں دوسرے نے کہا اِسمیں کچھہ قباحت نہیں ہے اگر ہمارا مطلب اچھا ہو تو کیا ڈر ہے پر بہادر نے کہا گو ہمکو یہہ بات پسند نہیں ہے کیونکہ سچ نہیں ہے تو بھی ہمکو حکم ہے کہ گناہ کا مقابلہ کریں بدی کو مغلوب کریں اور ایمان کی اچھی لڑائی لڑیں تو یہہ فرمایئے کہ اگر ہم ناامید دیو سے نہ لڑیں تو کس سے لڑیں۔ میں تو اُس سے لڑنے اور اُسکے قلعہ کو ڈھادینے کی کوشش کرونگا۔ تب اُسنے پوچھا کہ میرے ساتھہ کون

چلیگا۔ میاں دیانت اور متی اور سموئیل اور یوسف اور یعقوب بولے ہم سب چلینگے کیونکہ یہہ چاروں لڑکے بھی جوان اور مضبوط ہوگئے تھے (۱ یوحنا ۲۔ ۱۳ و ۱۴) سو وہ عورتوں کو میاں کمزوردل اور میاں لنگ کے ساتھہ چھوڑ کے اُس دیو کی تلاش میں نکلے اور ایسی راہ پکڑی کہ ایک چھوٹا لڑکا اُن کی اگوائی کرسکتا تھا (یسعیاہ ۱۱۔ ۶) +

غرض وہ سب ملکے اُس دیو کے قلعہ کے پھاٹک پر پہنچے اور ایسے خلاف معمول زور و شور سے کھٹکھٹایا کہ وہ دیو معہ اپنی بی بی شکن نامے کے دروازے پر آ حاضر ہوا اور بولا کون ایسا بیساختہ ہمکو دق کرنے کو آیا ہی۔ بہادر بولا میں ہوں میرا نام بہادر ہی اور میں آسمانی شہر کی طرف سے مسافروں کی رہنمائی کے لئے مقرر ہوں جلد کھول کہ میں اندر آؤں اور تو بھی لڑنے کے لئے تیار ہو جا میں تیرا سر لینے کو آیا ہوں اور ارادہ ہی کہ تیرے قلعہ کو مسمار کرڈالوں +

وہ دیو یہہ سمجھا کہ میں تو دیو ہوں اور میرے اوپر کون غالب آسکتا ہی میں نے تو فرشتوں کو مغلوب کرڈالا ہی پس اس بہادر سے کیوں ڈروں۔ سو وہ بھی مسلح ہوکے نکلا۔ اُسکے سر پر فولاد کی خود تھی اور آگ کا سینہ بند اُس کے شانے پر بندھا تھا اُسکے پاؤں میں لوہے کی جوتی تھی اور ہاتھہ میں ایک بڑا سا لٹھہ لئے ہوئے تھا۔ یہہ چھیوں اُسپر ٹوٹ پڑے اور آگے پیچھے سے گھیر کے اسکو لٹو کردیا



جب بی بی شکش اپنے دیو کی مدد کو نکلیں تو دیانت نے ایک ہی ہاتھہ میں اُسکا کام تمام کر دیا۔ پھر تو خوب خوب چوٹیں ہوئیں اور یہہ دیو زمین پر گرا پر اُس کو اپنی جان دینا گوارا نہ تھا۔ اُسنے بڑی بڑی کوششیں کیں کیونکہ کہتے ہیں کہ اُسکی جان بلی کی سی تھی جو سات سات بار جی اُٹھتی ہی پر بہادر اُسکے قتل ہی کا درپے ہو گیا اور اُسے نہ چھوڑا جب تک کہ اُسکا سر اُسکے تن سے جدا نہ کر لیا +

تب وہ اُسکا قلعہ ڈھانے لگے اور یہہ تو اب آسان ہو گیا کیونکہ دیو تو مر ہی چکا تھا۔ اُسکے گرانے میں سات دن لگے اور اِن لوگوں نے مایوس نامے ایک مسافر اور اُس کی بہن خایف کو اپنے ساتھہ لیا کیونکہ یہہ وفادار لوگ تھے جو نکی قلعہ میں اُس ظالم کی قید میں آ گئے تھے یہی دو بیچارے جیتے ہاتھہ آئے پر فاقہ کرتے کرتے اُن کی جان پر بن رہی تھی۔ پر اُس قلعہ کے اردگرد اتنی لاشیں بتھری پڑی تھیں کہ خدا کی پناہ اور اُسکا غار بھی اِنہیں ہڈیوں سے بھرا پڑا تھا۔ اُس دیو کی لاش کو پتھروں کے نیچے دبا کے اور اُسکا سر ہاتھہ میں لیکے معہ اپنے ہمراہیوں کے سلامت واپس آئے اور لوگوں کو دکھلا کے کہا دیکھو ہم یہہ کام کر کے آئے ہیں۔ میاں کمزور دل اور میاں لنگ دیو کا سر دیکھکے باغباغ ہو گئے۔ مسیحن نے رباب ہاتھہ میں لیا اور اُس کی بہو رحیمن نے بین چھوڑا اِن دونوں نے خوب ہی بجایا اور میاں لنگ ناچنے پر مستعد ہوئے اُسنے خایف کا ہاتھہ

پکڑ لیا اور گو بساکھی لئے تھا پر خوب ہی ناچا اور اُس لڑکی نے بھی اپنا حق خوب ہی ادا کیا +

میاں نا امید کی بھوکھہ کے مارے جان ناک میں آرہی تھی سو اُنکو باجا اور ناچ کب بھاتا تھا ۔ مسیحن نے اُسوقت اپنی بوتل میں سے کچھہ شربت پلا کے اُسکی جان میں جان ڈالدی اور اُس کے لئے کھانا تیار کر لیا غرض تھوڑے عرصے میں اُن کی طبیعت پہنچہ گئی اور وہ بھی تازہ دم ہو آیا +

اب میں نے خواب میں یہہ دیکھا کہ ان سب باتوں سے فراغت کر کے بہادر نے اُس دیو کا سر لیکے ایک نیزہ پر لگا دیا اور اُسے راہ کے کنارے اُس ستون کے عین سامہنے جو مسیحی نے مسافروں کی آگاہی کے لئے بنا رکھا تھا کھڑا کر دیا اور اُس کی کل کیفیت اُسپر لکھہ دی تاکہ اُسکو پڑھہ کے لوگ معلوم کریں کہ اب اُن کے لئے اس میدان میں کسیطرح کا خوف باقی نہیں ہے کیونکہ اُنکا مخالف دیو مارا گیا اور اُسکا قلعہ نیست و نابود کر دیا گیا +

اب وہ بھی وہاں سے آگے بڑھے اور کوہِ دلپذیر پر پہنچگیے جہاں مسیحی اور بھروسا بیٹھہ کے اسجگہ کی دید سے تازہ دم ہو گئے تھے ۔ اُنسے وہاں پر اُن گڑریوںسے بھی ملاقات ہوئی جو کوہِ دلپذیر پر اُنکے ساتھہ اُسی طرح سے مسلوک ہوئے جیسا کہ پہلے مسیحی کے ساتھہ سلوک کیا تھا +

گڈریوں نے بہادر کے ہمراہ جس سے وہ خوب واقف تھے اتنی بڑی گروہ دیکھ کے کہا جناب آپ کے ہمراہ تو بڑی بھاری گروہ آئی ہی یہہ آپ کو کہاں ملگئی +

بہادر نے کہا یہہ مسیحن اور اُس کے بیٹے اور بہوان ہیں جو گناہ کی تارک اور فضل کی طالب ہیں ورنہ یہاں کیونکر آتے یہہ میاں دیانت ہیں اور یہہ میاں لنگ دلکے سچے ہیں یہہ میاں کمزوردل ہیں جن کو پیچھے رہنا ناپسند نہ آیا یہہ میاں ناامید اور اُنکی بیٹی خایف ہیں۔ اب یہہ فرمائے کہ یہاں ہماری مہمانداری ہوگی یا کہ ہم آگے بڑھیں +

گڈریوں نے جوابدیا یہہ گروہ عمدہ ہی آپ شوق سے یہاں ٹکئے کیونکہ کمزور اور زورآور دونوں کے لئے ہمارے پاس سامان موجود ہیں۔ ہمارے بادشاہ کی نظر اُن کاموں پر بھی پڑتی ہی جو کہ سب سے کمترین کے لئے کیا جاتا ہی اِسلئے کمزوری مہمانداری میں مخل نہیں ہوسکتی ہی (متی ۲۵-۴۰) وہ اُنکو محل کے دروازے پر لائے اور اُنسے کہا آؤ میاں کمزوردل آؤ میاں لنگ آؤ میاں ناامید اور آؤ بی بی خایف۔ اور بہادر سے کہا ہم اِن کو نام بنام اِسلئے بُلاتے ہیں کیونکہ اِنہیں پیچھے دب رہنے کی طبیعت ہی پر آپ اور یہہ جو باقی مضبوط لوگ ہیں بے تکلف چلے آئیے۔ اِسپر بہادر نے کہا میں آج یہہ دیکھتا ہوں کہ آپ کے بشروں میں فضل چمک رہا ہی اور کہ آپ لوگ سچ مچ خداوند کے گڈرئے ہیں اِسلئے کہ آپ نے

اِن مریضوں کو نہ تو پہلو اور نہ تو کاندھے سے دھکیلا ہی لیکن اُن کی راہ میں گل بتھرا دیئے ہیں جیسا کہ آپ کو چاہیئے تھا (حزقیل ۳۴-۲۱)+

غرض کہ ضعیف اور کمزور لوگ پہلے اندر آئے اور باقی اِنکے پیچھے پیچھے محل کے اندر ہوئے - جب وہ سب بیٹھ گئے تو گڑریوں نے اِن کمزوروں سے پوچھا آپ کو کس چیز کی خواہش ہی کیونکہ یہاں ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے کمزور سمبھالے جائیں اور کجرووں کو تنبیہہ ہو - سو اِن لوگوں نے اُنکے لئے لذیذ اور مقوی اور سریع الہضم کھانے تیار کئے اور اُنکو کھلا پلا کے آرام کرایا +

جب صبح ہوئی تو اِس لئے کہ پہاڑ بلند اور دن کھلا ہوا تھا اور اُن گڑریوں کی عادت تھی کہ مسافروں کو روانہ کرنے کے پہلے وہاں کی عمدہ عمدہ چیزیں دکھلا دیا کرتے تھے وہ اُنکو کھلا پلا اور تازہ دم کر کے میدان میں لے گئے اور پہلے وہ چیزیں دکھلائیں جو مسیحی کو آگے دکھلائی تھیں +

اِنسے فراغت کر کے وہ اُنکو نئی جگہیں دکھلانے کو لائے - اور پہلے کوہِ عجایب کی سیر کروائی - وہاں اُنہوں نے ایک آدمی دیکھا جسکے کہنے پر پہاڑ ہٹ جاتے تھے - اِن لوگوں نے گڑریوں سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہی - اُنہوں نے جواب دیا کہ یہہ فضل ایزاد نامے ایک شخص کا بیٹا ہی جسکا بیان مسیحی مسافر کی کتاب کے پہلے حصے میں ہو گیا ہی اور وہ یہاں اِسلئے رکھا گیا ہی کہ مسافروں

کو بتلائے کہ اُنکو کسطرح پر ایمان لانا چاہیئے اور اپنی راہوں میں بچنا چاہیئے اور کہ وہ ایمان سے کس کس طرح کے مشکلات پر غالب آسکتے ہیں (مرقس ۱۱-۲۲-۲۴)

تب بہادر نے کہا میں اُسے جانتا ہوں وہ بہتوں میں بہتر آدمی ہے یعنے سیکڑوں میں افضل ہے +

وہاں سے وہ اُنکو وہ بیگناہ نامے ایک مقام پر لائے یہاں اِن لوگوں نے ایک شخص کو سر سے پانوں تک سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا وہاں اور بھی دو آدمی تھے جن میں سے ایک کا نام تعصب اور دوسرے کا نام بدمرضی تھا اور یہہ دونوں اُس سفیدپوش شخص کے اوپر گرد اُڑا رہے تھے۔ پر وہ گرد ایک لمحے ہی میں گر پڑتی اور اُس کی پوشاک جیوں کی تیوں صاف رہتی۔ جب استفسار کیا گیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اِس شخص کا نام دیندار ہے اور اُسکی پوشاک اُسکی بیگناہی کا ثبوت ہے۔ وہ جو اُسپر گرد اُڑا رہے ہیں اُس کی نیکی کے دشمن ہیں تو بھی اُس کے کپڑوں پر اُسکا کچھہ اثر نہیں ہوتا ہے یہی حال اُن لوگوں کا ہوتا ہے جو اِس دنیا میں بیگناہ زندگی کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسوں پر داغ لگانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کی کوشش بفایدہ ہوتی ہے اِسلیئے کہ تھوڑے ہی عرصے میں خدا اُنکی بیگناہی کو نور کی مانند اور اُن کی راستبازی کو دوپہر دن کی طرح روشن کریگا +

تب وہ اُنکو وہ محبت پر لائے اور اُنہیں ایک آدمی دکھلایا جسکے آگے

کپڑے کی گٹھری رکھی تھی اور وہ کتنر کتر کے اُنسے اُن غریبوں کے لئے جو
اُسکے گرد کھڑے تھے جوڑے تیار کرتا تھا پر اُس کی گٹھری کبھی کم نہ ہوتی تھی۔ جب
اُنہوں نے اُس کے معنے پوچھے تو گڈریوں نے تبلایا کہ اِس سے یہہ مراد ہے جو دل
کھولکے اپنی کمائی سے غریبوں کی خبر لیتا ہے وہ ہرگز محتاج نہ ہوگا۔ وہ جو پانی
سینچتا ہے خود ہی سینچا جائیگا۔ سرپتا کی بیوہ نے جو ایلیاہ نبی کو روٹی کھلائی تو اُسکی
مٹکی کا آٹا کم نہ ہوا +

وہاں سے ایک اور جگہ لائے جہاں اُنہوں نے ایک شخص احمق نامے کو اور
ایک اور آدمی بےعقل نامے کو ایک حبشی کو دھوتے ہوئے دیکھا پر جتنا زیادہ وہ دھویا
جاتا تھا اُسیقدر سیاہ نکلتا آتا تھا۔ گڈریوں نے اُنکو بتلایا کہ کمینے لوگوں کا یہی حال
ہے اگر اُنکو نیک نام بنانا چاہو تو اخیر میں زیادہ تر نفرتی ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی حال
فریسیوں کا تھا اور یہی حال کل ریاکاروں کا ہوگا +

تب ہتی کی بی بی رحیمن نے اپنی ساس مسیحن سے کہا کہ اگر ممکن ہو سکے تو میں
پہاڑ کے سوراخ کو جسے عموماً جہنم کی پگڈنڈی کہتے ہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔ گڈریئے
اُس کی ساس کی بات مانکے اُنکو اُس سوراخ پر جو پہاڑ کے ایک پہلو میں تھا لائے
اور اُسکو کھول کے رحیمن سے کہا کچھہ دیر کان لگا کے سُنو۔ اُسنے جو کان دیا تو ایک
کو یہہ کہتے سُنا لعنت میرے باپ پر کہ اُسنے میرے پاؤں کو سلامتی اور زندگی کی

راہ سے روکدیا۔ دوسری طرف سے یہہ آواز آئی کاش میں اپنی جان بچانیکے لئے پرزے پرزے اُڑادیا جاتا اور اپنی جان کو یوں برباد نہ کرتا۔ ایک اور کی طرف سے یہہ آواز آئی اگر میں پھر جی سکتا تو میں اپنے سے کہانتک انکار کرتا اور اسجگہ کی جھانکی نہ پاتا۔ اِسکے پیچھے اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ گویا زمین ہی مارے ڈر کے چیخیں مارتی اور میرے پاؤں کے تلے ہل رہی ہی۔ اِس سے اُس کا چہرہ زرد پڑگیا اور وہ کانپتی ہوئی ہٹ آئی اور بولی مبارک ہی وہ مرد اور وہ عورت جو اسجگہ سے محفوظ ہی +

جب گڑریے اُنکو یہہ ساری چیزیں دکھلا چکے تو اُنکو محل میں پھیر لائے اور وہ کھاپی کے تر و تازہ ہوگئے اِس عرصے میں رحیمن کی نظر محل کی ایک چیز کے اوپر پڑگئی جس کی تمنا میں وہ بیقرار ہوگئی پر مارے شرم کے اُسکو مانگ نہ سکی۔ اُسکی ساس نے اُسکا جی جھکا ہوا دیکھہ کے اُس سے پوچھا بیٹی تمہارا کیا حال ہی تم بیمار سی کیوں معلوم ہوتی ہو۔ اُسنے کہا کھانے کے کمرے میں ایک شیشہ ٹنگا ہوا ہی اور اُسکا خیال مجھے بہت ستاتا ہی اگر وہ مجھے نہ ملے تو مجھے خوف ہی کہ اسقاط ہوجائیگا۔ اُس کی ساس نے کہا میں گڑریوں سے اِسکا ذکر کرونگی اور یقین ہی کہ وہ اُسکو دینے سے انکار نہ کرینگے۔ اُسنے کہا مجھے یہہ شرم آتی ہی کہ وہ میری اِس خواہش کو معلوم کرکے کیا کہینگے۔ وہ بولی بیٹی یہہ تو شرم کی بات نہیں ہی بلکہ تمہارا اُس کی تمنا

رکھنا ایک خوبی ہی۔ رحیمن نے کہا خیر اماجان اگر آپ مناسب سمجھیں تو اُنسے پوچھئے کہ اُسکو ہمارے ہاتھہ بیچڈالیں +

وہ شیشہ تو ہزار میں ایک تھا۔ ایک رخ سے تو آدمی کی صورت بجنسہ نظر آتی تھی اور اُسکو گھما کے دیکھنے سے مسافروں کے بادشاہ کی شکل وصورت بعینہ معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اسکی بابت لوگوں سے بہت کچھہ پوچھا پاچھا ہی اور اُنھوں نے یہہ بتلایا کہ اُسمیں دیکھنے سے اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ہوا دکھا ہی بلکہ اُس کے ہاتھہ اور پانوں اور پہلو کے سوراخ بھی دیکھے گئے ہیں۔ اِس شیشے میں ایک اور بھی خوبی ہی کہ جہاں کہیں اُس کے دیکھنے کو جی چاہے وہیں ٹھیک ٹھیک ویسا ہی نظر آئیگا خواہ زندہ خواہ مُردہ خواہ زمین پر خواہ آسمان پر خواہ پستی کی حالت میں خواہ سرفرازی کی حالت میں خواہ تکلیف اُٹھانے کو آتے ہوئے خواہ بادشاہت کرنیکے لئے آتے ہوئے (یعقوب ۱-۲۳ و ۱-قرنتیوں ۱۳-۱۲ و ۲ قرنتیوں ۳-۱۸) +

سو مسیحن تن تنہا گڑریوں کے پاس گئی۔ انکے نام عرفان اور تجربہ اور بیدار اور صادق تھے۔ مسیحن نے اُنسے کہا کہ میری ایک بہو کی نظر آپ کی ایک چیز پر مشتاقانہ پڑرہی ہی اور وہ ایسی بیقرار ہورہی ہی کہ اگر وہ اُسکو نہ ملے تو خوف ہی کہ اُسکا اسقاط ہوجائیگا +

تجربہ۔ اُسکو بُلائیے بلا شک ہم اُس سے کوئی شے دریغ نہ رکھینگے۔ جب وہ آئی تو اُنہوں نے پوچھا رحمین تمکو کس چیز کی تمنا ہے۔ اُس نے شرما کے کہا اُس بڑے شیشے کی جو کھانے کے کمرے میں ٹنگا ہوا ہے۔ یہہ سُنتے ہی صادق دوڑ کے اُسکو اُتار لایا اور خوشی سے اُسکے ہاتھہ پر رکھدیا۔ وہ آداب بجا لائی اور شکریہ ادا کرکے کہا اِس سے میں نے جانا کہ میں آپ کی نگاہ میں مقبول ہوئی +

باقی عورتوں کو بھی وہ چیزیں دیگئیں جسکو اُنکا جی چاہا اور اُنکے شوہروں کی بڑی تعریف ہوئی اِسلئے کہ وہ بہادر کے ساتھہ نا امید دیو کے قتل کرنے اور اُس کے شکی قلعہ کے ڈھا دینے میں شریک ہوئے تھے +

اُن لوگوں نے مسیحن اور اُس کی بہوؤں کے گلے میں ایک ایک سنہلی ڈالدی اور اُن سب کے کانوں میں بالیاں چھوڑیں اور ماتھوں پر بندیاں لگاویں +

جب اُنہوں نے رخصت چاہی تو اُن لوگوں نے سلامتی کے ساتھہ اِن کو رخصت کیا لیکن اُن باتوں سے اُنکو اطلاع نہ دی کہ جس کی خبر مسیحی اور اُسکے ساتھی کو دی تھی اور اِسکا سبب یہہ تھا کہ بہادر اُن کے ساتھہ تھا جو ساری باتوں سے بخوبی واقف تھا اور وقت پر یعنے خطرے کے آنے کے پہلے ہی اُنکو صلاح دیسکتا تھا۔ جو صلاح مسیحی اور اُسکے ساتھی کو دیگئی تھی وہ اُسکو کام میں لانیکے پیشتر بھول بھی گئے تھے۔ غرض کہ بہادر کے ساتھہ ہونے سے اُنکو یہہ فائدہ ہوا

کہ وہ اِس بھولنے کی آفت سے بچے تھے۔ غرض وہ خوشی خوشی گاتے بجاتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے ✣

گیارہواں باب

اُس کیفیت کا تذکرہ جو بہیانسے رخصت ہونیکے بعد اُنپر گذرا اور انکا بیولا کی سرزمین میں پہنچنا۔

یہہ مسافر وہانسے رخصت ہوکے تھوڑے عرصے میں اُسجگہ پہنچے جہاں مسیحی کی ملاقات گمراہ نامے سے ہوئی تھی جو بغاوت کی بستی کا رہنیوالا تھا۔ بہادر نے اُس جگہ پر اُن لوگوں کو اُسکی یاد دلائی اور کہا کہ اِسی مقام پر گمراہ جو اپنی پیٹھ پر اپنی بغاوت کی علامت کو لادے ہوئے تھا مسیحی کو ملا تھا۔ اُسکے حق میں مجھے یہہ کہنا ہی کہ وہ کسی طرحکی صلاح کو نہ مانتا تھا اور جب ایکبار بھی ٹھوکر کھاتا تو کسی تدبیر سے رک نہ سکتا تھا۔ جب وہ اُس مقام پر پہنچے جہاں کہ صلیب اور قبر تھی تو وہاں ایک شخص اُسے ملا جسنے اُسکی ہدایت کی کہ اُسطرف کو دیکھے پر وہ دانت پیس کے اور پانوں پٹک کے بولا میں نے ارادہ کرلیا ہی کہ اپنے شہر کو لوٹ جاؤں۔ پھاٹک پر پہنچنے کے پہلے اُسے خادم الدین ملا اور اُسے پکڑ کے راہ پر پھیر لانا چاہا۔ پر وہ کب مانتا تھا اُسنے اُسکے ساتھ شرانزور مارا اور اُسکے ساتھ بدسلوکی کرکے اُسکا ہاتھ چھوڑا دیوار کود کے نکل بھاگا ✣

خیر جب وہ وہاں سے آگے بڑھے تو اُن کو ایک مقام پر جہاں کم ایمان



پہلے لوٹ گیا تھا ایک آدمی تلوار کھینچے ہوئے لہو لہان نظر آیا۔ بہادر نے اُس سے پوچھا تو کون ہے۔ اُسنے جواب دیا کہ میرا نام دلیر حق ہے۔ میں مسافر ہوں اور آسمانی شہر کو جاتا ہوں۔ راہ میں تین آدمیوں نے مجھہ پر حملہ کیا اور مجھہ سے تین سوال کئے ۱۔ کہ تم ہمارا ساتھہ دوگے یا نہیں ۲۔ کہ تم جہاں سے آئے ہو وہاں کو لوٹ جاؤگے یا نہیں ۳۔ کہ تم اِسی جگہ پر مرجانا منظور کروگے یا نہیں (امثال ۱-۱۱-۱۴) اُنکے پہلے سوال کا میں نے یہہ جواب دیا کہ میں ایک مدت سے حق کی پیروی کرتا آیا ہوں سو یہہ ہو نہیں سکتا ہے کہ میں اب چوروں کا شریکدار ہو جاؤں۔ تب اُنہوں نے پوچھا کہ دوسرے سوال کا کیا جواب دیتے ہو۔ میں نے کہا کہ جس جگہ سے میں آیا ہوں اگر میں وہاں بے آرام نہ رہتا تو ہرگز وہاں سے نہ نکلتا پر اِس لئے کہ وہ جگہ میرے رہنے کے قابل نہ تھی اور مجھے وہاں رہنا فائدہ مند نہ تھا میں نے وہاں سے نکل کے یہہ راہ پکڑی۔ تب اُنہوں نے پوچھا کہ تیسرے سوال کا کیا جواب دیتے ہو۔ میں نے کہا کہ میری جان کی قیمت ایسی بیش بہا دی گئی ہے کہ میں اُسے ایسی آسانی سے ضایع نہیں کر سکتا ہوں۔ سوا اِس کے تم کو اس سے کیا غرض ہے کہ مجھہ سے اپنی مرضی کی مانند پسند کروانا چاہتے ہو سو اگر تم مجھہ سے چھیڑ چھاڑ کروگے تو سمجھہ لو کہ اِس میں تمہارا ہی زیان ہوگا۔ تب اِن تینوں نے جن کے نام سٹری اور بے فکر اور بکوادی تھے مجھہ پر وار کئے اور میں نے بھی اُنپر ہاتھہ چھوڑا

غرض تین گھنٹے تک میں اکیلا اِن تینوں سے بھڑ رہا۔ وہ اپنی مردمی کے نشان مجھہ پر لگا گئے جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں پر میرے بھی کچھہ نشان اپنے ساتھہ لیگئے ہیں۔ وہ تو ابھی ہی گئے ہیں اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تمہارے پانوں کی آہٹ پا کے رفو چکر ہو گئے ✤

بہادر۔ یہہ تو بڑی زیادتی ہوئی کہ تین ایک سے لڑے ✤

دلیر حق۔ سچ پر جس کی پشت پر حق ہی اُسے چاہے کم ہوں چاہے زیادہ کیا غم ہی کسی نے یہہ کہا ہی اگر ایک لشکر میرے برخلاف خیمہ زن ہو تو میرا دل نڈر ریگا اگر لڑائیاں مجھہ پر برپا ہوں اِس میں بھی میں بھروسا رکھونگا۔ اس کے سوا میں نے یہہ بھی پڑھا ہی کہ ایک آدمی ایک فوج سے لڑا ہی اور سمسون نے گدھے کے ایک جبڑے سے کتنوں کو مارا ✤

بہادر۔ تم نے آواز کیوں نہیں دی کہ کوئی تمہاری مدد کو نکل آتا ✤

دلیر حق۔ میں نے اپنے بادشاہ کی دہائی دی جو میں جانتا تھا کہ میری سُن سکتا ہی اور نادیدہ مدد کر سکتا ہی اور یہہ میرے لئے کافی تھا ✤

بہادر۔ شاباش آپ نے خوب کام کیا ذرا میں آپ کی تلوار تو دیکھوں۔ اُس تلوار کو ہاتھہ میں لیکے اور خوب دیکھہ تاک کے وہ بولا آہو یہہ تو خاص یروشلمی تلوار ہی ✤

دلیرحق - اِس میں کیا شک ہی - اگر یہہ تلوار کسی کے ہاتھہ میں ہو اور اُسکو ہوشیاری سے چلا سکے تو وہ اُس کی مدت سے فرشتہ پر حملہ کر سکتا ہی البتہ اُسکا چلانا شرط ہی - اُس کی دھار کبھی کند نہیں ہوتی - وہ جسم اور ہڈی اور جان و روح اور سب کو کاٹ کے پھینک دیسکتا ہی (عبرانی ۴-۱۲) +

بہادر - تم تو بہت دیر تک لڑے تعجب یہہ ہی کہ تم تھکے نہیں +

دلیرحق - میں لڑتا رہا جب تک کہ تلوار میرے ہاتھہ سے چپک گئی یہانتک کہ ایسا معلوم ہوا کہ میرے بازو میں سے تلوار نکل آئی ہی اور جب خون میری اُنگلیوں میں چھپ آیا تو میں زیادہ دلیری سے لڑا +

بہادر - آپ نے بڑا کام کیا - آپ نے گناہ کے مقابلے میں کوشش کر کے خون تک سامھنا کیا - آپ ہمارے ساتھہ رہئے ہمارے ساتھہ نکلئے پیٹھئے کیونکہ ہم آپ کے ساتھی ہیں - اُنہوں نے اُس کے زخم دھوئے اور جو کچھہ اُنکے پاس تھا اُس سے اُسکو تازہ دم کر دیا تب وہ پھر ساتھہ ساتھہ چلے - بہادر اُس سے بہت ہی خوش ہوا کیونکہ اُسکو اپنی طبیعت کے موافق پایا اور اِسلئے کہ اُنکے ہمراہ ضعیف اور کمزور لوگ بھی تھے اُسنے آہستہ آہستہ چلتے چلتے اُس سے بہت سی باتیں پوچھیں پہلا سوال یہہ تھا کہ آپ کس ملک کے باشندے ہیں +

دلیرِ حق ۔ میں ظلمت ملک کا رہنیوالا ہوں میری پیدائش وہیں کی ہے اور میرے والدین اب تک وہیں ہیں +

بہادر ۔ ظلمت ملک وہ تو شہرِ ہلاکت کی طرف کو ہے +

دلیرحق ۔ ہاں ہاں آپ نے سچ کہا ۔ اب اِس مسافرت کی کیفیت سُنئے حق گو نامے ایک شخص اُسطرف کو آنکلا اور مسیحی کا حال بیانکیا جو کہ اُس شہر سے اپنے بال بچوں کو چھوڑ چھاڑ کے نکل آیا تھا ۔ یہہ معتبر خبر بھی پھیل گئی تھی کہ راہ میں اُسے ایک سانپ ملا تھا جسکو اُسنے مار ڈالا اور سلامتی سے اپنے منزل مقصود کو پہنچ گیا یہہ بھی سُننے میں آیا کہ راہ بھر جہاں جہاں اُس کے مالک کا مکان تھا وہاں وہاں لوگوں نے اُسکو بڑی خوشی سے قبول کیا خاصکر جب وہ آسمانی شہر کے پھاٹک پر پہنچا تو وہاں ایک جماعت نے جو چمکتی ہوئی پوشاک پہنے تھی باجے بجاتے ہوئے اُسکو بہنسی خوشی سے قبول کیا ۔ جب وہ شہر میں داخل ہوا تو شہر کے گھنٹے خوشی کے مارے بجنے لگے اور اُسکو سُنہلی پوشاک پہنائی گئی ۔ اُس کے حق میں اور بہت کچھ سُنا سُنایا ہے میں اِسی پر ختم کرتا ہوں ۔ قصہ کوتاہ اِن باتوں کے سُننے سے میرے سینے میں آگ لگ گئی اور ایسا اشتیاق مسافرت کا پیدا ہوا کہ والدین وغیرہ سب کو چھوڑ چھاڑ کے یہاں تک پہنچگیا ہوں +

بہادر ۔ آپ تو پھاٹک ہی میں سے ہوکے آئے ہیں +

دلیرحق - بیشک کیونکہ اُسی شخص نے یہہ بھی کہا تھا کہ اگر اُس پھاٹک میں سے گذر نہ ہو تو سب بیفایدہ ہوگا +

بہادر مسیحن کی طرف متوجہہ ہوکے بولا دیکھئے آپ کے شوہر کی مسافرت اور اُسکے انجام کا آوازہ کہاں کہاں تک پھیلا ہی +

دلیرحق - کیا یہہ مسیحی کی بی بی ہی +

بہادر - ہاں اور یہہ اُسکے چار بیٹے بھی ہیں +

دلیرحق - کیا یہہ سب سفر کرنے کو نکلے ہیں +

بہادر - اور کیا اور دیکھئے وہ اُس کے پیچھے لگے چلے جاتے ہیں +

دلیرحق - میرا جی مارے خوشی کے پھولا نہیں سماتا - وہ نیک مرد اِنکو آسمانی شہر کے پھاٹک کے اندر داخل ہوتے دیکھ کے کیسا خوش ہوگا اگرچہ یہہ اُس کے ساتھ نہ گئے +

بہادر - البتہ اِس سے اُسکو بڑی تسلی ہوگی کیونکہ اپنے وہاں ہونیکی خوشی کے بعد یہہ اُسکو کیسی خوشی ہوگی کہ میری بی بی اور میرے بال بچے بھی یہاں ہی آگئے +

دلیرحق - خیر اِسلیئے کہ اِس کا چرچہ ہو ہی رہا ہی میں چاہتا ہوں کہ سُنوں کہ آپ کی رائے اِن کے بارے میں کیا ہی بعض یہہ کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچ جائینگے تو ایک دوسرے کو نہ پہچانینگے +

بہادر - کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے کو آپ اُسوقت نہ جانینگے یا اپنے کو اُس خوشی کی حالت میں دیکھکے خوش نہ ہونگے - اور اگر وہ اپنے تئیں پہچانینگے اور اپنے حال سے خوش ہونگے تو کیوں دوسروں کو نہ پہچانینگے اور اُن کی بھلائی کو دیکھہ کے خوش نہ ہونگے - اِسکے سوا اِس لئے کہ ہمارے رشتہ دار ہمارے دوسرے جز ہیں تو ہرچند کہ رشتہ داریاں وہاں مٹ جائینگی پر کیا عقل اِس بات کو قبول نہیں کرسکتی ہی کہ ہم اُنکو وہاں دیکھکے بہ نسبت نہ دیکھنے کے زیادہ تر خوش ہونگے +

دلیرحق - خوب میں نے آپ کی رائے معلوم کرلی - آپ کو اور بھی کچھہ مجھہ سے پوچھنا ہی +

بہادر - ہاں کیا تمہارے والدین تمہاری مسافرت سے رضی تھے +

دلیرحق - مطلق نہیں اُنہوں نے میرے روکنے میں کوئی تدبیر اُٹھا رکھی +

بہادر - اُنکو اعتراض کس بات کا تھا +

دلیرحق - وہ کہتے تھے کہ یہہ تو سُست زندگی ہی اور یہہ بھی کہا کہ اگر تم سُست اور کاہل نہ ہوتے تو ہرگز اِس طور کی زندگی کو پسند نہ کرتے +

بہادر - اُنہوں نے اور بھی کچھہ کہا +

دلیرحق - اُنہوں نے کہا کہ یہہ راہ بڑی خطرناک ہی اِس راہ سے زیادہ خطرناک کوئی دوسری راہ نہیں ہی +

بہادر۔ اُنہوں نے خطرے کی کچھ کیفیت بھی بیان کی +

دلیرحق۔ ہاں بہت کچھ بتلایا +

بہادر۔ مجھے بھی اُن میں سے کچھ بتلاؤ +

دلیرحق۔ اُنہوں نے نا امیدی کی دلدل کا ذکر کیا جسمیں مسیحی کا دم غنقریب گھٹ گیا ہوتا۔ اور کہ بعلزبول کے قلعہ پر تیرانداز رہتے ہیں جو پھاٹک پر کے کھٹکھٹانیوالوں پر تیر چلایا کرتے ہیں اُنہوں نے جنگل اور پہاڑ کا حال بتلایا مشکل پہاڑ کا مذکور کیا شیرونکا ڈر بیان کیا اور تین دیو کا جنکے نام خونی اور ہتھوڑا مل اور نیک کشت تھا کیفیت بتلائی۔ اور یہہ کہا کہ پستی کی وادی میں ایک بڑا پلید موذی رہتا ہی جس نے مسیحی کی جان ہی لے ڈالی ہوتی۔ سوا اِس کے یہہ بھی کہا کہ تمکو موت کے سائے کی وادی میں سے گذرنا ہوگا جہاں مہیب روحیں رہتی ہیں اور جہاں کی راہ میں جال اور پھندے لگے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے سوراخوں سے بھرا پڑا ہی۔ اُنہوں نے نا امید دیو کا اور اُس کے شکی قلعہ کا اور اُس کے مسافروں کو برباد کرنے کا حال میرے گوش گذار کیا اور بولے کہ تم کو جادو کی زمین پر سے جانا ہوگا جو پرخطر ہی اور اِس سب کے بعد ایک دریا ملیگا جس پر پل نہیں ہی اور وہ میرے اور آسمانی شہر کے بیچ میں پڑتا ہی +

بہادر - بس یا اور بھی کچھہ کہا +

دلیرحق - اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ اِس راہ میں بہت سے دغاباز آدمی ملینگے جو اِسی فکر میں رہتے ہیں کہ نیک لوگوں کو راہ سے بیراہ کردیں +

بہادر - لیکن اُنہوں نے یہہ کیونکر جانا +

دلیرحق - اُنہوں نے بیان کیا کہ میاں دنیاوی عقلمند وہاں دھوکھا دینے کی فکر میں بیٹھے رہتے ہیں اور میاں ظاہر پرست اور مکر ہمیشہ راہ روکے رہتے ہیں - اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ دو مطلب اور بکواد ی یا د میں مجھے پکڑ لینگے کہ میاں خوشامد مجھے اپنے پھندے میں پھنسا لینگے اور میاں جاہل کی مانند اُس پھاٹک پر آؤنگا کہ جہاں سے وہ اُس سوراخ پر واپس کیا گیا جو پہاڑ کے پہلو میں تھا اور وہاں سے پگڈنڈی کی راہ ہو کے جہنم میں پہنچگیا +

بہادر - یہہ تو تمکو پست ہمت کر دینے کے لئے کافی تھا - پر خیر کچھہ اور آگے بھی کہا +

دلیرحق - ذرا ٹھہرئے تو سہی - ہاں اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ بہتوں نے اِس راہ کو آزمایا اور بہت دور تک چلے گئے تا دیکھیں کہ اُس جلال کا کہیں پتا ہی جسکا شہرہ وقت بوقت سننے میں آیا ہی پر لاچار ہو کے لوٹ آئے اور آپ کو بڑا نادان تصور کیا اور اُنکے لوٹ جانے سے اُس ملک والونکو بڑی

خوشی ہوئی۔ اُنہوں نے ضد اور بھولا اور بے بھروسا اور ڈرپوک اور گمراہ اور دہریئے وغیرہ شخصوں کا حال تبلایا کہ وہ جہانتک جا سکے تہاں تک گئے پر کسیکو کوڑی بھر کا بھی فایدہ نہ ہوا +

بہادر۔ اور بھی کچھہ کہا کہ جس سے تم پست ہمت ہو جا سکو +

دلیرحق۔ ہاں اُنہوں نے میاں خایف نام ایک مسافر کا ذکر کیا کہ جسکو ایک گھنٹہ بھر بھی کہیں آرام نہ ملا میاں مایوس کا بھی نام لیا کہ وہ مارے فاقوں کے مر ہی گیا ہوتا بلکہ یہہ بھی کہا کہ مسیحی خود جسکا اِسقدر چرچہ ہو رہا ہی دریاے سیاہ میں ڈوب مرا اور ایک قدم بھی وہانسے آگے نہ بڑھہ سکا پر اِس خبر کو لوگوں نے یہیں داب دیا +

بہادر۔ کیا اِن باتوں کو سُنکے تم ہمت نہ ہارے +

دلیرحق۔ وہ میرے لئے کچھہ تھے ہی نہیں +

بہادر۔ یہہ کیونکر ہوا +

دلیرحق۔ سبب یہہ تھا کہ مجھکو راست گو کی بات کا برابر یقین تھا اِسلئے اِنمیں سے ایک بھی میرے ذہن میں نہ سمایا +

بہادر۔ تو یہہ تمہاری فتح یعنے تمہارا ایمان تھا +

دلیرحق۔ اِس میں کیا شک ہی۔ میں ایمان لایا اِسلئے نکل آیا راہ

پکڑلی اپنے سارے مخالفوں سے لڑا اور ایمان لانے سے اِس مقام تک پہنچ آیا ۔

اِس عرصے میں وہ لوگ جادو کی زمین میں پہنچگئے جہاں کی ہوا میں ایسا اثر تھا کہ آدمی کو نیند آنے لگتی تھی۔ اُس زمین میں چاروں طرف بھٹکٹئے اور کانٹے اُگ رہے تھے البتہ کہیں کہیں دلکش غنچے بھی تھے جن میں اگر آدمی بیٹھ جاتا یا سو رہتا تو بعض کو یہہ شک ہوتا تھا کہ وہ پھر کبھی جاگیگا یا نہیں۔ وہ بھی اس جنگل میں سے ہو کے چلے۔ بہادر رہنما ہونے کے باعث سے آگے آگے چلا اور دلیر حق سب کے پیچھے ہوئے اِس خوف سے کہ کہیں پیچھے سے کوئی موذی یا اژدھا یا دیو یا جن حملہ کر کے نقصان نہ کرے۔ ہر شخص اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار لئے تھا کیونکہ اُنکو معلوم تھا کہ یہہ جگہ خطرناک ہے اور ایک دوسرے کو جہانتک ہو سکا ہمت بھی دلاتا گیا۔ بہادر نے کہا میاں کمزور دل میرے پیچھے آجاؤ اور میاں ناامید دلیر حق کے زیر نظر کئے گئے ۔

وہ کچھہ ہی دور آئے تھے کہ ایسا کوہاسا چھا گیا اور ایسا اندھیرا ہو گیا کہ ایک عرصے تک کوئی ایک دوسرے کو دیکھہ نہ سکا سو وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے ساتھہ ساتھہ لگے چلے گئے کیونکہ آنکھوں سے تو کچھہ بھی سوجھہ نہ پڑتا تھا۔ البتہ یہاں سب کو دقت تو ہوئی پر عورتوں اور لڑکوں کا کیا حال ہوا ہوگا

کیونکہ اُنکے دل اور پاؤں دونوں نازک تھے۔ تو بھی بہادر کی اور دلیر حق کی ہمت کی باتونسے وہ سب ساتھ لگے چلے آئے +

یہاں کیچڑ مٹی کے سبب سے تھکاوٹ بھی بہت معلوم ہوتی تھی اور کہیں کوئی ایسی جگہ نہ تھی کہ جہاں یہہ بیچارے کمزور مسافر آرام کر سکتے یا کھا پیکے پھر تازہ ہو جاتے غرض یہاں سب ہی گرتے پڑتے رہے کوئی کسی جھاڑی سے اولجھہ جاتا کسیکے پاؤں کیچ میں پھنس جاتے کسی لڑکے کی جوتی کیچ میں پاؤنسے نکل کے رہجاتی کوئی کہتا میں گرا کوئی کہتا کیوں جی تم کہاں ہو کوئی کہتا کہ میں تو جھاڑی میں ایسا پھنس گیا ہوں کہ نکل نہیں سکتا +

خیر وہ گرتے پڑتے اُس آفت سے نکلکے ایک غنچے میں آئے جہاں کچھہ گرم تھا اور مسافروں کے لئے آرام کی جگہ معلوم ہوتی تھی۔ اُسکی چھت میں گلکاری کی ہوئی تھی اور خوب سبزی لگ رہی تھی اور وہاں بیٹھکیں بھی لگی ہوئی تھیں اُسمیں ایک نرم بچھونا بھی لگا تھا کہ جس پر تھکے ہوئے آرام کر لیسکیں۔ غرض یہہ جگہ بڑے امتحان کی تھی کیونکہ مسافر بھی راہ کی پریشانی سے تھک رہے تھے پر خیر گذری کہ کسینے وہاں ٹھہرنے تک کا بھی اشارہ نہ کیا۔ بلکہ وہ اپنے رہنما کی صلاح پر ایسے قایم رہے کہ جب خطرہ نزدیک ہوتا تو وہ زیادہ دلیر ہو کے ایک دوسرے کو جسم کا انکار کرنے کی ہمت دلاتے۔ اِس غنچے کا نام دوست دار آرام طلب تھا

اور اسی نیت سے بنایا گیا ہو کہ تھکے ہوئے مسافروں کو یہاں آرام کر لینے کا جی چاہے ۔

پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اِس جگہ سے نکلے ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں آدمی کو راہ بھول جانے کا خوف ہوتا تھا۔ اور اگرچہ روشنی میں بہادر اُنکو بے راہ ہونے سے بیدار کر دیتا تھا پر اندھیرے میں وہ بیچارہ رُک جاتا تھا۔ پر اُس کے جیب میں اِس آسمانی شہر کی کل راہوں کا ایک نقشہ تھا سو وہ اپنی سلائی کو جلا کے اُس کی روشنی میں نقشہ دیکھہ لیتا اور بیراہ ہونے سے بچا رہتا۔ اگر سلائی کی ڈبیا اور یہہ نقشہ اُس کے ہاتھہ میں نہ ہوتا تو غلب ہے کہ سب کے دم اُس مٹی میں گھٹ جاتے کیونکہ اُنکے تھوڑے ہی آگے سامھنے کو جہاں راہ بہت ہی صاف تھی ایک بہت ہی گہرا گڑھا تھا جو مٹی ہی سے بھرا تھا اور مسافروں کی بربادی ہی کے لئے بنایا گیا تھا ۔

تب میرے دل میں یہہ خیال گذرا کہ کون مسافر ایسا ہے جو نہ چاہیگا کہ یہہ نقشہ میرے پاس ہوتا کہ جب راہ بھولنے لگوں تو اُس میں دیکھکے راہ معلوم کر لوں ۔

یہاں سے نکل کے چلتے چلتے وہ ایک دوسرے غنچے میں آئے جو شاہراہ کے کنارے پر تھا۔ اُس غنچے میں دو آدمی پڑے سوتے ہوئے نظر آئے اِن میں ایک کا نام بے ہوش اور دوسرے کا نام بے حیا تھا۔ یہہ دونوں یہانتک تو چلے آئے پر تھک کے بیٹھہ گئے کہ ذرا دم لے لیں پر پڑ کے سو گئے۔ مسافر اُنکو

دیکھکے کھڑے ہو گئے اور سر ہلانے لگے کیونکہ اُنھوں نے دیکھہ لیا کہ اِن سونیوالوں کا حال بڑا ترسناک ہو گیا ہی۔ وہ صلاح کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اِن کو یوں ہی چھوڑکے چلے چلنا بہتر ہی یا یہہ کہ اُنکے پاس جاکے اُنکو جگانے کی کوشش کیجائے۔ اُنھوں نے یہہ ٹھہرایا کہ اگر اُنکو جگا دیسکیں تو بہت بہتر ہوگا پر اپنے ساتھیوں کو بھی یہہ خوب سمجھا دیا کہ خبردار تم اُسکی خوشنمائی پر فریفتہ ہو کے بیٹھہ نہ جانا +

اُن لوگوں نے وہاں جاکے اُنکو بہتیرا جگایا اور بہادر نے اُنکے نام لے لیکے اُنکو پکارا پر وہ کہاں ہلتے تھے جواب دینا تو درکنار۔ تب اُنھوں نے اُنکو خوب ہلایا ڈلایا۔ اِس پر اُنمیں سے ایک نے کہا جب میرا روپیہ آجائیگا تو میں تم کو دام دیدونگا اِسپر بہادر نے سر ہلایا۔ دوسرے نے کہا جبتک میرے ہاتھہ میں تلوار ہی تب تک لڑونگا۔ یہہ سُنکے ایک لڑکا ہنس پڑا +

مسیحن نے پوچھا اِسکا کیا مطلب ہی۔ بہادر بولا وہ نیند میں باتیں کر رہے ہیں۔ اُنہیں مارو پیٹو جو چاہو سو کرو وہ یوہیں پڑے پڑے جواب دینگے یا جیسا کسی بزرگ نے اگلے وقت میں کہا وہ اُس کی مانند ہیں جو دریا کے درمیان لیٹا ہے اور مستول کے سرے پر سو رہے (امثال ۲۳-۳۴ و ۳۵) جب میں جاگونگا تو میں پھر اُسکا سراغ لگا لونگا۔ آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی نیند میں

باتیں کرتے ہیں تو جو منہہ میں آتا ہے سو بک دیتے ہیں اُنکی باتیں ایمان اور عقل
دونوں سے خالی ہوتی ہیں۔ اُن کی باتوں میں اب کسی طرح کا میل نہیں ہے جیسا کہ
اُن کے سفر کرنے کے شروع میں اور یہاں بیٹھہ جانے میں کچھہ میل نہیں ہے خرابی
تو یہی ہے۔ جب بیہوش آدمی سفر کرتے تو سو میں سے کوئی دو چار بچے تو بچے ورنہ
سب کا یہی حال ہوتا ہے۔ یہہ جادو کی زمین مسافروں کے دشمن کی اخیر تدبیر ہے۔ اِسی
سبب سے آپ اُسکو عنقریب راہ کے سرے پر دیکھتی ہیں چنانچہ ہماری مخالفت
کے لئے وہ اُس کے واسطے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ دشمن یہہ سوچتا ہے کہ یہہ بیوقوف
بیٹھہ جانے کے اُسوقت مشتاق ہونگے کہ جب چلتے چلتے تھک جائینگے اور کب
زیادہ تھکینگے سوا اُسوقت کے کہ جب اُنکا سفر خاتمے کے قریب آجائیگا اِسی سبب
سے یہہ جادو کی زمین زمینِ لعولا کے اِتنے قریب ہے اور اُنکے دور کے خاتمے کے
قریب سرے کے اوپر ہے۔ اِسلئے چاہئے کہ مسافر ہوشیار ہو جائیں نہ ہو کہ اِن کا
بھی انہیں سونے والوں کا سا حال ہو جائے کہ جن کو اب کوئی جگا نہیں سکتا ہے۔

تب اِن مسافروں نے کانپتے ہوئے آگے بڑھنے کی خواہش ظاہر کی پر یہہ
منت کی کہ مہربانی کر کے روشنی کر لیجئے تاکہ باقی راہ تو روشنی میں کٹے۔ اِسپر
بہادر نے شمع روشن کی اور اگرچہ بڑی اندھیری جھلکی تھی تو بھی باقی راہ میں اِس
روشنی سے اُنکو بڑی مدد ملی (۲ پطرس ۱-۱۹) لیکن لڑکے بہت ہی تھک گئے تھے

سو اُنہوں نے اُس سے جو مسافروں کو پیار کرتا تھا یہہ دعا کی کہ ہماری راہ کو زیادہ تر امن کی بنا دیجئے ۔ غرض کہ وہ تھوڑے ہی آگے گئے تھے کہ ایک ہوا اُٹھی جس سے کوہاسا پھٹ گیا اور ہوا صاف ہوگئی تو بھی اب تک جادوی کی زمین میں تھے صرف اتنا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھہ سکتے تھے اور راہ بخوبی نظر آتی تھی +

جب اِس زمین کے خاتمے کے قریب پہنچے تو اُنکو سامہنے سے ایک آدمی کی آواز سُننے میں آئی جو بڑا سرگرم معلوم ہوتا تھا ۔ جب اُنہوں نے آگے چل کے نگاہ کی تو اُنہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو گھٹنے ٹیکے ہوئے اور ہاتھہ اور آنکھہ اوپر اُٹھائے ہوئے بڑے جوش کے ساتھہ اُس سے جو آسمان پر رہتا ہی باتیں کر رہا ہی ۔ وہ اُس کے پاس آئے پر اُسکی باتیں نہ سمجھے سو آہستہ آہستہ چلے جب تک کہ اُس کی دعا ختم نہ ہوگئی ۔ وہ دعا سے فارغ ہو کے اُٹھا اور آسمانی شہر کی طرف دوڑنے لگا ۔ یہہ دیکھہ کے بہادر نے پکارا دوست ٹھہر تو سہی آ کہ ہم سب ساتھہ ہی چلیں کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ بھی آسمانی شہر کو جاتے ہیں ۔ غرض وہ ٹھہر گیا اور یہہ لوگ اُسکے پاس پہنچ گئے ۔ میاں دیانت اُسکو دیکھتے ہی پہچان گئے اور بولے میں تو اِس شخص کو جانتا ہوں ۔ دلیر حق نے پوچھا یہہ کون ہی دیانت نے کہا کہ یہہ آدمی میرے ہی شہر کا رہنیوالا ہی ۔ اُسکا نام مستقل ہی اور بڑا مسافر ہی + جب اُس نے بھی اِنکو پہچانا تو کہا بزرگ دیانت آپ یہاں ہیں ۔ اُسنے

کہا ہاں صاحب آپ خود ہی دیکھتے ہیں۔ مستقل نے کہا میں آپ کو اس راہ میں دیکھکے بہت ہی خوش ہوا۔ وہ بولے کہ میں بھی یہہ دیکھہ کے خوش ہوا کہ آپ اپنے گھٹنوں پر جھکے تھے۔ مستقل نے شرمندہ سا ہوکے پوچھا کیا آپ نے مجھے دیکھا۔ وہ بولا ہاں دیکھا اور خوش بھی ہوا۔ تو آپ نے کیا سمجھا۔ سمجھوں کیا میں یہہ سمجھا کہ یہہ کوئی سچا مسافر ہے اور کہ اب اُسکا بھی ساتھہ ہوگا۔ مستقل نے کہا اگر آپ نے بیجا نہ سمجھا تو میں کیسا خوش نصیب ہوں۔ پر اگر جیسا چاہئے میں ویسا نہ نکلوں تو مجھے اکیلے ہی اُس کی آفت سہنی ہوگی۔ یہہ بولا اسمیں کیا شک ہے لیکن آپ کے خوف سے مجھے یہہ معلوم ہوتا کہ آپکا حال مسافروں کے بادشاہ کے ساتھہ درست ہے کیونکہ اُسنے کہا ہے مبارک وہ ہے جو نت ڈرتا ہے (امثال ۲۸-۱۴)۔

دلیرِ حق۔ خیر بھائی یہہ تو بتلائے کہ آپ کس وجہہ سے گھٹنوں پر گرے کیا آپ پر کوئی خاص رحم ہوا یا کیا باعث تھا۔

مستقل۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم جادو کی زمین میں چل رہے ہیں راہ میں مجھے اِسجگہ کے خطروں کا خیال آگیا اور یہہ کہ کتنے مسافر یہاں رُک کے برباد ہوگئے ہیں۔ اسجگہ کے مرنیوالوں کا طور بھی میرے خیال میں آگیا۔ وہ جو یہاں مرتے ہیں کسی سخت بیماری سے نہیں مرتے ہیں اور اُن کی موت اُنکو بُری نہیں

معلوم ہوتی ہی۔کیونکہ وہ جو سو جاتا ہی وہ اپنے اُس سفر کو خواہش اور خوشی سے شروع کرتا ہی اور اُس کی آرزو میں چپکا ہو بیٹھتا ہی*

یہاں پر دیانت نے اُن کی بات کو کاٹ کے پوچھا تم نے ایک خیمے میں دو آدمیوں کو سوتے دیکھا تھا*

مستقل۔ ہاں ہاں میں نے بیہوش اور بیحیا کو پڑے دیکھا اور مجھے ڈر ہی کہ وہ وہاں پڑے پڑے سڑ جائینگے (امثال ۱۰-۷) لیکن اب میں پھر اپنی بات اُٹھاتا ہوں۔ میں اِس ہی سوچ میں مبتلا تھا کہ ایک ضعیفہ بہت عمدہ کپڑے پہنے ہوئے میرے آگے آ کھڑی ہوئی اور مجھ سے یہہ تین باتیں کہیں کہ میں آپکو اپنے تئیں اور اپنی دولت اور اپنی ہمبستری دیتی ہوں۔ اب سچ تو یہہ ہی کہ میں تھکا اور ننداسا ہو رہا تھا علاوہ اِس کے میں بہت غریب بھی ہوں اور شاید یہہ اُس چڑیل کو معلوم تھا۔ میں نے اُسے بار بار ہٹایا پر اُس نے اُسکا کچھ خیال نکیا اور ہنس دی۔ تب میں غصے ہونے لگا پر وہ اُسکو بھی کچھ خیال میں نہ لائی۔ اُسنے پھر اپنا وہی داستان کہا اور بولی کہ اگر آپ میری بات مان لینگے تو آپکو امیر اور خوش خرم بنادونگی میں تو دنیا کی بیگم ہوں اور میں نے اُسکا نام پوچھا اُس نے اپنا نام بلبلہ بتلایا۔ تب تو میں اور بھی چوکنا ہوا پر اُسنے میرا پیچھا نچھوڑا جب یہہ نوبت آئی تب میں گھٹنوں پر گرا اور اپنے اُس مددگار سے مدد کے لئے

دعا اور منت و سماجت کی۔ سو وہ آپ کے آنے ہی کافور ہو گئی۔ میں اپنی اِس بڑی رہائی کے سبب سے شکرانہ ادا کرنے میں لگا رہا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ میری بھلائی نہیں چاہتی ہے پر صرف میری راہ مارنے کی خواہاں ہے +

دیانتدار۔ اِس میں شک نہیں کہ اُسکے ارادے بُرے تھے۔ پر ٹھہرو تو اُسکے ذکر سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے بھی یا تو اُسے دیکھا ہے یا اُسکا کچھ حال پڑھا ہے +

مستقل۔ شاید آپ نے اُسے دیکھا اور اُسکا حال بھی پڑھا ہے +

دیانتدار۔ بی بی بلبلہ وہ قد میں لمبی دیکھنے میں حسین اور گیہواں رنگ ہے نہ +

مستقل۔ ٹھیک وہ ایسی ہی ہے +

دیانتدار۔ وہ میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہے نہ اور ہر جملے کے اخیر میں مسکرا دیا نہ کرتی ہے +

مستقل۔ بہت درست اُس کی حرکتیں ایسی ہی ہیں +

دیانتدار۔ اُس کی بغل میں ایک بڑی سی تھیلی ہے نہ جس کو ہاتھ میں لیکے بجایا کرتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا دل اُسی میں خوش ہے +

مستقل۔ آپکا یہہ بیان ایسا صحیح ہے کہ اگر وہ میرے سامہنے کھڑی ہوتی تو بھی اُس کے خط و خال کا بیان اِس سے بہتر نہ ہو سکتا +

دیانتدار۔ تب جسنے اُس کی شکل کھینچی وہ بڑا زبردست مصور تھا اور جسنے اُسکا حال لکھا اُسنے سچ لکھا +

بہادر۔ یہہ عورت ایک جادوگرنی ہی اور اُسی کی جادو کی تاثیر سے یہہ زمین جادو سے بھری ہوئی ہی۔ جو آدمی اپنا سر اُس کی گود میں ڈالتا ہی گویا اُس لکڑے پر سر رکھتا ہی کہ جسپر کلہاڑی لٹک رہی ہی اور جو اُسکی خوبصورتی پر نظر ڈالتے ہیں وہ خدا کے دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ یہہ وہ عورت ہی جو مسافروں کے دشمن کو اپنے تئیں شاندار کر کے دکھلادیتی ہی۔ اِسنے بہت سے مسافروں کو مول لے لیا ہی۔ وہ بڑی زٹلباز ہی وہ اور اُس کی بیٹی دونوں کسی نہ کسی مسافر کے پیچھے لگی ہی رہتی ہیں کبھی اِس زندگی کی بڑائی کرتی ہیں اور کبھی اِس کی فضیلتوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ وہ بڑی ڈھیٹھ اور شوخ کتیا ہی۔ وہ غریب مسافروں کو ٹھٹھے میں اُڑادیتی ہی لیکن دولتمندوں کی بڑی بڑائی کرتی ہی۔ اگر کوئی آدمی روپئے جمع کرنے میں ہوشیاری دکھلائے تو وہ گھر گھر اُس کی بڑائی کرتی پھریگی۔ وہ ضیافتیں کھانا بہت پسند کرتی ہی اور ہمیشہ کسی نہ کسی ضیافت میں موجود رہتی ہی۔ اُسنے بعض بعض جگہ یہہ ٹھہرا کر رکھا ہی کہ میں دیوی ہوں اِسلئے کہیں کہیں لوگ اُسے پوجتے بھی ہیں۔ وہ موقع پر کھلا کھلی لوگوں کو فریب دیتی ہی اور یہہ کہتی پھرتی ہی کہ میرے برابر کوئی دوسرا نیک نہیں ہی۔ وہ پرپوتوں تک کے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتی ہی پر اِس شرط سے کہ

اُسے پیار کریں اور اُسکو سراہیں۔ وہ بعض بعض جگہوں پر بعض بعض آدمیوں کے آگے اپنے تھیلے میں سے سونا دھول کی طرح انڈیل دیتی ہے۔ اُس کی یہہ بڑی خواہش رہتی ہے کہ لوگ میری تلاش میں رہیں اور میری بڑائی کریں اور لوگوں کی گود میں لیٹ رہنا بہت پسند کرتی ہے وہ اپنے اسباب کی تعریف کرنے سے کبھی تھکتی نہیں اور جو اُسکو سب سے افضل سمجھتے ہیں اُنکو بہت پیار کرتی ہے۔ وہ اپنی صلاح کے ماننیوالوں سے تاج اور بادشاہتیں دینے کا وعدہ کرتی ہے تاہم اُسنے سیکڑوں کی پھانسی کی نوبت پہنچائی اور لاکھوں کو جہنم میں لا ڈالا ہے +

مستقل۔ تب مستقل نے کہا کیسی بڑی بات ہوئی کہ میں اُسکے پھندے میں نہ پھنسا کیونکہ معلوم نہیں کہ وہ مجھے کس نوبت کو پہنچاتی +

بہادر۔ خدا جانے وہ آپ کی کیا نوبت کرتی۔ اور یقین جانئے کہ وہ آپکو بہت ہی احمقانہ اور مضر شہوتوں میں کھینچ لاتی۔ جو آدمیوں کو ہلاکت کے دریا میں ڈبا دیتے ہیں (۱۔ تمطاؤس ۶۔ ۹) اسی نے ابسلوم کو اپنے باپکا مخالف بنوایا اور یربعام کو اپنے آقا سے باغی کر دیا۔ اِسی نے یہوداہ کو ترغیب دیکے اُسکے خداوند کو بیچوا ڈالا اور اِسی نے دیمس پر غالب آکے اُسے راہ سے پھیر دیا۔ اُسکی آفتوں کا کون بیان کر سکتا ہے۔ وہ حاکموں اور محکوموں میں اور والدین اور بال بچوں میں اور پڑوسیوں میں اور شوہر اور جورو میں اور جسم اور روح میں جدائیاں ڈلوا دیتی ہے۔ اسلئے



مستقل صاحب آپ اپنے نام کا پاس کیجیے اور سب کچھ کر کے مستقل رہیے +
یہہ سب ماجرا سُنکے سارے مسافر کانپتے ہوئے خوشی کرنے لگے ۔ اور یوں چلتے چلتے بعولا کی زمین میں پہنچ گئے +

بارھواں باب

زمین بعولا کی کیفیت اور اُن کے سفر کا انجام

یہہ زمین بعولا وہ جگہ ہے کہ جہاں آفتاب دن رات روشن رہتا ہے ۔ یہاں پہنچکے آرام کیا کیونکہ وہ بہت ہی تھک رہے تھے اور اِس لئے کہ یہہ جگہ مسافروں کے لئے عام تھی اور اُس کے باغات آسمانی شہر کے بادشاہ کے تھے اُنکو اجازت تھی کہ جو پھل چاہیں توڑ کے کھالیں ۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ تر و تازہ ہوگئے کیونکہ گھنٹے ایسے برابر بجتے اور تُرہیاں پھُنکتی رہیں کہ نیند کہاں آتی تھی تسپر وہ ایسے تازہ ہوگئے کہ گویا اچھی بھاری نیند لیکے اُٹھے تھے ۔ یہاں راہگیر یہہ آواز دیا کرتے تھے کہ اور مسافر آئے ۔ دوسرا کہتا کہ آج اتنے آدمی پانی میں سے گذر کے سُنہلے پھاٹکوں کے اندر داخل ہوئے ۔ پھر وہ یہہ پکار اُٹھتے کہ چمکدار پوشاکوالوں کا ایک تمن اب بستی میں آگیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور مسافر آرہے ہیں کیونکہ یہہ اُنہیں کی انتظاری میں یہاں آتے ہیں تاکہ راہ کی تکلیف کے بعد اُنکو دلاسا دیں ۔

تب مسافر اُٹھ کے چلنے پھرنے لگے - پر اُنکے کان آسمانی آوازوں سے گونج رہے تھے اور اُن کی آنکھیں آسمانی دید سے بھر رہی تھیں - اِس زمین میں اُن لوگوں نے کوئی ایسی شے نہ سُنی نہ دیکھی نہ چھوئی نہ سونگھی نہ چکھی کہ جس سے شکم پر یا جی پر گرانی آتی پر صرف اُس دریا کا پانی پیتے تھے جس میں سے اُنکو گذر کرنا تھا جو پیتے وقت ایک ذرا کڑوا معلوم ہوتا تھا پر حلق سے اُترتے ہی میٹھا ہو جاتا تھا +

یہاں پر ایک دفتر تھا کہ جسمیں سارے اگلے مسافروں کے نام اور اُنکے مشہور کام درج تھے - یہاں اِسکا بھی بڑا چرچا تھا کہ بعض کے لئے یہہ دریا بہت گہرا ہو گیا تھا اور کہ بعض کے لئے اُترتے ہوئے بہت اُتھلا ہو گیا تھا - بلکہ ایک طور پر بعض کے لئے خشک ہو گیا تھا - اور بعض کے لئے اُبل اُٹھا تھا +

اِس جگہ کے لڑکے بادشاہی باغوں میں سے مسافروں کے لئے پھولوں کے دستے لا کے بڑے پیار سے دیدیتے تھے - یہاں پر کافور اور زعفران بید مشک دارچینی اور لوبان اور مُر اور عود غرض کہ ہر طرح کے عمدہ مصالح پیدا ہوتے تھے - اور اِنکی خوشبو سے مسافروں کے کمرے معطر رہتے تھے اور جب دریا کو پار کرنے کا وقت آتا تو یہی مصالح اُنکے بدن میں ملے جاتے تھے +

یہہ لوگ ہنوز اُس نیک ساعت کی اِنتظاری میں یہاں پڑے تھے کہ بستی میں یہہ شور مچا کہ آسمانی شہر سے ایک شخص مسیحی مسافر کی بی بی مسیحن نامے کے لئے

ایک سفید نامہ لیکے آیا ہی۔ غرض کہ تلاش سے وہ گھر جہاں وہ رہتی تھی ملگیا اور
اُس قاصد نے وہ نامہ اُسکے ہاتھہ رکھا۔ اُسکا مضمون یہہ تھا ای نیک بی بی سلام
میں تمہارے لئے یہہ خبر لایا ہوں کہ آقا نے آپکو بلایا ہی اور یہہ کہلا بھیجا ہی کہ
بقا کے کپڑے پہن کے دس دنکے بیچمیں اُنکے آگے حاضر ہو جاؤ +

یہہ خط سنا کے اُسنے اُسکو ایک نشان دیا کہ ثابت کردے کہ میں سچا قاصد
ہوں اور یہہ کہنے کو آیا ہوں کہ جلد چلو۔ وہ نشان ایک تیر تھا جس کی نوک محبت
سے تیز کی ہوئی تھی جو دل میں اتنی آسانی سے لگادی گئی کہ جس کا اثر رفتہ رفتہ
اُسپر ایسا ہوا کہ وہ وقتِ معینہ پر رخصت ہو جائے +

جب مسیحن نے دیکھا کہ میرا وقت آگیا اور کہ اِس جماعت میں سے پہلے مجھکو
جانا ہی اُسنے بہادر کو بُلا کے کل کیفیت بیان کردی۔ اُسنے کہا میں اِس خبر کے سُننے
سے بہت خوش ہوں بلکہ میں زیادہ خوش ہوتا اگر یہہ نامہ میرے لئے آتا۔ مسیحن نے
راہ کی تیاری کے لئے اُس سے صلاح پوچھی۔ اُسنے بتلا دیا کہ یہہ یہہ کرو اور ہم
جنکو ابھی یہاں رہنا ہی تمہارے ساتھہ دریا کے کنارے تک چلینگے +

تب اُسنے اپنے لڑکوں کو بُلایا اور اُنکو برکت دے کے کہا کہ مجھکو تمہارے
ماتھو نپر کے نشان کے پڑھنے سے بڑی تسلّی ہوگئی ہی میں تم کو اپنے ساتھہ دیکھکے
اور اِس سے کہ تم نے اپنی پوشاکیں اتنی سفید رکھی ہیں بہت ہی خوش ہوئی ہوں جنپر

میں جو کچھہ اُسکے پاس تھا وہ غریبوں کے لئے وصیت کرگئی اور اپنے بیٹوں اور بہوؤں سے کہا کہ جسوقت قاصد تمہارے پاس آئے تو تم بخوبی تیار رہنا +

بہادر سے اور اپنے بال بچوں سے یہہ کہہ کہا کے اُس نے دلیرحق کو بلایا اور اُنسے کہا ای صاحب آپ نے ہر جگہہ میں اپنی سچی ہمت دکھلائی ہے موت تک وفادار رہیئے تو میرا بادشاہ آپکو زندگی کا تاج عطا کریگا (مکاشفات ۲-۱۰) اور میری منت آپ سے یہہ ہے کہ آپ میرے لڑکوں کو نگاہ میں رکھئے اور اگر کسیوقت آپ اُنکو کمزور ہوتے دیکھیں تو اُنسے دلاسے کی باتیں کیجئے۔ میری بہوواں تو وفادار رہی ہیں اور اُنکا انجام یہہ ہوگا کہ جو وعدے اُنکے ساتھہ ہوئے ہیں سو پورے ہونگے۔ پر اُسنے مستقل کو ایک انگوٹھی دی +

بعد اِسکے اُسنے دیانتدار کو بُلایا اور اُس سے کہا دیکھو ایک سچا اسرائیلی جس میں مکر نہیں ہے۔ (یوحنا ۱-۴۷) وہ بولا خدا کرے کہ جس روز آپ کوہِ صیہون کی راہ لیں تو آپ کے لئے روز روشن ہو اور میں آپ کو خشک پا دریا پار کرتے دیکھہ کے بہت خوش ہونگا۔ پر اُسنے کہا خشک ہو یا تر میں تو رخصت کرجانیکی مشتاق ہوں کیونکہ راہ میں آب و ہوا جو ہو سو ہو جب میں وہاں پہنچ جاؤنگی تو مجھہ کو وہاں بیٹھہ کے آرام کرلینے اور خشک کرلینے کے لئے بہت وقت ملجائیگا +

تب وہ نیک مردمیاں لنگ اُنکے دیکھنے کو آئے مسیحن نے اُنسے کہا

تمہارا سفر اب تک بہت ہی مشکل سے کٹا ہی پر اِس سے تمہارا آرام تمکو زیادہ میٹھا معلوم ہوگا۔ جاگتے اور تیار رہو کیونکہ جس گھڑی میں تمکو خیال نہوگا تمہارا قاصد آجائیگا+

اُنکے پیچھے میاں نا امید اور اُن کی بیٹی ڈرپوک اُس سے ملنے کو آئے اُسنے اُنسے کہا تم کو چاہئیے کہ ہمیشہ تک نا امید دیو اور اُس کے شکی قلعہ سے اپنی رہائی پانا یاد رکھو اور شکرگذار رہو اُسی رحمت کے سبب سے تم یہاں تک سلامت پہنچگئے ہو۔ پس بیدار ہو اور ڈر کو دفع کرو صابر رہو اور اخیر تک امید رکھو +

بعد اِس کے وہ میاں کمزوردل سے یوں مخاطب ہوئی آپ نے نیک گشت دیو سے رہائی پائی تاکہ زندگی کی روشنی میں رہ کے اپنے بادشاہ کو سلامتی سے دیکھئے۔ میں آپ کو صرف یہہ صلاح دیتی ہوں کہ جبتک آپ کا آقا آپکو طلب نہ کرے تبتک اُس کی مہربانی سے ڈرنے اور اُسپر شک کرنے سے توبہ کیجئے تا نہ ہو کہ جب وہ آئے تو آپ اِس عیب کے سبب سے اُس کے حضور شرمندہ ہو کے کھڑے ہوں+

خیر مسیحن کے رخصت ہونیکا دن آگیا۔ اُسکو رخصت ہوتے دیکھنے کے لئے سڑک لوگوں سے بھر گئی۔ پر دریا کے اُس پار گھوڑے اور گاڑیاں موجود ہوئیں جو کہ مسیحن کو لینے کے لئے آسمانی شہر سے آئے تھے۔ مسیحن نکل کے دریا میں سبکو سلام کرتے ہوئے گھسی۔ اُسکے پچھلے کلمات یہہ سُنے گئے ای خداوند میں آتی ہوں کہ تیرے ساتھ رہوں اور تجھکو مبارک کہوں۔ اُسکے لڑکے اور دوست اپنی جگہ کو لوٹ آئے

کیونکہ جو لوگ اُسکی اِنتظاری میں اُس پار کھڑے تھے اُسکو لیگئے اور اُنکی نگاہ سے اُسکو غایب کر دیا وہ ہنسی خوشی سے اپنے شوہر کی مانند آسمان کے پھاٹک میں سے اندر داخل ہو گئی۔ اُسکے چلے جانے سے لڑکے رونے لگے پر بہادر اور دلیر حق مارے خوشی کے بین و بربط جھیپر کے گانے بجانے لگے۔ اور یوں سب اپنی اپنی جگہ کو رخصت ہوئے +

وقت کے عرصے میں یعنے تھوڑے ہی دنونکے بعد ایک اور قاصد میاں لنگ کی تلاش میں آیا اور اُسکو پاکے کہا میں اُس کی طرف سے آیا ہوں جسسے تو نے پیار کیا ہی اور جس کی پیروی کی ہی گو تو نے بیساکھیوں پر چل کے یہہ کچھ کیا ہی۔ میرا پیغام تیرے لئے یہہ ہی کہ اِیسٹر کے صبح کو تجھے اپنے آقا کی بادشاہت میں روٹی کھانا ہی سو تیار ہو جا۔ اُسنے اُسکو بھی اپنے قاصدی نشان دیکے کہا میں نے تیری سونیکی کٹوری توڑ ڈالی اور تیری چاندی کی ڈوری کھولدی (واعظ ۱۲-۶) +

لنگ نے اپنے ساتھی مسافروں کو بُلایا اور اُنسے کہا میری طلبی ہوئی ہی اور یقیناً خدا تمکو بھی طلب کریگا۔ اور دلیر حق سے کہا میری وصیت تیار کرو۔ پر اِسلیئے کہ سوا اپنی بیساکھی اور نیک مرضی کے اور کوئی چیز نہ تھی جو چھوڑ جاتا اِس لیئے اُس نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کے لئے جو میرے نقشِ قدم پر چلیگا یہہ بیساکھی چھوڑ جاتا ہوں اور میری بڑی خواہش یہہ ہی کہ وہ مجھہ سے سو گنا بہتر نکلے۔ تب اُس نے بہادر کی رہنمائی اور مہربانی کے لئے اُسکا شکریہ ادا کیا اور سفر کے لئے تیار ہو گیا۔ جب وہ

دریا کنارے آیا تب یہہ کہا اُس پار اتنی گاڑیاں اور گھوڑے میری سواری کے لئے تیار ہیں کہ اب مجھے اِن بیساکھیوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ اُسکا آخری کلام یہہ تھا مرحبا زندگی اور وہ بھی سدھار گیا +

اِسکے پیچھے کمزور دل کو یہہ خبر ہوئی کہ قاصد تمہارے کمرے کے دروازے پر کھڑا ہوا قرنا پھونک رہا ہی۔ چنانچہ وہ اندر آیا اور اُس سے کہا میں تم سے یہہ کہنے کو آیا ہوں کہ تمہارا مالک تمکو بلاتا ہی اور تھوڑے ہی عرصے میں تم کو اُسکے چہرے کی چمک پر نگاہ کرنا ہوگا۔ اور میری خبر کی سچائی کا یہہ نشان کو وہ جو کھڑکیوں سے جھانکتی ہیں دھندھلا جائینگی (واعظ ۱۲-۳) تب اُسنے اپنے دوستوں کو بلاکے اُنسے کہا میرے واسطے یہہ پیغام آیا ہی اور مجھہ کو اِسکی سچائی کا یہہ نشان ملا ہی۔ پر میرے پاس تو کچھہ بھی نہیں ہی میں وصیت کیا کروں۔ رہا میرا کمزور دل جسکو میں چھوڑ جاؤنگا کیونکہ جہاں میں جاتا ہوں وہاں مجھکو اِسکی حاجت نہ ہوگی اور وہ غریب سے غریب مسافر کے بھی کام نہیں آسکتی ہی سو میاں دلیرِ حق مجھکو آپ سے یہہ کہنا ہی کہ جب میں رخصت ہو جاؤں تو آپ اِسکو کسی گھورے پر دفن کر دیجیگا۔ غرض یہہ کہہ سُن کے اور رخصت ہونیکے لئے تیار ہو کے وہ بھی اوروں کی طرح دریا میں گھسا اُسکا آخری کلمہ یہہ تھا۔ ای ایمان اور صبر ذرا ٹھہرے رہو۔ یہہ کہکے وہ پار ہو گیا +

کچھہ دنوں کے بعد میاں ناامید کی طلبی ہوئی قاصد اُسکے لئے یہہ خبر لایا ای خوف زدہ شخص آئندہ اتوار کو تم بادشاہ کے پاس جار ہو کہ اپنے شکوک سے رہائی پانیکے لئے خوشی کے نعرے مارو - اور میری صداقت کا یہہ ثبوت لو اور اُسے ایک ٹڈی دی کہ اُس کے لئے بوجھہ ہو جائے (واعظ ۱۲-۵) +

جب اُس کی ڈرپوک بیٹی نے یہہ حال سُنا تو اُسنے بھی اپنے باپ کے ساتھہ جانے کی خواہش ظاہر کی - میاں ناامید نے کہا آپ خوب جانتے ہیں کہ میں اور میری یہہ بیٹی آپ لوگوں کے لئے ایک وبال تھے - ہم دونوں کی یہہ خواہش ہی کہ ہماری ناامیدیوں اور خوفوں کا سایہ کسی پر ہرگز نہ پڑے اِسلئے کہ مجھے خوف ہی کہ ہماری موت کے بعد اِسکا اثر کسی نہ کسی پر ضرور ہی ہوگا سچ تو یوں ہی کہ ہم نے اپنی مسافرت کے شروع میں ارواحوں کی مہمانداری کی جو گھومتے پھرتے ہوئے مسافروں سے مہمانداری کے خواہاں ہونگے پر ہماری خاطر سے اُن کے لئے دروازہ بند کر دیجیگا - غرض جب وقت آیا تو وہ دونوں دریا کے کنارے گئے ناامید نے کہا ای رات رخصت ہو اور ای دن آ اُس کی بیٹی گاتی ہوئی پار اُتر گئی پر کسی نے نہ سمجھا کہ وہ کیا گاتی ہی +

اِس کے کچھہ ہی عرصے بعد میاں دیانت کے لئے قاصد آیا اور اُن کے لئے یہہ پیغام لایا کہ ایک ہفتہ کے بعد اپنے خداوند کے آگے اپنے باپ کے گھر میں حاضر

ہونیکے لیئے تیار ہو جاؤ اور میری صداقت کا یہہ نشان لو کہ نغمے کی ساری بیٹیاں ضعیف ہو جائیں (واعظ ۱۲-۴) اُنہوں نے بھی اپنے دوستوں کو بلاکے کہا میں یے وصیت کرتا ہوں ۔میری دیانتداری میرے ساتھہ جائیگی جو میرے بعد آئے اُسکو اِسکی خبر دیدینا روز مقررہ پر اُسنے دریا کو پار کرنے کی تیاری کی ۔ اُسوقت بعض بعض جگہہ پر دریا کے کنارے اُبل آئے تھے پر اُسنے اپنی زندگی میں اپنے ایک دوست نیک ضمیر سے کہا تھا کہ تم وہاں حاضر ہو جانا ۔سو وہ حاضر ہوا اور اُنکا ہاتھہ پکڑ کے اُنکو پار لگیا ۔اُن کی پچھلی باتیں یہہ تھیں فضل سلطنت کرتا ہے اور یہہ کہکے دنیا سے رخصت ہوگیا ✢

اِسکے بعد دلیر حق کی طلبی کا آوازہ پھیلا اور اُنکو یہہ نشان دیا گیا کہ گھڑا چشمے پر پھٹ گیا ۔اِسکو سمجھہ کے اُسنے اپنے دوستونکو بلا کے یہہ حال کہدیا اور بولا کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور اگرچہ میں یہانتک بڑی مشکل سے آیا ہوں پر مجھہ کو اب اُن باتونکا افسوس نہیں ہے ۔میں اپنی تلوار اُسکو دیتا ہوں جو میرے پیچھے آئیگا اور اپنی ہمت اور حکمت اُسکو دیتا ہوں جو اُسکو پا سکتا ہے ۔میں اپنے نشان اور داغ اپنے ساتھہ لیتا جاتا ہوں کہ مجھہ پر گواہ ہوں کہ میں اُسکے لئے لڑا ہوں جو اب میرا اجر دینیوالا ہوگا ۔جب اُسکی روانگی کا وقت آیا بہت سے آدمی اُس کے ساتھہ دریا کے کنارے تک گئے اور وہ اُس میں پیٹھتے ہوئے بولا اے موت تیرا ڈنک کہاں ہے

ہے۔ اور جیوں جیوں گہرے میں ہوتا گیا یہہ کہتا گیا ای قبر تیری فتح کہاں ہے (۱۔ قرنتیول ۱۵۔ ۵۵) یوں وہ دریا پار گر گیا اور اُس کنارے پر اُسکے لئے قرنے بجتے رہے +

تب میاں مستقل کی باری آئی۔ یہہ وہی شخص ہے جسکو مسافروں نے جادو کی زمین میں گھٹنے ٹیکے ہوئے پایا تھا۔ قاصد نے اُسکا پیغام کھلا ہوا اُسکے ہاتھہ رکھا اُسکا مضمون یہہ تھا۔ اب اپنی زندگی کو بدلنے کے لئے تیار ہو کیونکہ آقا نہیں چاہتا ہے کہ تم مجھہ سے اور زیادہ جدا رہو۔ اِسپر میاں مستقل سوچ میں آ گئے۔ تب قاصد نے کہا اِسمیں شک نہ کیجئے اور اِسکی سچائی کا یہہ نشان لیجئے حوض کا چرخ ٹوٹ گیا (واعظ ۱۲۔ ۶) تب اُسنے بہادر کو بُلا کے اُنسے کہا ای صاحب اگرچہ آپ کی میری تھوڑے ہی عرصے کی ملاقات ہے تو بھی آپ کی صحبت سے مجھہ کو بہت سا فائدہ ہوا ہے۔ جب میں گھر سے چلا تو ایک بی بی اور پانچ بچے چھوڑ آیا۔ جب آپ لوٹ جائیں تو اُنکو بلوا بھیجیں اور میرا سارا حال اُنسے کہہ دیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ اِسی اُمید پر واپس جاتے ہیں کہ اور مسافروں کو اپنے ہمراہ لائیں۔ میری مبارک حالت کا اور آسمانی شہر میں پہنچنے کا حال اُنسے کہہ دیجئیگا۔ اور مسیحی اور مسیحن اور اُسکے لڑکے بالوں کی بھی کیفیت اُنکو سُنا دیجئیگا کہ اُنکا انجام کیسا نیک ہوا اور وہ کہاں پہنچے۔ مجھے سوا اپنی دعاؤں اور آنسوؤں کے اُنکے پاس بھیجنے کو کچھہ نہیں ہے شاید اِس اطلاع کے پانے سے وہ بھی رجوع ہو جائیں۔ جب یہہ سارا انتظام ہو چکا اور رخصت ہو چکا

وقت آگیا تو وہ دریا کے کنارے گیا۔ اُسوقت پانی بہت ہی دھیما بہہ رہا تھا۔ جب
وہ آدمی دور پہنچگیا تو ٹھہر کے اپنے منتظر ساتھیوں سے کہا بہتوں نے اِس دریا
سے بہت سا خوف کھایا ہی بلکہ میں خود ہی اُس کے خیال سے کانپ اُٹھا تھا پر اب
مجھہ کو امن ہی میرے قدم اُسجگہ پر ہیں کہ جہاں اُن کاہنوں کے پانوں تھے جو عہد کا
صندوق لئے ہوئے کھڑے تھے جب کہ اِسرائیلی یردن کے پار ہو گئے (یشوع ۳-۱۷)
پانی ضایقے میں تو کڑوا نہیں ہوتا ہی پر شکم میں ٹھنڈک آتی ہی۔ توبھی اُس جگہ کا خیال
جہاں میں جاتا ہوں اور اُس جماعت کی دید جو میری منتظر ہی میرے سینے میں آگ کی
طرح دہک رہی ہی۔ میں اپنے سفر کے خاتمے پر پہنچ آیا اور میری مشقت کے دن تمام
ہو گئے میں اُس سر کو دیکھنے جاتا ہوں جسپر کانٹوں کا تاج سجا تھا اور اُسکے مُنہہ کو جسکے
اوپر لوگوں نے میرے لئے تھوکا تھا۔ میں نے ابتک سُنا سُنی اور ایمان سے زندگی
کی پر اب میں وہاں جاتا ہوں جہاں بینائی سے زندگی کرونگا اور اُسکی صحبت میں
رہونگا جس سے میرا جی خوش ہی۔ میں نے اپنے خداوند کا ذکر سُننا پسند کیا اور یہی
تمنا تھی کہ اُسی کے نقش قدم پر چلوں۔ اُس کا نام میرے لئے مثل عطردان
کے تھا ہاں وہ ساری خوشبوؤں سے زیادہ تر خوشبودار تھا۔ اُسکی آواز مجھکو
میٹھی لگتی تھی اور اُس کا چہرہ مجھہ کو آفتاب کی روشنی سے زیادہ بھاتا تھا۔
اُس کی باتیں میرے لئے غذا تھیں اور میری ماندگیوں کی علاج تھیں۔

اُس نے مجھے پکڑا اور مجھے میری بُرائیوں سے محفوظ رکھا ہاں میرے قدم اُسکی راہوں میں مضبوط ہوئے +

وہ یہہ بات کہتا ہی تھا کہ اُسکا چہرہ متغیر ہو گیا اُس کی زور آور انسانیت اُسکے آگے جھک گئی اور یہہ کہکے کہ مجھے لے لے کیونکہ میں تیرے پاس آتا ہوں وہ اُنکی نظروں سے غایب ہو گیا +

دریا کے اُس پار کا منظر بڑا جلالی تھا وہ گھوڑوں اور گاڑیوں سے پر اور مغنیوں سے جو طرح طرح کے باجے چھیڑ رہے تھے اور مسافروں کو باری باری شہر کے خوبصورت پھاٹک پر پہنچا رہے تھے بھرا تھا اور نہایت جلالی نظر آتا تھا +

مسیحن کے چاروں بیٹوں اور بہوؤں اور اُن کے بال بچوں کے رخصت ہونے کی وقت تک میں وہاں نہیں ٹھہرا۔ اور یہہ بھی سُننے میں آیا ہی کہ وہ اب تک زندہ ہیں اور ایک عرصہ تک کلیسیا کی افزایش کے لئے اُس جگہ پر بنے رہینگے +

اگر مجھے پھر اُس راہ جانے کا اتفاق ہو گا تو اغلب ہی کہ اُنکے لئے جو اُنکا حال جاننے کے شایق ہیں بیان کر سکونگا پر سرِدست اِس بیان کو یہاں ختم کرتا ہوں اور پڑھنیوالے کی خدمت میں آداب عرض کرتا ہوں +

تمام شد